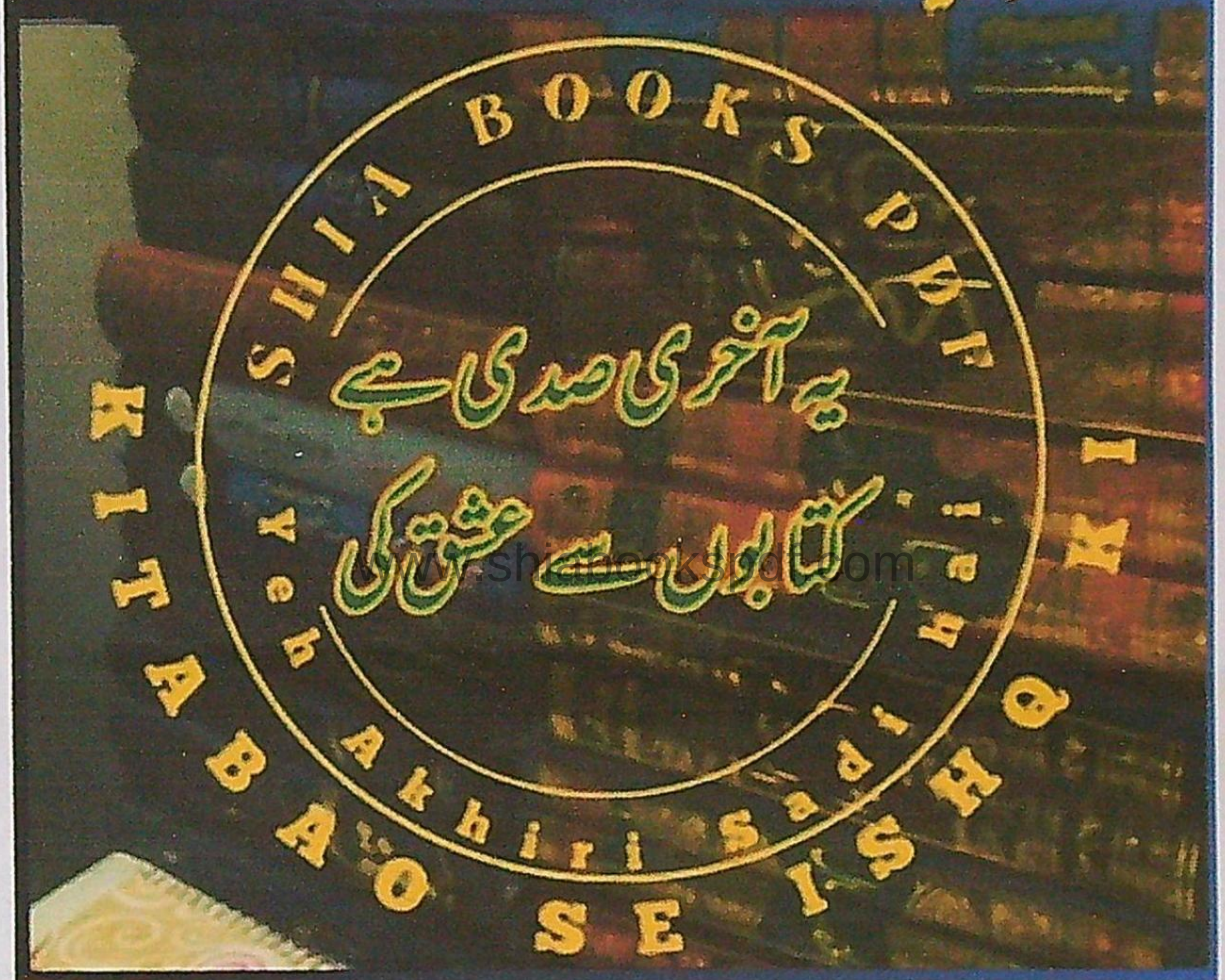
بسم اللہ الرحمن الرحیم

Shia Books PDF منظر ایلیاء



MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

تفسیرِ عیاشی

مؤلف

شیخ جلیل ابو نصر محمد بن مسعود بن عیاش السلمی السمرقندی

www.shiabookspdf.com

مترجم

ثوکت حسین سندرالوی

حق برادرز

المدینہ مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تفسیر عیاشی

(جلد دوم)

www.shiabookspdf.com

مؤلف

محدث جلیل ابونصر محمد بن مسعود بن عیاش تمیمی کوفی سمرقندی

مترجم

شوکت حسین سندرالوی

حق برادرز

56-G الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

نام کتاب : تفسیر عیاشی

جلد : دوم

مؤلف : محدث جلیل ابونصر محمد بن مسعود بن عیاش تمیمی کوفی سمرقندی

مترجم : شوکت حسین سندرالوی

ناشر : حق برادرز

56-G غزنی سٹریٹ الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

فون: 0333-4431382

سنہ اشاعت : 2012ء

قیمت :

ملنے کا پتہ

المہدی فاؤنڈیشن پاکستان

رابطہ آفس: سندرال ضلع خوشاب

فون: 0302-6396705

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
عرض ناشر	14
عرض مترجم	15
سورت اعراف پ8	16
سورت اعراف کے فضائل	16
حروف مقطعات کی وضاحت	16
اشکال میں چند وجود ہیں	19
اتباع کس کا	23
صراط مستقیم	23
درخت کا ذکر	24
حضرت آدمؑ و حضرت موسیٰؑ کی ملاقات	24
جنت میں آدمؑ کا قیام	25
لباس کا ذکر	26
خیر و شر	27
باپ دادا کے طریقے والے	27
عبادت کے لئے چہرہ سیدھا رکھنا	28
عبادت کے وقت اچھا لباس پہننا	29
اسراف نہ کرنا چاہیے	29
ظاہر و باطن فواحش حرام	32
موت کا وقت مقرر	33
اونٹ والے	34
قیامت کا مؤذن	34
اعراف والے کون	34
اعراف کا مفہوم	35
اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ	37
انتظار کیا ہے	37
قبیلے سے بھائی ہیں	37
قوم صالحؑ کیسے ہلاک ہوئی	38
قوم لوط کا قصہ	40
خوف خدا رکھنا.....پ9	41
عہد پر قائم رہنے والے	41
شک کیا ہے	41
حضرت موسیٰؑ و ہارون کا فرعون کے پاس آنا	42
عصائے موسیٰؑ	43
ملکیت و وراثت کس کی	44
میقات موسیٰؑ کا ذکر	44
موسیٰؑ کا رؤیت اللہ کا سوال	45

www.shiabookspdf.com

عنوان	صفحہ نمبر
الواح موسیٰ کا ذکر	47
تکبر پسند	48
سامری کا بچھڑا بنانا	48
موسیٰ کے ستر ساتھی	50
رسولؐ اُمّی کیوں	51
یہود و نصاریٰ صفات محمدؐ جانتے ہیں	52
اصحاب کہف امام زمانہؑ کے ساتھی	52
فرقے کتنے ہیں	53
اصحاب سبت کا واقعہ	53
مار ماہی کی حقیقت	55
سبت والے	56
دو حکم	56
دو قومیں	57
میثاق کا ذکر	58
علیؑ کا لقب امیر المؤمنینؑ کب سے	62
موسیٰ کے علاوہ خدا نے کس سے کلام کیا	63
اس امت میں بلعم کی مثل	64
اسمائے حسنیٰ کا ذکر	64
ہدایت کرنے والے	65
علم غیب	65
درمیانی راستہ	66
احتیاط کرنے والے	67
قرأت قرآن	67
تضرع و خوف اور دعا	68
سورہ انفال.....پ9	70
مال انفال کا ذکر	70
حضرت علیؑ کی جنگ نہ کرنے کی وجہ	75
رسولؐ خدا کا کنکریاں مارنا	76
انسان کے دل کے درمیان رکاوٹ	77
فتنہ کا آغاز	78
استغفار کا فائدہ	80
مشرکین مکہ کی حرکات سیٹیاں تالیاں	80
ظہور امام قائمؑ کی علامات	82
خمس کا بیان۔پ10	87
فرقان کا دن	91
یوم بدر ملائکہ کی آمد	92
رحلت رسولؐ خدا کے بعد	93
دو سے مقابلہ	94

عنوان	صفحہ نمبر
جنگ بدر کے قیدی	95
وراثت کا مسئلہ	96
سورہ توبہ پ10	99
تبلیغ سورہ توبہ	100
چار ماہ کی مہلت	101
حضرت علیؑ کا نام آذان	102
حضرت علیؑ کی فضیلت کا ایک واقعہ	109
مال کثیر سے مراد کتنی مقدار	111
اہل کتاب کا ذکر	112
یہود و نصاریٰ کے متعلق گفتگو	113
احبار و رھبا کا ذکر	114
دین کا غلبہ	115
سونا چاندی جمع کرنے والے	116
رمضان کے روزے	116
زکوٰۃ کس مقدار کے بعد	119
صدقات کا ذکر	119
مؤلفۃ القلوب	121
صدقات کا حکم	123
نداء جاہلیت کا مطلب	124
وصیت کے مطابق مال کہاں خرچ ہو	124
مومن ایک دوسرے کے رفیق	126
سب سے بڑی نعمت	126
حدیث غدیر خم	127
اللہ کا منافق کے لئے استغفار سے منع کرنا	132
حضرت علیؑ کی مزدوری کی کھجوریں	132
عبداللہ بن ابی کی قبر سے متعلق	133
ایک منافق کے مومن بیٹے کی حوصلہ افزائی	133
نماز جنازہ کی تکبیرات	134
عذر کرنے والے منافق	135
مخلص استطاعت نہ رکھنے والا	135
اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا پ11	138
سابقون اوّلون کے درجات	138
مخلوط نیک اور بد اعمال والے	139
صدقہ اموال کی پاکیزگی کا ذریعہ	140
اعمال کا رسولؐ خدا کے سامنے پیش ہونا	143
قیامت کے دن حضرت علیؑ کے لئے منبر	146
حکم خدا کے منتظر لوگ	146
بنیادی مسجد تقویٰ مسجد قبا	148

www.iabooks.pdf.com

عنوان	صفحہ نمبر
موت موت ہے اور قتل قتل	148
جانوں اور مالوں کا سودا کرنے والے	149
حضرت علیؑ کی جہاد پر جانے سے پہلے کی ایک دعا	150
معاف کرنے کی حد	151
حضرت ابراہیمؑ کا استغفار کرنا	151
ہدایت دینے کے بعد اللہ گمراہ نہیں کرتا	152
توبہ کرنے والے	153
صادقین کا تعارف	154
دین کا علم حاصل کرنے کا مقصد	155
آئمہؑ کی چند صفات	157
سورہ یونس پ11	158
سورہ یونس کے فضائل	158
اہل ایمان کے لئے خوشخبری	159
رسولؐ خدا سے کوئی اور قرآن لانے کا مطالبہ کرنے والے	160
خوف خدا سے رونے کی جزاء	162
سیاہ چہرے والے	162
حق کا اتباع نہ کرنے والے	162
ہر واقعہ کا علم نہ ہونے پر جھٹلانے والے	163
قرآن دلوں کی شفا	165
فضل ورحمت خدا	165
اللہ کے اولیاء کون	166
نزع کے وقت رسولؐ خدا اور حضرت علیؑ کا آنا	167
موت کے وقت کی حالت	168
ایمان نہ لانے والے	169
رسولؐ خدا سے حضرت علیؑ کی منزلت	170
یحییٰ بن اکثم کے ایک سوال کا جواب	171
معراج کا ایک واقعہ	172
حضرت یونسؑ اور ان کی قوم کا قصہ	173
رسولؐ خدا کا معراج سے متعلق شام کے بارے میں آگاہ کرنا	182
جنت کے حق دار کی ایک شرط	183
سورہ ھود.....پ11	184
سورہ ہود کے فضائل	184
چہرہ چھپانے والے	184
رزق اللہ کے ذمہ ہے.....پ12	184
زمین وآسمان کی خلقت	185
اصحاب امام مہدیؑ	186

عنوان	صفحہ نمبر
ولایت علیؑ سے متعلق	187
حضرت علیؑ سے متعلق رسولؐ خدا کی دعا	187
کھلی دلیل اور شاہد	190
ظالم اور جھوٹ باندھنے والے	190
کلیب تسلیم کیوں	191
حضرت نوحؑ کی قوم کا واقعہ	192
مسجد کوفہ کی فضیلت	194
تنور سے مراد	196
حضرت نوحؑ کی کشتی میں ہر قسم کا جوڑا سوار	196
کشتی میں قلیل سوار	197
زمین کا پانی جذب کرنا	198
اللہ کی وحی سے کشتی ٹھہرنے کا مقام	198
اخوان سے مراد	200
حضرت ابراہیمؑ کو فرزند کی بشارت	201
حضرت ابراہیمؑ کو قوم لوط کے عذاب کی اطلاع	202
اللہ کا حضرت ابراہیمؑ کو خلیل بنانا	204
سلام کرنے کا طریقہ	205
قوم لوطؑ کی ہلاکت اور عبرت کا گھر	209
حصید وحدید	211
شقی اور سعید کون ہیں	213
رحمت خدا کا امیدوار بنانے والی آیت	215
نیکیوں کا برائیوں کو ختم کرنا	216
اختلاف کرنے والے	218
سورہ یوسف.....پ12	220
سورہ یوسف کے فضائل	220
انبیاءؑ کی وحی کی پانچ اقسام	221
حضرت یعقوبؑ کے امتحان میں مبتلا ہونے کا سبب	221
کنویں سے نجات کے لئے حضرت یوسفؑ کی دعا	225
سورج چاند اور ستارے	226
کنویں پر قافلے کا آنا	227
حضرت یوسفؑ کی قیمت	227
حضرت یوسفؑ اور عزیز مصر کی بیوی	228
عصمت حضرت یوسفؑ کی بحث	229
حضرت یوسفؑ کا ایک استدلال	231
حضرت یوسفؑ کا ایک عورت سے شادی کرنا	233
حضرت یوسفؑ سے قیدی کا اظہار محبت	234
حضرت یوسفؑ کی دعا فرج	234
دو قیدیوں کے خواب کی تعبیر	235

www.shiabooks.pdf.com

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت یوسفؑ کا زندان میں گریہ	237
سب سے زیادہ رونے والے	237
حضرت یوسفؑ کی ایک دعا	238
فاطمہ زہراؑ کا ایک ہولناک خواب دیکھنا	239
حضرت یوسفؑ کی رہائی کا وقت	239
غلہ فروخت کرنے کا طریقہ	240
بارشوں کا سال	241
نبی افضل یا وصی.....پ13	241
زمین کے خزانوں کا محافظ	242
غلہ کے لئے بھائیوں کا یوسفؑ کے پاس جانا	243
بن یامین اور حضرت یوسفؑ	247
علیؑ کا لقب امیر المؤمنینؑ	248
تقیہ کے متعلق گفتگو	248
صاع کا ذکر	249
تہہ بند کا واقعہ	249
بنی یعقوبؑ کے غصہ کی حالت	251
صبر جمیل کا مطلب ومفہوم	253
پانچ مشہور گریہ کرنے والے	254
حضرت یعقوبؑ کا ایک بادشاہ کے پاس جانا	255
حضرت یعقوبؑ کو یوسفؑ کے زندہ ہونے کا علم	256
حضرت یعقوبؑ کا عزیز مصر کے نام خط	256
حضرت یعقوبؑ کو یوسفؑ کی خوشبو محسوس ہونا	260
اقرار فضیلت ومعرفت	261
قمیص کا تعارف	261
عزیز مصر کا یعقوبؑ کے نام خط	263
حضرت یعقوبؑ کے چہرہ پر قمیص کا ڈالا جانا	264
حضرت یعقوبؑ کا فرزندوں کی مغفرت کیلئے دعا کرنا	265
حضرت یعقوبؑ وغیرہ کا سجدہ کرنا	267
حضرت یعقوبؑ وحضرت یوسفؑ کی بات چیت	267
یوسفؑ کی محمدؐ وآل محمدؐ کے وسیلہ سے دعا کرنا	268
شرک کی وضاحت	270
پیروی کرنے والوں کا راستہ	271
سورہ رعد پ13	273
سورہ رعد کے فضائل	273
حروف مقطعات کی تشریح	274
آسمان کے ستون	274
ہر قوم میں ہادی	275

عنوان	صفحہ نمبر
مدت حمل نو ماہ سے کم یا زیادہ	277
ہر ایک کے محافظ فرشتے	278
قوم کا بدلنا خود ان کا اختیار	278
رعد وبرق کی تسبیح	280
تفکر کی اہمیت	281
رحم کیا ہے	282
فقراء کا حق	284
برا حساب کتاب	285
ذرے ذرے کے حساب سے خوف کھانا	285
جنت میں فرشتوں کا سلام کرنا	286
دلوں کا اطمینان	287
جناب فاطمہؑ کی شادی کا ذکر	287
شجرہ طوبیٰ کا ذکر	288
مؤمن کی چند علامات	289
اللہ جو چاہے لکھے جو چاہے مٹائے	292
اللہ کا اولاد آدمؑ سے میثاق لینا	296
دعا سے قضاء کا ٹلنا	298
صلہ رحم عمر میں اضافہ کا سبب	298
رسولؐ کے گواہ اللہ اور صاحب علم کتاب	299
سورہ ابراہیمؑ.....پ13	300
سورہ ابراہیمؑ کے فضائل	300
اللہ کے ایام سے مراد	300
اللہ کا شکر ادا کرنا	300
جہنمیوں کی حالت	301
شجرہ طیبہ کی مثال	303
روزہ نذر وشکر کا وقت	304
شجرہ خبیثہ کی مثال	304
دنیا وآخرت میں ثابت قدم	305
قبر میں دو فرشتے منکر ونکیر	305
قبر میں سوال وجواب ومومن وکافر کی حالت	306
مرنے والے کے لئے مال واولاد وعمل کا کردار	308
اللہ کی نعمت کو بدلنے والے	310
زکوٰۃ فقراء کی جان کی حفاظت کا ذریعہ	312
ابراہیمؑ کی ذریت	314
مکر وفریب کرنے والے	319
قیامت کے دن زمین کا بدلنا	320
سورہ حجر.....پ14	322
قیامت کے دن کافر کی خواہش	322

www.shiabookspdf.com

عنوان	صفحہ نمبر
آدمؑ کی مٹی	324
روح کی حقیقت	325
امام علیؑ بن حسینؑ کی ایک دعا	326
وقت معلوم کون سا وقت	326
جہنم کے ابواب	328
جزو سے مراد	328
تختوں پر بیٹھنے والے	329
ابراہیمؑ کی دعا اور اسماعیلؑ کی بشارت	330
قوم لوط کے بخل کی تشریح	330
اللہ کی نشانیاں	334
سبع مثانی کی تشریح	336
دنیا کا مال چند روزہ	338
ہنسی مذاق کرنے والے	339
سورہ نحل.....پ14	341
سورہ نحل کے فضائل	341
اللہ کا امر اور واقعہ کا ہونا	342
حج کا ذکر	342
سواری کے جانور	343
علامات اور ستارہ	344
تکبر نہ کرو	345
قیامت کے دن دوسروں کا بوجھ اٹھانے والے	347
مکر و فریب و دھوکہ دینے والوں کا انجام	348
جھٹلانے والوں کا انجام	349
جھوٹی قسمیں کھانے والے	349
اہل ذکر کون	352
امام قائمؑ کا ذکر	353
مؤمنین کے امیر حضرت علیؑ	354
نحل (شہد) میں شفا	355
حرام میں شفا نہیں	358
مملوک کے متعلق اختیار	359
قرآن میں سب کچھ موجود	361
ہر امت میں گواہ اور رسولؐ خدا سب پر گواہ	361
عدل و احسان	362
حضرت علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرنا	364
شیطان کن پر مسلط ہو سکتا ہے	367
کلمہ کفر کہنے میں دل کا ایمان پر مطمئن ہونا	369
احکام خدا سے لاپرواہ لوگوں کی حالت	371
ایک گاؤں کی مثال اور ان کی برائی	372

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت ابراہیمؑ خلوص والے فرمانبردار	373
سورہ بنی اسرائیلؑ.....پ15	374
سورہ بنی اسرائیل کے فضائل	374
براق کا حلیہ	375
جبرائیلؑ کا معراج پر نماز کے لئے رسولؐ کو آگے بڑھانا	375
مسجد کوفہ افضل مسجد	375
رسولؐ خدا کا مقام جہاں جبرائیلؑ نہیں جا سکتا	376
رسولؐ خدا کا معراج پر جہنم کو دیکھنا	376
رسولؐ خدا کا ابوسفیان کے قافلہ کی اطلاع دینا	377
خدیجہؑ کو جبرائیلؑ کا پیغام سلام	378
افضل مسجد مسجد الحرام و مسجد نبویؐ	378
رجعت کا ذکر	381
قرآن کا سیدھے راستے کی ہدایت کرنا	383
انسان جلد باز	383
رات کی نشانی تاریک	384
اعمال گلے کا ہار	385
کسی بستی کی ہلاکت کا ایک سبب	385
والدین سے احسان نیکی کرنا	386
والدین کا احترام	387
اوّابین کی نماز	387
ذالقربیٰ کا حق	389
اللہ کی اطاعت کے بغیر خرچ فضول خرچی	391
خرچ کرنے میں حد سے نہ بڑھو	392
اللہ کا فقر و فاقہ کے سبب اولاد کے قتل سے روکنا	393
مظلوم کے وارث کو اختیار	394
قتل کی دیت لینے میں وارث کو اختیار	395
یتیمی کی حد	396
کان آنکھ اور دل جواب دہ	397
امام جعفر صادقؑ کا ایک شخص کو گانا سننے سے منع کرنا	397
ہر چیز کا خدا کی تسبیح کرنا	399
بِسْمِ اللّٰہِ سے بھاگنے والے	401
ابی بن خلف کا رسولؐ خدا کو کہنا کہ دوبارہ زندہ ہوتا نہیں	403
ہر بستی کے لئے موت و ہلاکت	405
قرآن میں شجر ملعونہ سے مراد	405
مال و اولاد میں شیطان کی شراکت	408
مومن کا ثابت قدم رہنا	411

www.siabooks.com

عنوان	صفحہ نمبر
تمام مخلوق پر انسان کی فضیلت	412
قیامت کے دن ہر ایک اپنے امام کے ساتھ	412
زمین میں امام کا ہمیشہ رہنا	414
اماموں پر ظلم کرنے والے	415
دنیا و آخرت کا اندھا	417
اللہ کی سنت کا تبدیل نہ ہونا	419
اوقات نماز کا ذکر	421
نمازیں کب فرض ہوئیں	423
میدان محشر میں حالت اور مقام محمود	425
رسولؐ خدا کے لئے قیامت کے دن مقام محمود	430
قرآن شفا و رحمت	432
ہر ایک کا اپنا عمل	432
نیت پر عمل کا دارومدار	433
روح کیا ہے	434
رسول فرشتہ کیوں نہیں	436
نماز میں آواز بلند یا آہستہ	437
نیکی کا ایک طریقہ	438
ولایت علیؑ کے اظہار کا اعلان	439
بیماری و فقر سے نجات کی دعا	440

عنوان	صفحہ نمبر
سورہ کہف.....پ15	441
سورہ کہف کے فضائل	441
سخت عذاب سے ڈرانے والا	441
اصحاب کہف کا ذکر	442
صراف کا پیشہ	442
اصحاب کہف کا ایمان پوشیدہ رکھنا	443
فتیٰ (نوجوان) کون	444
ایمان میں کمی و اضافہ کا سبب	444
کل سے متعلق انشاء اللہ کہنا	445
قائم آل محمدؐ منتصر و سفاح کا ذکر	448
ظلم کی قسمیں	449
قیامت کے دن اعمال نامے کا ملنا	451
ابلیس جنوں سے یا ملائکہ سے	452
حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ کی ملاقات	453
آل محمدؐ علم کے وارث	455
حضرت موسیٰؑ کا تین مقام پر کھانا طلب کرنا	460
حضرت خضرؑ کا لڑکے کے کافر ہونے کو دیکھنا	461
لڑکے کے قتل کا سبب	461
حضرت خضرؑ کے ایک بچے کے قتل کے بدلے اولاد	462

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت خضرؑ کا یتیم بچوں کی دیوار سیدھا کرنے کا سبب	463
امام حسینؑ کا ابن ارزق سے اللہ کا ذکر کرنا	463
یتیموں کے خزانے کی تحریر	465
ذی القرنین کے نام کی وجہ تسمیہ	467
زمین پر چار پیغمبر بادشاہ	468
ذوالقرنین کا چشمہ آب حیات کو تلاش کرنا	469
ذوالقرنین کا سفرنامہ	470
ذوالقرنین کا یاجوج و ماجوج کے آگے دیوار بنانا	471
رفائیل فرشتہ اور ذوالقرنین	473

عنوان	صفحہ نمبر
ذوالقرنین اور علماء و فقہاء	474
ذوالقرنین اور آدمؑ کی کتاب کا ذکر	474
ذوالقرنین وغیرہ کا وادی ظلمات میں داخل ہونا	475
ایک پرندے سے ذوالقرنین کی گفتگو	477
ذوالقرنین اور ایک پتھر کا واقعہ	478
ذوالقرنین کا دریائی سیر کے لئے جانا	480
ذوالقرنین اور ایک فرشتہ اور زلزلہ	480
تقیہ ایک ڈھال	481
اللہ کی عبادت میں شرک	483

www.shiabookspdf.com

عرضِ ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قارئین زیرِ نظر تفسیر عیاشی جلد دوم آپ کے ہاتھوں میں ہے جسے محدث جلیل القدر جید عالم ابونصر محمد بن مسعود بن عیاش سرقندی نے تیسری صدی ہجری کے اواخر میں تحریر کیا یہ تفسیر انتہائی اہم اور علم کا اہم ترین ذخیرہ ہے جو گیارہ سو سال سے اہل علم حضرات کے لئے مرکز کی حیثیت رکھتا ہے یہ کتاب تفسیر رسولؐ خدا اور آئمہؑ کی احادیث کی روشنی میں تحریر کی گئی ہے مؤلف کی یہ کوشش رہی ہے کہ قرآن کی تفسیر کے ذریعہ سے عوام کو محمدؐ و آل محمدؐ کے علوم سے متعارف کرایا جائے جس میں انہوں نے کافی حد تک کامیابی حاصل کی کیونکہ یہ تفسیر اردو زبان میں نہ تھی اس لئے ضروری تھا کہ اس کو اردو میں ڈھال کر ان تک یہ علم پہنچایا جائے کیونکہ یہ بہت مشکل تھا اس لئے اس کے کرنے کیلئے کوئی تیار نہ ہوتا تھا بہرحال علامہ سخاوت حسین سندرالوی کے کرن برادر مولانا شوکت حسین سندرالوی نے اس کی حامی بھرلی اور انہوں نے بڑی تیزی سے اس تفسیر کی پہلی جلد لکھ دی جو شائع ہوئی اور پھر مزید دوسری جلد مکمل کردی جو آپ کے ہاتھوں میں ہے انہوں نے اہلبیتؑ کے ایک ادنیٰ طالب علم ہونے کی وجہ سے اپنی یہ ذمہ داری نبھائی اور اس سے عہدہ برآ ہو گئے ادارہ اس پر ان کا بہت ممنون ہے کہ انہوں نے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے اس کا ترجمہ پیش کیا اور اس پر ادارہ ان کا جتنا بھی شکریہ ادا کرے کم ہے اس میں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ غلطی نہ ہونے پائے بہرحال بھی اگر کسی مقام پر کسی کو کوئی غلطی نظر آئے تو اس سے ادارہ کو آگاہ کردے تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس غلطی کا تدارک کیا جاسکے امید ہے کہ قارئین ادارہ کی یہ کاوش پسند فرمائیں گے

اللہ تعالیٰ قارئین کے مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ادارہ کو مزید اس قسم کی کتب شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

خیراندیش

ادارہ

عرضِ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَمَّا بَعْدُ تفسیر عیاشی کی دوسری جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے قارئین اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین بھیجے اور ان کے ساتھ کتب اور صحائف بھی نازل کئے اور مشہور ہے کہ ایک سو صحیفے اور چار کتابیں ہیں مشہور کتابیں توریت جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی زبور جو حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی انجیل جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی اور قرآن جو حضرت محمدؐ پر نازل ہوا اور ان کا علم محمدؐ اور آل محمدؐ کو ہے اور وہی اس کے وارث ہیں یہ تفسیر جو تفسیر عیاشی کے نام سے مشہور ہے انتہائی اہمیت کی حامل ہے یہ تفسیر صرف احادیث کے حوالے سے ہی کی گئی مؤلف کو جن آیات کی تفسیر نہیں ملی اسے درج نہیں کیا اہل علم اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ کسی بھی دوسری زبان میں لکھی گئی کتاب کو اردو زبان میں ڈھالنا کس قدر مشکل کام ہے اور پھر خاص طور پر عربی زبان کو اردو میں ڈھالنا کتنا مشکل کام ہے اگر قرآن کا ایک ظاہر ہے تو اس کے ستر باطن بھی ہیں بہرحال ہم نے محمدؐ و آل محمدؐ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کام کو شروع کیا اور ہم نے اس تفسیر کی دوسری جلد مکمل کردی یہ قرآن ایک ایسی عظیم کتاب ہے جسے ہر ایک سمجھنے سے قاصر ہے یہ قرآن ایک آئین زندگی اور سرمایہ حیات ہے اس کی پاکیزہ تعلیم سے انسان صراط مستقیم پر گامزن ہو کر جنت کا حق دار بن سکتا ہے قرآن اپنے اندر ایک معرفت الٰہی کا بھرا ہوا سمندر ہے جو انسان کی باطنی و روحانی راہنمائی کرتا ہے ہم نے کوشش کی ہے کہ اس کو آسان سے آسان الفاظوں میں پیش کیا جائے تاکہ عوام اس سے مستفید ہوسکیں امید ہے کہ قارئین ہماری یہ کاوش پسند فرمائیں گے آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری یہ خدمت اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے جو ہماری دنیا و آخرت ہر دو کے لئے کامیابی کا ذریعہ بنادے اور بحق محمدؐ و آل محمدؐ ہماری مغفرت کا ذریعہ قرار دے میں تمام قارئین سے ملتمس دعا ہوں کہ وہ میرے مرحوم والدین کیلئے ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کر کے ان کی روح کو ایصال فرمادیں اللہ قارئین کے مرحوم کی بھی مغفرت فرمائے آمین ثم آمین

الاحقر

شوکت حسین سندرالوی

www.siabooks.com

سورت اعراف.....پ8

سورت اعراف کے فضائل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا خاص فیض رساں ہے

1.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورت اعراف ہر مہینے میں پڑھے گا تو قیامت کے دن وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جس پر نہ کوئی حزن ہوگا اور نہ ہی کوئی خوف ہوگا پس اگر کوئی شخص اس سورت کو ہر جمعہ میں پڑھے گا تو قیامت کے دن اس سے حساب نہیں لیا جائے گا پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اس سورت میں محکم آیات ہیں اس لئے اسے پڑھنا نہ چھوڑیئے اور اسے پڑھتے رہیں کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے گواہی دے گی (برھان ج۲ص۲، بحار ج۱۹ص۶۹)

حروف مقطعات کی وضاحت

2.....ابو جمعہ احمد بن صدقہ کہتے ہیں کہ ایک شخص بنی امیہ سے جو زندیقوں (بے دینوں سے تھا) جعفرؑ بن محمدؑ کے پاس آیا اور اس نے کہا اللہ کا کلام اس کی کتاب میں الٓمٓصٓ ہے تو اس سے خدا کی مراد کیا چیز ہے اور اس میں حلال و حرام کا کون سا مسئلہ بیان ہوا ہے اور ان الفاظ سے لوگوں کو کون سا فائدہ ہے یہ باتیں سن کر آپؑ کو بڑا غصہ آیا اور جعفرؑ بن محمدؑ نے فرمایا ٹھہر جا تم پر بڑا افسوس ہے الف کا ایک عدد اور لام کے تیس عدد ہیں اور میم کے چالیس عدد ہیں اور صاد کے نوے عدد ہیں بتاؤ یہ سب کتنے عدد ہیں تو اس شخص نے کہا ایک سو اکسٹھ بنتے ہیں (۱۶۱) پھر جعفرؑ بن محمدؑ نے اس سے فرمایا کہ جب ایک سو اکسٹھ سال گزر جائیں گے تو تیرے خاندان کی حکومت ختم ہو جائے گی پس جب ایک سو اکسٹھ سال گزر گئے تو عاشورا کے دن (بنی عباس کی) سیاہ پوش فوج کوفہ میں داخل ہوئی اور بنی امیہ کی حکومت ختم ہوگئی (یعنی عباسیہ کے لوگ یہاں آ گئے اور وہ سیاہ پوش فوج والے ہیں) (برھان ج۲ص۳، بحار ج۱۹ص۹۲، صافی ج۱ص۵۶۳)

3.....خیثمہ جعفی کہتے ہیں کہ ابولبید مخزومی نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے مجھ سے فرمایا اے ابولبید اولاد عباس سے بارہ حکمران ہوں گے آٹھ حکمرانوں کے گزرنے کے بعد باقی چار قتل ہوں گے ان میں سے ہر ایک کو خنان کی بیماری لاحق ہوگی جو اس کے لئے مہلک ہوگی ان کی عمریں کم اور مدت حکومت مختصر ہوگی ان کا کردار انتہا خراب ہوگا ان میں وہ فاسق بھی ہوگا جسے ھادی اور ناطق کہا جائے گا اور اسے غاوی (گمراہ) بھی کہا جائے گا اے ابولبید یاد رکھو کہ قرآن کے حروف مقطعات میں بہت زیادہ علم ہے بے شک اللہ تعالیٰ وتبارک نے نازل کیا الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ (سورہ بقرہ آیت۲) فرمایا تو اسی کے تحت محمدؐ نے قیام کیا (اعلان نبوت کیا) یہاں تک کہ ان کا نور ظاہر ہوا اور ان کے کلمے کو ثابت کر دیا اور پیدا ہوا جس دن پیدا ہونا لکھا گیا تھا اس وقت ساتویں حروف سے سات سو تیس (۷۳۰) برس گزر چکے تھے پھر فرمایا اللہ نے پھر مزید اپنی کتاب میں بیان کیا جو حروف مقطعات میں موجود ہے بشرطیکہ تم اس کے مکررات کو حذف کر کے شمار کرو اور حروف مقطعات میں سے جس کے بھی ایام پورے ہوتے ہیں تو اس کے آخر پر بنی ہاشم میں سے کوئی نہ کوئی قیام کرتا ہے پھر فرمایا الف کا عدد ایک لام کے عدد تیس اور میم کے عدد چالیس ہیں اور صاد کے عدد نوے ہیں اور ان سب کا مجموعہ ایک سو اکسٹھ بنتا ہے پھر اس سے خروج حسین بن علیؑ کی ابتداء ہوئی تھی الٓمٓصٓ اللہ ہے اور جب یہ مدت تمام ہوگئی تو اس وقت اولاد عباس سے قیام کرنے والے نے قیام کیا یہ الٓمٓصٓ ہے اور جب ہمارے قائمؑ قیام کریں گے تو اس وقت الٓرٰ سے اس کا ظہور ہوگا اسے خوب سمجھ لو اور ذہن نشین کر لو اور اپنے پاس محفوظ کر لو چھپا لو (بحار ج۱۹ص۹۴، برھان ج۲ص۳، صافی ج۱ص۵۷)

O.....پھر مختلف کلمات جو سورتوں کے شروع میں آئے ہیں یہ حروف مقطعات ہیں اور کثرت اقوال میں ہیں اور اس کے متعلق تیرا قول ہیں اور رازی نے اپنی تفسیر میں ذکر کئے ہیں اور اس قول خدا کی تفسیر الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ سورہ بقرہ میں رجوع کر سکتے ہیں وہ ہمارے قریب ہیں ان اخبار سے استفادہ ہوتا ہے کہ یہ آیات کتاب کے موافق ہیں اور ان الفاظ کو محققین علمائے امامیہ نے جمع کیا ہے اور بعض مفسرین عامہ نے بھی جمع کیا ہے اور اگرچہ علماء نے اس کے معنی الگ الگ لکھے ہیں مگر ان حروف میں اسرار ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے علاوہ ان کے رموز کو کوئی نہیں سمجھ سکتا یا راسخین جو علم میں ہیں اور اس کی ذریت سے ہیں وہ سمجھتے ہیں جیسا کہ اللہ نے فرمایا وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ اِلٰى قَوْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ (سورہ آل عمران آیت۷) کوئی بھی اس کی تاویل نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم میں

www.sabookspdf.com

رائخ ہیں اور یہ خبریں ہیں اور اس کے علاوہ بھی اس کے تمام رموز جو بیان ہوئے ہیں اسے امیر المؤمنینؑ نے بیان کیا انہوں نے فرمایا ہر کتاب کی ایک صفت ہوتی ہے اور اس کتاب کی صفت حروف تہجی ہیں پھر یہ خبریں پوشیدہ نہیں ہیں اخبار میں مفصل بیان ہوئی ہیں اور اس کے مخفی اسرار ہیں اور ہم نے اس سے قبل بھی اس کی شرح بیان کی ہے جہاں اس کی مناسبت تھی علامہ مجلسی نے کتاب جامع الاخبار سے حدیث نقل کرنے کے بعد حدیث اول کی شرح بیان کی ہے کہ یہ حدیث اس سے مطابقت نہیں رکھتی کہ اس مدت کو اس کا محمول کیا جائے اور نہ ہزار مہینے پر اور نہ تاریخ ہجرت پر ابتداء سے آخر حدود تک ہے یہ تاریخ نہ زمانہ رسولؐ سے ہے اور نہ ہی تاریخ عام الفیل سے ہے اور نہ ہی اس سے زیادہ ایک سو اکسٹھ پر ہے اس کے ساتھ کتاب (یعنی معانی اخبار) سے ایک سو تیرا ہے اور وہ اس کے موافق نہیں ہیں پھر فرمایا بے شک اشکال اس حدیث کا جو ہے اس کا حل یہ ہے کہ یہ ابجد کے حساب سے ہے جو عیون الرضا میں درج ہے

ھوز..... ھا سے مراد ھاویہ جہنم ہے واؤ سے مراد آگ والوں کے لئے ویل ہے زا سے مراد جہنم کے زاویے ہیں حطی: حا سے مراد شب قدر میں مغفرت طلب کرنا خطاؤں کا ختم ہونا ہے ط سے طوبیٰ مراد ہے یا سے اللہ کی ید قدرت مراد ہے۔ کلمن..... کاف اللہ کے کلام میں کوئی تبدیلی نہیں ہے لام اہل جنت کی ایک دوسرے سے ملاقات وسلام ہے میم اس سے مراد اللہ کے مالک ہونے کی طرف اشارہ ہے نون۔ نون اور قلم جو لکھتے ہیں نور کا قلم اور کتاب نور ہے سعفص..... صاد کے مقابلے میں صاع انگوٹھی کے مقابلے میں انگوٹھی۔ مراد پیمانہ کا پیمانہ ہے عین اپنے بندوں کے بارے میں عالم ف وہ گٹھلی کا فالق اور شگافتہ کرنے والا صاد صادق اور سچا خدا ہے قرشت ادھر ادھر سے جمع کرنے والا قیامت کے دن منتشر ہونا وغیرہ۔ تخذ..... ت سے مراد امر دین تمام مکمل ہوگا خ سے نافرمانوں کے لئے خمول وہلاکت مراد ہے اور ذ سے مراد صاحب ذوالجلال خدا ہے۔ ظغش..... ظ اللہ سے اچھائی کا ظن رکھنا کافروں کے لئے برا ظن رکھنا۔ ش شا اللہ اللہ جو چاہنا چاہے وہ چاہ سکتا ہے وغیرہ پس صاد مہملہ کے حروف ساٹھ ہیں اور ضاد معجمہ کے نوے اور سین مہملہ کے تین سو اور ظ معجمہ کے اسی اور غین معجمہ کے نو سو اور شین معجمہ کے ہزار ہیں یہ قائم ہوئے ہیں اکثر نسخوں میں ہیں جو مجموعہ عدد ہیں اور اشتباہ اس کے قول صاد میں نوے نساخ ہیں یہ اس میں ظن ہے بے شک یہ مشہور پر مبنی ہے اور یہ نبیؐ پر قائم ہوتے ہیں بعث ہونے پر یا نزول آیت پر جیسا کہ یہ پوشیدہ نہیں ہیں انتہی اور حدیث دوم کی شرح میں کہا کہ اس کے حل کرنے میں خطرات ہیں یہ وہ ہے کہ جو معضلات اخبار ہیں جو حروف مقطعہ کے درمیان واقع ہوئے ہیں وہ فواتح سورت ہیں جو ظہور حکومت جماعت اہل حق پر اور جماعت اہل

باطل پر اشارہ کرتے ہیں اور ان سے یہ نکلتا ہے ولادت نبیؐ سے عدد اسماء حرف مبسوطہ سے نیچے اور درمیان سے جیسا کہ ان کے لفظ ہیں اور ان کی قرائت سے مکررات کے حذف کرنے کے بعد ہے اور الف لام میم کے عدد ستر ہیں اور نہ ہی تعداد تکرار کے ساتھ مکرر ہے جو پانچ سورتوں میں ہیں پس یہ کہ جب ان کے عدد کی تفسیر ایک سو تین حروف ہیں اور یہ تاریخ ولادت النبیؐ سے موافق ہیں اور بے شک الف سابع یہ ابتداء خلق آدمؑ سے ایک سو تین سال ہے اور اسی طرف اشارہ اور بیان ہے اور یہ بیان تاریخ ولادت کا ہے پھر بے شک فواتح سورت اور ان سب کے درمیان ایک ہے یہ اشارہ حکومت بنی ہاشم کے ظہور کی طرف ہے اور ان کا ظہور قائم ہونا الٓمٓ سے ہے جو سورہ بقرہ میں ہے یہ اشارہ رسول کریم کی حکومت ظاہر ہونے کا ہے اور جب پہلی حکومت بنی ہاشم کی ظاہر ہوئی تھی وہ حکومت عبدالمطلب کی ہے پس وہی تاریخ ظہور حکومت ہے جو رسولؐ کی حکومت کے ظہور کی طرف جاتی ہے اور ان کی بعثت اکہتر سال کے قریب جو عدد الٓمٓ سے ہے یہ اشارہ اسی کی طرف ہے اور اس کے بعد نظم قرآن میں الٓمٓ ہے یہ جو آل عمران ہے پس اس کی طرف اشارہ ہے کہ یہ خروج حسینؑ کا ہے کہ جب انہوں نے خروج کیا تو وہ آخر ساٹھ بعثت سے تھا پھر اس کے بعد نظم قرآن میں الٓمٓصٓ ہے پس اس سے حکومت بنی عباس کا ظاہر ہونا ہے جو قائم ہوئی لیکن اس میں اشکال ہے کہ ان کی حکومت کا ظہور اور اس کی ابتداء ایک سو بتیس ہجری کو ہوئی اور ان کی ظاہری حکومت ایک سو پینتالیس ہجری ہے جو اس خبر کے موافق نہیں ہے پھر فرمایا ان کا متمکن ہونا تو اس

اشکال میں چند وجود ہیں

اوّل..... یہ کہ اس تاریخ سے حکومت کی ابتداء ہونا غیر ابتداء الٓمٓ سے ہے جبکہ یہ ظاہر ہے کہ ابتداء ولادت نبیؐ سے ہے مثلاً انہوں نے یعنی بنی عباس نے کوشش کے لئے ابتدائی دعوت سو ہجری کو دی تھی اور ظاہر ہوئے تھے بعض اس میں سے خراسان میں سنہ ایک سو ستر یا ایک سو اسی میں ظاہر ہوئی جو ولادت نبیؐ سے ان کے زمانہ تک ہے اور وہ زمانہ ایک سو اکسٹھ ہجری کا ہے

دوم..... بے شک اس سے مراد اولاد عباس سے قیام کرنا ہے اور اس کا قائم ہونا اور حکومت کا قائم ہونا اور ان کا متمکن ہونا ہے اور یہ زمانہ منصور کی حکومت کے آخر تک ہے اور یہ تاریخ ان کے ظاہر سے موافق ہے۔

سوم..... یہ اس حساب سے ظاہر ہے کہ ہم نے اس کی وضاحت حدیث سابق میں کی ہے جو صاد سے ہے اور یہ حساب ساٹھ ہجری پر ہوتا ہے اور ایک سو اکتیس سے ابتداء ہے پس یہ تاریخ الٓمٓ سے موافق ہے۔

www.freebooksspdf.com

O ..... جب کہ یہ سنہ ایک سوسولہ ہجرت سے ہے جب انہوں نے اس کا خراساں سے اعلان کیا تھا۔

O ..... پھر کہا کہ اس محمول کی ابتداء اس تاریخ سے ہوتی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اور یہ بے شک مکیہ ہے جیسا کہ وہ مشہور ہے اور اس کا نزول زمانہ قریب ہجرت پر محمول ہے اور ان کی بیعت کرنے کے قریب کا ہے اور یہ مدنی ہے اس کا ممکن ہونا اس کا نزول زمانہ بیعت پر بغیر کسی تفاوت کے منطبق ہے

O ..... پھر کہا اس قول کی شرح یہ ہے پس تبلیغ کی مدت اور تکمیل کی مدت خروج امام حسینؑ سے متعلق ہے ان کی شہادت اور بنی عباس کی حکومت کے ظاہر ہونے کے درمیان ہے اس وقت ان کا خروج ہوا اور حکومت قائم ہوئی اس طرح اللہ نے بنی امیہ کی حکومت کی مدت کو ختم کر دیا

O ..... اور یہ قول کہ قیام کرنے والے نے قیام کیا یہ الٓرٰ اس پر محمول ہے اور اس کی وجوہات یہ ہیں

اوّل ..... بے شک یہ اخبار مشروط بدائیہ ہیں اور تحقیق عدم تحقیق شرط کی نہیں ہے جیسا کہ بعد اخبار کی اس باب کے بارے میں تبدیلی ہے

دوم ..... اس سے اقرّ معلوم ہوتا ہے اور اس کی ابتدا تاریخ ظہور امر نبیؐ سے ہے جو بعثت کے قریب ہے جیسا کہ الف لام میم اور مراد قیام کرنا قائم قیامت تک امامت تو یہ کا ہے پس بے شک امامت سنہ دوسو ساٹھ ہجری سے ہے پس جب کہ اضیف اس طرف ہے اور گیارہ بعثت اس کے موافق ہے یعنی ہجرت

سوم ..... بے شک اس سے مراد جمیع اعداد الٓرٰ ہوئے جو قرآن میں ہیں اور وہ پانچ مجموعے ہیں جو ایک ہزار پانچ سو پچپن (۱۵۵۵) ہیں پھر اس کی آخری وجوہات کا ذکر اور مطابقت اس کے چھوڑ دینے کی ہے اللہ امانہ طالہ سے واطناب مراد ہے اور یہ آخر میں ہم نے نقل کیا اور محدث محقق مولیٰ ابوالحسن بن محمد طاہر عالمی نے اس کلام کے نقل کرنے کے بعد کہا ہے اور بے شک افادت سے طریق مزاد مراد ہے اور اس میں بعض کا جو ذکر ہوا ہے پس اس سے علم ہوا اس قول کا کہ جو مخزومی کی حدیث میں ہے اور وہ یہ ہے کہ ولادت نبیؐ ایک سوتین سنہ کو ہوئی جو سات ہزار سے موافق ہے اور حسب واقع ضبط کرنے والے اکثر اہل علم و تواریخ نے لکھا ہے اور بے شک یہ حسب ظاہر موھوم مخالفین کا ہے پس بے شک جسے اکثر تحریر کرنے والوں نے کہا کہ یہ عمر نوسو تیس سال آدمؑ کی ہے جیسا کہ ہماری کثرت سے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے اور اسی طرح بے شک وفات آدمؑ کو طوفان نوحؑ سے تہتر سو سال گزرے تھے اور طوفان نوحؑ سے پیدائش ابراہیمؑ ایک ہزار اسی سال بعد ہوئی جو گزرے تھے اور

پیدائش ابراہیمؑ سے وفات موسیٰؑ تک پانچ سو سال گزرے تھے اور وفات موسیٰؑ سے بخت نصر کی حکومت کے ظاہر ہونے تک چھ سو سال گزرے اور اسی طرح بخت نصر کی حکومت کے بعد سات سو سال گزرے اور بخت نصر کی حکومت اور پیدائش نبیؐ کے درمیان ایک ہزار دس سال گزرے تھے جو کسورات مذکور کے تھے جو اس حدیث میں ہیں اور یہ تہتر سال بنتے ہیں اور جیسا کہ اگر نبی کو اس قول کے مطابق سمجھیں تو وفات موسیٰؑ سے بخت نصر کی حکومت کے درمیان سات سو سال گزرے تھے اور کسر ممکن تصحیح کے حساب سے اس کے ساتھ ہوں گے جو مجموع پیدائش آدمؑ سے ولادت نبیؐ تک ہیں اس حساب سے دس ہزار اسی سال اور کسر جیسا کہ اس سے واضح ہے اور اس کے بعض سے واضح ہیں اسی طرح بے شک یہ سب کے سب حساب سنین شمسیہ ہیں جو قمریہ مضبوط مہینوں کے ساتھ ہوتے ہیں جو عربی دس ہزار سال ہیں اور کسر پس اس حدیث مذکور اسی طرح ہے پس یہ کسر ایک سوتین سال قطع نظر شمسیہ اور قمریہ سے ہے اور اسی طرح نقل ہوا ہے اور یہ اس حساب سے عدد پانچ ہزار ایک سو سال معلوم ہوا اسی (۸۰) ہیں باقی کسر ہوئے اسی طرح یہ تواریخ کے درمیان غیر معلوم ہیں پس یہ سارے کے سارے تین سوتین سال ہوتے ہیں جیسا کہ امام کی خبر میں ہے اور یہ تائید تصریح بعض مفسرین سے ہوتی ہے جو ھبوط آدمؑ سے پیدائش نبیؐ تک چھ ہزار سال اور ایک سو اکہتر سال اس لحاظ سے ہیں اور اس کا علم ہے اسی طرح بے شک ہمارے شیخ کی مراد یہ قول ہے کہ الٓمٓصٓ یہ خروج حسینؑ کی طرف اشارہ ہے اور بے شک یہ شیوع کا امر یعنی امر نبیؐ ہے بعثت کے بعد کا ہے اور یہ پلٹ کر اسی طرف آتا ہے جو ابتداء بعثت سے خروج امام حسینؑ کے درمیان ہے اور یہ تہتر سال بنتے ہیں اور اس میں سالوں کا اضافہ ہے اور تاکہ وہ اس تکلیف کی طرف اس کے بعد نہ ہو بلکہ وہ اس کے لئے وہ بن جائے جو حساب شمسی سالوں کا ہے اور یہ خروج امام حسینؑ کے وقت تک ہے اور وہ آخر سال ساٹھ سنہ ہجری ہے جو قمری کے حساب میں آتا ہے پس اس طرح تحمل بعثت سے حساب شمسیہ کی طرف اکہتر سال ہوتے ہیں جیسا کہ وہ ظاہر پر ہے اور یہ اس طرح نہیں ہے کہ اس کی توجیہ اس توجیہ کی طرف کی جائے جو اس میں ہے اور وہ جاری نہیں ہے اس میں سیاقی تاریخ قیام قائمؑ کی ہے جو مقام تامل ہے پھر اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ پہلی وجہ ہے جو اس میں ذکر کی ہے وہ اس کی حکومت کا الٓمٓصٓ کے حروف سے قائم ہونا ہے کہ یہ تاریخ قیام بنی عباس کی حکومت کا ہے جو متوجہ ہوئی ہے لیکن اس کی ضرورت نہیں ہے کہ اس تکلف کی طرف کہ وہ تاریخ قیام زمان ظہور ہمارے صاحب امر کا ہے اور اس پر مبنی ہے بلکہ بے شک یہ تاریخ اصل ظہور کے زمانہ کی ہے جب انہوں نے اس کا آغاز خراساں سے کیا اور اس جگہ سے خروج کا آغاز کیا اور ان کے معاونین نے ان کے ساتھ کیا جیسا کہ وہ ابو مسلم مروزی

www.shiabooks.net

ہے اب یہ کلام ختم ہوا اسی طرح بے شک اصل ظہوران کا آغاز ہے جو ظاہر ہے اور وہ اسی میں ہے جو خبر اسی سنہ میں ہے وہ ایک سو سترہ ہجری ہے اور وہ ولادت نبیؐ سے ہجرت تک جو ہے ترپن سنہ تقریباً قمری سالوں سے ہے جو اس کے بعد نکلتا ہے اس میں تفاوت ہے جو حاصل ہوا اور وہ سبب اختلاف ولادت کے مہینہ کا ہے اور بعث و ہجرت وغیرھا پر ہے اس کو محمول شمسی سالوں پر کیا جائے گا اور ایک سو اکسٹھ ہجری تقریباً ہوگا

O.....اور پھر اس کی توجیہ ان وجوہات سے ہے اور رحمت بن صدقہ کی حدیث ہے کہ اس میں اسی طرح مذکور ہے کہ یہ مبنی حساب عدد صاد کے نوے ہے جیسا کہ وہ اس حاصل میں اشکال کرتا ہے جو جمیع خبروں میں ہے مگر اس میں ان کل سے بعید ہے جو اس کی وجہ غیر خفیہ ہیں

O.....اور اس میں ہے کہ امام نے اس کی تصریح کی ہے کہ اس صاد کے عدد نوے ہیں اور نساخ کے اشتباہ پر اس سارے پر میں محمول ہوا ہے جو بات اس خبر میں نہیں ہے اسی طرح ملتزم ہونا اس اشتباہ سے کلموں میں ہے جیسا کہ وہ ظاہر ہے جو بلند ہوا جو اس احتمال اعتماد سے ان مضامین اخبار سے ہے اور ان سے وثوق اسی طرح ہے جو توجیہ حدیث رحمت کی ہے اس قسم کی ہے وہ اس قول کی محتاج نہیں ہے یہ اشتباہ خبر کے ساتھ ہے جو کہ اکثر نسخوں میں ہے (یہ کتاب معانی اخبار میں ہے) اس میں ہے کہ ساٹھ کے بدلے میں تیس ہے جیسا کہ وہ انسب نسب سے حدیث کی طرف ہے جب کہ یہ کلام مسودہ کے کوفہ میں داخل ہونے کا نہیں ہے اور اس کی حکومت ایک سو اکتیس ہجری کو قائم ہوئی اور اس کی توجیہ یہ ہے کہ جو امامؑ نے اس حدیث میں بیان کی ہے اول یہ کہ حساب حروف عدد میں اس قول کی توجیہ کہ الف کا عدد ایک لام کے عدد تیس اور میم کے عدد چالیس ہیں اور صاد کے نوے پھر یہ ملا کر کتنے بنتے ہیں یہاں تک کہ ایک آدمی نے کہا ایک سو اکہتر پس یہ خبر ابتداء ظہور بنی عباس کی حکومت کے موافق ہے اور حدیث ابولبید کے موافق ہے لیکن آدمی کا تو ہم حساب ہے اور جواب میں کہا کہ ایک سو اکتیس ہیں اور یہ بھی اسی طرح اس کے موافق ہے کہ اس دن سیاہ کپڑے والوں کا کوفہ میں داخل ہونا ہے جو ہجرت سے بنتا ہے پس امامؑ نے پڑھا ہے یہ اس میں حظاء ہے اور اس خبر میں کوئی توہم نہیں ہے اسی طرح جیسا کہ ذکر ہوا اسی طرح ان کے اصحاب کے دن فتا کی طرف سخت ہیں پس یہ خبر اس کے دل جلانے پر ہے جو جواب کے موافق ہے اور اسی طرح اس میں ہے اور تامل بھی اس میں ہے یہاں تک کہ اس کو جان لیا جس کا ہمارے شیخ نے ذکر کرنا مقدم رکھا اور آخری توجیہ حدیث رحمہ کہ اس میں قیام ہونا ہم نے ذکر کیا اس کی ایک توجیہ ہے جب کہ وہ بعثت سے ہے اور اشارہ اسی

کی مثل ہے جو کہ حدیث ابولبید میں ہے اس میں کوئی کجی نہیں ہے بلکہ معنی قائم ہونے کے ہجرت سے ہیں جیسا کہ راوی نے آخر حدیث میں اس کی صراحت کی ہے اور اس پر اہل تواریخ کی نص ہے اور جان لو کہ اسی طرح بے شک ظاہر ہونا وجوہ کا ہے جس کا ذکر ہوا تو جیہ قیام قائمؑ کی دوسری وجہ ہے بے شک یہ اکثر نسخ معتبرہ میں لکھا ہے آخرہ بدل الزا کا اس کے ساتھ ہوا کہ جو تقدیم جمیع الخ پر سبقت رکھتا ہے اور یہ نظم قرآن سے ہے اسی طرح جیسا کہ اہل بیتؑ کے نزدیک ہے وہ اسی طرح ہوا ہے آخرہ الزا سے قبل اور اس کے بعد نہیں ہے اسی طرح تعبیر قائمؑ کی امامت قیامت کے ساتھ متصل ہے اس میں کوئی خطرہ نہیں ہے واللہ اور حجت ہے جان لو یہ حقائق احوال ہیں

اتباع کس کا

4.....سعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا کہ خدا فرماتا ہے اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (آیت ۳) تم اس کا اتباع کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اور ان کا اتباع نہ کرو جو دوسرے سرپرست اولیاء ہیں (خدا کے علاوہ) تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو فرمایا پس اس کے اتباع میں ہی جو اللہ کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہے عظیم کامیابی ہے اور اس کے چھوڑ دینے میں واضح خطا ہے (برہان ج ۱ ص ۴، ۵)

5.....داؤد بن فرقد کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ کے ملائکہ میں ابلیس شمار ہوتا تھا اور یہ اللہ کے علم میں تھا کہ یہ ان میں سے نہیں رہے گا اور اس سے وہ کچھ ظاہر کیا جو وہ اپنے نفس میں چھپائے تھا خدا فرماتا ہے اس کا قول ہے خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (آیت ۱۲) تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے (برہان ج ۲ ص ۴، ۵)

صراط مستقیم

6.....ابوبصیر کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا صراط وہی ہے جس کے بارے میں ابلیس نے کہا تھا لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ O ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ O (آیت ۱۶، ۱۷) میں صراط مستقیم پر بیٹھوں

www.sirat-e-mustaqeem.net

گا اور آگے سے اور پیچھے سے اور دائیں سے اور بائیں سے انہیں بہکاؤں گا اس صراط مستقیم سے مراد علیؑ ہیں (برھان ج ۲ ص ۴، ۵، صافی ج ۱ ص ۵۶۷)

7.....زرارہ کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ (آیت ۱۶، ۱۷) میں صراط مستقیم پر بیٹھوں گا اور آگے پیچھے اور دائیں بائیں سے ان کو بہکاؤں گا اور تو ان سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا تو فرمایا اے زرارہ اس کا نشانہ تم ہو اور کوئی دوسرا نہیں ہے دوسروں سے تو وہ فارغ ہو چکا ہے (برھان ج ۲ ص ۵، بحار ج ۱۴ ص ۶۶۷)

درخت کا ذکر

8.....موسیٰ بن محمد بن علی کہتے ہیں کہ ابوالحسنؑ ثالث کے بھائی نے فرمایا وہ شجرہ جس سے اللہ نے آدمؑ اور اس کی زوجہ کو منع کیا بے شک انہوں نے شجرہ حسد سے کھایا تھا یہی عہد ان سے لیا تھا بے شک نہیں دیکھا جائے گا اللہ کے فضل سے اسے اور خلائق پر اس نظر سے نہیں دیکھا جائے گا کہ انہوں نے حسد کیا اور اللہ نے اس عزم کو ان میں نہ پایا (برھان ج ۲ ص ۶ بحار ج ۵ ص ۵۱)

9.....جمیل بن دراج کہتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ دونوں میں سے ایک امامؑ سے پوچھا کہ اللہ نے اس کا مؤاخذہ کیوں کیا جبکہ آدمؑ کو تو نسیان ہوا تھا تو فرمایا بے شک ان کو نسیان نہیں ہوا تھا کیسے نسیان ہوتا جبکہ ان کے سامنے ذکر ہو رہا تھا کہ ان سے ابلیس نے کہا تھا مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ (آیت ۲۱) کہ تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے اس لئے منع کیا کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تم اس میں ہمیشہ رہنے والے نہ بن جاؤ (برھان ج ۲ ص ۶، ۵، ۵۱)

حضرت آدمؑ و حضرت موسیٰؑ کی ملاقات

10.....مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے نبیؐ کی سند سے بیان کیا کہ بے شک موسیٰؑ نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ وہ مجھے آدمؑ سے ملاقات کرا دے جس وقت میں معراج پر گیا اور مجھ پر نمازیں فرض ہوئیں تو موسیٰؑ

کی دعا قبول کی موسیٰؑ کی ملاقات کرائی تو موسیٰؑ نے کہا اے آدمؑ خدا نے تجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور تم میں اپنی روح پھونکی اور ملائکہ سے تیرا سجدہ کرایا تھا اور اس نے تیرے لئے جنت کو مباح قرار دیا تھا اور اپنے قرب و جوار میں جگہ عطا کی تھی اور اس سے پہلے تم سے کلام کیا تھا پھر تجھے منع کیا تھا اور یہ شجرہ واحد تھا پس تم نے اس پر صبر نہ کیا یہاں تک کہ تجھے زمین کی طرف اس وجہ سے اتار دیا پس تم میں اس کے ضبط کرنے کی استطاعت نہ تھی نہ تم برداشت کرتے یہاں تک کہ تم اغراق میں چلے گئے اور ابلیس کی اطاعت کر لی اور اس نے تمہیں جنت سے نکلوا دیا اور تو نے اس کی معصیت کی تھی تو ان سے آدمؑ نے فرمایا اے میرے بیٹے اپنے والد سے ذرا نرمی کرو سنو اس امر شجرہ کا قصہ یہ ہے اے میرے بیٹے کہ میرے دشمن نے مجھ سے مکر و فریب سے کام لیا تھا پس اس نے اللہ کی قسم کھائی تھی کہ میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں اور اس نے مجھ سے مغموم لہجہ میں کہا تھا کہ اے آدمؑ میں تیرے لئے بڑا پریشان ہوں میں نے کہا کیسے اس نے کہا میں تم سے مانوس ہو چکا ہوں اور تمہیں نکالنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے میں نے اس سے کہا حیلہ کیا ہے تو اس نے کہا کہ میں تمہیں ایک طریقہ بتاتا ہوں تا کہ تم یہاں آباد رہو تو اس نے کہا تھا کہ میں تمہیں شجرہ خلد کی نشان دہی کرتا ہوں اور اس سے تمہیں بادشاہی ملے گی جو کبھی ختم نہ ہوگی پس تم اور تمہاری زوجہ اس درخت سے کھالیں پھر تم ہمیشہ اس جنت میں رہو گے اور اس نے اللہ کی قسم کھائی تھی جو جھوٹی تھی کہ میں تمہاری خیر خواہی چاہتا ہوں اس لئے میں نے اس پر بھروسہ کیا تھا اے موسیٰؑ جبکہ اس سے قبل کسی نے بھی جھوٹی قسم نہ کھائی تھی اور میں نے اعتماد کیا پس یہ میرا عذر ہے پس تم بتاؤ اے میرے بیٹے کیا خدا نے تم پر جو کتاب بھیجی تھی اس میں میری تخلیق سے پہلے اس خطاء کا تمہیں کہیں ذکر ملا ہے تو موسیٰؑ نے کہا تیری تخلیق سے بہت عرصہ پہلے اس کتاب میں تیری خطاء لکھ دی گئی تھی رسولؐ خدا نے فرمایا آدمؑ و موسیٰؑ نے مل کر حج کیا تھا آپؐ نے یہ جملہ تین دفعہ دہرایا (برھان ج ۲ ص ۶، بحار ج ۵ ص ۵۱)

جنت میں آدمؑ کا قیام

11.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا گیا جس وقت میں بھی حاضر تھا کہ کتنا عرصہ آدمؑ اور ان کی زوجہ جنت میں رہے یہاں تک کہ ان دونوں کو نکال دیا گیا اور دونوں نے خطاء کی تھی پس فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے آدمؑ میں اپنی روح زوال شمس کے بعد جمعہ کے دن پھونکی پھر اس کی نچلی سطح حدود سے اس کی زوجہ کو پیدا کیا پھر ان کا

www.shiabooks.net

سجدہ ملائکہ سے کرایا اور اس دن ان کو جنت میں ٹھہرایا خدا کی قسم آدمؑ اس میں ایک دن سے صرف چھ گھنٹے ٹھہرے تھے یہاں تک کہ انہوں نے معصیت کی پس اللہ نے دونوں کو غروب شمس کے بعد نکال دیا اور انہوں نے اس میں رات بسر نہیں کی تھی ان کی شرم گاہیں کھل گئیں تھیں تو ان کے رب نے انہیں آواز دی اور کہا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا (آیت ۲۲) کہ میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا تو آدمؑ کو اپنے رب سے حیا محسوس ہوئی اور انہوں نے کہا اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے اور کہا کہ اے ہمارے رب اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے تو اللہ نے ان دونوں سے فرمایا تم میرے آسمانوں سے اتر کر زمین پر چلے جاؤ کیونکہ میرے آسمانوں اور جنت میں کوئی معصیت کرنے والا میری ہمسائیگی میں نہیں رہ سکتا پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب آدمؑ اس شجر سے کچھ کھا چکے تو انہیں یہ یاد آیا کہ اللہ نے اس سے منع کیا تھا تو نادم ہوئے اور نادم ہو کر درخت سے دور چلے جانے لگے تو درخت کی ٹہنیوں نے ان کے سر کو پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ تم میرا پھل کھانے سے پہلے یہاں سے فرار کیوں نہ ہوئے (برہان ج۲ص۷، بحار ج۵ص۵۱)

12.....ہمارے اصحاب نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا (آیت ۲۲) ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے فرمایا کہ ان کی شرم گاہیں مخفی تھیں جب انہوں نے پھل کھایا تو وہ شرم گاہیں کھل گئیں یعنی وہ اس میں داخل ہو گئے (برہان ج۲ص۷، بحار ج۵ص۵۱)

لباس کا ذکر

13.....زرارہ اور حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفرؑ امام محمد باقرؑ اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا یَا بَنِیْ آدَمَ (آیت ۲۶) اے اولاد آدمؑ کے متعلق فرمایا کہ اس میں تمام انسان شامل ہیں اور اس میں لباس تقوی سے مراد سفید لباس ہے (برہان ج۲ص۷، بحار ج۵ص۵۱)

O.....اور ابوجارود کی روایت میں ہے کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے متعلق یَا بَنِیْ آدَمَ (آیت ۲۶) اے اولاد آدم ہم نے تمہارے لئے پوشاک لباس نازل کیا ہے جو تمہارے ستر کو چھپاتا ہے اور تمہارے لئے زینت کا ذریعہ بھی

ہے اور بہترین لباس تقوی کا لباس ہے فرمایا اس لباس سے مراد تمہارے وہ کپڑے ہیں جو تم پہنتے ہو اور ریش دولت متاع و مال ہے اور لباس تقوی پاک دامنی کا لباس ہے کیونکہ اگر متقی معمولی لباس میں بھی ہوگا تو پھر بھی وہ ڈھکا ہوا ہوگا اور بدکار فاجر نے کتنے ہی کپڑے کیوں نہ پہن رکھے ہوں وہ پھر بھی ننگا ہوگا خدا فرماتا ہے وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ (آیت ۲۶) بہترین لباس تقوی کا لباس ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں يَا بَنِیْ آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ (آیت ۲۷) اے اولاد آدم کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اسی طرح سے فتنہ میں ڈال دے جس طرح سے اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا بے شک وہ محکم ہے (برہان ج۲ص۷، بحار ج۵ص۵۱)

خیر و شر

14.....مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ نے برائی اور فحش کام کے کرنے کا حکم دیا تو بے شک اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور جو کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ خیر و شر اس کی مشیت کے بغیر ہے تو بے شک اللہ نے اسے سلطان سے نکالا اور جو کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ جو معصیت کو اللہ کی قوت کے بغیر انجام دیتا ہے تو اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اور جو بھی اللہ پر جھوٹ باندھے تو اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا (برہان ج۲ص۸)

باپ دادا کے طریقے والے

15.....محمد بن منصور کہتے ہیں عبد صالحؑ سے سوال کیا گیا اس قول خدا کے بارے میں وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَا اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (آیت ۲۸) اور جب وہ کوئی برا کام انجام دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی پر پایا تھا اور خدا نے بھی ہمیں اسی طریقہ پر چلنے کا حکم دیا (آپؐ) کہہ دیں کہ خدا نے ہرگز اس برے کام کے کرنے کا حکم نہیں دیا ہے تم نے کبھی ایسے شخص کو دیکھا کہ کسی نے یہ گمان کیا ہو یا یہ دعوی کیا ہو کہ اللہ نے زنا اور شراب اور یا کسی اور محرمات چیزوں کے متعلق اسے بجالانے

www.sirat-e-mustaqeem.net

کا حکم دیا ہے تو میں نے عرض کیا نہیں پس فرمایا کہ وہ کون سی فحش چیز ہے جس کے بجالانے کا اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ یہ بجالائیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا ولی بہتر جانتے ہیں آپؑ نے فرمایا بے شک یہ آئمہ جور سے ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اس کے انجام دینے کا حکم دیا ہے جو ان ظالموں کی اپنائی ہوئی ہیں جب ان سے کہا جائے کہ تم اس کو چھوڑ دو جب وہ اس خبر کو جان لیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں اس کے بجالانے کا حکم دیا ہے اور ان کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں میں نے ان کو برائی کا کوئی حکم نہیں دیا ہے (برھان ج ۲ ص ۸، بحار ج ۷ ص ۱۲۹، صافی ج ۱ ص ۵۷۱)

16.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا آپؑ نے فرمایا کہ جو یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ نے فاحش کے انجام دینے کا حکم دیا ہے تو اس نے خدا پر جھوٹ باندھا ہے اور جو یہ گمان کرتا ہے کہ خیر و شر اسی کی طرف سے ہے تو بے شک اس نے بھی خدا پر جھوٹ باندھا ہے (برھان ج ۲ ص ۸، بحار ج ۷ ص ۱۲۹، صافی ج ۱ ص ۵۷۱)

عبادت کے لئے چہرہ سیدھا رکھنا

17.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ دونوں اماموںؑ میں سے ایک نے اس قول خدا سے متعلق **وَاَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ** (آیت ۲۹) اور ہر نماز کے وقت اپنے منہ مسجد کی طرف سیدھے کرلیا کرو فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کرلیا کرو (برھان ج ۲ ص ۸، بحار ج ۷ ص ۱۲۹، صافی ج ۱ ص ۵۷۱)

18.....حسین بن مہران کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق **وَاَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ** (آیت ۲۹) اور ہر نماز کے وقت اپنے منہ مسجد کی طرف سیدھے کرلیا کریں فرمایا اس سے مراد آئمہؑ کی طرف منہ کرنا ہے تا کہ مسائل سمجھ سکیں (برھان ج ۲ ص ۸، بحار ج ۷ ص ۶۹، صافی ج ۱ ص ۵۷۱)

19.....زرارہ و حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق اور ہر نماز کے وقت اپنے منہ مسجد کی طرف سیدھے کرلیا کریں فرمایا یہ حکم نئی مساجد کی تعمیر کے لئے ہے کہ انہیں مسجد الحرام کی طرف سیدھا بنایا جائے (برھان ج ۲ ص ۸، بحار ج ۱۸ ص ۱۵۲)

20.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ دونوں اماموںؑ سے ایک نے فرمایا کہ اس سے مراد قبلہ کی طرف منہ کرنا ہے اور اس میں بتوں کی

عبادت نہیں ہوتی (اللہ کی عبادت ہوتی ہے) خالص اور مخلص ہوتے ہوئے (برھان ج ۲ ص ۸، بحار ج ۱۸ ص ۱۵۲)

عبادت کے وقت اچھا لباس پہننا

21.....محمد بن فضیل کہتے ہیں ابوالحسن امام علی رضاؑ نے اس قول خدا کے بارے میں اور ہر نماز کے وقت اپنی زینت سے سیدھے مسجد میں جاؤ فرمایا کہ عبادت کے وقت صاف کپڑے پہنا کرو (برھان ج ۲ ص ۹-۱۰، بحار ج ۱۸ ص ۸۵-۹۷)

22.....حسین بن مہران کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق **وَاَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ** (آیت ۲۹) اور ہر نماز کے وقت اپنے منہ مسجد کی طرف سیدھے کرلیا کریں فرمایا اس سے مراد آئمہؑ کی طرف منہ کرنا ہے تا کہ مسائل سمجھ سکیں (برھان ج ۲ ص ۱۰، بحار ج ۷ ص ۶۹)

اسراف نہ کرنا چاہیے

23.....ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو چیز اللہ نے عطا کی ہے وہ عطا اس پر کرامت کی ہے اور اس کے اسرف کرنے سے منع کیا جو اس کے پاس ہو اور لیکن وہ مال جو اللہ کا ہے وہ آدمی کے پاس امانت ہے اور اسے اجازت دی گئی ہے کہ وہ اس کو کھائے اور اس میں سے پیئے درمیانہ طریقہ سے اور لباس پہنے درمیانہ طریقہ سے اور نکاح کرے تو درمیانہ خرچ کرے اور سواری رکھے تو درمیانہ خرچ والی اور جو اس کے سوا باقی ہو وہ فقراء مؤمنین کو دے دے اور اپنی پریشانی کو اس مال سے رفع کرے پس جو شخص ایسا کرے گا تو اس نے حلال کھایا حلال پیا اور حلال پہنا اور حلال نکاح کیا حلال سواری پر سوار ہوا اور اس کے سوا جو بڑھ چڑھ کر چلے وہ حرام ہے جیسے کہ کسی کی کفایت کیلئے سواری کم درہم میں کافی ہو اور وہ دس ہزار کی خریدے اور کفایت کیلئے ایک لونڈی (نوکرانی) ہزار دینار کی کافی ہو اور وہ بیس ہزار کی خریدے تو یہ اسراف ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا فرماتا ہے **وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ** (آیت ۳۱) اور حد سے آگے نہ بڑھو اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا (برھان ج ۲ ص ۱۰، بحار ج ۱۵ ص ۲۰۱، ج ۴ ص ۱۶ (م) ۴۱، صافی ج ۱ ص ۵۷۳)

24.....زرارہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سوال کیا اس آیت کے متعلق تم اپنے منہ مسجد کی طرف کرلیا کرو فرمایا کہ اس سے زینت کرنا مراد ہے (برھان ج ۲ ص ۱۰)

www.sibtabooks.com

25.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا اس قول خدا کے بارے میں تم ہر نماز کے وقت زینت سے مسجد میں جایا کرو فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم فرض ونوافل نماز میں کنگھی کرلیا کرو (برھان ج ۱۰ ص ۸، بحار ج ۱۸، ص ۳۱۷، صافی ج ا ص ۵۷۳، وسائل ج ۱۱ ابواب آداب حمام باب ۷۱، ج ۲ ابواب وجوب احرام باب ۲۶)

26.....عمار نوفلی نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ میں نے ابوالحسنؑ سے سنا انہوں نے فرمایا ہر نماز کے وقت کنگھی کیا کریں اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا مسجد میں جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو بھی کنگھی کیا کریں (برھان ج ۲ ص ۱۰، بحار ج ۱۸، ص ۳۱۸، صافی ج ا ص ۵۷۲، ۵۷۳، وسائل ج ا باب ۷۱، وج ۲ باب ۲۶)

27.....محاملی کہتے ہیں کہ ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق فرمایا اور ہر نماز کے وقت اپنی زینت سے مسجد میں جایا کرو فرمایا اس سے مراد عیدین اور جمعہ ہیں کہ اس دن اچھا لباس پہنو (برھان ج ۲ ص ۱۰، بحار ج ۱۸ ص ۳۱۸، صافی ج ا ص ۵۷۳، وسائل ج ا باب ۷۱ ج ۲ باب ۲۶)

28.....ھارون بن خارجہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جس کے پاس ایک دن کا کھانا ہو اور پھر وہ لوگوں سے سوال کرے تو وہ مسرفین میں داخل ہے (برھان ج ۲ ص ۱۰، بحار ج ۱۸ ص ۳۱۷، صافی ج ا ص ۵۷۲، ۵۷۳)

29.....خثیمہ بن ابوخثیمہ کہتے ہیں کہ حسنؑ بن علیؑ کا یہ طریقہ تھا کہ جب وہ نماز کی تیاری کرتے تھے تو بہترین لباس پہنتے تھے تو میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی کہ اے ابن رسولؐ اللہ آپؑ اتنا اچھا لباس کیوں پہنتے ہیں تو فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے اسی لئے میں اپنے رب کے سامنے جمیل بن کر پیش ہوتا ہوں اور وہ اللہ کا قول ہے کہ تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت سے مسجد میں جایا کرو اس لئے میں نماز کے وقت عمدہ لباس پہنتا ہوں (برھان ج ۲ ص ۱۰، بحار ج ۱۸، ص ۸۵، ۸۷، صافی ج ۲ ص ۵۷۲، وسائل ج ا باب ۵۴، مجمع البیان ج ۳ ص ۴۱۲)

30.....حکم بن عینیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ کو دیکھا کہ وہ سرخ چادر پہنے ہوئے تھے تو میں ان کی طرف غور سے دیکھنے لگ گیا مجھے اس طرح دیکھ کر مجھ سے فرمایا اے ابومحمد اس کے پہننے میں کیا حرج ہے پھر اس آیت کی تلاوت کی قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ (آپؐ) کہہ دیں کہ خدا کی پیدا کردہ اس زینت کو جسے اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے اور پاکیزہ رزق کو کس نے حرام کیا ہے (برھان ج ۲ ص ۱۲، بحار ج ۱۶، ص ۴۱)

31.....وشاء کہتے ہیں کہ امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ علیؑ بن حسینؑ ریشم اور اون سے سلا ہوا جبہ اور منقش چادر اور ٹوپی پہنا کرتے تھے پھر یہ نقش دار چادر بیچ دیتے تھے اور اس کو بطور صدقہ تقسیم کر دیتے تھے اور فرماتے تھے قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ (آیت ۳۲) آپ کہہ دیں کہ خدا کی پیدا کردہ اس زینت کو جسے اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے اور پاکیزہ رزق کو کس نے حرام کیا ہے (برھان ج ۲ ص ۱۳، بحار ج ۱۶ ص ۴۱)

32.....یوسف بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت میں نے خز کا جبہ اور خز کی گول چادر پہنی ہوئی تھی (یہ پست لباس نہیں تھا یہ لباس علیؑ کا خاص تھا اور مشائخ کا لباس تھا اور وہ لباس عجم سے تھا) تو آپؑ نے میری طرف دیکھا میں نے عرض کیا کہ (میں نے خز کا جبہ اور چادر پہنی ہوئی تھی) آپؑ اس بارے میں کیا کہتے ہیں تو فرمایا خز کا لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں میں نے عرض کیا اس میں ریشم کی تاریں بھی ہیں تو فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے جس وقت حسینؑ بن علیؑ شہید ہوئے تھے تو انہوں نے اس وقت خز کا جبہ پہنا ہوا تھا پھر فرمایا بے شک عبداللہ بن عباس کو امیر المؤمنینؑ نے خوارج کی طرف بھیجا کہ وہ باغیانہ روش چھوڑ دیں جب وہ ان خوارج کی طرف گئے تو اس وقت انہوں نے باریک قمیص اور خلعت پہنی ہوئی تھی یعنی باریک کپڑے کی قمیص اور نفیس پوشاک پہنے تھے اور بہترین گھوڑے پر سوار تھے جب انہوں نے اس طرح ان کو دیکھا تو کہنے لگے اے ابن عباس کیا تو ہم سے بہتر ہے کہ تو ایسا لباس پہنے ہوئے ہے جو لوگوں کے لباس سے افضل لباس ہے اور جباروں کے لباس سے اچھا ہے اور سواروں سے اچھا سوار ہے ابن عباس نے کہا میرا آپؑ سے اس بارے میں کوئی جھگڑا نہیں بلکہ خدا فرماتا ہے قُلْ مَنْ حَرَّمَ (آیت ۳۲) (آپؐ) کہہ دیں کہ کس نے اللہ کی اس زینت کو حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں کیلئے پیدا کی ہے اور پاکیزہ رزق کو کس نے حرام کیا ہے لباس جمال ہے پس بے شک خدا جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے اور لیکن وہ جو حلال سے ہو (برھان ج ۲ ص ۱۳، بحار ج ۱۶ ص ۴۱)

33.....عباس بن ھلال شامی کہتے ہیں کہ میں نے (ابوالحسن کاظمؑ) ابوالحسن رضاؑ سے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں یہ بات بڑی عجیب ہے کہ لوگ بڑا سادہ کھانا کھائیں اور موٹے جھوٹے کپڑے پہنیں اور خاشع ہو کر عبادت کریں تو لوگ اس کے گروہ ہو جاتے ہیں فرمایا (یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے) کیا تجھے علم نہیں کہ یوسفؑ بن یعقوبؑ خود بھی نبی تھے اور ان کے والد بھی نبی

www.shiabooks4lf.com

تھے اس کے باوجود وہ دیباج کی قبا پہنتے تھے جس کے کناروں پر سونے کی تاریں لگی ہوئی تھیں اور آپؑ آل فرعون کے دربار میں بیٹھ کر فیصلے کیا کرتے تھے اصل بات یہ ہے کہ لوگوں کا ان کے لباس سے کوئی واسطہ نہیں تھا لوگوں کو تو ان کے عدل کی ضرورت تھی اور بے شک لوگوں کو ایسے امام (رہبر) کی ضرورت ہے جو بولے تو سچ بولے وعدہ کرے تو پورا کرے اور فیصلہ کرے تو عدل کے تقاضوں کے مطابق کرے بے شک اللہ نے کسی حلال کھانے اور حلال مشروب کو حرام نہیں کیا اور بے شک حرام چیزیں ہی حرام قرار دی ہیں خواہ وہ کم ہوں یا زیادہ خدا فرماتا ہے (آپؐ) کہہ دیں کہ کس نے اللہ کی اس زینت کو حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں اور پاکیزہ رزق کس نے حرام کیا ہے (برہان ج ۲ ص ۱۳، بحار ج ۱۶ ص ۴۱)

34.....احمد بن محمد کہتے ہیں کہ ابوالحسنؑ نے فرمایا کہ علیؑ بن حسینؑ پانچ سو دینار قیمت کا لباس پہنتے تھے اور پچاس دینار کی قیمت کی نقش دار چادر پہنتے تھے اور سردیوں میں چادر کو استعمال کرتے تھے اور گرمیوں میں اسے بیچ دیتے تھے اور اس کی قیمت جو وصول ہوتی تھی اسے آٹھ حصوں میں صدقہ کر دیتے تھے (برہان ج ۲ ص ۱۳، بحار ج ۱۶ ص ۴۱)

35.....اور خبر میں ہے کہ عمر بن علی نے کہا کہ میرے باپ علیؑ بن حسینؑ پچاس دینار کی خز کی چادر خریدتے تھے پس جب فروخت کرتے تو قیمت (رقم) صدقہ کر دیتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں اور خدا فرماتا ہے خدا کی پیدا کردہ زینت اور پاکیزہ رزق کو کس نے حرام کیا ہے (برہان ج ۲ ص ۱۳، بحار ج ۱۶، ص ۴۱)

ظاہر و باطن فواحش حرام

36.....محمد بن منصور کہتے ہیں میں نے عبد صالحؑ سے سوال کیا اس قول خدا کے بارے میں اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (آیت ۳۳) بے شک میرے رب نے فواحش کو حرام کیا ہے خواہ وہ ظاہری ہیں یا باطنی ہیں فرمایا قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن بھی ہے ظاہر میں اس سے خدا کی حرام کی ہوئی اشیاء مراد ہیں اور اس میں باطن سے مراد آئمہ جور ہیں کہ ان کی پیروی حرام ہے اور جتنی چیزیں حلال ہیں وہ ظاہر ہیں اور باطن آئمہ حق ہیں (برہان ج ۲ ص ۱۳، بحار ج ۷ ص ۱۵۳)

37.....علی بن ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا

کہ کون سی چیزیں اللہ کی طرف سے حرام ہیں اور وہی جو حرام ہیں وہی فواحش ہیں جو اس میں ظاہر ہیں اور اس میں باطن بھی ہیں (برہان ج ۲ ص ۱۴)

38.....علی بن یقطین کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مہدی عباسی نے ابوالحسنؑ سے پوچھا کہ کیا خدا کی کتاب میں شراب کی حرمت کا ذکر ہے کیونکہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس سے ممانعت کا حکم تو ہے لیکن اس کی حرمت کے حکم کا ہمیں کوئی علم نہیں تو ابوالحسنؑ نے اس سے فرمایا بلکہ اس میں حرمت کا ذکر ہے تو اس نے کہا کس مقام پر اس کی حرمت کا ذکر ہے اے ابوالحسنؑ تو آپؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ (آیت ۳۳) (آپؐ) کہہ دیں کہ میرے رب نے تمام فواحش کو حرام کیا ہے خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی ہوں اور گناہ اور ناحق زیادتی کو حرام کیا ہے فرمایا اس ظاہر سے مراد اعلانیہ زنا ہے اور بدکار عورتوں کے وہ جھنڈے مراد ہیں جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں اپنے گھروں پر لگائے ہوئے تھے اور باطن سے مراد یہ ہے کہ مرنے کے بعد بیٹا اپنے باپ کی مدخولہ سے نکاح کرے اللہ نے اسے وَمَا بَطَنَ کہہ کر حرام کیا ہے کہ یہ تمہاری ماں ہے اور حرام ہے (سوتیلی) اور اثم گناہ سے مراد شراب ہے اسی طرح خدا ایک اور مقام پر فرماتا ہے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ (بقرہ آیت ۲۱۹) لوگ آپؐ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دو کہ ان میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ اس کے فوائد سے کہیں بڑا ہے اور پھر اثم سے مراد اس کتاب میں شراب اور جوا ہے کیونکہ یہ اثم بڑا گناہ ہے اور شطرنج وغیرہ جیسا کہ خدا فرماتا ہے اور اس کا قول ہے یعنی اور وہ پوشیدہ زنا ہے امامؑ کا یہ جواب سن کر مہدی عباسی خلیفہ نے کہا خدا کی قسم یہ ہاشمی فتوی ہے (برہان ج ۲ ص ۱۴، بحار ج ۱۶ ص ۲۲، صافی ج ۱ ص ۵۷۵)

موت کا وقت مقرر

39.....ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ (آیت ۳۴) جب کسی قوم کی مدت پوری ہوتی ہے تو اس میں ایک گھڑی بھر کی بھی تاخیر نہیں ہوتی اور نہ آگے بڑھتی ہے فرمایا وہ وہی ہے جس کا نام ملک الموت ہے (وہ روح قبض کرنے کے لئے آتا ہے تو

www.sirat-e-mustaqeem.net

اس وقت اس مرنے والے کے لئے ایک لمحہ بھی تاخیر نہیں ہوتی) (برہان ج۲ص۱۴، صافی ج۱ص۵۷۶)

اونٹ والے

40.....منصور بن یونس کہتے ہیں ایک شخص نے کہا ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے بارے میں اِنَّ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ (آیت۴۰) بے شک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان کے مقابلہ میں تکبر کیا تو ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور ان کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا (برہان ج۲ص۱۴)

قیامت کا موذن

41.....محمد بن فضیل کہتے ہیں کہ ابوالحسن علی رضاؑ نے اس قول خدا کے بارے میں فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ (آیت۴۴) ان کے سامنے اذان دینے والا اذان دے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو (آیت۴۴) فرمایا موذن سے مراد امیر المومنینؑ ہیں (برہان ج۲ص۱۷، بحار ج۳ص۳۸۹، صافی ج۱ص۵۷۸)

42.....مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں جعفرؑ بن محمدؑ نے اپنے جد علیؑ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں یعسوب المومنین ہوں اور میں سابقین سے اول ہوں میں رسول رب العالمین کا خلیفہ ہوں اور میں جنت و جہنم کے تقسیم کرنے والا ہوں اور میں صاحب اعراف ہوں (برہان ج۲ص۲۰، بحار ج۳ص۳۸۹)

اعراف والے کون

43.....ہلقام کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا کے بارے میں سوال ہوا وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَّعْرِفُوْنَ كُلًّۢا بِسِیْمٰىهُمْ (آیت۴۶) اور اعراف (بلند گھاٹی) پر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو پہچان لیں گے ان کی

علامتوں کے ساتھ فرمایا وہ ہم ہیں جو اعراف پر کھڑے ہوں گے کیا تمہیں معرفت نہیں ہے ہر قبیلے کا ایک عریف ہوتا ہے اور وہ عریف (نمبردار) اپنے قبیلے کے ہر نیک و بد کو پہچانتا ہے میں نے کہا جی ہاں عریف اپنے قبیلے کے ہر نیک و بد سے واقف ہوتا ہے یہ سن کر آپؑ نے فرمایا یہی سمجھ لو کہ وہ اعراف والے عریف ہم ہیں اور ہم ہر شخص کی علامت سے ان کو پہچانیں گے (جنت اور نار کے درمیان اعراف ہے) (برہان ج۲ص۲۰، بحار ج۳ص۳۸۹)

44.....ذاذان کہتے ہیں کہ سلمان نے کہا میں نے رسولؐ خدا سے سنا کہ انہوں نے علیؑ سے اکثر فرمایا ان میں سے دس دفعہ میں نے سنا اے علیؑ تم اور تمہارے اوصیاء میرے بعد اعراف پر جنت و دوزخ کے درمیان ہوں گے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جو ہماری معرفت رکھتا ہوگا اور کوئی دوزخ میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جو ہمارا انکار کرے گا اور ہم اس کے ناواقف ہوں گے (برہان ج۲ص۲۰، بحار ج۳ص۳۸۹، صافی ج۱ص۵۷۹)

45.....سعد بن ظریف کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں وَعَلَى الْاَعْرَافِ (آیت۴۶) اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے فرمایا اے سعد وہ ہم آل محمدؐ ہیں کوئی بھی جنت میں نہیں جائے گا مگر وہ ہمیں پہچانتا ہوگا اور ہم اسے پہچانتے ہوں گے اور کوئی بھی دوزخ میں نہیں جائے گا مگر وہ ہمیں نہیں پہچانتا ہوگا اور ہم بھی اسے نہیں پہچانتے ہوں گے (برہان ج۲ص۲۰، بحار ج۳ص۳۸۹، صافی ج۱ص۵۷۹)

46.....طیار کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا اصحاب اعراف کے بارے میں جانتے ہو کہ وہ کون ہوں گے پھر فرمایا وہ وہ افراد ہوں گے جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی اگر خدا انہیں جنت میں بھیج دے تو یہ اس کی رحمت ہوگی اور اگر خدا انہیں دوزخ میں بھیج دے تو یہ ان کے گناہوں کی وجہ سے ہوگا (برہان ج۲ص۲۰، بحار ج۳ص۳۸۹، صافی ج۱ص۵۷۹)

اعراف کا مفہوم

47.....کرام (عبدالکریم بن عمر بن صالح نخشعی) کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو سات نورانی قبے سبز اور سفید یاقوت کے نصب کئے جائیں گے ہر قبہ میں زمانے کا امام موجود ہوگا اور اس زمانے والے اس شان و شوکت کو دیکھ کر نیک و بد افراد کسی تخصیص کے بغیر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے یہاں تک کہ جنت

www.sirat-e-mustaqeem.net

کے دروازے پر جا کر رک جائیں گے اس وقت اس قبہ میں بیٹھا ہوا امام باہر آئے گا اور اپنے دوستوں اور دشمنوں کو الگ کرے گا پھر دشمنوں سے کہے گا کہ ذرا دیکھو کیا یہ وہی لوگ نہیں ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ خدا ان پر رحمت نہیں کرے گا پھر صاحب قبہ اپنے ماننے والوں سے کہے گا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ (آیت ۴۹) جنت میں داخل ہو جاؤ آج تم پر کوئی خوف و رنج نہیں ہوگا جب ظالم یہ منظر دیکھیں گے تو ان کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے جب دوسرے قبہ کے گرد کھڑے افراد دیکھیں گے کہ جنت میں جانے والوں کی تعداد کم ہے اور دوزخ میں جانے والوں کی تعداد زیادہ ہے تو کہیں گے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (آیت ۴۷) کہ اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کرنا کہ ہم جنت میں داخل ہونے سے محروم نہ ہو جائیں خدا فرماتا ہے لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ (آیت ۴۶) وہ ابھی جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر انہیں جنت کی تمنا ہوگی (برہان ج ۲ ص ۲۰، ۲۲، بحار ج ۳ ص ۳۸۹)

48.....ثمالی کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا کے متعلق سوال کیا وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ (آیت ۴۶) اور اعراف پر کچھ لوگ موجود ہوں گے جو ہر شخص کو اس کی علامت سے پہچانیں گے فرمایا ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے کہ ہم وہ اعراف ہیں کہ جن کی معرفت کے بغیر خدا کی معرفت ممکن نہیں ہے اور ہم وہ اعراف والے ہیں کہ جنت میں جانے والا ہمیں پہچانتا ہوگا اور ہم اسے پہچانتے ہوں گے اور جہنم میں جانے والا ہمارا ناواقف ہوگا اور ہم اس سے ناواقف ہوں گے اگر خدا چاہتا تو لوگوں کو اپنی معرفت کرا سکتا تھا لیکن اس نے ہمیں اپنی معرفت کا سبب بنایا اور اس نے ہمیں اپنا راستہ بنایا اور اس نے ہمیں اپنے تک آنے کا دروازہ قرار دیا (برہان ج ۲ ص ۲۰، ۲۲، بحار ج ۲ ص ۳۸۹، صافی ج ۱ ص ۵۸۲)

49.....ابراہیم بن عبد الحمید کہتے ہیں دونوں میں سے ایک امام باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اہل جہنم پیاسے ہو کر مریں گے اور قبروں میں بھی پیاسی حالت میں داخل ہوں گے میدان محشر میں بھی پیاسے ہوں گے اور جہنم میں بھی پیاسے داخل ہوں گے اور جب وہ جہنم میں پیاس محسوس کریں گے تو اہل جنت کو آواز دیں گے اَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ (آیت ۵۰) ہم پر تھوڑا سا پانی ڈال دو یا جو رزق خدا نے تمہیں دیا ہے

اس میں سے کچھ ہماری طرف پھینک دو (برہان ج ۲ ص ۲۰، ۲۲، بحار ج ۳ ص ۳۸۹، صافی ج ۱ ص ۵۸۲)

50.....زہری کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول کے بارے میں يَوْمَ التَّنَادِ کون سا دن ہوگا فرمایا جس دن جہنم والے جنت والوں کو آواز دیں گے کہ ہم پر کچھ پانی ڈال دو جو رزق خدا نے تمہیں دیا ہے ہماری طرف پھینک دو وہی دن یوم تناد ہے (برہان ج ۲ ص ۲۰، ۲۲، بحار ج ۳ ص ۳۸۹، صافی ج ۱ ص ۵۸۲)

اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ

51.....میسر کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے بارے میں لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا (آیت ۵۶) زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ تو فرمایا زمین پہلے سے فاسد تھی اللہ نے اپنے نبیؐ کے ذریعے اس کی اصلاح کی اس لئے اللہ نے فرمایا کہ زمین میں جب اصلاح ہو چکی ہے تو اب فساد نہ پھیلاؤ (برہان ج ۲ ص ۲۳، بحار ج ۸ ص ۴۴، صافی ج ۱ ص ۵۸۵)

www.sirabooks.com

انتظار کیا ہے

52.....احمد بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے ابو الحسنؑ علی رضا سے سنا انہوں نے فرمایا صبر اور کشائش کا انتظار بہت ہی بلند مرتبہ چیز ہے کیا تم نے خدا کے نیک بندوں کا یہ قول نہیں سنا کہ خدا فرماتا ہے فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ (آیت ۷۱) تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں (برہان ج ۲ ص ۲۳)

قبیلے سے بھائی ہیں

53.....یحییٰ بن مساور ہمدانی کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ ایک شخص اہل شام سے علیؑ بن حسینؑ کے پاس آیا اور اس نے کہا کیا تم علیؑ بن حسینؑ ہو تو آپؑ نے فرمایا ہاں تو اس نے کہا کہ تمہارے باپ تو وہ ہیں جس نے مؤمنین کو قتل کیا پس علیؑ بن حسینؑ رونے لگے پھر آنکھوں پر ہاتھ پھیرا پھر فرمایا تم پر ویل ہو کیسے قتل کیا میرے باپ نے اور انہوں نے مؤمنین کو قتل کیا تو اس نے کہا اِخْوَانِنَا قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا فَقَاتَلْنَاهُمْ عَلَى بَغْيِهِمْ یہ ہمارے بھائی ہیں انہوں نے ہمارے خلاف

بغاوت کی ہے تو امامؑ نے فرمایا تم پر ویل ہو کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا اس نے کہا کیوں نہیں تو فرمایا خدا فرماتا ہے وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا (آیت۸۳) وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا (آیت ۷۱) اور وہ مدین کی طرف اپنے بھائی شعیب کے پاس گئے جس طرح قوم ھودؑ عاد کے بھائی تھے اور ثمود والے صالحؑ کے بھائی تھے اور میرے دادا بھی ان کے بھائی ان کے دین میں تھے یا ان کے قبیلے میں سے تھے تو اس سے فرمایا آدمی اس کے قبیلے سے ہوتا ہے پھر فرمایا کہ وہ سب قبیلے کے لحاظ سے ان کے بھائی تھے اور یہ صفین وغیرہ والے ان کے دین میں بھائی نہ تھے اس وجہ سے ان کو قتل کیا اور وہ بھائی جہنم میں جائیں گے (برھان ج۲ص۲۵، بحار ج۸ص۴۶۴)

قوم صالحؑ کیسے ہلاک ہوئی

45.....ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ بن علیؑ نے فرمایا کہ بے شک رسولؐ خدا نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ کس طرح قوم صالحؑ ہلاک ہوئی تھی تو فرمایا اے محمدؐ بے شک صالحؑ اپنی قوم کی طرف سولہ سال کی عمر میں مبعوث ہوئے تھے پھر آپ مسلسل اپنی قوم میں تبلیغ کرتے رہے یہاں تک کہ آپؑ کی عمر ایک سو بیس سال ہوگئی اس کے باوجود یہ قوم ایمان نہ لائی اس قوم کے ستر بت تھے وہ اللہ کی جگہ ان کی عبادت کرتے تھے جب صالحؑ نے ان کو اس حالت میں دیکھا تو فرمایا اے میری قوم میں تم میں سولہ سال کی عمر سے لے کر ایک سو بیس سال کی عمر تک تبلیغ کرتا رہا ہوں اور تم میری تبلیغ سے کنارا کشی کرتے رہے ہو اب میں تمہارے سامنے اپنی طرف سے تم سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اجازت دو تا کہ میں تمہارے بتوں سے سوال کروں اگر تمہارے بتوں نے مجھے جواب دیا تو میں تمہارا دین قبول کرلوں گا ورنہ تم مجھ سے مطالبہ کرو کہ میں اپنے خدا سے مطالبہ کروں گا کہ وہ تمہاری حاجت قبول کرے اگر تمہارے بتوں نے میری حاجت پوری کردی تو میں تمہارا دین قبول کرلوں گا اور اگر تمہارے بت جواب نہ دے سکے تو تم میرا دین قبول کرلو گے تو انہوں نے کہا اے صالحؑ اب تم نے انصاف کی بات کی چند دنوں کے بعد ہماری عید ہے اور ہم وہاں بتوں کو لے کر آئیں گے اور آزمائش کریں گے وہ گمراہ لوگ مقررہ وقت پر اپنے بتوں کو صحرا میں لے گئے جو شہر سے قریب تھا اور طعام وشراب کھایا پیا جب اس سے فارغ ہوئے تو صالحؑ کو بلایا اور کہا اے صالحؑ تم ان سے بڑے سے سوال کرو جو بڑا بت ہے پس آپؑ نے کہا اس کا نام کیا ہے لوگوں نے بتایا تو صالحؑ نے اس کو آواز دی تو اس نے کوئی جواب نہ دیا تو صالحؑ نے ان سے کہا کہ یہ جواب کیوں نہیں

دیتا لوگوں نے کہا کہ دوسرے کو آواز دو تو ان سے کہا پھر جتنے بھی بت تھے سب کو باری باری پکارا اور سب کا نام لے کر پکارا تھا مگر کسی ایک نے بھی جواب نہ دیا تو فرمایا اے میری قوم تم نے دیکھ لیا ہے کہ میں نے تمہارے خداؤں بتوں کو آواز دی ہے لیکن کسی نے بھی جواب نہیں دیا اب مجھ سے سوال کرو تا کہ میں اپنے خدا سے دعا کروں وہ اسی وقت تمہاری دعا قبول کرے گا ان لوگوں نے بتوں کو پکارا اور کہا کیوں تم صالحؑ کو جواب نہیں دیتے ہو پھر بھی کوئی جواب نہ ملا تب انہوں نے صالحؑ سے کہا کہ تم کچھ دیر کے لئے الگ ہو جاؤ اور ہمیں اپنے خداؤں کے پاس چھوڑ دو یہ سن کر صالحؑ ان لوگوں سے الگ ہوگئے اور ان لوگوں نے فرش وظروف پھینک دیئے اور ان بتوں کے سامنے خاک پر لوٹے اور کہا کہ اگر صالحؑ کا جواب نہ دو گے تو ہم لوگ ذلیل ہو جائیں گے پھر صالحؑ کو بلایا اور کہا اب ان سے سوال کرو تو یہ بت جواب دیں گے پھر صالحؑ نے ایک ایک کو پکارا مگر کچھ جواب نہ ملا تو صالحؑ نے فرمایا کہ تمام دن گزر گیا اور یہ سب میرا جواب نہیں دیتے ہیں اب تم سوال کرو تا کہ میں اپنے خدا سے سوال کروں کہ وہ اسی وقت قبول فرمائے گا یہ سن کر ان لوگوں نے اپنے سرداروں اور بزرگوں سے ستر آدمی منتخب کئے ان لوگوں نے صالحؑ سے کہا کہ ہم تم سے سوال کرتے ہیں تو صالحؑ نے کہا کیا سب اس پر راضی ہیں یا نہیں انہوں نے کہا ہاں اگر اس جماعت نے تمہاری بات مان لی تو ہم سب کو بھی منظور ہوگی پھر ان ستر آدمیوں نے کہا کہ اے صالحؑ ہم تم سے سوال کرتے ہیں کہ اگر تمہارے رب نے قبول کرلیا تو ہم تمہاری پیروی کریں گے اور تمہاری بات مانیں گے اور تمام شہر والے بھی اطاعت کریں گے صالحؑ نے ان سے کہا کہ جو چاہو سوال کرو ان لوگوں نے ایک پہاڑ کی طرف اشارہ کیا جو نزدیک تھا اور کہا کہ اے صالحؑ آؤ اس پہاڑ کے نزدیک چلیں اس جگہ ہم سوال کریں گے جب اس پہاڑ کے نزدیک پہنچے تو کہنے لگے کہ اے صالحؑ اپنے رب سے سوال کرو کہ اسی وقت اس پہاڑ پر ایک سرخ اونٹنی بہت سرخ بال والی اتنی بڑی ہو کہ اس کو دس ماہ کا حمل بھی ہو اور ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک تین فرسخ لمبی ہو باہر لا دے اور روایت محمد بن نصیر حمرا شعرا میں ہے میل اور جبیا کے درمیان ہو صالحؑ نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی چیز کا سوال کیا ہے جو میرے لئے تو دشوار ہے مگر میرے رب کے لئے آسان ہے صالحؑ نے خدا سے دعا کی اور اسی وقت پہاڑ شگافتہ ہوا اور ایک سخت آواز پیدا ہوئی پھر نزدیک تھا کہ جس کی شدت سے عقلیں زائل ہو جاتی ناگاہ اونٹنی کا سر اس شگاف سے ظاہر ہوا ابھی پوری گردن باہر نہ آئی تھی کہ اس نے بولنا شروع کیا پھر تمام بدن باہر آیا اور ٹھیک طور سے وہ کھڑی ہوئی جب ان لوگوں نے یہ عجیب حالت دیکھی تو کہنے لگے کہ تمہارے رب نے کس قدر جلد تمہاری دعا قبول کرلی اور اب سوال کرو

www.shiabookspdf.com

کہ اس کا بچہ بھی پیدا ہو صالحؑ نے دعا کی اسی وقت اونٹنی کا بچہ جدا ہو گیا اور اس کے گرد پھرنے لگا اس وقت صالحؑ نے کہا اے قوم کیا کچھ اور باقی ہے ان لوگوں نے کہا نہیں اب آؤ اپنی قوم کے پاس چلیں اور ان کو جو کچھ ہم نے دیکھا ہے اس سے آگاہ کریں تا کہ وہ لوگ تم پر ایمان لائیں پھر یہ لوگ واپس ہوئے ابھی قوم کے پاس نہ پہنچے تھے کہ ان سے چونسٹھ آدمی مرتد ہو گئے اور کہنے لگے کہ صالحؑ نے جادو کیا ہے لیکن چھ آدمی ثابت قدم رہے اور کہتے تھے کہ جو کچھ ہم نے دیکھا حق ہے اور ان کے درمیان بات بڑھ گئی اور صالحؑ کی تکذیب کرنے والے پھر گئے اور ان چھ آدمیوں میں سے بھی ایک شخص شک میں مبتلا ہو گیا اور آخر تک ان میں موجود رہا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اونٹنی کو پے کر دیا محمد بن نصیر اس حدیث کا راوی کہتا ہے کہ سعید بن یزید نے کہا کہ میں نے اس پہاڑ کو شام میں دیکھا کہ اس کا شگاف ایک میل ہے اونٹنی کے پہلو کی جگہ پہاڑ کے دونوں طرف باقی ہے جو اس میں اثر کر گئی تھی (برہان ج ۲ ص ۲۵، بحار ج ۵ ص ۱۰۵)

قوم لوطؑ کا قصہ

55..... یزید بن ثابت کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امیر المؤمنینؑ سے سوال کیا کہ کیا اپنی بیوی سے دبر میں وطی کی جا سکتی ہے تو فرمایا کہ تم نے انتہائی خبیث بات کی ہے خدا تجھے گھٹیا بنائے قرآن کی اس آیت کو سنو اللہ فرماتا ہے اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ (آیت ۸۰) تم اتنے بے حیا ہو کہ تم وہ برائی کرتے ہو جسے تم سے پہلے کسی نے بھی سرانجام نہیں دیا ہے (برہان ج ۲ ص ۲۵، بحار ج ۵ ص ۱۵۷)

56..... عبد الرحمٰن بن حجاج کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا جب ان کے ہاں ذکر کیا گیا کہ بیوی سے دبر میں وطی کی جا سکتی ہے تو فرمایا کیا تمہیں قرآن کی اس آیت کا علم نہیں ہے کہ اس نے کون سی ایک چیز حلال کی ہے اللہ نے فرمایا اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ (آیت ۸۱) تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے خواہش پوری کرتے ہو (برہان ج ۲ ص ۲۵، بحار ج ۵ ص ۱۵۷، وسائل ج ۱۳ ابواب مقدمات نکاح باب ۷۲)

57..... حسین بن علی کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا انہوں نے فرمایا اے وتیح یہ قدریہ ہے بے شک انہوں نے اس آیت کی قرأت کی اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اس کی عورت ہماری تقدیر سے كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ (آیت ۸۳) پیچھے رہنے والوں

سے ہے سنو یہ اس کے لئے تقدیر سے تھا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے تھا (برہان ج ۲ ص ۲۶، بحار ج ۳ ص ۱۷)

خوف خدا رکھنا.....پ 9

58..... صفوان جمال کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پیچھے نماز پڑھی پھر آپؑ نے دعا مانگی اور کہا خدایا مجھے اپنے عذاب سے بے خوف نہ کرنا پھر بلند آواز سے پڑھا فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ (آیت ۹۹) اللہ کے عذاب سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو (برہان ج ۲ ص ۲۶، بحار ج ۱۸ ص ۴۲۵)

عہد پر قائم رہنے والے

59..... ابوذر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا خدا کی قسم خدا کے عہد پر نبیؐ کے اہل بیتؑ اور ان کے تھوڑے شیعوں کے علاوہ کوئی بھی قائم نہ رہا اس لئے خدا فرماتا ہے وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ وَاِنْ وَّجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ (آیت ۱۰۲) ہم نے ان کی اکثریت میں عہد کا پاس نہ پایا ہم نے ان کی اکثریت کو فاسق ہی پایا اسی لئے خدا فرماتا ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ (سورہ ھود آیت ۱۷) لوگوں کی اکثریت ایمان نہیں لائے گی (برہان ج ۲ ص ۲۶، بحار ج ۱۵ (ج ۱) ص ۱۲۵، صافی ج ۱ ص ۶۰۰)

شک کیا ہے

60..... حسین بن حکم واسطی نے بیان کیا کہ بعض دفعہ ہم نے امام موسیٰ کاظمؑ کو خط لکھا کہ ہم شک میں مبتلا ہیں تو فرمایا بے شک شک کرنے والوں میں کوئی بھلائی و معرفت نہیں ہوتی جب تک شک دور نہ ہو اس وقت تک یقین نہیں آتا اور جب یقین آ جائے تو پھر شک کا گزر نہیں ہوتا خدا فرماتا ہے وَمَا وَجَدْنَاهُمْ (آیت ۱۰۲) ہم نے اس کی اکثریت میں عہد کا پاس نہ پایا ہم نے ان کی اکثریت کو فاسق ہی پایا یہ اسی شک کے بارے میں نازل ہوئی (برہان ج ۲ ص ۲۶، بحار ج ۱۵ (ج ۳)، ص ۱۲۵)

www.shiabooks.net

حضرت موسیٰؑ وہارونؑ کا فرعون کے پاس آنا

61.....عاصم مصری کہتے ہیں کہ بے شک (نجومیوں سے یہ سننے کے سبب کہ میری ہلاکت موسیٰؑ کے باعث ہوگی) فرعون نے موسیٰؑ سے بچنے کے لئے سات شہر بنائے تھے ایک کے اندر ایک اور ایک فصیل سے دوسری فصیل تک گھنے جنگل قائم کئے تھے جن میں شیر پال رکھے تھے تا کہ سب سے اندر والے شہر میں بیٹھ کر موسیٰؑ سے محفوظ رہے جب خدا نے موسیٰؑ کو فرعون کی طرف بھیجا تو وہ شہر میں آ پہنچے (جہاں جنگلات اور اکثر درخت تھے اور پانی بھی تھا) شیروں نے جو دیکھا تو دم ہلاتے ہوئے بھاگ گئے اب جس فصیل پر پہنچتے تھے تو دروازہ خود بخود کھل جاتا تھا یہاں تک کہ فرعون کے محل کے دروازے پر پہنچ گئے اور جبہ کتان کا کرتہ پہنے ہوئے تھے اور عصا ہاتھ میں تھا جب چوب دار محل سے باہر نکلا تو موسیٰؑ نے کہا کہ مجھے بادشاہ تک پہنچا دے اس نے ذرا بھی پرواہ نہ کی اور جتنی دیر خدا کو منظور تھا موسیٰؑ ٹھہرے رہے اور بہت دفعہ اس کو پہنچانے کے لئے کہا آخر اس نے کہا کہ خدا کو تمہارے سوا کوئی بھی رسول نہ ملا حضرت موسیٰؑ کو غصہ آیا اور دروازے پر عصا مارا کہ وہاں سے فرعون کے مقام تک جتنے دروازے تھے سب کھل گئے اور فرعون نے اپنے دربار میں بیٹھے بیٹھے موسیٰؑ کو دیکھا تو اس نے حکم دیا کہ ان کو آنے دو جب حضرت موسیٰؑ پہنچے تو وہ ایک ایسے قبے میں بیٹھا تھا جس کی بلندی اسی (۸۰) ہاتھ تھی موسیٰؑ نے فرمایا کہ مجھے پروردگار نے تیرے پاس رسول بنا کر بھیجا ہے اس نے کہا اگر آپ سچے ہیں تو کوئی نشانی لایئے موسیٰؑ نے اپنا دوشاخہ عصا ڈال دیا جو فوراً کھلے منہ اژدھا بن گیا جس کا ایک ہونٹ تو زمین پر تھا اور دوسرا قبہ کی چوٹی پر اب فرعون نے اس کے اندر کی طرف نگاہ کی تو آگ دہک رہی تھی اور وہ اس کو اس کے مکان سمیت نگلنے پر تیار تھا پھر خوف کے مارے فرعون سے حدث صادر ہوا اور چیخ کر کہا کہ اے موسیٰؑ اس کو پکڑ لیجئے اس وقت موسیٰؑ نے فرمایا یَا فِرْعَوْنُ اِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ (آیت ۱۰۴) اے فرعون میں تمام عالموں کے رب کی طرف سے رسول ہوں تو فرعون نے کہا اِنْ کُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَۃٍ فَاْتِ بِھَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ (آیت ۱۰۶) اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو اگر تم سچے بھی ہو تو لاؤ اسے پیش کرو فَاَلْقٰی عَصَاہُ (آیت ۱۰۷) پس موسیٰؑ نے عصا ڈال دیا اس نے کہا کہ تم اس کو ہٹاؤ تا کہ غور کریں اور اس بارے میں تدبیر کرنے اور مشورہ کرنے کا موقع ملے (برہان ج ۲ ص ۲۶، بحار ج ۵ ص ۲۵۴، صافی ج ۱ ص ۶۰۰)

62.....یونس بن ظبیان کہتے ہیں کہ جس وقت موسیٰؑ اور ہارون فرعون کے پاس آئے تو اس فرعون کے دربار میں جتنے بھی لوگ تھے ان سے کوئی بھی ولد الزنا نہ تھا اور نہ ان دونوں کے قتل کا مشورہ دیتا تھا وہ سب حلال زادے تھے اس لئے انہوں نے فرعون کو مشورہ دیا کہ تم فی الحال ذرا صبر کرو اگر کوئی حرام زادہ ہوتا تو ان کے قتل کا مشورہ دیتا تو امامؑ نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اسی طرح ہمیں ایذاء دینے کے درپے وہی ہوتا ہے جو ولادت میں خبیث ہو جس کی ولادت مشکوک ہوتی ہے (برہان ج ۲ ص ۲۷، بحار ج ۵ ص ۲۵۴، صافی ج ۱ ص ۶۰۰)

63.....موسیٰ بن بکیر کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ مرجیہ ان لوگوں کے دین پر ہیں جو کہتے ہیں اَرْجِہْ وَاَخَاہُ وَاَرْسِلْ فِی الْمَدَآئِنِ حَاشِرِیْنَ (آیت ۱۱۱) ان کو اور ان کے بھائی کو مہلت دیں اور شہروں میں گرد آور بھیج دیں (برہان ج ۲ ص ۲۷)

عصائے موسیٰؑ

64.....امام محمد باقرؑ بن علیؑ نے فرمایا کہ موسیٰؑ کا عصا اصل میں آدمؑ کا عصا تھا پھر وہی عصا میراث کے طور پر شعیبؑ کو پہنچا پھر ان سے موسیٰؑ بن عمران کو پہنچا اور اس وقت وہی ہمارے پاس موجود ہے اور میں نے اسے بھی دیکھا وہ اس وقت سرسبز ہے جیسے ابھی درخت سے جدا ہوا ہو جب اسے بلوایا جائے تو وہ بولتا ہے اور وہ ہمارے قائمؑ کے لئے رکھا گیا ہے وہ اس سے وہی کام لیں وہ دشمنان دین کو ڈراتا بھی ہے اور لوگوں کے خود ساختہ نظر بندی کے سامان کو کھاتا بھی ہے اسے جو حکم ملتا ہے بجالاتا ہے وہ اہل باطل کا سامان نگلتا ہے تو سانپ بن جاتا ہے اور چالیس ہاتھ کا منہ کھولتا ہے (برہان ج ۲ ص ۲۷، بحار ج ۵ ص ۲۵۴)

ملکیت وراثت کس کی

65.....عمار ساباطی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے اس قول خدا کے بارے میں اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ (آیت ۱۲۸) زمین خدا کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اسے وارث بناتا ہے جو چیز اللہ کی ہو وہ رسولؐ کی ہوتی ہے اور جو چیز رسولؐ کی ہو وہ ان کے بعد امامؑ کی ملکیت ہوتی ہے (برہان ج ۲ ص ۲۸، بحار ج ۲۱ ص ۱۰۷، صافی ج ۱ ص ۶۰۴)

www.sabookpdf.com

66.....ابوخالد کہتے ہیں کہ ابوجعفرامام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ میں نے علیؑ کی کتاب میں یہ پایا خدا فرماتا ہے اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ (آیت ۱۲۸) زمین خدا کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور بہتر انجام اہل تقوی کے لئے ہے اور میں اور میری اہل بیتؑ جنہیں خدا نے زمین کا وارث بنایا ہے اور ہم ہی اہل تقوی ہیں اور ساری زمین ہماری میراث ہے جو شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ زمین اس کی ہوگی اسے چاہیے کہ وہ اس زمین سے خراج میری اہل بیتؑ سے امامؑ کو پہنچائے باقی پیداوار وہ خود استعمال کرے اور اگر وہ زمین چھوڑ دے اور اس کی جگہ کوئی دوسرا مسلمان اس زمین کو آباد کرے تو وہ زمین کا مالک ہوگا وہ اس کا خراج امامؑ جو اہل بیتؑ سے ہے اس کو پہنچائے گا اور زمین کی پیداوار کو خود استعمال کرے گا جب میری اولاد میں سے قائم آل محمدؐ کا ظہور ہوگا تو وہ تمام زمینوں کو اپنے قبضہ میں لے لے گا جیسا کہ رسولؐ خدا نے تمام زمینوں کو اپنے قبضہ میں رکھا البتہ جو زمین ہمارے شیعوں کے ہاتھ میں ہوگی وہ اس پر قبضہ نہیں کریں گے اور وہ بدستور ان کے تصرف میں رہے گی (برہان ج۲ ص۲۸، بحار ج۱ ص۱۰۷، صافی ج۱ ص۶۰۴)

67.....محمد بن قیس کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے پوچھا طوفان کیا چیز تھا فرمایا وہ طوفان پانی کا بھی تھا اور طاعون کا بھی تھا (برہان ج۲ ص۲۹، بحار ج۵ ص۲۵۴)

68.....محمد بن علی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ انبانی نے کہا کہ سلیمان نے امام رضاؑ سے اس خدا کے قول کے متعلق پوچھا لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ (آیت ۱۳۴) اگر تم نے ہم سے یہ عذاب دور کر دیا تو ضرور تم پر ایمان بھی لے آئیں گے فرمایا رجز سے مراد برف ہے پھر فرمایا خراسان کا ملک رجز (برف) ہے (برہان ج۲ ص۲۹، بحار ج۵ ص۲۵۴)

میقات موسیٰؑ کا ذکر

69.....محمد حلبی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے بارے میں وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً (آیت ۱۴۲) اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اس کے بعد ہم نے اس میں دس کا اضافہ کر دیا تو فرمایا یہ ذی الحجہ کے دن نامکمل تھے یہاں تک کہ

وہ شعبان کو پہنچے پھر فرمایا نہ وہ پورے تھے اور نہ وہ مکمل تھے (بحار ج۵ ص۲۷۷، برہان ج۲ ص۳۳)

70.....فضیل بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفرامام محمد باقرؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں کیا ہمارے قائمؑ کے آنے کا بھی وقت ہے کہ اس میں ان کے لئے وقت مقرر کیا ہو تو فرمایا بے شک اللہ کے علم میں ہے کہ اس کے دو وقت ہیں پھر اللہ کا فرمان سنا ہے وہ فرماتا ہے وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً (آیت ۱۴۲) اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اور پھر آگے فرمایا اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً اور چالیس راتیں ہو گئیں جب موسیٰ توریت لینے کے لئے گئے تو انہیں ان دس کے اضافے کا علم نہ تھا اور نہ ہی بنی اسرائیل کو معلوم تھا پس یہ اضافہ واقع ہو گیا تو اس قوم نے کہا کہ موسیٰ نے جھوٹ بولا اور موسیٰ نے وعدہ خلافی کی اور اس کے لئے یہ واقعہ ہو گیا پس تم کہا کرو کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ کہا ہے تو تمہیں دوبار اجر ملے گا (بحار ج۵ ص۲۷۷، برہان ج۲ ص۳۳)

71.....فضیل بن یسار کہتے ہیں ابوجعفرامام محمد باقرؑ نے فرمایا بے شک جب موسیٰ تورات لینے کے لئے اپنے رب کی طرف نکلے اور ان سے تیس دنوں کا عہد کیا تو اللہ نے ان تیس دنوں پر دس کا اضافہ کر دیا تو ان کی قوم نے کہا ہم سے موسیٰ نے وعدہ خلافی کی ہے پھر انہوں نے یہ چیز ایجاد کی جو چیز انہوں نے بنائی سب کو معلوم ہے (بحار ج۵ ص۲۷۷، برہان ج۲ ص۳۳) محمد بن علی بن حنفیہ نے بھی اسی کی مثل بیان کیا ہے

موسیٰؑ کا رؤیت اللہ کا سوال

72.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوجعفرامام محمد باقرؑ اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب موسیٰ نے اپنے رب سے دیدار کا سوال کیا قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ (آیت ۱۴۲) کہا میرے رب مجھے اپنا دیدار کرا میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں تو خدا نے کہا تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے اور لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھو اگر یہ اپنے مکان پر قائم رہے تو تم بھی مجھے دیکھ لو گے پھر موسیٰ اس پہاڑ کی طرف چلے گئے تو اس وقت آسمان کے دروازے کھل گئے اور ملائکہ گروہ در گروہ اس کی طرف آنے لگ گئے اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اور ان کے سروں پر نور تھا جو ایک گروہ سے دوسرے تک ظاہر ہوتا تھا تو اس وقت فرشتوں نے کہا اے ابن

www.sirat-e-mustaqeem.net

عمران اب ثابت قدم رہنا کہ تم نے ایک بہت بڑا سوال کیا ہے پھر فرمایا کہ پھر موسیٰؑ وہاں ٹھہرے اور جب رب جل جلالہ کی تجلی ظاہر ہوئی تو یہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور موسیٰؑ صاعقہ کی آواز سے بے ہوش ہوگئے پھر اس کے بعد اللہ نے ان کی روح واپس پلٹائی جب ان کو آفاقہ ہوا قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ (آیت ۱۴۳) تو عرض کیا تیری ذات پاک ہے اور میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں پہلا ایمان لانے والا ہوں (بحار ج۵ ص ۲۷۷، برھان ج ۲ ص ۳۵، صافی ج ۱ ص ۶۱۰)

73.....ابوعمیر کہتے ہیں کہ ہمارے بہت سے اصحاب نے بیان کیا ہے کہ اس وقت آگ نے ان کو گھیر لیا تھا اور وہ کسی طرف جانہیں سکتے تھے جو وہ ھول کا منظر دیکھ رہے تھے راوی کہتا ہے کہ ہمارے بعض موالیوں نے کہا کہ جب انہوں نے یہ منظر تین دفعہ دیکھا یا واضح طور پر دیکھا تو گرے اور ان کی روح پرواز کر گئی پھر ان کی روح واپس پلٹائی گئی (بحار ج۵ ص ۲۷۷، برھان ج ۲ ص ۳۵، صافی ج ۱ ص ۶۰۹)

74.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ جب موسیٰؑ بن عمران نے اپنے رب سے دیدار کرانے کا سوال کیا تو اللہ نے وعدہ کیا اور وہ اس مقام پر بیٹھ گئے تو اللہ نے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ صف بہ صف برق اور رعد اور ہوا اور نور کو ساتھ لے لیں پھر وہ سب جب اسی طرح گروہ کی شکل میں ان کے پاس سے گزرے تھے تو موسیٰؑ سر کو بلند کر کے ان سے پوچھتے تھے کہ کیا تم میں میرا رب ہے تو کہتے کہ نہیں وہ آنے ہی والا ہے اے ابن عمران تم نے بہت بڑا سوال کیا ہے (بحار ج۵ ص ۲۷۷، برھان ج ۲ ص ۳۵، صافی ج ۱ ص ۶۱۰)

75.....حفص بن غیاث کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا اس قول خدا کے متعلق فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا (آیت ۱۴۳) جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی کی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰؑ غش کھا کر گر پڑا تو فرمایا کہ اس وقت وہ پہاڑ سمندر میں دھنس گیا اور وہ اس وقت تک دھنستا ہی رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی (بحار ج۵ ص ۲۷۷، برھان ج ۲ ص ۳۵)

76.....ایک اور حدیث میں ہے کہ موسیٰؑ کو آگ نے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا تا کہ وہ یہ ھیبت ناک منظر دیکھ کر بھاگ نہ جائیں اور فرمایا کہ لَمَّا خَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا جب موسیٰؑ غش کھا کر گر گئے تو ان کو موت آگئی پس اللہ نے پھر ان کی روح کو

www.shiabookspdf.com

واپس پلٹایا تو ان کو آفاقہ ہوا تو انہوں نے کہا سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ (آیت ۱۴۳) تیری ذات پاک ہے اور میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں پہلا ایمان لانے والا ہوں (بحار ج۵ ص ۲۷۷، برھان ج ۲ ص ۳۵)

الواح موسیٰؑ کا ذکر

77.....ابوحمزہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ علم جفر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تختیاں جتنی زبرجد کی موسیٰؑ پر نازل کی تھیں تو اس میں وہ بھی نازل کیا تھا کہ اس میں ہر چیز کا ذکر ہے جو قیامت کے دن تک ہونے والا ہے جب موسیٰؑ کا آخری وقت آیا تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ ان الواح و تختیوں کو دفن کر دو اور یہ زبرجد جنت کی ہیں اور اس پہاڑ کا نام زینت ہے اور موسیٰؑ وہ لے کر اس پہاڑ کی طرف گئے اور انہوں نے ان سب الواح کو اس پہاڑ میں دفن کر دیا جہاں ان کو حکم ہوا تھا اس وقت تک وہ اس پہاڑ پر تھیں یہاں تک کہ اللہ نے حضرت محمدؐ کو نبی بنا کر مبعوث کیا تو اس وقت یمن کا ایک قافلہ رسولؐ خدا کے پاس آیا تو ان کا گزر اس پہاڑ کی طرف سے ہوا اور ان کو وہ الواح دیکھائی دیں جیسا کہ موسیٰؑ پر ظاہر تھیں تو انہوں نے وہ اٹھالیں مگر اس کے بعد اللہ کی طرف سے ان کے دلوں پر ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ اس کو دیکھ نہ سکے پھر وہاں سے چل کر وہ رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اس سے قبل رسولؐ خدا پر جبرائیلؑ نازل ہوئے اور انہوں نے اس قافلہ کے متعلق اور اس واقعہ کے متعلق پہلے سے ہی اطلاع کر دی تھی جب وہ حاضر ہوئے اور انہوں نے سلام کیا تو رسولؐ خدا نے ان سے فرمایا کہ جو چیز تم کو ملی ہے وہ لے آؤ تو انہوں نے کہا کہ آپ کو اس کی کس طرح خبر مل گئی ہے تو فرمایا مجھے میرے رب نے اس کی اطلاع دی ہے اور وہ الواح ہیں تو انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور پھر وہ الواح بھی آپؐ کے حوالے کر دیں اور اس کی طرف دیکھا تو وہ عبرانی زبان میں لکھی تھیں پھر امیر المومنینؑ کو بلایا اور ان کے حوالے کر دیں پھر فرمایا کہ ان کی حفاظت کرنا ان میں اولین و آخرین کا علم موجود ہے اور یہ موسیٰؑ کی الواح ہیں اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں یہ تمہارے حوالے کر دوں تو عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ میں ان کو روانی سے پڑھ نہیں سکتا تو فرمایا کہ جبرائیلؑ نے ابھی ابھی مجھے کہا ہے کہ علیؑ سے کہہ دو کہ وہ ان الواح کو آج رات سوتے وقت اپنے سر کے نیچے رکھ لیں جب وہ صبح کو بیدار ہوں گے تو وہ ان سب کے عالم ہوں گے جو ان میں ہے تو علیؑ نے رسولؐ اللہ کے حکم کی تعمیل کی پس جب صبح ہوئی تو وہ ان الواح کے عالم ہو چکے تھے پھر رسولؐ خدا نے فرمایا کہ تم ان الواح کے علم و تحریر کو کسی اور چیز پر بھی لکھ لو چمڑے پر لکھ لو اور

وہی علم جفر کہلاتا ہے اور اس میں اوّلین وآخرین کا علم موجود ہے اور وہ ہمارے پاس ہیں اور وہ اصل الواح بھی ہمارے پاس موجود ہیں اور عصائے موسیٰ بھی ہمارے پاس موجود ہے اور ہم انبیاءؑ کے وارث ہیں اور فرمایا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا میں اس چٹان پہاڑ کو جانتا ہوں جس میں الواح موسیٰ رکھی گئیں تھیں وہ ایک پہاڑ درخت کے نیچے ہے اور فلاں وادی میں موجود ہے (بحار ج۵ ص۲۷۷، برہان ج۲ ص۳۶، صافی ج۱ ص۶۱۲)

تکبر پسند

78.....محمد بن سابق بن طلحہ انصاری کہتے ہیں کہ ہارون نے کہا کہ ہم ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ کے پاس داخل ہوئے تو ان سے کہا یہ دار کیا ہے؟ تو فرمایا یہ دار فاسقین ہے پھر اس آیت کی تلاوت کی سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا (آیت ۱۴۶) میں اپنی نشانیوں سے ان لوگوں کی نظروں کو پھیر دوں گا جو کسی ناحق کے بغیر زمین میں بڑے بنتے ہیں اور اگر وہ ٹیڑھا راستہ دیکھیں تو اس پر چل پڑیں گے اور اگر وہ ہر ایک نشانی کو دیکھ بھی لیں تو بھی اس پر ایمان نہ لائیں گے اور اگر وہ نیکی کا راستہ دیکھ بھی لیں گے تو اسے بھی اپنا راستہ نہ بنائیں گے پھر ہارون سے فرمایا اس گھر کو جانتے ہو کیا ہے پھر فرمایا یہ ہمارے شیعوں کی وادی ہے اور وہ دوسری فتنہ کی وادی ہے پھر فرمایا کہ اس گھر والا وہ اس سے نہیں لیتا مگر جو معمور ہو (برہان ج۲ ص۳۹)

سامری کا بچھڑا بنانا

79.....محمد بن ابوحمزہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ (آیت ۱۴۸) موسیٰ کے بعد ان کی قوم نے زیوروں سے ایک بچھڑا بنالیا اور وہ ایک کھوکھلی مورت آواز والی تھی تو موسیٰ نے عرض کیا اے میرے رب اس میں آواز کس نے پیدا کردی تھی تو اللہ نے فرمایا میں نے اے موسیٰ آواز پیدا کی تھی اس کی آواز شدید تھی جیسے گائے کی ہوتی ہے اس میں ریح داخل ہوئی اور اس سے آواز نکلی وہ آواز گائے کی آواز جیسی تھی اور یہ بھی کہا ہے بیل جیسی آواز تھی تو موسیٰ نے کہا اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ

وَتَهْدِيْ بِهَا مَنْ تَشَآءُ (آیت ۱۵۵) تیری ہی طرف سے آزمائش ہے اسی کے ذریعہ سے جس سے تو چاہتا ہے توفیق ہدایت سلب کرلیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرمادیتا ہے (بحار ج۵ ص۲۷۷، برہان ج۲ ص۳۹، صافی ج۱ ص۶۱۳)

80.....ابن مسکان کہتے ہیں کہ وصاف نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب موسیٰ نے اپنے رب سے مناجات کی تھی تو اس میں یہ پوچھا تھا کہ اے میرے رب اس سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے میں آواز کس نے پیدا کردی تھی تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ اے موسیٰ یہ ہماری طرف سے آزمائش تھی تم اس کی تفتیش نہ کرو اسماعیل بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جیسا کہ موسیٰ نے کہا تو اس نے کہا تو ہی حکمت کا باب ہے (بحار ج۵ ص۲۷۷، برہان ج۲ ص۳۹، صافی ج۱ ص۶۱۳)

81.....محمد بن ابوحمزہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اللہ نے اس قوم کی موسیٰ کو خبر دی ہے اِتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ (آیت ۱۴۸) جب ان کی قوم نے ایک کھوکھلی مورت بناڈالی جس سے آواز آتی تھی تو انہیں غصہ آیا اور غصہ قابل برداشت تھا اور جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو غصہ شدید ہوگیا کہ ہاتھوں سے الواح کی تختیاں گر گئیں تو ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ سننے کی نسبت دیکھنے میں اثر زیادہ ہوتا ہے (بحار ج۵ ص۲۷۷، برہان ج۲ ص۳۸)

82.....داؤد بن فرقد کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے رب کے سامنے حاجت بیان کرنا چاہتا ہے وہ یہاں سے ہجرت کر کے مسجد میں گیا اور اسی طرح اپنی حاجت جو وہ رکھتا ہے بیان کی اس کے درمیان میں یہاں نماز ادا کی اپنے اور نبیؐ کے علاوہ کسی کو شامل نہ کیا تو کہا یہ شخص کون ہے تو بتایا گیا کہ یہ کوفہ کا رہنے والا ہے پھر پوچھا یہ شخص کون ہے تو کہا گیا مسلمانوں سے ہے پھر پوچھا یہ شخص کون ہے تو کہا گیا زید یہ ہے تو فرمایا اے مسلمان بھائی تم اس سے واقف ہو تو اس نے کہا اس کے خیر سے واقف ہوں وہ سردار ہے وہ رشید ہے اور وہ ہارون بن سعد سے افضل ہے میں نے کہا اے مسلمان بھائی یہ تو گوسالے کی بات ہے جیسا کہ اللہ کے کلام میں ہے اللہ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (آیت ۱۵۲) بے شک جن لوگوں نے گوسالہ کو معبود بنایا تو اس کے رب کی طرف سے ان پر غضب نازل کیا اور دنیاوی زندگی میں ان کو ذلت نصیب ہوگی بے شک یہ پکا زیدی ہے محمد بن مسلم بیاع قصب (بحار ج۱۱ ص۲۰۹، برہان ج۲ ص۳۸)

www.shiabooks.com

موسیٰؑ کے ستر ساتھی

83.....حارث بن مغیرہ کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب ان سے عبداللہ بن عجلان نے کہا اس عرض میں موت ہے اس موت میں موت نہیں اس موت کی تو فرمایا اللہ کسی چیز کو معاف نہیں کرتا جو اس کے گناہوں سے ہے کہا یہ ہے وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ (آیت ۱۵۵) اور موسیٰؑ نے اپنی قوم سے ستر آدمی ہمارے مقرر وقت کے لئے چن لئے جب ان کو زلزلے نے آلیا تو موسیٰؑ نے کہا میرے رب یہ تو میرے اصحاب تھے تو ان کو جواب دیا کہ اے موسیٰؑ میں تمہیں ایسے اصحاب دوں گا جو ان سے بہتر ہوں گے موسیٰؑ نے عرض کیا خدایا میں ان سے انس رکھتا ہوں میں ان کو اور ان کے ناموں کو پہچانتا ہوں جب یہ دعا کی تو اللہ نے ان سب کو زندہ کیا اور پیغمبر بنا دیا (بحار ج۵ ص۲۸۱، ج۱۱ ص۲۰۹، برھان ج۲ ص۳۸)

وضاحت: اصول شیعہ کے موافق ان کا پیغمبر ہونا درست نہیں ہے کیونکہ ان کا ظاہری حال یہ ہے کہ ان کا سوال گناہ تھا جس کے سبب سے وہ معذب ہوئے لہٰذا باوجود گناہ صادر ہونے کے وہ کس طرح پیغمبر ہو سکتے ہیں اور پیغمبر گناہوں سے پاک ہوتا ہے اس حدیث کے چند ممکن جواب یہ ہیں۔

1.....یہ کہ ان کی پیغمبری کی بات کا ذکر تقیہ کی بنا پر ہوا ہوگا کیونکہ عامہ نے یوں ہی روایت کی ہے

2.....یہ کہ جب وہ لوگ مر گئے تو حیات اول جس میں گناہ کیا تھا ختم ہوگئی اور دوسری زندگی میں معصوم ہوں گے جو ان کی پیغمبری کے لئے کافی ہوگا اور اس وجہ میں مزید کلام کی گنجائش ہے

3.....یہ کہ ان لوگوں کا سوال بھی قوم کی جانب سے رہا ہوگا اور ان کی ہلاکت کے لئے نہیں ہے بلکہ قوم کی تادیب کے لئے ہوگی اور یہ بھی دشوار ہے

4.....یہ کہ ان کی پیغمبری کا اطلاق مجاز پر ہوگا یعنی اس قدر پاک و بہتر زندہ ہونے کے بعد ہوئے کہ گویا پیغمبر ہو گئے لیکن وجہ اول زیادہ واضح ہے جاننا چاہیے کہ یہ وہ واقعہ ہے جو حقیقت رجعت کے گواہوں میں سے ہے جو اس میں ہے اسی طرح حضرت قائمؑ کے زمانہ میں کچھ مرے ہوئے لوگ دنیا میں آئیں گے اس لئے رسولؐ خدا نے فرمایا جو کچھ بنی اسرائیل میں واقع ہوا اس امت میں واقع ہوگا رسولؐ خدا نے علیؑ سے فرمایا کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰؑ سے ہو اور اس امت میں

سامری اور گوسالہ کی نظیر پہلے ظالم کا قصہ ہے جو بچھڑے سے بدتر تھا اور دوسرا سامری سے بھی زیادہ مکار تھا جس طرح ان لوگوں نے ہارونؑ کی اطاعت نہ کی تھی اسی طرح یہاں رسولؐ خدا کے وصی برحق کی اطاعت نہ کی اس قوم نے ہارونؑ کو گھسیٹا تو اس قوم نے علیؑ سے وہی سلوک کیا جب وہ زمانہ سامری گوسالہ وقارون کا گزر گیا تو تلواریں نکال کر اپنے میں لڑنے لگے تھے اسی طرح جب ان کا زمانہ گزر گیا تو بعد والوں نے علیؑ کے مقابلے میں تلواریں اٹھالیں تھیں اور ایک دوسرے کو قتل کیا جس طرح بنی اسرائیل چالیس سال تک وادی تیہ میں سرگرداں رہے یہ امت بھی ایسے ہی رہی اور قائم آل محمدؐ کے آنے تک ایسی ہی رہے گی

84.....ابان بن عثمان کہتے ہیں حارث نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی کہ اس میں اس نے رجفہ کے بجائے صاعقہ کا ذکر کیا ہے (بحار ج۵ ص۲۸۱، ج۱۱ ص۲۰۹، برھان ج۲ ص۳۸)

85.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب موسیٰؑ اپنے رب کی بارگاہ میں مناجات کے لئے گئے تو اللہ نے ان کو وحی کی کہ اے موسیٰؑ میں نے تیری قوم کی آزمائش کی ہے تو عرض کیا اے میرے رب کس چیز سے تو فرمایا سامری کے ذریعہ سے کہ اس نے زیورات سے ایک بچھڑا بنایا ہے تو عرض کیا کہ میری قوم کے پاس اتنے زیورات تو نہ تھے جن سے ہرن یا کوئی دوسرا مجسمہ بنایا جا سکے پھر تو نے ان کو کیسے آزمایا تو اللہ نے فرمایا کہ بچھڑا بن چکا ہے اس سے ڈکارنے کی آواز آتی ہے تو عرض کیا اے میرے رب بچھڑا تو بن گیا مگر اس میں آواز کس نے پیدا کی تو فرمایا میں نے آواز پیدا کی تو اس وقت موسیٰؑ نے کہا اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ (آیت ۱۵۵) یہ تیری طرف سے ایک آزمائش ہے اس ذریعہ سے تو جسے چاہتا ہے گمراہی میں پاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت میں پاتا ہے (بحار ج۵ ص۲۷۷، برھان ج۲ ص۳۰)

رسولؐ امّی کیوں

86.....علی بن اسباط کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے عرض کیا لِمَ سُمِّيَ النَّبِيُّ الْاُمِّيَّ (آیت ۱۵۸) کہ نبی کو امّی کس لئے کہا گیا تو فرمایا مکہ کی نسبت کی وجہ سے جیسا کہ خدا فرماتا ہے لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا (انعام ۹۲)

www.shiabooks.net

تا کہ ام القریٰ اور اس کے گردونواح میں رہنے والوں کو تبلیغ کریں اور ام القریٰ مکہ کو کہتے ہیں اس لئے ان کو اُمّی کہا گیا ہے (بحار ج۶ ص۱۶۹، برہان ج۲ ص۴۰، صافی ج۱ ص۶۱۶)

یہود و نصاریٰ صفات محمدؐ جانتے ہیں

87.....ثمالی کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا اس قول خدا کے متعلق يَجِدُونَهُ (آیت ۱۵۷) انہوں نے پایا یعنی یہود و نصاریٰ نے محمدؐ کی صفات اور ان کے اسم کو لکھا ہوا توریت میں بھی اور انجیل میں بھی پایا ہے کہ وہ اچھائی کا حکم دینے والے ہیں اور برائی سے روکنے والے ہیں (بحار ج۶ ص۵۳، برہان ج۲ ص۴۰، صافی ج۱ ص۶۱۶)

88.....ابو بصیر کہتے ہیں خدا فرماتا ہے فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ (آیت ۱۵۸) وہ لوگ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی نصرت کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل ہوا ہے تو ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا نور سے مراد علیؑ ہیں (بحار ج۹ ص۷۶، برہان ج۲ ص۴۰، صافی ج۱ ص۶۱۸)

89.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ (آیت ۱۵۹) اور موسیٰؑ کی قوم میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو حق کے مطابق ہدایت کرتا اور حق کے مطابق انصاف کرتا تھا تو فرمایا قوم موسیٰؑ سے مراد اہل اسلام ہیں (برہان ج۲ ص۴۱، صافی ج۱ ص۶۱۸)

اصحاب کہف امام زمانہؑ کے ساتھی

90.....مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب قائم آل محمد کا ظہور ہوگا تو پشت کعبہ یا (کوفہ) سے ستائیس آدمی برآمد ہوں گے اور ان میں پندرہ آدمی موسیٰؑ کی قوم سے ہوں گے جو حق کے ساتھ ہدایت کرتے تھے اور جو حق کے ساتھ انصاف کرتے تھے اور سات افراد اصحاب کہف ہوں گے اور یوشع موسیٰؑ کے وصی ہوں گے اور مؤمن آل فرعون ہوگا اور سلمان فارسی و ابو دجانہ انصاری اور مالک اشتر بھی ہوں گے (بحار ج۱۳ ص۱۹۰، ۲۲۳، برہان ج۲۲ ص۴۱، صافی ج۱ ص۶۱۸، اثبات الھداۃ ج۷ ص۹۶)

فرقے کتنے ہیں

91.....ابو صہبان بکری کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ بن ابی طالبؑ سے سنا کہ انہوں نے راس الجالوت اور اسقف انصاری کو بلایا اور ان سے فرمایا میں تم دونوں سے ایک سوال کرتا ہوں جبکہ میں خود بھی اس کو بہتر طریقے سے جانتا ہوں جس طرح ہے تم اس کو نہ چھپانا اے راس الجالوت اس ذات کا واسطہ جس نے موسیٰؑ پر توریت کو نازل کیا اور اس نے من وسلویٰ تمہارے کھانے کے لئے اتارا اور جس نے سمندر میں تمہیں خشک راستہ دیا اور جس نے تمہارے لئے اس پتھر میں سے بارہ چشمے جاری کئے اور بنی اسرائیل کے ہر گروہ کے لئے الگ الگ گھاٹ بنایا مجھ سے یہ بیان کرو کہ موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل کے کتنے گروہ ہوئے تھے تو اس نے کہا صرف ایک فرقہ رہا تو فرمایا تم نے جھوٹ کہا ہے اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ان کے اکہتر فرقے ہوئے تھے وہ سب کے سب جہنم میں جائیں گے مگر ان سے ایک فرقہ جنت میں جائے گا اس کے متعلق خدا فرماتا ہے وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ (آیت ۱۵۹) اور موسیٰؑ کی قوم میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو حق کے مطابق ہدایت کرتا اور حق کے مطابق انصاف کرتا تھا اور یہی ناجی ہے (بحار ج۸ ص۲، برہان ج۲ ص۴۱)

92.....اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں علیؑ بن ابی طالبؑ نے فرمایا ایک شہر دریا کے کنارے پر آباد تھا وہاں کے رہنے والوں نے اپنے نبی سے کہا کہ دعا کرو کہ اللہ ہمیں جریث بنا دے (وہ ایک چھلکے دار مچھلی ہوتی ہے) جب رات ہوئی تو وہ شہر دریا وسط میں غرق ہو گیا اور اس کے تمام رہنے والے جریث مچھلی بن گئے جس کے منہ میں ایک سوار گھوڑے سمیت داخل ہو سکتا تھا (بحار ج۵ ص۳۴۵، برہان ج۲ ص۴۳)

اصحاب سبت کا واقعہ

93.....ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ہم نے کتاب امیر المؤمنینؑ میں پایا کہ ایک قوم اہل ایلہ کی (بحر قلزم کے کنارہ جو شام سے ملتا ہے اور حجاز تک جاتا ہے پہلے شام ہے اور اسے ایلہ بنت مدین بن ابراہیم کی وجہ سے اس نام سے پکارا گیا) یہاں پر آباد تھی یہ قوم ثمود کا گروہ تھا (اصحاب سبت کا تعلق قوم ثمود سے نہیں تھا یہ الگ قوم تھی جو حضرت صالحؑ

www.sirat-e-mustaqeem.net

کی طرف منسوب ہے) اللہ نے ان کا امتحان لیا سبت یعنی ہفتہ کے دن ان پر شکار ممنوع تھا اس دن مچھلیاں سطح پانی پر آجاتی تھیں اور باقی دنوں میں جال لگانے پر بھی نہ پکڑ سکتے تھے ان لوگوں نے اس دن مچھلیوں کو پکڑنا شروع کر دیا اور اس کو کھانے لگ گئے تو اس پر ان کے علماء واحبار نے ان کو منع نہ کیا اور نہ ہی ان کے سرداروں نے منع کیا پھر شیطان نے ان کے ایک گروہ کے ذہنوں میں یہ بات بھر دی کہ ہفتے کے دن مچھلیاں کھانے کو حرام کیا گیا ہے اس دن شکار کرنے کو منع نہیں کیا گیا تو وہ ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑتے تھے اور اتوار کے دن کھاتے تھے جب ان لوگوں نے یوم سبت کا تقدس کھلے عام پامال کرنا شروع کر دیا تو ان کے ایک گروہ نے ان کو ڈرایا اور کہا کہ خدا کے عذاب سے ڈرو اور سبت کے دن کے تقدس کو پامال نہ کرو اور اس سے اللہ کی ناراضگی کو دعوت نہ دو پھر اس قوم میں ایک اور گروہ ظاہر ہوا جو ان کے اس عمل پر ان کو منع نہیں کرتا تھا اور نہ ہی ان کے ساتھ شریک ہوتا تھا اور ان کو تبلیغ بھی نہیں کرتا تھا وہ ان کو سمجھانے کے بجائے الٹا امر بالمعروف کرنے والوں کو بھی منع کرتے تھے کہ تم نصیحت مت کرو خدا کا عذاب آنے والا ہے انہوں نے کہا کہ ہم خدا کی بارگاہ میں اتمام حجت کرنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ حکم خدا کی نافرمانی سے بچ جائیں اس کے باوجود یہ لوگ باز نہ آئے تو متقین نے کہا خدا فرماتا ہے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ (آیت ۱۶۵) جب وہ ان ہدایات کو بھول گئے جو انہیں یاد کرائی گئی تھی کہ ہم یہ شہر چھوڑ کر جا رہے ہیں جس میں خطار کار ہیں اور خدا کی قسم ان گناہگاروں میں بچنے کی کوئی سبیل نہیں ہے کچھ فاصلے پر جا کر انہوں نے رات کھلے آسمان کے نیچے بسر کی جب صبح ہوگئی تو وہ اس بستی کے بدکاروں کا انجام دیکھنے کے لئے اس شہر کی طرف آئے اور جب وہ اس شہر کے دروازے پر پہنچے تو اس کا دروازہ بند تھا تو انہوں نے کافی دیر تک دستک دی لیکن کسی نے بھی دروازہ نہ کھولا انہوں نے شہر کی فصیل پر ایک شخص کو چڑھایا تو اندرونی منظر کو دیکھ کر چیخ کر کہا اے لوگو ایک عجیب واقعہ ہوگیا ہے انہوں نے کہا کیا ہوگیا ہے تو اس نے کہا یہ سب لوگ بندر بن چکے ہیں ان کی لمبی لمبی دمیں ہیں باہر سے آنے والوں نے شہر کے مرکزی دروازہ کو توڑا تو اندر سارے بندر ہی بندر تھے یہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے مگر انسان ان بندروں کو نہیں پہچانتے تھے اس وقت ان لوگوں نے ان بندروں کو مخاطب کر کے کہا کہ ہم تمہیں اس سے منع نہیں کرتے تھے کہ ایسا نہ کرو اس وقت امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ اس امت میں بھی ان کے کردار والے افراد موجود ہیں مگر یہ الگ بات ہے کہ وہ ظاہری طور پر ان کی طرح مسخ نہیں ہوں گے البتہ وہ تفرقہ بازی میں مبتلا ہوں گے اللہ نے ان کے لئے اپنے قانون کے مطابق فرمایا

ضُبْعُدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (سورہ مومنون آیت ۴۱) ظالم قوم کے لئے دوری ہو اور خدا فرماتا ہے اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (آیت ۱۶۵) ہم نے ان لوگوں کو بچایا جو برائی سے منع کرتے تھے ان کے علاوہ باقی سب کو نافرمانی کی وجہ سے سخت عذاب نے پکڑ لیا (بحار ج ۵ ص ۳۴۵، برھان ج ۲ ص ۴۳، صافی ج ۱ ص ۶۲۱)

94..... علی بن عقبہ کہتے ہیں کہ ہم سے ایک شخص نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک یہود کو جمعہ کے دن کا حکم دیا گیا تھا مگر انہوں نے جمعہ کے دن کو چھوڑ دیا اور ہفتہ کے دن ایسا کرنے لگ گئے تھے (بحار ج ۵ ص ۳۵۳، برھان ج ۲ ص ۴۴)

95..... اصبغ کہتے ہیں علیؑ نے فرمایا اس امت کے بھی دو گروہ ہوں گے جیسے بنی اسرائیلؑ کے دو گروہ تھے ایک گروہ وہ تھا جو سمندر سے مچھلی حاصل کرتا تھا اور وہ ماہی مار ہے اور دوسرا دریا سے مچھلی حاصل کرتا تھا جسے ضباب (سوسمار) کہتے ہیں (برھان ج ۲ ص ۴۴، وسائل ج ۳ باب شکار)

www.sirabooks.pdf.com

ماہی ماہی کی حقیقت

96..... ہارون بن عبید کہتے ہیں کہ دونوں اماموںؑ میں سے ایک نے امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ کچھ لوگ امیر المؤمنینؑ کی خدمت میں آئے اور ان سے عرض کیا اے امیر المؤمنینؑ ہمارے بازاروں میں یہ جو سانپ مچھلی (ماہی ماہی) فروخت ہو رہی ہے یہ کیا بلا ہے یہ سن کر امیر المؤمنینؑ مسکرائے پھر فرمایا آؤ میرے ساتھ چلو کہ میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب چیز دکھاؤں لیکن یاد رکھو کہ اپنے وصی کے متعلق اچھائی کے علاوہ کچھ نہ کہنا وہ افراد آپؑ کے ساتھ اٹھے اور آپؑ دریا کے کنارے پر آئے پھر دریا میں لعاب دہن ڈالا اور چند کلمات اپنی زبان سے دوہرائے

O..... اس کے بعد ایک بہت بڑی مچھلی (ماہی ماہی) نے ساحل پر اپنا منہ کھولا تو امیر المؤمنینؑ نے اس سے فرمایا تم کون ہو تم پر وائے ہو اور کس قوم سے تعلق رکھتی ہو تو اس نے جواب دیا ہم اس قریہ سے تعلق رکھنے والے ہیں جو اس سمندر کے کنارے پر آباد تھی خدا قرآن میں فرماتا ہے اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا (آیت ۱۶۳) ہمارے پاس ہفتہ کے

دن مچھلیاں آتی ہیں اور ہفتہ کے علاوہ مچھلیاں ہمیں نہیں ملتی تھیں تو اللہ نے ہم پر آپؑ کی ولایت کو پیش کیا تو ہم نے اسے قبول نہ کیا اس لئے اللہ نے ہمیں مسخ کر دیا ہم میں سے کچھ کو خشکی میں رکھا اور کچھ کو پانی میں رکھا اور وہ کہ جس کو پانی میں رکھا وہ ہم سانپ مچھلی (ماراہی) ہیں اور وہ جسے خشکی میں رکھا وہ سوسمار اور ریبوع (چوہے کی مانند ایک جانور جس کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی بڑی اور دم لمبی ہوتی ہے) ہے پھر امیر المؤمنینؑ نے ان موجود لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا کیا تم نے اس کی بات سنی ہے تو سب نے کہا ہاں ہم نے سنی ہے فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس نے محمدؐ کو نبوت دے کر مبعوث فرمایا ہے ان کو بھی اسی طرح حیض آتا ہے جس طرح تمہاری عورتوں کو حیض آتا ہے (بحار ج ۵ ص ۳۴۵، برہان ج ۲ ص ۴۴)

سبت والے

97..... طلحہ بن زید کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے خدا فرماتا ہے فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ (آیت ۱۶۵) پھر ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا جو برائی سے روکتے تھے تو فرمایا کہ اس قوم کے تین گروہ بن گئے تھے ایک گروہ وہ تھا جس نے ان لوگوں کو منع کیا تھا جب وہ لوگ باز نہ آئے تو وہ شہر چھوڑ کر چلے گئے دوسرا گروہ وہ تھا جو سبت کی پرواہ نہیں کرتا تھا ان کے ساتھ شریک بھی نہ تھا اور برائی سے منع بھی نہیں کرتا تھا اور تیسرا گروہ سبت کے تقدس کو پامال کرنے والوں کا تھا جب اللہ کا عذاب آیا تو صرف ان لوگوں کو نجات ملی جو برائی سے روکتے تھے

○..... امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنے باپ ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے پوچھا جو لوگ ان کے ساتھ گناہوں میں شریک نہیں ہوتے تھے ان کا انجام کیا ہوا تو ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ نے انہیں مسخ کر کے چیونٹیوں کی شکل دے دی تھی (برہان ج ۲ ص ۹۴)

دو حکم

98..... اسحاق بن عبدالعزیز کہتے ہیں ابوالحسنؑ اوّل نے فرمایا کہ اللہ نے ان آیات کے ذریعے سے اپنے بندوں کو دو خاص حکم دیئے ہیں ایک یہ کہ جس بات کا تمہیں علم نہ ہو اس کو نہ جھٹلاؤ یا کہو کہ میں اس بارے نہیں جانتا پھر یہ آیت پڑھی بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ (سورہ یونس آیت ۳۹) انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا جو ان کے علمی احاطہ سے باہر تھی اور

دوسرا حکم أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ (آیت ۱۶۹) کیا ان سے کتاب کا یہ میثاق نہیں لیا گیا کہ حق بات کے علاوہ خدا کے متعلق اور کچھ نہ کہیں گے (برہان ج ۲ ص ۴۴، بحار ج ۱ ص ۱۰۰، صافی ج ۱ ص ۶۲۳)

99..... اسحاق کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ نے اپنی مخلوق کو ان آیتوں کے ذریعے دو حکم مخصوص دیئے ہیں اللہ کے بارے میں کوئی بات نہ کہیں گے جس کے بارے میں وہ نہیں جانتے اور کوئی بات نہیں پلٹائیں گے جس کے بارے جانتے ہیں أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ (آیت ۱۶۹) کیا ان سے کتاب کا یہ میثاق نہیں لیا گیا کہ حق بات کے علاوہ خدا کے متعلق کچھ نہ کہیں گے اور فرماتا ہے بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ (سورہ یونس آیت ۳۹) انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا جو ان کے علمی احاطہ سے باہر تھی اور اس کی تاویل نہیں جانتے تھے (برہان ج ۲ ص ۴۴، بحار ج ۱ ص ۱۰۰، صافی ج ۱ ص ۶۲۳)

100..... اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب ان سے کہا گیا کہ جب ایک شخص نماز میں اپنے ہاتھ کو حرکت دیتا ہے تو کیا کوئی حرج ہے تو فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں بے شک بنی اسرائیل جب نماز میں مشغول ہوتے تو آہستہ سانس لیتے عبادت وہ آہستہ کرتے زہد اختیار کرتے اور روزہ رکھتے تھے اسی حالت میں ان کو موت آ گئی تو اللہ نے اپنے نبی پر وحی نازل کی آپ اسے اپنی قوت سے کریں جب وہ نماز میں داخل ہوں تو بدنی قوت ہو پھر فرمایا طلب رزق میں جب رزق طلب کریں تو اس سے قوت طلب کریں (بحار ج ۱۸ ص ۳۱۷، برہان ج ۲ ص ۴۵)

دو قوتیں

101..... اور روایت ہے کہ اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس قول خدا کے متعلق خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ (آیت ۱۷۱) ہم نے تمہیں جو کتاب دی ہے اسے مضبوطی سے تھام لو یہ بدن کی قوت سے متعلق ہے یا دل کی قوت سے متعلق ہے تو فرمایا بدن اور دل دونوں کی قوت مراد ہے (بحار ج ۱۵، (ج ۲) ص ۳۷، برہان ج ۲ ص ۴۵، صافی ج ۱ ص ۶۲۴)

www.sibtainbooks.com

102.....محمد بن حمزہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے بارے میں خُذُوْا مَا اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ (آیت ۱۷۱) ہم نے تمہیں جو کتاب دی ہے اسے مضبوطی سے تھام لو فرمایا سجدہ کرنا اور رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا حالت نماز میں شامل ہیں (برھان ج۲ص۴۵)

میثاق کا ذکر

103.....رفاعہ کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا اس قول خدا کے بارے میں وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (آیت ۱۷۲) اور وہ وقت یاد دلاؤ جس وقت ان کے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی ذریت کو نکالا تھا فرمایا اللہ نے اخذ کیا تھا تمام خلق سے اس دن میثاق کو اور اسی طرح ہاتھوں سے (بحار ج۳ص۷۱، برھان ج۲ص۴۹)

104.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا انہوں نے عالم ذر میں کیسے جواب دیا تھا تو فرمایا جب ان کو صلاحیت عطا کر دی گئی تو ان سے سوال کیا گیا اور انہوں نے جواب دیا یعنی میثاق کا (بحار ج۳ص۔۔۔ برھان ج۲ص۴۹، صافی ج۱ص۶۲۵) یہاں پر ان کو علم پہنچانے اور ان سے اقرار لینے کا یہ مطلب ہے کہ اپنی ربوبیت کی دلیلیں ان کیلئے قائم کر دیں اور ان کی عقلوں میں ایسی ترکیب پیدا کر دی کہ وہ سمجھ بوجھ کر اقرار کریں پس ان کا اپنی ذات کیلئے یہ گواہی دینا مثال کے طریقہ پر ہے اور اس کی نظیر اللہ کا یہ کلام ہے اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ بے شک یہ ہمارا کہنا اس شئے کے لئے کہ جب ہم اس کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کیلئے کہتے ہیں ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے کہ پھر یہ قول فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ پس ان سے کہا اور زمین کو دے دے خوشی سے ناپسندی سے جو یہ کہتے ہیں دے دے اب یہ ظاہر ہے کہ یہاں حقیقت میں کچھ کہنا سننا نہیں ہے بلکہ مثال اور مطلب کی تصویر ہے اسی طرح جس وقت لوگوں کے نفوس اپنے آباؤ اجداد کے صلب میں روحانی حیثیت سے اصل معنوں میں تھے اور وہ ان حقیقتوں کے اصل دقیقے تھے تو ان کے آباؤ اجداد کو خدا نے لفظ ظہور سے تعبیر کیا جس کا مطلب ہے کہ یہ نفوس ان ہی سے ظاہر ہونے والے تھے یا یہ مطلب ہے کہ نوری صورت میں اس کے نزدیک اپنی اپنی ذات میں ظاہر تھے

105.....عبداللہ بن حلبی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ عمر حج پر گئے جب کہ یہ حج ان کے خلیفہ ہونے کے پہلے سال کا تھا اور اس سال حج پر مہاجرین و انصار بھی گئے اور علیؑ بھی اس سال حج پر گئے اور ان کے ساتھ حسنؑ و حسینؑ و عبداللہ بن جعفر بھی تھے فرمایا جب وہ حرم کے قریب گئے تو اس حجر اسود کا بوسہ لیا اور کہا کہ میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں اور مجھ معلوم ہے کہ تم نہ نفع دے سکتے ہو اور نہ نقصان دے سکتے اور وہ احمر کی مٹی کی طرح ہے پھر عمر کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا اور وہ اس وقت علیؑ کے دائیں طرف تھے تو عمر نے کہا میں اس کے خلاف ہوں یہ کون سی بدعت اس حرم میں ہے تو علیؑ نے اس کی طرف توجہ کی اور ان سے فرمایا اے عمر یہ اس سال کی بغاوت ہے ہم جانتے ہیں تو عمر نے کہا اے ابوالحسنؑ آپؑ نے سچ کہا ہے لَا وَاللّٰهِ میں جانتا ہوں کہ وہ اور ہم یعنی عمر اور ہم اس سفر میں اکٹھے تھے جب ہم مکہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور عمر نے حجر اسود کو مس کیا اور کہا خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ اے حجر تو نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ ہی نفع پہنچا سکتا ہے اور اگر چہ میں نے رسولؐ خدا کو دیکھا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے اس لئے میں بھی تجھے بوسہ دے رہا ہوں اس وقت علیؑ موجود تھے انہوں نے فرمایا اے ابوحفص اس طرح نہ کہو بے شک رسولؐ اللہ اس کو بوسہ نہیں دیتے تھے مگر وہ حکم خدا سے بوسہ دیتے تھے اور اس کا علم رکھتے تھے اور اگر قرآن کی قرأت کرنا اس کا فعل ہے اس کی بھی تاویل ہے کسی غیر کا علم نہیں ہے وہ اس کا علم رکھتے ہیں یہ نقصان بھی دے سکتا ہے اور نفع بھی دے سکتا ہے آنکھوں اور طین احمر اور زبان سے جس نے وفا کی اس کے موافق کی گواہی دے گا تو آپؑ سے عمر نے کہا یہ کتاب خدا میں کہاں لکھا ہے اے ابوالحسنؑ تو علیؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى (آیت ۱۷۲) اور انہیں وہ وقت یاد دلاؤ جب تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور انہیں خود ان پر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو انہوں نے کہا کیوں نہیں تو اللہ نے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا انہوں نے اطاعت کی یہ اللہ نے اپنے بندوں سے میثاق کے دن عہد لیا بیت الحرام کی طرف حج کے دوران کے لئے پھر ایک ورق میں اسے پانی اور قلم سے تحریر کیا پھر اس کو حجر اسود کے حوالے کیا اور اس کو حکم دیا کہ جو اس عہد کی وفا کرتے ہوئے تیرے پاس آئے اس کی تجدید کرے تو حجر اسود اس کو کھولتا ہے اور یہ ورق دکھاتا ہے یہ اس نے محفوظ کر لیا اور لوگوں کا گواہ ہوا جو اس کے لئے موافق ہوگا اور پھر یہ پتھر اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اتارا گیا

www.sirat-e-mustaqeem.net

اے عمر کیسے تم کہتے ہو کہ اس کا بوسہ نہیں لینا چاہیے جب کہ اسے یہ امانت دی گئی اور یہ اس میثاق کا محافظ ہوا موافق گواہی دے گا تو عمر نے کہا اے میرے اللہ میں اسے مانتا ہوں تو علیؑ نے فرمایا یہ اس کا قصہ ہے (برہان ج۲ ص۴۹)

106.....حلبی کہتے ہیں میں نے امامؑ سے سوال کیا کہ حجر اسود کا بوسہ لینا کس لئے بنایا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ اس لئے کہ خدا فرماتا ہے اَخَذَ مِيْثَاقَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ بنی آدم سے اس کا میثاق لیا اور حجر کو جنت سے لایا گیا اور اس کو حکم دیا گیا کہ وہ اس میثاق کو محفوظ رکھے پس وہ اس کا گواہ ہے جو اس کے موافق پورا کرے گا (برہان ج۲ ص۵۰)

107.....صالح بن صالح کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا قریش کے بعض لوگوں نے رسولؐ خدا سے پوچھا آپ کس وجہ سے سابقہ انبیاء پر فضیلت رکھتے ہیں حالانکہ آپ آخر میں مبعوث ہوئے اور خاتم انبیاء ہیں؟ تو فرمایا کہ میں نے سب سے پہلے اپنے رب کا اقرار کیا اور سب سے پہلے جواب دیا تھا جس وقت اللہ نے انبیاءؑ سے میثاق لیا تھا وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (آیت۱۷۲) تو اللہ نے پوچھا کہ تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو فرمایا کیوں نہیں تم ہی ہمارے رب ہو تو اس وقت سب سے پہلے میں نے ہی بَلٰى کہا تھا پس میں نے ہی اللہ کے اقرار کرنے میں سبقت کی تھی اس لئے ان سب سے افضل ہوں (برہان ج۲ ص۵۰، بحار ج۶ ص۵، ج۳ ص۱۷)

108.....زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے خدا کے اس قول کے متعلق پوچھا وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى (آیت۱۷۲) (اور انہیں وہ وقت یاد دلاؤ جب تمہارے رب نے بنی آدمؑ کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور انہیں خود ان پر گواہ بناتے ہوئے کہا تھا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے کہا بَلٰى کیوں نہیں تو فرمایا کہ محمدؐ اول وہ ہیں جنہوں نے بَلٰى (کیوں نہیں) کہا تھا میں نے عرض کیا کہ انہوں نے ان سب کو دیکھا تھا فرمایا ہاں اور ان کے دلوں میں ثبت کر دیا تھا اور وہ یہ میثاق بھول گئے پھر اس کے بعد اسے یاد دلایا اور اگر یہ کسی مخلوق میں سے ایک سے بھی نہ لیا ہوتا تو اپنے خالق و رازق کو بھول گیا ہوتا (بحار ج۶ ص۵، ج۳ ص۱۷، صافی ج۱ ص۶۲۶)

109.....زرارہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ خدا فرماتا وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (آیت۱۷۲) اور انہیں وہ وقت یاد دلاؤ جب تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا تو فرمایا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس مٹی سے ایک مٹھی مٹی لی جس سے آدمؑ کو خلق فرمایا پھر اس پر ٹھنڈا اور میٹھا پانی چھڑک دیا پھر وہ مٹی چالیس دن تک پڑی رہی پھر اللہ نے اس پر کڑوا اور کھاری پانی چھڑک دیا پھر وہ چالیس دن تک پڑی رہی یہاں تک کہ میٹھا اور کڑوا پانی آپس میں مل گیا پھر اسے اللہ نے لے کر زور سے دبایا تو وہ چیونٹیوں کے وجود کی طرح دائیں بائیں اس کے قطرے گرے پھر اللہ نے ان سب سے کہا کہ تم دوزخ میں چلے جاؤ خداؑ کا حکم سن کر دائیں ہاتھ والے بے خطر ہو کر چلے گئے جہاں آگ ان کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی بن گئی اور بائیں ہاتھ والوں نے آگ میں جانے سے انکار کر دیا اور میرے باپ نے کہا کہ بائیں والے اس میں ہی داخل ہوں گے (برہان ج۲ ص۵۰، بحار ج۳ ص۱۷، صافی ج۱ ص۶۲۵)

110.....ابوبصیر کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى (آیت۱۷۲) جب اللہ نے کہا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے کہا کیوں نہیں تو انہوں نے کہا وہ روز الست ہے تو فرمایا ہاں اور انہوں نے اسے اپنے دلوں سے کہا میں نے عرض کیا اور یہ چیز اس دن سے کیسے ہے تو فرمایا اسے اسی میں بنایا اور اسی پر اکتفا کیا ہے (برہان ج۲ ص۵۰، بحار ج۳ ص۱۷، صافی ج۱ ص۶۲۵)

111.....زرارہ کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سوال کیا اس قول خدا کے بارے میں وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ (آیت۱۷۲) اور انہیں وہ وقت یاد دلاؤ جب تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا اور ان کو ان کے اپنے نفسوں پر گواہ بنایا فرمایا کہ اللہ نے بنی آدم کی نسل سے ان کے ذرات کو باہر نکالا اور ان کو اپنا تعارف کرایا اور ان کو اپنی پیدائش کا تعارف کرایا اور اگر اللہ اس طرح نہ کرتا تو کسی کو بھی اپنے رب کی معرفت حاصل نہ ہوتی اور خدا فرماتا ہے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اگر وہ تم سے آسمانوں اور زمین

www.shiabooks.pdf.com

کے خلق کرنے کے بارے سوال کریں تو کہو کہ ان کو اللہ نے خلق کیا ہے (بحار ج ۳ ص ۷۱، برہان ج ۲ ص ۵۰)

112.....زرارہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب ان سے کہا گیا کہ خدا فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْۤ اٰدَمَ اِلٰی شَهِدْنَا (آیت ۱۷۲) اور انہیں وہ وقت یاد دلاؤ جب تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور انہیں خود ان پر گواہ بناتے ہوئے پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو انہوں نے کہا ضرور آپ ہمارے رب ہیں ہم اس پر گواہی دیتے ہیں تو فرمایا کہ پھر ان کو معرفت کرادی گئی وہ اس موقف کو بھول گئے اور پھر عنقریب ان کو یاد دلایا گیا اور اگر اللہ نے ان کو اپنا تعارف نہ کرایا ہوتا تو یہ اپنے خالق و رازق کا علم ہی نہ رکھتے (بحار ج ۳ ص ۶۷، برہان ج ۲ ص ۵۰)

علیؑ کا لقب امیر المؤمنینؑ کب سے

113.....جابر کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ امیر المؤمنینؑ کا امیر المؤمنینؑ لقب کب سے ہے تو فرمایا خدا کی قسم جب یہ آیت حضرت محمدؐ پر نازل ہوئی وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (آیت ۱۷۲) ان کو ان کے نفسوں پر گواہ بنایا کہ میں تمہارا رب نہیں ہوں وَاَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ نَبِیُّكُمْ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ محمدؐ اس کے رسول اور نبی ہیں اور علیؑ امیر المؤمنینؑ ہیں اس وقت سے اللہ نے ان کا نام خدا کی قسم امیر المؤمنینؑ رکھا ہے (بحار ج ۹ ص ۲۵۶، برہان ج ۲ ص ۵۰، اثبات الھداۃ ج ۳ ص ۵۴۵)

114.....جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے مجھ سے فرمایا کہ اے جابر اگر جاہل لوگوں کو معلوم ہوتا کہ کب سے ان کا لقب امیر المؤمنینؑ ہے تو ان کے حق کا انکار نہ کرتے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں کب سے ان کا یہ نام ہے تو مجھ سے فرمایا خدا فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ اِلٰۤی اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (آیت ۱۷۲) جب تیرے رب نے بنی آدم سے ان کی نسل کو نکالا تو اس سے کہا کہ میں تمہارا رب نہیں ہوں اور بے شک جب سے محمدؐ اس کے نبی اور رسولؐ ہیں اس وقت سے علیؑ امیر المؤمنینؑ ہیں اس کے بعد مجھ سے فرمایا اے جابر یہ اسی طرح ہے جب سے محمدؐ ہیں اسی وقت سے ہے (بحار ج ۹ ص ۲۵۶، برہان ج ۲ ص ۵۰، اثبات الھداۃ ج ۳ ص ۵۴۵)

115.....ابن مسکان کہتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ

تمام امت میرے اوپر میثاق کے دن پیش ہوئی پس میری نبوت کا سب سے پہلے اقرار کرنے والے شخص علیؑ ہیں اور وہی پہلے پہل میری تصدیق کرنے والا ہے جب سے میں مبعوث ہوا ہوں اور وہی صدیق اکبر ہے اور وہی فاروق ہے جو حق اور باطل میں فرق کرنے والا ہے (بحار ج ۶ ص ۲۳۱، برہان ج ۲ ص ۵۱)

موسیٰؑ کے علاوہ خدا نے کس سے کلام کیا

116.....اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ علیؑ نے فرمایا جب ان کے پاس ابن الکوا آیا تو اس نے عرض کیا اے امیر المؤمنینؑ مجھے بتائیں کہ اللہ نے موسیٰؑ سے پہلے بھی اولاد آدم سے کسی سے کلام کیا ہے تو علیؑ نے فرمایا ہاں اللہ نے اپنی تمام مخلوق کے ساتھ بلا امتیاز نیک و بد ہر ایک سے کلام کیا تھا اور تمام کے تمام نے اس کا جواب دیا تھا علیؑ کی یہ بات سن کر ابن الکوا حیران ہو گیا اور اسے اس کی حقیقت معلوم نہ تھی تو اس نے کہا اے امیر المؤمنینؑ یہ کیسے ہوا تو علیؑ نے اس سے فرمایا اور اللہ کی کتاب سے اس آیت کو پڑھا جو اللہ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی (آیت ۱۷۲) جب تیرے رب نے بنی آدم سے ان کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تو اس نے کہا کہ میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے کہا کیوں نہیں بے شک انہوں نے اس کلام کو سنا اور جواب دیا تھا جیسا کہ انہوں نے سنا تھا اے ابن الکوا تو انہوں نے کہا کیوں نہیں پھر ان سے فرمایا اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں وَاَنَا الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ میں رحمان اور رحیم ہوں تو انہوں نے کہا کہ بندوں نے اس کی ربوبیت کا اور اطاعت کا اقرار کیا اور پھر رسولوں اور نبیوں اور وصیوں کو الگ کر کے لوگوں سے ان کی اطاعت کا عہد لیا جب سب نے اس میثاق کا اقرار کر لیا تو ملائکہ نے کہا یہ اقرار تمہارے سامنے ہے تو انہوں نے گواہی دی اور کہا اے بنی آدم ہم تمہارے گواہ ہیں قیامت کے دن تم نہ کہہ سکو گے کہ ہم اس سے غافل تھے (بحار ج ۳ ص ۷۱، برہان ج ۲ ص ۵۱)

117.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کہا کہ مجھے عالم ذر کے متعلق بتائیں خدا فرماتا ہے اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (آیت ۱۷۲) ہم نے ان کو اپنے نفسوں پر گواہ بنایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں

www.maktabah.org

ہوں قَالُوْا بَلٰی تو انہوں نے کہا کیوں نہیں اس کی پوشیدہ باتیں جو ظاہر ہیں اس کے خلاف ہیں تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا ہے اس قول سے علم ہوتا ہے جیسا کہ ان سے کہا گیا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں تو فرمایا کہ خدا نے اسے پیش کیا جب ان سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے اس کا جواب دیا تھا (بحار ج ۳ ص ۷۱، برھان ج ۲ ص ۵۱)

اس امت میں بلعم کی مثل

118.....سلیمان لبان کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کیا تم نے مغیرہ بن شعبہ کے مثل کسی کو دیکھا ہے تو میں نے عرض کیا نہیں تو فرمایا اس کی مثل اس بلعم کی سی ہے کہ اس کو اللہ نے اسم اعظم دیا تھا آتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ (آیت ۱۷۵) جس کو ہم نے اپنی آیات کا علم دیا تھا مگر وہ ان کی پابندی سے نکل بھاگا آخر کار شیطان اس کے پیچھے لگ گیا یہاں تک کہ وہ گمراہوں کی جماعت میں شامل ہو گیا (بحار ج ۵ ص ۳۱۳، برھان ج ۲ ص ۵۱، صافی ج ۱ ص ۶۲۶)

O.....وضاحت مغیرہ بن شعبہ بن عامر بن مسعود ثقفی کوفی صحابی ہے سنہ ۵۰ ہجری میں فوت ہوا اس وقت اس کی عمر ستر سال تھی عمر بن خطاب کے زمانہ میں بصرہ کے والی تھے اس نے اس کو معزول نہ کیا یہاں تک کہ اس نے زنا کیا تو اسے معزول کر دیا پھر کوفہ کا والی بنایا گیا یہاں تک کہ عمر قتل ہو گئے اور عثمان آ گئے پھر اس کو معزول کر دیا اور پھر معاویہ نے اسے کوفہ کا والی بنایا اور مرنے تک رہا (تنقیح المقال)

اسمائے حسنیٰ کا ذکر

119.....محمد بن ابوزید رازی کہتے ہیں کہ امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ جب تم پر کوئی مصیبت اترے تو ہمارے ذریعے سے اللہ سے مدد طلب کیا کرو کیونکہ خدا فرماتا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (آیت ۱۸۰) اور اللہ کے لئے بہترین نام ہیں تم اس کو انہی ناموں سے پکارو ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا خدا کی قسم وہ اسمائے حسنیٰ ہم ہیں جن کی معرفت کے بغیر کسی کی کوئی نیکی قبول نہیں کی جاتی ہے (بحار ج ۱۹ ص ۶۳، برھان ج ۲ ص ۵۲، صافی ج ۱ ص ۶۲۶)

ہدایت کرنے والے

120.....حمران کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ کہتے ہیں خدا فرماتا ہے وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ (آیت ۱۸۱) اور ہم نے ان میں ایک ایسا گروہ پیدا کیا جو حق کی طرف بلاتا ہے اور حق کا فیصلہ کرتا ہے تو فرمایا وہ ہم آئمہؑ ہیں (بحار ج ۷ ص ۱۲۰، برھان ج ۲ ص ۵۲، صافی ج ۱ ص ۶۲۸، اثبات الھداۃ ج ۳ ص ۵۰، مجمع البیان ج ۳ ص ۵۰۳)

121.....اور محمد بن عجلان نے کہا کہ فرمایا وہ ہم ہیں (مجمع البیان ج ۳ ص ۵۰۳)

122.....ابن صھبان بکری کہتے ہیں میں نے امیر المؤمنینؑ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس امت کے تہتر فرقے ہوں گے اور وہ سب کے سب جہنم میں داخل ہوں گے صرف ایک بچے گا پھر اس آیت کی تلاوت کی وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ (آیت ۱۸۱) اور ہم نے ان میں ایک ایسا گروہ پیدا کیا جو حق کی طرف بلاتا ہے اور حق کا فیصلہ کرتا ہے پس یہی اس امت کا گروہ نجات پائے گا (بحار ج ۸ ص ۲، برھان ج ۲ ص ۵۲، صافی ج ۱ ص ۶۲۸، مجمع البیان ج ۳ ص ۵۰۳)

123.....یعقوب بن زید کہتے ہیں کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ (آیت ۱۸۱) اور ہم نے ان میں ایک ایسا گروہ پیدا کیا جو حق کی طرف بلاتا ہے اور حق کا فیصلہ کرتا ہے فرمایا کہ یعنی یہ امت محمدیہ کا گروہ ہے (بحار ج ۸ ص ۲، برھان ج ۲ ص ۵۲، ۵۳، صافی ج ۱ ص ۶۲۸، مجمع البیان ج ۳ ص ۵۰۳)

علم غیب

124.....خلف بن حماد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ (آیت ۱۸۸) اگر میں غیب سے باخبر ہوتا تو میں بہت سے فائدے اپنے لئے حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ ہوتا فرمایا کہ اس سے مراد فقر ہے غیب کے متعلق ذاتی طور پر کوئی نہیں جانتا مگر جسے اللہ منتخب کر کے غیب کے بارے میں اطلاع کر دے کیونکہ نبیؐ اور آئمہؑ اللہ کے عطا کردہ علم سے غیب

www.sabookpdf.com

جانتے ہیں مگر اس کے باوجود اس کا اظہار نہیں کرتے رسولؐ خدا کے بعد آئمہؑ وہ چیزیں جانتے ہیں جن کا عام لوگ علم نہیں رکھتے اور اللہ جس قدر ان کو علم عطا کرتا وہ اتنا ہی جانتے ہیں (بحار ج ۷ ص ۳۰۰، برہان ج ۲ ص ۵۳، صافی ج ۱ ص ۶۳۱)

125.....زرارہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے میں نے سنا اس آیت کے متعلق فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا (آیت ۱۹۰) پھر جب خدا نے ان کو صالح فرزند عطا کیا تو وہ اس عنایت پر دوسروں کو شریک ٹھہرانے لگے فرمایا وہ آدم وحوا ہیں بے شک انہوں نے شرک اطاعت میں کیا اور عبادت میں انہوں نے شرک نہیں کیا اور دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے عبادت میں کوئی شرک نہیں کیا (بحار ج ۵ ص ۶۹، برہان ج ۲ ص ۵۵، صافی ج ۱ ص ۶۳۱، مجمع البیان ج ۳ ص ۵۱۰)

○.....وضاحت: یہاں جَعَلَا کا فاعل اولاد آدم وحوا ہے نہ کہ دونوں خود اور تثنیہ کا صیغہ اس لئے ہے کہ اولادِ آدم دو قسموں پر تھی مذکر و مؤنث یعنی اولاد آدم کے مردوں وعورتوں کے ہر دو صنف خدا کی نافرمانی کرنے اور شرک کے ظلم سے آلودہ ہونے میں برابر ہیں جب کسی کو اللہ بیٹا عطا کرتا ہے تو کئی لوگ آج بھی یہ کہتے ہیں کہ ہمیں فلاں پیر صاحب نے لڑکا عطا کیا ہے یہ مشرکانہ حرکات ہیں اس سے مراد ان ہی جیسے لوگ ہیں چاہے وہ سابق زمانہ میں گزرے ہیں چاہے وہ موجودہ دور میں ہیں اور اس سے مراد ان آدم وحوا کی نسل سے آنے والے ایسے ہی لوگ ہیں آدم خود نبی تھے اور معصوم تھے اس لئے ان سے شرک کا ظاہر ہونا درست نہیں اور نہ ہی انہوں نے شرک کیا ہے

درمیانی راستہ

126.....حسین بن علی بن نعمان کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے رسولؐ خدا سے ادب کے بارے میں فرمایا اے محمدؐ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (آیت ۱۹۹) آپ درگزر کا راستہ اختیار کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی کریں فرمایا کہ اس سے درگزر کریں اور وہ راستہ اختیار کریں جو واضح اور آسان ہو اور عفو سے مراد درمیانی راستہ ہے (برہان ج ۲ ص ۵۵، صافی ج ۱ ص ۶۳۲)

127.....عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے بارے میں خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ (آیت ۱۹۹) آپ درگزر کا راستہ اختیار کریں اور نیکی کا حکم دیں تو فرمایا اس سے مراد ولایت ہے وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (آیت ۱۹۹) تو فرمایا اس میں ولایت سے انکار مراد ہے (بحار ج ۷ ص ۱۲۹، برہان ج ۲ ص ۵۵)

احتیاط کرنے والے

128.....زید بن ابواسامہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے اس آیت کے بارے میں پوچھا اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ (آیت ۲۰۱) جو لوگ اہل تقوی ہیں جب کبھی ان کو شیطان کے اثر سے برے خیال آتے ہیں تو وہ فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں اور حقائق کو دیکھنے لگ جاتے ہیں فرمایا وہ گناہوں سے بچ جاتے ہیں اور خدا کی عبادت کرنے لگ جاتے ہیں اور ہر حالت میں خدا کا ذکر کرتے ہیں (بحار ج ۱۵ ص ۹۵، برہان ج ۲ ص ۵۶، صافی ج ۱ ص ۶۳۳)

www.sabookpdf.com

129.....علی بن ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے بارے میں سوال کیا اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ (آیت ۲۰۱) جب کبھی اہل تقوی کو شیطان چھو جائے تو وہ خدا کا ذکر کرتے ہیں اور حقائق کو دیکھنے لگتے ہیں یہ طائف کیا ہے فرمایا وہ مس کرنا ہے جب وہ بندے کو مس کرتا ہے تو پھر وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے اور گناہ کو ترک کر دیتا ہے (بحار ج ۱۵ ص ۹۵، برہان ج ۲ ص ۵۶، صافی ج ۱ ص ۶۳۳)

130.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ امامؑ نے فرمایا کہ وہ شخص جو گناہ کی طرف جانے لگے تو فوراً وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے اور وہ اس گناہ سے بچ جاتا ہے (بحار ج ۱۵ ص ۹۵، برہان ج ۲ ص ۵۶، صافی ج ۱ ص ۶۳۳)

قرأت قرآن

131.....زرارہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ (آیت ۲۰۴) جب قرآن

پڑھا جائے یعنی جب امام جماعت کے پیچھے نماز پڑھو تو فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آیت ۲۰۴) تو اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے (بحار ج ۱۸ ص ۶۱۵، ۶۱۶، برہان ج ۲ ص ۵۷)

132..... زرارہ کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ اگر اخفاتی نماز میں پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھے تو قرأت نہ کرے بلکہ ذکر خدا آہستہ آہستہ زبان پر جاری کرے یعنی تسبیح پڑھتا رہے (بحار ج ۱۸، ص ۶۱۵، ۶۱۶، برہان ج ۲ ص ۵۷)

133..... ابوکہمس کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک دفعہ امیر المؤمنینؑ نماز پڑھ رہے تھے تو ان کے پیچھے ابن الکوا نے کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھی لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اگر یہ شرک کریں گے تو ان کے عمل حبط ہوں گے اور وہ خسارہ پانے والوں سے ہوں تو علیؑ نے خاموش ہو کر یہ آیت سنی تھی (بحار ج ۱۸ ص ۶۱۵، ۶۱۶، برہان ج ۲ ص ۵۷، مجمع البیان ج ۳ ص ۵۱۵)

134..... زرارہ کہتے ہیں دونوں میں سے امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ فرشتہ تو وہی لکھتا ہے جو وہ سنتا ہے جبکہ اللہ فرماتا ہے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً (آیت ۲۰۵) اور آپ اپنے رب کو دل میں تضرع اور خوف کے ساتھ یاد کرو فرمایا اس دل کے خوف والے ذکر کے ثواب کا خدا علاوہ کسی کو علم نہیں ہے اس کی عظمت اللہ ہی جانتا ہے اور فرمایا کہ جب کوئی پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھے تو وہ خاموش ہو کر اس کو سنے اور دل میں تسبیح پڑھتا رہے (بحار ج ۱۸ ص ۳۴۹، برہان ج ۲ ص ۵۷، صافی ج ۱ ص ۶۳۵)

تضرع وخوف اور دعا

135..... ابراہیم بن عبدالحمید کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ (آیت ۲۰۵) تم اپنے رب کا دل ہی دل میں ذکر کرو یعنی خشوع قلب اور اس کے عذاب کے خوف سے دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ (آیت ۲۰۵) ہلکی سی آواز سے پڑھے یعنی قرأت دھیمی آواز سے کرے بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (آیت ۲۰۵) صبح اور شام کے وقت یعنی صبح کے وقت اور شام کے وقت یاد کرنا مراد ہے (بحار ج ۱۸ ص ۳۴۹، برہان ج ۲ ص ۵۷، صافی ج ۱ ص ۶۳۵)

136..... حسین بن مختار کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (آیت ۲۰۵) اور جب اپنے رب کو دل ہی دل میں تضرع اور خوف کے ساتھ صبح وشام یاد کریں تو فرمایا شام کے وقت یہ دعا پڑھو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے میں نے عرض کیا بِيَدِهِ الْخَيْرُ فرمایا ہاں اس کے ہاتھ میں خیر ہے لیکن دعا کو اسی طرح پڑھو جیسا کہ میں نے تجھ سے بیان کیا ہے اور اس کو دس دفعہ پڑھنا چاہیے اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِيْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ دس دفعہ پڑھو جب سورج طلوع ہو رہا ہو اور دس دفعہ پڑھو جب سورہ غروب ہو رہا ہو (بحار ج ۱۸، ص ۴۹۱، برہان ج ۲ ص ۵۷ صافی ج ۱ ص ۶۳۵)

137..... محمد بن مروان کہتے ہیں کہ ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (آیت ۲۰۰) تو اللہ کی پناہ مانگو بے شک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اس شیطان سے جو رجیم ہے اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اس شخص نے کہا وہ فرض نماز میں بھی پڑھ سکتے ہیں تو فرمایا ہاں اسے فرض نماز میں بھی پڑھ سکتے ہو وہ محدود ہے اس سے فرمایا سورج کے طلوع ہونے سے پہلے دس دفعہ پڑھو اور سورج غروب ہونے سے پہلے دس دفعہ پڑھو اور اگر اس وقت نہ پڑھ سکو تو پھر رات اور دن کے وقت جب بھی موقع ملے تو اسے پڑھ لیا کرو (بحار ج ۱۸، ص ۴۹۱، برہان ج ۲ ص ۵۷، صافی ج ۱ ص ۶۳۵)

www.shiabookspdf.com

سورہ انفال.....پ9

1.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ جو شخص سورہ برأۃ (توبہ) اور سورہ انفال ہر مہینے تلاوت کرے گا تو اس کے دل میں کبھی نفاق داخل نہ ہوگا اور وہ امیر المؤمنینؑ کا حقیقی شیعہ ہوگا اور وہ قیامت کے دن جنت کے دسترخوان پر شیعوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے گا یہاں تک کہ لوگ حساب سے فارغ ہو جائیں (بحار ج۱۹ ص۶۹، برہان ج۲ص۵۸، مجمع البیان ج۳ص۵۱۶، صافی ج۱ص۷۴۲)

2.....اور دوسری روایت میں ہے کہ ہر مہینے میں اس کے دل میں کبھی نفاق پیدا نہ ہوگا اور وہ امیر المؤمنینؑ کے حقیقی شیعوں سے ہوگا (برہان ج۲ص۵۸)

3.....محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ سورہ انفال میں اضافی مال کا ذکر بھی ہے (بحار ج۲۰ص۵۴، مجمع البیان ج۱ص۵۱۶،) (حدیث میں اس طرف اشارہ اور احتمال ہے کہ اس سورہ میں خمس کا ذکر ہے اور یہ ذی القربیٰ کا حصہ ہے)

مال انفال کا ذکر

4.....حریز کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ سے انفال کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس علاقے کے لوگ ہلاک ہو جائیں یا علاقہ چھوڑ کر چلے جائیں اور اس اضافی مال سے نصف لوگوں کے لئے ہے اور نصف رسولؐ خدا کے لئے ہے (بحار ج۲۰،ص۵۴، برہان ج۲ص۶۱، وسائل ج۲)

5.....زرارہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا انفال وہ ہے جس کے حصول کے لئے اونٹ اور گھوڑے نہ دوڑائے گئے ہوں (بحار ج۲۰ص۵۴، برہان ج۲ص۶۱، وسائل ج۱۲ابواب انفال)

6.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ سے انفال کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ وہ علاقہ جس کے رہنے والے مر جائیں یا علاقہ چھوڑ کر چلے جائیں تو اللہ اور اس کے رسولؐ کی ملکیت ہے (بحار ج۲۰ص۵۴، برہان ج۲ص۶۱، وسائل ج۱۲ابواب انفال)

www.sabookpdf.com

7.....محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے سنا انہوں نے فرمایا بے شک اضافی مال اور انفال سے مراد یہ ہے وہ غیر آباد شہر جس کے رہنے والے لوگ اسے چھوڑ کر چلے جائیں اور خون نہ بہایا گیا ہو یا وہ زمین جو کسی مصالحت سے ملے اور کوئی قوم وہ زمین خود ہی دے دے، جو زمین خراب اور ویران ہو یا وادیوں کے بطون یہ سب کے سب انفال میں شامل ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی ملکیت ہیں اور اللہ کا حصہ بھی رسولؐ خدا کا حصہ ہے وہ جہاں چاہیں خرچ کریں اور وہ رسولؐ خدا کے بعد امامؑ ہے جو جہاں چاہے اسے خرچ کرے (بحار ج۲۰ص۵۴، برہان ج۲ص۶۱، وسائل ج۱۲ابواب انفال باب۱)

8.....بشیر دھان کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ بے شک ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا اور یہ لوگوں کے لئے نہیں ہے اور ہمارے لئے صفو المال اور انفال ہے اور اس کا ذکر قرآن میں موجود ہے (بحار ج۲۰ص۵۴، برہان ج۲ص۶۱، وسائل ج۱۲ابواب انفال)

9.....ابوابراہیم کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ سے انفال کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا وہ زمین جس کا کوئی مالک نہ ہو وہ انفال ہو اور ہمارا مال ہے (بحار ج۲۰ص۵۴، برہان ج۲ص۶۱، وسائل ج۱۲ابواب انفال)

10.....ابواسامہ بن زید کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ سے انفال کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ وہ تمام ویران غیر آباد زمینیں ہیں اور وہ زمینیں جن کے حصول کے لئے اونٹ اور گھوڑے نہ دوڑائے گئے ہوں اور دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے جس پر رسولؐ خدا نے غلبہ پایا ہو (بحار ج۲۰ص۵۴، برہان ج۲ص۶۱، وسائل ج۲)

11.....ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام محمد باقرؑ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا انفال ہمارا مال ہے تو عرض کیا کہ انفال کون سی چیزوں میں ہے تو فرمایا اس میں سے معادن ہیں اور وہ کثیر درخت جن سے فائدہ حاصل ہوتا ہے اور وہ زمین جو کسی کی ملکیت نہ ہو اور وہ زمین جو کوئی چھوڑ جائے وہ ہماری ہے (بحار ج۲۰ص۵۵، برہان ج۲ص۶۱،۶۲، وسائل ج۱۲ابواب انفال)

12.....اور دوسری روایت میں ہے کہ ابان بن تغلب کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس مرنے والے کا کوئی ولی اور وارث نہ ہو تو اس آیت میں ہے يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (آیت۱) لوگ آپؐ سے انفال کے بارے میں پوچھتے ہیں تو آپ کہہ دیں کہ انفال اللہ اور رسولؐ کی ملکیت ہے (بحار ج۲۰ص۵۵، برہان ج۲ص۶۱، وسائل ج۱۲ابواب انفال باب۱)

13.....اور دوسری روایت میں ہے ابن سنان کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس شہر کے لوگ شہر چھوڑ کر چلے جائیں اور مر جائیں اور خراب شہر چھوڑ دیں وہ زمین اللہ اور رسولؐ کی ملکیت ہے (بحار ج ۲۰ ص ۵۵، برھان ج ۲ ص ۶۱، وسائل ج ۱۲ ابواب انفال باب ۱)

14.....ایک اور روایت میں ابن سنان اور حلبی کہتے ہیں کہ امامؑ نے فرمایا اگر کوئی مر جائے اور اس کا کوئی وارث اور ولی نہ ہو تو وہ بھی انفال میں شامل ہے (بحار ج ۲۰ ص ۵۵، برھان ج ۲ ص ۶۱، وسائل ج ۱۲ ابواب انفال باب ۱)

15.....ایک اور روایت میں ہے زرارہ کہتے ہیں کہ امامؑ نے فرمایا وہ شہر جو خراب ہو جائیں اور ان کے رہنے والے وہ زمینیں چھوڑ کر چلے جائیں اور ان پر اونٹ اور گھوڑے نہ دوڑائے گئے ہوں وہ انفال ہے جو اللہ اور رسولؐ کا ہے (بحار ج ۲۰ ص ۵۵، برھان ج ۲ ص ۶۱، وسائل ج ۱۲ ابواب انفال باب ۱)

16.....ثمالی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا آپؑ نے فرمایا جو غلام کا مال ہے وہ امامؑ کا مال ہے اور یہ اضافی مال ہے اور انفال ہے اور اس طرح کی دوسری اشیاء بھی ہیں (بحار ج ۲۰ ص ۵۵، برھان ج ۲ ص ۶۱، وسائل ج ۱۲ ابواب انفال باب ۱)

17.....اور ایک دوسری روایت میں ہے ثمالی کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا کے متعلق سوال کیا يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ (آیت ۱) لوگ آپؐ سے انفال کے متعلق سوال کرتے ہیں تو فرمایا جو مال غلام کا ہے وہ مال امام کا ہے (بحار ج ۲۰ ص ۵۵، برھان ج ۲ ص ۶۱، وسائل ج ۱۲ ابواب انفال باب ۱)

18.....سماعہ بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے انفال کے متعلق سوال کیا تو فرمایا ہر خراب اور برباد زمین یا وہ چیز جو کسی کی مملوک کے پاس ہو یہ خاص امامؑ کے لئے ہے اس میں لوگوں کا کوئی حصہ نہیں ہے پھر فرمایا اس میں ایک بحرین بھی ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے اونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے گئے (بحار ج ۲۰ ص ۵۵، برھان ج ۲ ص ۶۱، وسائل ج ۱۲ ابواب انفال باب ۱)

19.....بشیر دھان کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس ذکر کیا کہ غنیمت کے مال کا اہل کون ہے تو فرمایا وہ ہمارے ساتھ محبت کرنے والے کے لئے ہے جو لوگوں سے ہے وہ صلہ رحمی ہے اور لوگوں نے ہم سے قطع رحم کیا ہے اور وہ جانتے ہیں

ہم سے لوگوں نے اسے ناپسند کیا اور وہ حق ہے وَاَنَّ اللّٰهِ اتَّخَذَ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ اور بے شک محمدؐ جو اللہ کے عبد ہیں ان کے لئے اخذ کیا اس سے پہلے کے رسولوں سے اور علیؑ عبد نصح اللہ کے لئے ہے اللہ ان سے محبت کرتا ہے اور اللہ نے اپنی کتاب میں اس مال فی اور انفال کو فرض کیا ہے اور ہم وہ قوم ہیں کہ جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور بے شک تمہیں ہمیں دینا چاہیے اور ان کو تکلیف جہالت سے نہیں دیتے اور رسولؐ خدا نے فرمایا مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهٗ اِمَامٌ يَاْتَمُّ بِهٖ فَمِيْتَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ جو مر گیا اور اس کا امام نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرا تمہارا عمل ان کی اطاعت کرنا ہے تم نے اصحاب علیؑ کو دیکھا ہے (بحار ج ۲۰ ص ۵۵، برھان ج ۲ ص ۶۲، وسائل ج ۱۲ ابواب انفال)

20.....ثمالی کہتے ہیں امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے متعلق يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ (آیت ۱) لوگ آپؐ سے انفال کے متعلق سوال کرتے ہیں فرمایا جس زمین کا کوئی مالک نہ ہو وہ امام کے لئے ہے میں نے عرض کیا اس میں سے دینا اپنے ہاتھ سے ان کی اولاد کو ان کی عورتوں کو ان کے قرابت داروں کو ان کے اشراف کو یہاں تک کہ جو بالغ ہو گئے ہوں فرمایا اس کے لئے اس کے متعلق کوئی قول نہیں ہے مگر کہا گیا ہے کہ اس میں یہاں تک کہ اس سے دینا ہے جب تمہارے پاس سو درہم ہوں (اگر درہم ہوں گے تو اس میں سے دینا ہوگا) اور ہزار ہوں گے تو دینا ہوگا پھر فرمایا یہ ہمیں اس میں سے دینا ہے یا اس کے علاوہ بغیر حساب کے ہے (بحار ج ۲۰ ص ۵۵، برھان ج ۲ ص ۶۲، وسائل ج ۱۲ ابواب انفال باب ۱)

21.....داؤد بن فرقد کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ رسولؐ خدا نے فرات سے سیراب ہونے والی زمین سے متعلق علیؑ سے کہا اسے الگ کر دو تو انہوں نے الگ کر دیا فرمایا ہاں اور جو فرات سے سیراب ہو وہ انفال ہے وہ جو اکثر فرات سے سیراب ہوتا ہے میں نے عرض کیا اور انفال کیا ہے تو فرمایا ہر وہ چیز جو زمین سے حاصل ہو اور جو پہاڑوں سے حاصل ہو درخت وغیرہ اور کانیں اور ہر وہ زمین جس میں گھوڑے نہ دوڑائے گئے ہوں اور ہر وہ زمین جس کے رہنے والے ہلاک ہو گئے ہوں یا جلاوطن کر دیئے گئے ہوں اور وہ چیز جو کسی مملوک کے پاس ہو وہ تمام زمینیں امامؑ کے لئے ہیں (بحار ج ۲۰ ص ۵۵، برھان ج ۲ ص ۶۲، وسائل ج ۱۲ ابواب انفال باب ۱)

22.....ابومریم انصاری کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کے متعلق پوچھا يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ (آیت ۱) تو فرمایا انفال اللہ اور اس کے رسولؐ کیلئے ہے اور فرمایا اللہ کا حصہ اور اس کے رسولؐ کا حصہ ہے میں نے عرض کیا اللہ کا

www.shiabooks.pdf.com

حصہ کس کا ہے تو فرمایا وہ مسلمانوں کیلئے ہے (بحار ج ۲۰ ص ۵۵، برھان ج ۲ ص ۶۲، وسائل ج ۱۲ ابواب انفال باب ۱)

23.....محمد بن یحیی خثعمی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر میں وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ (آیت ۷) اور جب خدا تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ دو گروہوں میں سے ایک گروہ کو تمہارے ہاتھ دے گا اور تم چاہتے تھے تو فرمایا کہ یہ چاہتے تھے کہ ان کو قتل کیا جائے (صافی ج ۱ ص ۶۳۸، برھان ج ۲ ص ۶۸)

24.....جابر کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی یُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ (آیت ۷) جبکہ خدا چاہتا تھا کہ وہ اپنے کلمات سے حق کو ثابت کرے اور کافروں کی جڑ کو کاٹ دے تو آپؑ نے فرمایا کہ اس کی ایک باطنی تفسیر بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یُرِيْدُ اللّٰهُ سے مراد یہ ہے کہ اللہ ایک چیز کو واقع کرنا چاہتا ہے جو ابھی تک ظاہر نہ ہوئی ہو اور وہ چیز يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وہ اپنے کلمات کے ذریعہ حق کو ثابت کر دے یہ ہے یعنی حق آل محمدؐ کو ثابت کردے اور بِكَلِمٰتِهٖ اور کلمات سے باطنی مطلب یہ ہے کہ اس سے مراد علیؑ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ حق کو ثابت کرے یعنی یہ آل محمدؐ کا حق ہے کہ وہ قائمؑ آل محمدؐ کے ظہور کے وقت ثابت کردے گا اور باطل کو الگ کردے گا یعنی قائمؑ جب قیام کریں گے تو بنی امیہ کا باطل ہونا واضح کردے گا اور ایسے ہی خدا فرماتا ہے حق کو ثابت کردے گا اور باطل کو باطل کردے گا اور اگرچہ یہ مجرمین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو (بحار ج ۷ ص ۱۲۷، برھان ج ۲ ص ۶۸، اثبات الھداہ ج ۷ ص ۹۸)

25.....جابر کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا کہ خدا فرماتا ہے وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ (آیت ۱۱) اور وہ آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تھا تاکہ تمہیں پاک کردے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کردے اور تاکہ تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور تمہیں ثابت قدم رکھے اس کی باطنی تفسیر کیا ہے آپؑ نے فرمایا آسمان سے مراد محمد رسول اللہ ہیں اور بارش کے پانی سے مراد حضرت علیؑ ہیں کیونکہ اللہ نے علیؑ کو رسولؐ خدا سے ہی

بنایا ہے اور یہ خدا کا قول ہے مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ اور اس کی محبت دلوں کو پاک کرتی ہے اور خدا فرماتا ہے وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ اور تم سے شیطانی نجاست کو دور کرتی ہے اور دلوں کو مضبوط کرتی ہے اور يَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ (آیت ۱۱) تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور تمہیں ثابت قدم رکھے اس سے مراد علیؑ ہیں اور اس سے دل مضبوط ہوتے ہیں اور علیؑ کی ولایت سے عقیدہ کی مضبوطی ہوتی ہے (برھان ج ۲ ص ۶۹)

26.....محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سوال کیا اس آیت کی تفسیر کیا ہے وَاِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ (آیت ۱۲) اور جب تمہارا پروردگار ملائکہ کو وحی کر رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں فرمایا اس سے مراد الہام ہے (برھان ج ۲ ص ۶۹)

27.....ایک شخص نے کہا امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے اس قول کے متعلق وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ (آیت ۱۱) اور تمہیں پاک کردے اور شیطانی نجاست تم سے دور کردے فرمایا کہ ہم پر شیطان غلبہ نہیں پا سکتا اور لوگوں کی طرح ہمارے دلوں میں بے شک داخل نہیں ہو سکتا (برھان ج ۲ ص ۶۹، بحار ج ۶ ص ۳۶۷)

28.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے اپنے آباء سے نقل کیا ہے کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا بارش کا پانی پیا کرو کیونکہ یہ بدن کو صاف کرتا ہے اور بیماریوں کو دور کرتا ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ بِهٖ الْاَقْدَامَ (برھان ج ۲ ص ۶۹، بحار ج ۶ ص ۳۶۷)

29.....زراہ کہتے ہیں کہ دونوں اماموں میں سے ایک سے پوچھا کہ زبیر جنگ بدر میں شریک نہیں تھا تو فرمایا ہاں لیکن وہ جنگ جمل سے الگ ہو گیا تھا اور مولا علیؑ کے لشکر سے اُس نے جنگ کی تھی۔ اور وہ ہلاک ہو گیا اگر زبیر اپنے مخالفین کو مسلمان نہ سمجھتا تھا تو اس نے میدان سے پیٹھ پھیر کر خدا کے احکام کی خلاف ورزی کی تھی۔

(برھان، ج ۲، ص ۷۰۔ بحار، ج ۸ ص ۱۵۲۔ صافی، ج ۱، ص ۶۵۳)

حضرت علیؑ کی جنگ نہ کرنے کی وجہ

30.....ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے کسی نے پوچھا کہ امیر المؤمنینؑ نے اپنے سیاسی مخالفوں سے جنگ کیوں نہ کی تو آپؑ نے فرمایا جنگ کے لئے لشکر کی ضرورت ہوتی ہے امیر المؤمنینؑ کس طرح جنگ کرتے جبکہ ان کے ساتھ تین آدمی تھے تو کس

www.shiabookspdf.com

طرح جنگ کرتے تم نے اللہ کا فرمان نہیں سنا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا اِلٰی وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ (آیت ۱۵،۱۶) اے ایمان والو جب تم لشکر کی صورت میں کفار سے مقابلہ کرو اس کے بعد امیر المؤمنینؑ کس طرح جنگ کر سکتے تھے اور بے شک اس دن ان کے ساتھ صرف تین مؤمنوں کے علاوہ کوئی نہ تھا (بحار ج ۸ ص ۱۵۲، برہان ج ۲ ص ۶۹)

31.....ابو اسامہ زید شحام کہتے ہیں میں نے ابوالحسنؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں لوگ کہتے ہیں کہ کس چیز نے علیؑ کو اپنے حق کے لئے لڑنے سے منع کیا جبکہ ان کا حق تھا آپؑ نے فرمایا بے شک اللہ کسی ایک کو بھی اس کی برداشت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا مگر کسی نبی کو جیسا کہ خدا فرماتا ہے قَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کے لئے اللہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اور اس کے علاوہ فرماتا ہے اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ (آیت ۱۶) سوائے اس کے کہ لڑائی سے کترا کے جاتا ہو یا دوسرے گروہ کے پاس جگہ لینا مقصد ہو اور اگر علیؑ کسی کے پاس لڑنے کے لئے جاتے پھر فرمایا اگر جعفرؑ اور حمزہؓ زندہ ہوتے تو یہی دو آدمیوں باقی ہوتے فرمایا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ (آیت ۱۶) سوائے اس کے کہ لڑائی سے کترا کے جاتا ہے یا دوسرے گروہ کے پاس جگہ لینا مقصد ہو متطرد تھے یعنی چلنے سے کیا کوئی ساتھ چلے گا یہ ان کی کراہت کا باعث تھا اَوْ مُتَحَیِّزًا یعنی یا اصحاب کے پاس جاتے ھزیمت کے علاوہ اور ان کے پاس جاتے یہاں تک کہ صف اصحابہ میں یہ جواز پیدا ہوتا فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ (آیت ۱۶) اور وہ ضرور غضب خدا میں گرفتار ہوگا (برہان ج ۲ ص ۷۰، بحار ج ۸ ص ۱۵۲، صافی ج ۱ ص ۶۵۳)

رسولؐ خدا کا کنکریاں مارنا

32.....محمد بن کلیب اسدی کہتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی (آیت ۱۷) آپؑ نے کنکریاں نہیں پھینکیں جو آپؐ نے پھینکی

ہیں وہ کنکریاں اللہ نے پھینکی ہیں تو آپؑ نے فرمایا کہ علیؑ کنکریاں اٹھا کر رسولؐ خدا کو دیتے اور آپؐ ان کی طرف پھینکتے تھے (برہان ج ۲ ص ۷۰، بحار ج ۶ ص ۴۶۷، صافی ج ۱ ص ۶۵۴)

33.....اور دوسری روایت کے آخر میں ہے کہ علیؑ مٹھی بھر کر مٹی اٹھا کر دیتے تھے اور آپ پھینکتے تھے (برہان ج ۲ ص ۷۰، بحار ج ۶ ص ۴۶۷)

34.....عمرو بن ابو مقدام کہتے ہیں کہ علیؑ بن حسینؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا کو علیؑ بن ابی طالبؑ مٹی کی کنکریاں اٹھا کر دیتے تھے اور رسولؐ خدا یہ مشرکین کے منہ پر مارتے تھے اس لئے اللہ فرماتا ہے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی آپؐ نے کنکریں نہیں پھینکیں جو آپؐ نے پھینکی ہیں وہ ہم نے پھینکی ہیں (برہان ج ۲ ص ۷۰، بحار ج ۶ ص ۴۶۷، صافی ج ۱ ص ۶۵۴)

انسان کے دل کے درمیان رکاوٹ

35.....حمزہ بن طیار کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ (آیت ۲۴) انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے فرمایا بعض اوقات انسان کے کان اور آنکھ اور اس کی زبان اور اس کے ہاتھ اس کے لئے شک پیدا کر دیتے ہیں پھر وہ اس سے اس غلط فعل کے کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں اور انسان کا نفس اسے انجام دینے کے لئے یہ غلط کام کرتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کا دل اس سے مطمئن نہیں ہوتا اور اس کے فعل پر وہ تیار نہیں ہوتا اس لئے انسان کا دل باطل کو حق ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا (بحار ج ۱۵ ص ۳۸، برہان ج ۲ ص ۷۱، صافی ج ۱ ص ۶۵۵)

36.....اور ہشام کی روایت میں ہے کہ آپؑ نے فرمایا اللہ اس کے اور انسان کے درمیان حائل ہو جاتا ہے کہ وہ باطل کو حق نہیں کہتا (بحار ج ۱۵ ص ۳۸، ۳۹، برہان ج ۲ ص ۷۱، صافی ج ۱ ص ۶۵۵)

37.....حمزہ بن طیار کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ (آیت ۲۴) اور یہ جان لو کہ ضرور اللہ آدمی کے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے کہ اس کی آنکھ اور اس کے کان اور اس کی زبان اور اس کے ہاتھ اس کے لئے شک پیدا کر دیتے ہیں اور اسے یہ کام نہیں کرنے دیتے اور بے شک اس کے اس شک میں اسے

www.kitaboSunnat.com

تیار نہیں ہونے دیتے اور اس کا دل اس سے انکار کرتا ہے کہ وہ یہ فعل انجام دے اور اسے حق ہرگز ثابت نہیں ہونے دیتے (برھان ج۱۵ص۳۹، برھان ج۲ص۷۱، صافی ج۱ص۶۵۶)

38..... جابر کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا یہ وہ چیز ہے کہ جب آدمی کے دل میں اس کی آنکھ اس کے کان شبہ پیدا کرتے ہیں تو اس کے عمل کرنے سے اس کا نفس اسے دوسری طرف کرتا ہے اور بے شک یہ حیلہ اس کے اور اس کے دل کے درمیان ہوتا ہے وہ اسے دوسری طرف لے جاتا ہے (بحار ج۱۵ص۳۹، برھان ج۲ص۷۱، صافی ج۱ص۶۵۹)

39..... یونس بن عمار کی روایت میں ہے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اسے اس کا دل حق کو کبھی باطل نہیں ہونے دیتا اور نہ ہی اس کا دل باطل کو حق ہونے دیتا ہے (بحار ج۱۵ص۳۹، برھان ج۲ص۷۱، صافی ج۱ص۶۵۶)

فتنہ کا آغاز

40..... عبدالرحمٰن بن سالم کہتے ہیں اس قول خدا کے بارے وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً (آیت۲۵) اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو خصوصیت کے ساتھ ان ہی لوگوں پر نہ آپڑے جو تم میں سے ظالم ہیں تو فرمایا کہ لوگوں میں رسولؐ خدا کی رحلت کے بعد فتنہ شروع ہو گیا یہاں تک کہ لوگوں نے علیؑ کو چھوڑ دیا اور ان کے غیر کی بیعت کر لی اور یہ فتنہ تھا جو ان میں شروع ہوا جبکہ رسولؐ خدا نے اس کا حکم دیا تھا کہ وہ علیؑ کا اتباع کریں اور ان کے اوصیاء کا اتباع کریں جو آل محمدؐ سے ہیں (برھان ج۲ص۷۲، صافی ج۱ص۶۵۶)

41..... اسماعیل سری نے بھی یہی روایت کیا ہے (برھان میں صیقل سے روایت ہے کہ اس نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کیا ہے) وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً (آیت۲۵) اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو خصوصیت کے ساتھ ان ہی لوگوں پر نہ آپڑے جو تم میں سے ظالم ہیں تو فرمایا اس کی خبر دی گئی ہے

(برھان ج۲ص۷۲)

42..... زرارہ وحمران ومحمد بن مسلم کہتے ہیں دونوں اماموں میں سے ایک امام نے امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک دفعہ قریش جمع ہوئے اور ہر خاندان سے ایک آدمی لیا پھر سب دارالندوہ میں جمع ہو گئے کہ اس امر میں مل کر مشورہ

کریں کہ رسولؐ خدا کے ساتھ کیا کرنا چاہیے تو اس نے کہا کہ مجھے بھی اندر آنے دو تو ان لوگوں نے پوچھا کہ تم کون ہو تو اس نے کہا کہ میں قبیلہ بنی مضر کا ایک آدمی ہوں بوڑھا تجربہ کار ہوں میں اس معاملے میں تمہیں بہت بہتر رائے دوں گا پھر سب مکان میں بیٹھ گئے اور مشورہ کرنے لگے اور یہ شیخ خاموش بیٹھا رہا یہاں تک کہ ان کی رائے اس امر پر یہ قرار پائی کہ رسولؐ خدا کو اس شہر سے نکال دینا چاہیے تو اس وقت اس بوڑھے نے کہا نہیں تمہاری یہ رائے درست نہیں ہے اگر تم نے ان کو نکال دیا تو یہ بہت سے آدمیوں کو جمع کر کے تم سے لڑے گا یہ سن کو سب نے اس بوڑھے کی رائے سے اتفاق کیا اور مان لیا کہ ان کو نکالنا نہ چاہیے پھر دوبارہ مشورہ کیا اور اس میں یہ قرار پایا کہ رسولؐ خدا کو قید کر لیا جائے تو اس بوڑھے نے کہا کہ تمہاری یہ رائے بھی ٹھیک نہیں ہے کہ اگر تم نے اس طرح کیا تو وہ بڑی میٹھی زبان والے ہیں وہ تمہارے بیٹوں اور تمہارے غلاموں کو اپنا طرفدار بنا لے گا اور جب کسی شخص کو اس کا بھائی اور یا اس کا بیٹا اور اس کی زوجہ چھوڑ دے تو اس کے لئے زندگی کا کیا مزہ رہ جائے گا اس کی رائے تو بہت سے لوگوں نے مان لی پھر سب نے مشورہ کیا اور تیسری مرتبہ یہ اس امر پر متفق ہو گئے کہ رسولؐ خدا کو قتل کر دیں اور اگر اس طرح ہر قبیلہ سے ایک جوان شمشیر چلانے والا آئے اور سب ایک مرتبہ ہی رسولؐ خدا پر کعبہ کے قریب حملہ کریں یہ بیان کر کے آپؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اِلٰى آخر الآیۃ (آیت۳۰) اور جب کافر آپؐ کے خلاف چال چل رہے تھے کہ تمہیں قید کر لیں یا قتل کر دیں یا نکال دیں وہ تو اپنی چال چل رہے تھے اور خدا بدلا لینے پر آمادہ تھا اور اللہ سب سے بہتر بدلا لینے والا ہے (بحار ج۶ ص۴۱۵، برھان ج۲ص۷۸، صافی ج۱ص۶۵۸)

43..... زرارہ وحمران کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ (آیت۳۰) اور اللہ بہترین بدلا لینے والا ہے فرمایا کہ قریش نے رسولؐ خدا کو بہت تکلیفیں دی تھی یہاں تک کہ ایک دن آپؐ سجدہ کی حالت میں تھے کہ ایک کافر نے اونٹ کی اوجھری لا کر آپؐ کی پشت پر ڈال دی جس کی وجہ سے آپؐ سر نہیں اٹھا سکتے تھے پھر آپؐ کی بیٹی آئی اور اس نے آپؐ کے اوپر سے اوجھری اٹھالی پھر اس کے بعد اللہ نے آپؐ کی مدد کا ارادہ کر لیا اور جنگ بدر میں جبکہ آپؐ کے ساتھ بہت کم آدمیوں کا لشکر تھا اور اس میں گھوڑا سوار صرف ایک شخص تھا تو اللہ نے آپؐ کو اس دن فتح نصیب کی اور اس سے تھوڑے عرصہ کے بعد آپؐ کا لشکر بڑا تھا اور آپؐ بڑی شان سے مکہ میں داخل

www.shabbosplus.com

ہوئے یہاں تک کہ اس وقت ابوسفیان اور مشرکین رحم کے لئے استغاثہ کرتے تھے پھر یہ کہ انہوں نے حضرت علیؑ کو بہت تکلیفیں دی تھیں جو ظاہر تھیں اور اس وقت ان کے ساتھ ان کی قوم سے کوئی بھی نہ ملا تھا جبکہ حمزہؓ جنگ احد کے دن شہید ہو گئے تھے اور پھر جعفرؓ جنگ موتہ کے دن شہید ہوئے تھے (بحار ج۶ ص۳۴۸، ۳۴۷، برہان ج۲ ص۷۹)

استغفار کا فائدہ

44.....عبداللہ بن محمد جعفی کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا رسولؐ خدا فرمایا کرتے تھے کہ تمہارے لئے عذاب سے بچنے کے لئے استغفار کرنا ایک مضبوط قلعہ ہے بلکہ بڑا قلعہ ہے رسولؐ خدا تو چلے گئے لیکن استغفار باقی ہے اس لئے تم استغفار کثرت سے کیا کرو کیونکہ استغفار گناہوں کو مٹا دینے والی چیز ہے پھر آپؑ نے یہ آیت پڑھی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (آیت۳۳) اللہ ان لوگوں پر عذاب نہیں کرے گا جب تک تم ان میں موجود ہو اور اللہ ان پر اس وقت عذاب نہیں کرے گا جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے (بحار ج۹ ص۳۴، برہان ج۲ ص۷۹، صافی ج۱ ص۶۶۵)

45.....حنان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا رسولؐ خدا اپنے اصحاب کے مجمع میں بیٹھے ہوئے اصحاب سے فرمایا میرا تمہارے درمیان رہنا بھی بہتر ہے اور میرا تم سے جدا ہونا بھی بہتر ہے یہ سن کر جابر بن عبداللہ انصاری کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا اے رسولؐ خدا آپ کا ہمارے درمیان رہنا تو فائدہ مند اور بہتر ہے لیکن آپ کا ہمارے درمیان سے چلے جانا کس طرح خیر و فائدہ مند ہے یہ سن کر آپؐ نے فرمایا میرا تمہارے درمیان رہنا تو تم جانتے ہو لیکن اللہ فرماتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (آیت۳۳) اللہ ان لوگوں پر عذاب نہیں کرے گا جب تک تم ان میں موجود ہو اور اللہ ان لوگوں پر عذاب نہیں کرے گا جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے (بحار ج۷ ص۷۰، برہان ج۲ ص۷۹، صافی ج۱ ص۶۶۵)

مشرکین مکہ کی حرکات سیٹیاں تالیاں

46.....ابراہیم بن عمر یمانی نے ذکر کیا ہے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَهُمْ يَصُدُّوْنَ

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ (آیت۳۴) اور وہ مسجد الحرام سے روکتے ہیں حالانکہ وہ اس کے مستحق (ولی) نہیں ہیں یعنی اس گھر کے ولی یعنی مشرکین ولی نہیں ہیں اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (آیت۳۴) بے شک مسجد الحرام کے ولی تو صرف متقین ہیں مشرکین نہیں وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً (آیت۳۵) بیت اللہ کے پاس ان کی نماز سیٹیوں اور تالیوں کے سوا کچھ نہیں فرمایا کہ یہ لوگ سیٹیاں مارا کرتے تھے (برہان ج۲ ص۸۱، صافی ج۱ ص۶۶۵) (جو کوئی مکہ کا سفر کرتا تو یہ کہتے تھے کہ وہ سیٹیاں مارنے جاتا ہے اور مسجد الحرام میں سیٹیاں مارنے کو ہی عبادت سمجھتے تھے اگر ان کی عبادت سیٹیاں اور تالیاں ہوتی تھی جب رسولؐ خدا مسجد الحرام میں نماز پڑھتے تھے تو بنی عبدالدار کے دو آدمی آپؐ کے دائیں طرف کھڑے ہو جاتے اور سیٹیاں بجاتے تھے اور بائیں دو آدمی کھڑے ہو جاتے تھے اور تالیاں بجاتے تھے وہ اس طرح رسولؐ خدا کی نماز میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتے تھے اللہ نے ان سب کو جنگ بدر کے دن قتل کروا دیا)

47.....علی بن دراج اسدی کہتے ہیں کہ میں ابوجعفر امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپؑ سے عرض کیا کہ میں بنی امیہ کی حکومت میں عہدیدار رہا ہوں اور مجھے وہاں سے بہت مال ملا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے اس سے متعلق میں نے کئی اور لوگوں سے سوال کیا ہے جس طرح آپؑ سے سوال کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ تمہاری تمام چیزیں اور مال جو گھر میں ہے سب حرام ہے تو فرمایا ایسا نہیں ہے جیسا انہوں نے کہا میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں کیا توبہ سے ہو سکتا ہے آپؑ نے فرمایا ہاں تیری توبہ کا ذکر اللہ کی کتاب میں موجود ہے قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ (آیت۳۸) آپ کافروں سے کہہ دو کہ اگر وہ اب بھی اپنی حرکتوں سے باز آ جائیں تو پہلے جو کچھ گزر گیا ہے اس سے درگزر کر دیا گیا ہے (بحار ج۱۵ ص۲۱۹، برہان ج۲ ص۸۱، صافی ج۱ ص۶۶۷)

48.....زرارہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے اس قول کے بارے میں پوچھا قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ (آیت۳۹) تمام مشرکین کو قتل کریں جیسا کہ وہ سب لڑے یہاں تک کہ کفر (فتنہ) باقی نہ رہے اور دین سب کا ایک ہو جائے فرمایا ابھی اس

www.sirabooks.com

کی تاویل نہیں ہے اور جب ہمارا قائمؑ ہمارے بعد کھڑا ہوگا تو جو شخص اس زمانہ کو پائے گا تو اس آیت کی تاویل کو بھی دیکھ لے گا اور یہ ضروری بات ہے کہ دین محمد مصطفیٰ تمام دنیا میں اس طرح پھیل جائے گا کہ تمام روئے زمین پر شرک کا نام ونشان باقی نہ رہے گا (برھان ج۲ص۸۱، صافی ج۱ص۶۶۷) خدا فرماتا ہے یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا میری ہی عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں گے (اثبات الہداہ ج۷ص۹۹)

ظہور امام قائمؑ کی علامات

49.....عبدالاعلیٰ جبلی (حلبی) کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا صاحب الامرؑ ان ہی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں غیبت اختیار کریں گے پھر آپؑ نے اپنے ہاتھ سے ذی طویٰ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا جب آپؑ کے ظہور میں صرف دو راتیں باقی رہ جائیں گی تو آپؑ کا ایک خاص ملازم آپؑ کے کسی صحابی کے پاس آئے گا اور پوچھے گا اگر آپؑ لوگ اپنے صاحب الامرؑ کو دیکھ لیں تو کیا کریں گے انہوں نے جواب دیا خدا کی قسم اگر وہ صاحب یہاں سے چل کر کسی پہاڑ میں پناہ لیں گے تو ہم بھی آپؑ کے ساتھ ہی ہوں گے پھر رات کو وہ دوبارہ ان کے پاس آکر کہے گا آپ لوگ اپنے تمام ساتھیوں سے مشورہ کرلیں کیونکہ وہ لوگ آپس میں مشورہ کرکے آئیں گے تو وہ ملازم انہیں لے کر صاحب الامرؑ کی خدمت میں حاضر ہوگا اور آپؑ ان لوگوں سے آئندہ رات کا وعدہ کریں گے۔

O.....پھر ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا خدا کی قسم گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ صاحب الامرؑ اپنی پشت حجر اسود سے لگائے ہوئے کھڑے ہیں اور اللہ کے حق کا واسطہ دے کر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں اے لوگو جو کوئی مجھ سے اللہ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں اللہ کا سب سے زیادہ حق دار ہوں اے لوگو جو کوئی تم سے مجھ سے حضرت آدمؑ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت آدمؑ کا سب سے زیادہ حق دار ہوں اے لوگو جو کوئی مجھ سے حضرت نوحؑ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں سے حضرت نوحؑ کا سب سے زیادہ حق دار ہوں اے لوگو جو کوئی مجھ سے حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حضرت ابراہیمؑ کا حق دار ہوں اے لوگو جو کوئی مجھ سے حضرت موسیٰؑ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سے حضرت موسیٰؑ کا زیادہ حق دار ہوں اے لوگو جو کوئی مجھ سے حضرت

عیسیٰؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ حضرت عیسیٰؑ کا حق دار ہوں اے لوگو جو کوئی مجھ سے حضرت محمد مصطفیٰؐ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت محمد مصطفیٰؐ کا سب سے زیادہ حق دار ہوں اے لوگو جو کوئی مجھ سے کتاب خدا (قرآن) کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سے کتاب خدا کا سب سے زیادہ حق دار ہوں مختصر یہ کہ یہ خطبہ دے کر آپؑ مقام ابراہیمؑ پر آئیں گے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کریں گے اس کے بعد پھر لوگوں کو اللہ کے حق کا واسطہ دیں گے۔

O.....پھر ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا خدا کی قسم قرآن کی اس آیت اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ (سورہ نمل آیت۶۲) بھلا وہ کون ہے جو مضطر کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور جو تمہیں زمین پر خلیفہ بناتا ہے اس آیت میں مضطر سے مراد یہی صاحب الامرؑ ہیں اور جبرائیلؑ ایک سفید پرندے کی صورت میں میزاب پر بیٹھے ہوں گے پھر تین سو اور دس سے کچھ زیادہ آدمی آپؑ کی بیعت کریں گے پھر ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا پس جو شخص چل کر آسکتا ہے وہ فوراً اسی وقت آپؑ کے پاس حاضر خدمت ہوجائے گا اور جو (بہت دور ہوگا) نہیں آسکتا تو وہ رات کو اپنے بستر سے اٹھا لیا جائے گا ان ہی لوگوں کے بارے میں امیر المؤمنینؑ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ وہ اپنے بستروں سے غائب ہوجائیں گے اور ان ہی کے بارے میں قرآن فرماتا ہے وَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا (سورہ بقرہ آیت۱۴۸) اور سبقت کرو خیر کے کاموں میں جہاں بھی تم ہوگے اللہ تمہیں ایک جگہ جمع کردے گا یعنی اصحاب صاحب الامرؑ تین سو تیرہ افراد ہوں گے خدا کی قسم یہی امت معدودہ ہے جن کے بارے میں اللہ قرآن میں فرماتا ہے وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ (سورہ ھود آیت۸) اور اگر ہم ان سے ایک معین مدت تک عذاب کو ملتوی کردیں گے جس طرح برسات کے موسم میں بادلوں کے بکھرے ہوئے ٹکڑے ایک ایک کرکے جمع ہوجاتے ہیں اور مکہ میں صبح کریں گے پھر آپؑ لوگوں کو کتاب خدا اور سنت رسولؐ خدا پر عمل کرنے کی دعوت دیں گے لیکن آپؑ کی اس دعوت پر بہت کم لوگ لبیک کہیں گے اور آپؑ مکہ میں ایک شخص کو اپنا عامل مقرر کرکے وہاں سے روانہ ہوجائیں گے لیکن سفر کے دوران راستہ میں ہی اس عامل کے قتل ہونے کی آپؑ کو اطلاع ملے گی چنانچہ آپؑ پھر واپس مکہ آجائیں گے اور اہل مکہ سے جنگ کریں گے لیکن کسی کو قیدی نہ بنائیں گے اس

www.siabooks.pdf.com

کے بعد پھر آپؑ روانہ ہوں گے اور کتاب خدا اور سنت رسولؐ خدا اور علیؑ بن ابو طالبؑ کی ولایت اور آپؑ کے دشمنوں سے بیزاری کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے مگر کسی کا نام نہ لیں گے اس طرح آپؑ مقام بیدا مدینہ میں پہنچیں گے وہاں پر سفیانی کا لشکر آپؑ کے مقابلے میں آئے گا تو اللہ زمین کو حکم دے گا تو زمین شق ہو جائے گی اور اس کا تمام لشکر اس میں دھنس جائے گا جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَلَوْ تَرٰى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ (سورہ سبا آیت ۵۱) اور کاش کہ تم دیکھتے ان (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبرائے ہوئے پھریں گے اور قریب ہی سے لے لئے جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں یعنی قائم آل محمدؐ کے ماننے سے انکار کر چکے تھے (جب اللہ کا عذاب ان پر آپڑا اور وہ زمین میں دھنسنے لگے تو عذاب کے خوف سے ایمان کی بات کر رہے تھے یہ ان کے لئے بے فائدہ ہی ہوگا) اس لشکر میں سے وتر اور دو تیرہ کے علاوہ کوئی نہ بچے گا ان کے منہ بھی پشت کی طرف پھیر دیئے جائیں گے اور وہ لوگوں کو جا کر بتائیں گے کہ ہمارے ساتھیوں کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا اس کے بعد صاحب الامرؑ مدینہ میں داخل ہوں گے تو قریش کے لوگ مدینہ والوں سے کہیں گے جیسے علیؑ نے فرمایا خدا کی قسم یہ قریش اس کے نزدیک ہوں گے اور اس وقت سورج روشن ہوگا یا غروب کے قریب ہوگا اور ان کا یہی کام ہوگا۔ کہ ہمارے ساتھ سرکش سے جنگ کرنے کے لئے چلو خدا کی قسم اگر یہ محمدیؐ ہوتا تو ایسا ہرگز نہ کرتا اگر علوی ہوتا تو ایسا ہرگز نہ کرتا اگر فاطمی ہوتا تب بھی ایسا ہرگز نہ کرتا تب آپؑ ان لوگوں سے جنگ کریں گے ان کی اولادوں کو قید کریں گے اس کے بعد آپؑ وہاں سے چل کر مقام شقرہ پر پہنچیں گے تو اطلاع ملے گی کہ آپؑ کے عامل کو لوگوں نے قتل کر دیا ہے پھر آپؑ واپس آئیں گے اور ایسا قتل عام کریں گے کہ واقعہ حرہ بھی اس کے مقابلے میں کچھ نہیں ہوگا (حرہ ایک ایسا مقام ہے جو گرم ہونے کی وجہ سے یہ کہلاتا ہے یہ حرہ لیلیٰ کے قریب ہے مدینہ کے قریب اور واقعہ حرہ بہت مشہور ہے جو یزید بن معاویہ کے زمانہ میں ۶۳ھ میں ہوا اور اس کا سبب یہ ہوا کہ امام حسینؑ بن علیؑ کے قتل واقعہ کربلا کے بعد ان لوگوں نے عبداللہ بن حنظلہ بن عامر کی بیعت کی اور جو یزید کی طرف سے حکمران تھا اسے نکالنے کی کوشش کی یہ بات یزید کو معلوم ہوئی تو اس نے مسلم بن عقبہ مری کو بارہ ہزار کا لشکر شام سے دے کر ان کی طرف بھیجا تو اسی مقام حرہ پر آ پہنچا اور یہ علاقہ مدینہ کے مشرق کی طرف ہے اور ان کے ساتھ جنگ کی اور ان کے تین ہزار پانچ سو آدمی قتل کئے اور انصار میں سے ایک ہزار چار سو قتل کئے اور بعض نے کہا ایک ہزار سات سو آدمی قتل کئے اور قریش کے ایک ہزار تین سو آدمی قتل کئے پھر مدینہ

میں داخل ہوا اور ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا اور آٹھ سو عورتوں سے زنا کیا جو حاملہ ہوئیں اور یہ کہا گیا کہ ان کی اولادیں حرہ کی اولادیں ہیں پھر ان لوگوں نے یزید کی بیعت کر لی اور جو بھی کوئی ذرا سر اٹھاتا تو اس کی گردن قلم کر دی جاتی اور یہ واقعہ امام حسینؑ بن علیؑ کے قتل کے بعد ہوا اور یہ فعل شنیع کیا گیا اللہ یزید بن معاویہ پر لعنت کرے) اس کے بعد پھر کتاب خدا اور سنت رسولؐ خدا اور حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت اور آپؑ کے دشمنوں سے بیزاری کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے وہاں سے چل کر آپؑ منزل ثعلبہ پر پہنچیں گے تو آپؑ کے والد محترم کی صلب سے پیدا ہونے والا ایک شخص آپؑ کے سامنے آئے گا جو جسمانی طور پر بڑا طاقتور ہوگا بڑا شجاع و بہادر ہوگا وہ کہے گا کہ یہ آپؑ کیا کر رہے ہیں خدا کی قسم آپؑ تو ان کو جانوروں کی طرح ہنکا رہے ہیں کیا آپؑ کے پاس رسولؐ خدا کا کوئی عہد نامہ ہے یا کوئی اور چیز ہے پس آپؑ کا ملازم (غلام) خاص کہے گا خاموش ہو جا ورنہ تیرا سر توڑ دوں گا لیکن آپؑ اپنے غلام خاص سے کہیں گے اے فلاں خاموش رہ میرے پاس رسولؐ خدا کا عہد نامہ موجود ہے جو فلاں تھیلے میں رکھا ہوا ہے اسے جا کر لے آؤ جب خاص ملازم وہ لے کر آئے گا تو آپؑ اس شخص کے سامنے وہ عہد نامہ پیش کریں گے وہ اس کو لے کر پڑھے گا اور کہے گا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں ذرا اپنا سر میری طرف کریں تا کہ میں بوسہ دے لوں آپؑ اپنا سر اس کی طرف بڑھائیں گے تو وہ آپؑ کی پیشانی کا بوسہ لے گا پھر کہے گا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں تجدید بیعت کا خواہاں ہوں اور آپؑ اس سے بیعت لیں گے

O..... پھر ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپؑ تین سو تیرہ اصحاب کے لشکر کے ساتھ جنکے دل گویا فولاد کے بنے ہوئے ہوں گے جبرائیلؑ آپؑ کے دائیں طرف اور میکائیلؑ بائیں طرف ہوں گے اور نجف کوفہ کی طرف روانہ ہوں گے اور آپؑ کا رعب و دبدبہ ایک ماہ کی مسافت تک آگے اور ایک ماہ کی مسافت تک پیچھے کے لوگوں پر چھایا ہوا ہوگا اور اللہ آپؑ کی مدد کے لئے پانچ ہزار فرشتے ساتھ کر دے گا جب آپؑ نجف میں داخل ہوں گے تو اپنے اصحاب سے فرمائیں گے اس رات تم لوگ یہاں عبادت کرو تو وہ سب لوگ وہاں رات بھر رکوع سجود میں بسر کریں گے جب صبح ہوگی تو آپؑ انہیں نخیلہ چلنے کا حکم دیں گے (نخیلہ نخلہ کی جمع ہے اور یہ علاقہ کوفہ کے قریب شام کی طرف واقع ہے یہ وہی علاقہ ہے جس کی طرف حضرت علیؑ نے جنگ کے لئے خروج کیا تھا اور اس کا عامل حکمران قتل ہوا اور حضرت علیؑ کا وہ خطبہ مشہور ہے جو آپؑ نے اہل کوفہ کو دیا تھا) اور سب لوگ وہاں سے نخیلہ میں مسجد ابراہیم پہنچیں گے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کریں گے کہ اتنے میں کوفہ سے کچھ مرجئی اور کچھ سفیانی کے لشکر والے آپؑ کی طرف بڑھیں گے امام محمد باقرؑ نے فرمایا اس دن کوئی بھی

www.sirat-e-mustaqeem.net

مومن کے سوانہیں بچے گا اور یہ وہی مقام ہے جس طرف حضرت علیؑ گئے تھے اور اپنے اصحاب سے فرمایا تھا ان باغیوں کو کتاب اللہ اور سنت نبیؐ کی طرف بلائیں گے کہ سفیانی ان کی بیعت کرلیں اور ان کو کتا کہا تھا اور وہ کتا بن گیا خدا کی قسم یہ کبھی بیعت نہ کریں گے اور ان سے کہیں کہ اسی طرح ہو جاؤ اور وہ ہو جائیں گے۔

O.....اپنے اصحاب سے فرمائیں گے کہ تم لوگ ان کے گھات میں رہو پھر حملہ کرنے کا حکم دیں گے آخر کار آپؑ کوفہ میں داخل ہوں گے سفیانی سے جنگ ہوگی اور سفیانی کو گرفتار کر کے آپؑ کے سامنے پیش کیا جائے گا آپؑ خود اپنے ہاتھ سے اسے قتل کریں گے اس کے بعد آپؑ کچھ سواروں کا دستہ روم روانہ کریں گے (جہاں بنی امیہ کے بقیہ لوگ بھاگ کر پناہ لیے ہوں گے) کہ انہیں ہمارے حوالے کردو جب وہ انہیں آپؑ کی تحویل میں دینے سے انکار کریں گے تو آپؑ خود اپنے اصحاب کے ساتھ وہاں پہنچیں گے اور ان کو گھاس کی طرح کاٹ کر رکھ دیں گے جیسا کہ خدا فرماتا ہے فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ (سورہ انبیاء آیت ۱۲،۱۳) پس جب انہیں ہمارے عذاب کا احساس ہوا تو وہ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے مت بھاگو لوٹ آؤ اپنے مساکن میں اور اس عیش و راحت کی طرف جو تمہیں مہیا کیا گیا تھا ان لوگوں نے کہا یعنی وہ خزانے جو تمہیں دیئے ہیں قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ (سورہ انبیاء آیت ۱۴،۱۵) انہوں نے کہا ہائے افسوس ہم پر بے شک ہم ظالم تھے اور ان کی یہ پکار جاری رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی کھیتی اور بجھی ہوئی راکھ بنا دیا پھر ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا پھر اس کے بعد آپؑ کوفہ واپس آئیں گے اور اپنے تین سو تیرہ اصحاب کو دنیا کے مختلف حصوں میں روانہ کریں گے اور ان کے شانوں اور سینوں پر ہاتھ پھیریں گے پھر انہیں کسی امر کے فیصلے میں کوئی مشکل درپیش نہ ہوگی پھر دنیا کے ہر خطے اور علاقے میں یہ کلمہ بلند ہوگا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ واحد ہے اور ان کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ فرماتا ہے وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ (سورہ آل عمران آیت ۸۳) اس دن سب کے سب اس کے سامنے جھکے

ہوں گے آسمان اور زمین بھی چاہے خوشی سے چاہے نہ خوشی سے اور اسی کی طرف بازگشت ہے اور اس دن صاحب الامرؑ کسی سے کوئی جزیہ قبول نہیں کریں گے جس طرح رسولؐ خدا نے قبول نہیں کیا تھا اور کافروں سے صلح کر لی تھی بلکہ اللہ کے اس قول پر عمل کیا وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ (سورہ بقرہ آیت ۱۹۳) اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فساد ختم ہو جائے اور دین اللہ کے لئے خالص ہو جائے

O.....پھر ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ لوگ اس طرح جنگ کریں گے کہ سب اللہ کی توحید کا اقرار کریں گے کوئی مشرک باقی نہ رہے گا اور دنیا میں ایسا امن قائم ہوگا کہ اگر ایک بوڑھی مشرق سے مغرب کا سفر اختیار کرے گی تو اس کے لئے کوئی رکاوٹ بالکل نہ ہوگی اللہ زمین سے ہر بیج کو اگا دے گا اور آسمان سے بارش برسائے گا لوگ اپنے اپنے خراج کی رقوم وغیرہ اپنے کندھوں پر اٹھا کر صاحب الامرؑ کے پاس خود حاضر ہوں گے اور اس وقت اللہ ہمارے شیعوں کو خوشحالی نصیب کرے گا پھر ایک مرتبہ صاحب الامرؑ اپنے احکامات لوگوں میں جاری کریں گے اور بعض سنتوں کے متعلق گفتگو کر رہے ہوں گے کہ مسجد کے باہر سے ایک شور و غل بلند ہوگا کہ کچھ لوگ آپؑ پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں آپؑ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے کہ ان کی سرکوبی کرو آپؑ کے اصحاب انہیں راستے ہی میں جالیں گے اور گرفتار کر کے آپؑ کی خدمت میں پیش کریں گے پھر آپؑ کے حکم سے ان سب کو قتل کر دیا جائے گا اور یہ آخری خروج ہوگا جو آپؑ پر کیا جائے گا (بحار ج ۱۳ ص ۱۸۸، ۱۸۹، برہان ج ۲ ص ۸۱، ۸۳، اثبات الہداہ ج ۷ ص ۹۹ مختصراً)

خمس کا بیان۔ پ 10

50.....محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ دونوں میں سے ایک امام سے امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى (آیت ۴۱) اور تم جان لو کہ تمہیں جو بھی چیز غنیمت میں مل جائے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کے قرابت داروں کا ہے آپؑ نے فرمایا اس سے رسولؐ خدا کے قرابت دار ہم ہیں تو میں نے سوال کیا کہ اس میں یتامیٰ مساکین وابن سبیل بھی ہیں آپؑ نے فرمایا ہاں (بحار ج ۲ ص ۵۰، برہان ج ۲ ص ۸۷، صافی ج ۱ ص ۶۶۸)

51.....ابن سنان کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ ہمارا اہم عقیدہ جو ہے وہ اس

www.shiabooks.pdf.com

سے خمس نکالے اور باقی حصہ اس کے لئے پاک ہے اور مال فی اور انفال یہ خالص رسولؐ خدا کا حصہ ہے (بحار ج ۲۰ ص ۵۰، ۵۲، برھان ج ۲ ص ۸۷، صافی ج ۱ ص ۶۶۸)

52.....ابن سنان کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا نجدہ حروری نے ابن عباس کو خط لکھا اور اس نے خط کے ذریعہ پوچھا کہ خمس کس کی ملکیت ہے اور ابن عباس نے جواب میں لکھا کہ خمس کے متعلق ہم گمان کرتے ہیں کہ وہ ہماری ملکیت ہے جب کہ ہماری قوم گمان کرتی ہے کہ وہ ہماری ملکیت ہے اور ہم نے صبر کر لیا ہے (بحار ج ۲۰ ص ۵۰، ۵۲، برھان ج ۲ ص ۸۷، وسائل ج ۱۲ ابواب خمس باب ۱، صافی ج ۱ ص ۶۶۸)

53.....زرارہ و محمد بن مسلم و ابوبصیر کہتے ہیں کہ ہم نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ لوگوں پر امام کا کیا حق ہے آپؑ نے فرمایا مال فی و انفال اور غنیمت میں امام کا پانچواں حصہ ہے اور جو بھی مال ہوگا چاہے انفال ہو اس میں پانچواں حصہ ہے خدا فرماتا ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ (آیت ۴۱) اور تم جان لو کہ تمہیں جو بھی چیز غنیمت میں مل جائے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کے قرابت داروں کا ہے اور یتیموں کا ہے اور مساکین کا ہے اور مسافروں کا ہے اور دنیا کی ہر چیز میں ان کا حصہ ہے اور امام جو کچھ چھوڑ دیتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جسے وہ لیتا ہے (وسائل ج ۱۲ ابواب انفال باب ۱، بحار ج ۲۰ ص ۵۲، برھان ج ۲ ص ۸۸)

54.....سماعہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ و ابوالحسنؑ امام رضا دونوں میں سے ایک سے خمس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کوئی خمس نہیں لیکن غنیمت میں خمس ہے (وسائل ج ۱۲ ابواب خمس باب ۱، بحار ج ۲۰ ص ۵۲، برھان ج ۲ ص ۸۸)

55.....محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی (آیت ۴۱) اور تم جان لو کہ ہر چیز میں خمس اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کے رشتہ داروں کا ہے فرمایا اس سے نبیؐ کے قرابت دار مراد ہیں (وسائل ج ۱۲ ابواب خمس، بحار ج ۲۰ ص ۵۲، برھان ج ۲ ص ۸۸)

56.....محمد بن فضیل کہتے ہیں ابوالحسن امام رضاؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ

فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی اور تم جان لو کہ ہر چیز میں خمس اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کے قرابت داروں کا ہے فرمایا خمس اللہ اور رسولؐ کا ہے اور وہ ہمارے لئے ہے (وسائل ج ۲، بحار ج ۲۰ ص ۵۲، برھان ج ۲ ص ۸۸)

57.....سدیر کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا اے ابوالفضل ہمارا حق اللہ کی کتاب میں خمس ہے جو مٹایا نہیں جا سکتا اور فرمایا جو حصہ اللہ کے لئے ہے اسے لوگ نہیں جانتے کہ یہ برابر کا حصہ ہمارا ہے (بحار ج ۲۰ ص ۴۸، برھان ج ۲ ص ۸۸)

58.....ابن طیار (اور وہ حمزہ بن طیار ہے بحار میں طیار ہے اور علی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں جو محمد بن عبداللہ ہے) ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا غنیمت سے خمس نکالا جائے اور چار حصوں کے علاوہ پانچواں حصہ ہے یہ اس کے لئے ہے اور یہ اس کے ولی کے لئے ہے (بحار ج ۲۰ ص ۵۰، برھان ج ۲ ص ۸۸)

59.....فیض بن ابی شیبہ ایک شخص سے روایت کرتا ہے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ سخت جہالت لوگوں پر قیامت کے دن ہوگی اور جب خمس کا حق دار کہے گا خدایا میرا خمس ہم نے اپنے شیعوں کے لئے ایسے مال فی کو حلال کیا ہے (بحار ج ۲ ص ۵۰، برھان ج ۲ ص ۸۸ وسائل ج ۲)

60.....اسحاق بن عمار کہتے ہیں میں نے آپؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا جو کوئی ہمارے خمس سے کوئی چیز خریدے تو اس کا کوئی عذر قبول نہیں ہے اس میں پانچواں حصہ ہمارا ہے اور پھر جو کہے خدایا میں نے یہ چیز اس مال سے خریدی ہے یہ میرے مال سے ہے یہاں تک کہ اسے اس مال کا مالک اجازت نہ دے (بحار ج ۲۰ ص ۵۰، برھان ج ۲ ص ۸۸)

61.....ابراہیم بن محمد کہتے ہیں میں نے ابوالحسن ثالث کو خط لکھا اور خمس کے واجب ہونے کے بارے میں سوال کیا اور لکھا کہ اخراجات کے بعد خمس ہے اور کہا کہ ہمارے اصحاب بھی یہی کہتے ہیں کہ اخراجات کے بعد خمس ہے اور سلطان (حاکم) کے اخراجات کے بعد ہے اور آدمی کے خرچ کے بعد ہے اور لکھا کہ خمس اخراجات کے بعد ہے اور اصحاب اس بارے میں اختلاف رکھتے ہیں کہ اخراجات کے بعد خمس ہے تو آپؑ نے جواب میں لکھا کہ خمس سلطان (حاکم) کے اخراجات کے بعد ہے اور اس آدمی کے اہل و عیال اور اس کے اخراجات کے بعد ہے (بحار ج ۲۰ ص ۴۸، ۵۰، برھان ج ۲ ص ۸۸)

62.....اسحاق کہتے ہیں ایک شخص نے کہا میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے خمس کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا اور رسولؐ خدا کے لئے ہے اور چار حصے جہاد کرنے والوں میں تقسیم ہوں گے اور اس کا انتظام کرنے والوں

www.shiabookspdf.com

میں تقسیم ہوں گے اور باقی رسولؐ خدا کا حصہ ہے اور اس کے ہم حق دار ہیں اور ہم لوگ ہی ہیں ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اور رسولؐ کے رشتہ داروں کا حصہ وہ بھی ہمارا ہے اور تین حصے یتیموں اور مساکین اور مسافروں کے لئے ہیں امام ان میں تقسیم کریں گے اور ہر گروہ کو اس کا حق دیں گے اور پھر دیکھیں گے اگر ان کی ضروریات سے کچھ بچ گیا تو وہ ذی القربیٰ کو دیں گے یعنی ہمیں دیں گے اور اگر ختم ہو گیا تو اپنے حصہ سے پورا کریں گے (بحار ج ۲۰ ص ۵۲، برہان ج ۲ ص ۸۸، وسائل ابواب خمس ج ۲)

63.....منہال بن عمر کہتے ہیں کہ علی بن حسینؑ نے فرمایا کہ خمس ہمارے یتیموں اور ہمارے مسکینوں اور ہمارے مسافروں کے لئے ہے (بحار ج ۲۰ ص ۵۲، برہان ج ۲ ص ۸۸، وسائل ج ۲)

64.....زکریا بن مالک جعفی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ اس قول خدا کے متعلق پوچھا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ (آیت ۴۱) اور جان لو کہ بے شک ہر چیز میں خمس اللہ اور رسولؐ اور ذی القربیٰ اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں کا ہے فرمایا پھر اللہ کا خمس تو رسولؐ خدا کو ملے گا اور جہاں چاہیں اسے خرچ کریں اس کے بعد رسولؐ کا حصہ ان کے قرابت داروں کا ہے اور یتیم کا حصہ رسولؐ خدا کے اہل بیتؑ کے یتیموں کا ہے اور یہ چار حصے رسولؐ خدا کے قرابت داروں میں تقسیم ہوں گے جبکہ مساکین اور غربت زدہ مسافروں کو تم جانتے ہو اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے اور وہ ہمارے لئے حلال نہیں ہے اور یہ مساکین اور مسافروں کو ہی ملے گا (بحار ج ۲۰ ص ۵۲، برہان ج ۲ ص ۸۸، صافی ج ۱ ص ۶۶۸)

65.....عیسیٰ بن عبداللہ علوی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے فرمایا بے شک کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر وہ اللہ ہے جس نے ہم پر صدقہ کو حرام کیا اور ہمارے لئے خمس کا حکم نازل کیا اور صدقہ ہم پر حرام ہے اور خمس ہمارے لئے فرض کیا ہے اور یہ کرامت ہے یہ ہمارے لئے حلال ہے (بحار ج ۲۰ ص ۵۲، برہان ج ۲ ص ۸۸، مجمع البیان ج ۳ ص ۵۴۵)

66.....حلبی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے ایک شخص کے بارے جو مخالفین کے جھنڈے کے نیچے ہو اور اسے کچھ غنیمت

کا مال مل جائے فرمایا ہمارا خمس ادا کرے اور اس طرح باقی مال اس کیلئے پاک ہو جائے گا (بحار ج ۲۰ ص ۵۰، برہان ج ۲ ص ۸۸)

فرقان کا دن

67.....اسحاق بن عمار کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا وہ انیس ماہ رمضان کا دن تھا جس دن اسلام اور کفر کے لشکر آپس میں ٹکرائے تھے میں نے عرض کیا اس قول خدا کے کیا معنی ہیں اَلْتَقَى الْجَمْعٰنِ (آیت ۴۱) جس دن دو لشکر ایک دوسرے سے ٹکرائے تھے آپؑ نے فرمایا جس دن میں آگے اور پیچھے سے جمع ہوئے اور اس پر غسل کریں (بحار ج ۲۰ ص ۱۰۰، برہان ج ۲ ص ۸۹، صافی ج ۱ ص ۶۶۹)

68.....عمرو بن سعید کہتے ہیں کہ مدینہ کے ایک شخص نے پوچھا وہ رات جس میں دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تھے اس سے کیا مراد ہے تو میں نے کہا اے مدنی وہ رات ۱۷ رمضان کی رات تھی پھر یہ شخص ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس گیا اور آپؑ سے عرض کیا کہ مجھے اس بارے میں بتائیں تو آپؑ نے فرمایا اے مدنی شخص تم جانتے ہو کہ یہ مصاحب امیر المؤمنینؑ کی رات تھی اور وہ رات ۱۷ رمضان کی رات تھی یہ وہی رات ہے کہ اس رات کو اللہ نے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کو آسمان پر اٹھا لیا تھا (بحار ج ۲۰ ص ۱۰۰، برہان ج ۲ ص ۸۹)

69.....محمد بن یحییٰ کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ (آیت ۴۲) اور قافلہ والے تم سے نشیب میں تھے فرمایا اس سے مراد ابوسفیان اور اس کے ساتھی ہیں (بحار ج ۶ ص ۴۷۳، برہان ج ۲ ص ۸۹، صافی ج ۱ ص ۶۶۹)

یوم بدر ملائکہ کی آمد

70.....عمرو بن ابومقدام اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ میرے باپ نے کہا کہ امام علی بن حسینؑ نے فرمایا کہ جب مسلمانوں کو بدر کے دن پیاس محسوس ہوئی تو حضرت علیؑ نے مشک اٹھائی اور پانی بھرنے کے لئے کنویں پر آئے اتنے میں ہوا کا ایک تیز جھونکا وہاں سے گزرا اور کچھ دیر کے بعد دوبارہ ہوا کا تیز جھونکا آیا اور پھر تیسری دفعہ ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا یہ دیکھ کر حضرت علیؑ کچھ دیر کے لئے بیٹھ گئے پھر جب پانی بھر کر رسولؐ خدا کی خدمت میں تشریف لائے اور آپؐ سے ان

www.shiabookspdf.com

تینوں جھونکوں کے آنے کا ذکر کیا تو رسولؐ خدا نے فرمایا پہلے جھونکے میں جبرائیلؑ تھے جن کے ساتھ ایک ہزار ملائکہ تھے اور دوسرے جھونکے میں میکائیلؑ تھے اور ان کے ساتھ ایک ہزار ملائکہ تھے اور تیسرے جھونکے میں اسرافیلؑ تھے اور ان کے ساتھ ایک ہزار ملائکہ تھے انہوں نے آپؐ پر سلام کیا تھا اور وہ ہماری مدد کے لئے آئے تھے یہاں تک کہ ملائکہ کے ان لشکروں کو دیکھ کر شیطان الٹے پاؤں بھاگنے پر مجبور ہو گیا تھا اور اس نے اپنے پیروکاروں سے کہا اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ (آیت ۴۸) میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جسے تم نہیں دیکھ رہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے (بحار ج ۶ ص ۴۷۴، برہان ج ۲ ص ۸۹، صافی ج ۱ ص ۶۶۹)

71.....ابوعلی محمودی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ (آیت ۵۰) ان کے منہ اور پیٹھ پر مارتے جاتے تھے فرمایا جب وہ ارادہ کرتے تو ان کو مارتے بے شک اللہ کا حکم اسی طرح ہوتا (برہان ج ۲ ص ۹۰، بحار ج ۶ ص ۴۶۷)

72.....جابر کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ (آیت ۵۵) بے شک اللہ کے نزدیک سب سے بدتر حیوانات وہ لوگ ہیں جو کافر ہو گئے ہیں اور ایمان نہیں لاتے آپؑ نے فرمایا یہ آیت بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی جو تمام مخلوق سے سب سے بدتر تھے اور قرآن کے باطن کے منکر تھے اور وہ ایمان نہیں لاتے تھے (برہان ج ۲ ص ۹۰، صافی ج ۱ ص ۶۷۴)

73.....محمد بن عیسیٰ نے ذکر کیا ہے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (آیت ۶۰) اور تم جہاں تک قوت پہنچا سکتے ہو پہنچاؤ فرمایا اس سے تلوار اور ڈھال کی طاقت مراد ہے (بحار ج ۲۳ ص ۴۵، برہان ج ۲ ص ۹۰، صافی ج ۱ ص ۶۷۴)

74.....عبداللہ بن مغیرہ یا جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے اس قول خدا کے متعلق وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (آیت ۶۰) اور تم جہاں تک قوت پہنچا سکتے ہو پہنچاؤ آپؐ نے فرمایا اس سے مراد ہتھیاروں کو فراہم کرنا ہے (بحار ج ۲۳ ص ۴۵، برہان ج ۲ ص ۹۱، صافی ج ۱ ص ۶۷۴)

75.....محمد حلبی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کے متعلق وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا (آیت ۶۱) اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس طرف مائل ہو جاؤ پوچھا کہ اس صلح سے کیا مراد ہے تو آپؑ نے فرمایا یہ اسی حکم میں شامل ہے (بحار ج ۷ ص ۱۲۴، برہان ج ۲ ص ۹۱، صافی ج ۱ ص ۶۷۵)

رحلت رسولؐ خدا کے بعد

76.....عمرو بن ابی مقدام اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں (جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے) کہ حضرت علیؑ پر دنوں میں سے وہ دن بہت سخت ترین تھا کہ جس دن رسولؐ خدا کی رحلت ہوئی اور پھر وہ دوسرا دن کہ خدا کی قسم لوگ سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے کہ ابوبکر کی بیعت کریں اور لوگوں نے ان کی بیعت کر لی جب سب نے بیعت کر لی تو کہا گیا کہ واپس جانے پر حضرت علیؑ کو بیعت کے لئے بلایا جائے تو ان کی طرف قنفذ کو بھیجا کہ وہ حضرت علیؑ کو بلا لائے وہ گیا اور اس نے حضرت علیؑ سے کہا کہ تمہیں رسولؐ خدا کے خلیفہ بلا رہے ہیں حضرت علیؑ نے فرمایا رسولؐ خدا نے میرے سوا کسی کو خلیفہ نہیں بنایا تو قنفذ واپس ہوا اور آ کر بتایا تو ابوبکر نے کہا کہ میرے سوا کوئی رسولؐ خدا کا خلیفہ نہیں ہے تم دوبارا واپس جاؤ اور کہو کہ سب لوگوں نے جمع ہو کر ان کی بیعت کر لی ہے اور مہاجرین وانصار وقریش نے بیعت کر لی ہے اور بے شک تم بھی ایک مسلمان آدمی ہو تو تم بھی بیعت کر لو تم پر اور ہم پر یہ لازم ہے پھر قنفذ آیا اور آ کر کہا تو آپؑ نے اس سے فرمایا کہ مجھے رسولؐ خدا کی وصیت ہے کہ کفن دفن کے بعد گھر سے باہر قدم نہ رکھوں جب تک قرآن کو کتابی صورت جو اس کی اصل ترتیب ہے نہ دے لوں وہ واپس آیا پھر عمر نے کہا چلو چند لوگ مل کر چلتے ہیں پھر ابوبکر عمر وعثمان وخالد بن ولید ومغیرہ بن شعبہ وابوعبیدہ بن جراح وسالم غلام ابوحذیفہ وقنفذ یہ سب مل کر آئے اور جب یہ سب دروازے کے پاس آئے تو جب ان کو فاطمہؑ نے دیکھا تو دروازہ بند کر دیا اور ان کا یہ خیال تھا کہ بغیر اجازت کے اندر کوئی داخل نہ ہو گا لیکن عمر نے پاؤں دروازہ پر زور سے مار کر دروازہ توڑ دیا اور اندر داخل ہو گئے اور حضرت علیؑ کو مجبور کر کے لے آئے جناب فاطمہؑ نے نکل کر کہا اے ابوبکر تم مجھے حضرت علیؑ کی زوجہ ہونے سے محروم کرنا چاہتے ہو خدا کی قسم تم اس سے باز نہ آئے تو میں سر کے بال کھول کر گریبان کھول کر اپنے والد رسولؐ خدا کی قبر پر جا کر فریاد کروں گی پھر امام حسنؑ وامام حسینؑ کو لے کر باہر نکلنے لگیں تا کہ قبر نبیؐ پر جائیں تو اس وقت حضرت علیؑ نے سلمان سے کہا اگر فاطمہؑ بنت رسولؐ اللہ نے گریبان کھول دیا اور بال کھول دیئے اور قبر رسولؐ خدا پر جا

www.sirat-e-mustaqeem.net

کر فریاد کی تو مدینہ پر خدا کا عذاب نازل ہو جائے گا یہ سن کر سلمان جناب فاطمہؑ کے پاس آئے اور کہا اے فاطمہؑ بنت محمدؐ رسولؐ اللہ تم واپس پلٹ جاؤ تمہارے والد رحمت تھے تو فاطمہؑ نے کہا اے سلمان تم دیکھتے نہیں ہو کہ یہ لوگ حضرت علیؑ کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور مجھ سے حضرت علیؑ کے قتل پر صبر نہیں ہو سکتا تو سلمان نے عرض کیا مجھے بھی خوف ہے کہ اس طرح مدینہ پر عذاب نازل ہوگا یہ پیغام دے کر حضرت علیؑ نے مجھے بھیجا ہے پھر جناب فاطمہؑ واپس ہوئی اور کہا کہ میں اس پر صبر کرتی ہوں پس صبر کیا اس کو سنا اور اطاعت کی پھر وہ حضرت علیؑ کو لے کر چلے گئے اور جب رسولؐ خدا کی قبر کے پاس سے گزرے تو اسے دیکھ کر آپؑ نے یہ آیت پڑھی يَابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي الخ کہ اس قوم نے ہمیں کس قدر کمزور سمجھ لیا ہے کہ ان لوگوں نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جا کر ابوبکر کی بیعت کر لی ہے اور حضرت علیؑ کو پیچھے کر دیا پھر عمر نے آپؑ سے کہا کہ تم بیعت کرو تو حضرت علیؑ نے اس سے کہا اگر میں بیعت نہ کروں تو تم کیا کرو گے تو عمر نے کہا کہ اگر تم نے بیعت نہ کی تو میں آپؑ کو قتل کر دوں گا تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ تم رسولؐ خدا کے بھائی اور اللہ کے بندے کو قتل کرو گے تو عمر نے جواب دیا کہ اللہ کے بندے کو قتل کرنا ٹھیک ہے لیکن رسولؐ خدا کے تم بھائی نہیں ہو یہاں تک کہ اس نے یہ بات تین دفعہ دوہرائی یہی بات عباس بن عبدالمطلب تک پہنچی تھی جب حضرت علیؑ نے یہ بات سنی تو کہا میں رسولؐ خدا کا بھائی ہوں اور میں حضرت علیؑ یہ کرتا ہوں اور عباس اور پھر علیؑ نے ابوبکر کا سلام لیا اور اس وقت سب لوگ غصہ میں تھے تو انہوں نے حضرت علیؑ کا یہ جملہ سنا کہ آپؑ نے سر آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کیا اے میرے اللہ بے شک تو جانتا ہے کہ مجھ سے رسولؐ خدا نے فرمایا تھا کہ اگر تیرے پاس بیس آدمی جہاد کے لئے جمع ہو جائیں تو جہاد کرنا اور اے اللہ تیری نازل شدہ کتاب میں بھی یہ ہے وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ (آیت ۶۵) اگر تم میں سے بیس آدمی صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب ہوں گے اور ہم نے سنا پھر فرمایا اے اللہ میرے پاس بیس آدمی موجود نہیں یہ جملہ تین دفعہ دہرایا (بحار ج ۸ ص ۴۴، برہان ج ۲ ص ۹۳)

دو سے مقابلہ

77.....قرات بن احنف بعض اصحاب سے روایت کرتا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ لوگوں پر جب کوئی تکلیف نازل ہوگی

تو میرے شیعہ اس میں بہتر حال میں ہوں گے جیسا کہ خدا فرماتا ہے الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا (آیت ۶۶) اب اللہ نے تمہارا بوجھ کم کر دیا ہے اور اس نے دیکھ لیا ہے کہ ابھی تمہارے پاس کمزوری باقی ہے (برہان ج ۲ ص ۹۳)

78.....حسین بن صاع کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا جو شخص جہاد کے دوران دو کافروں سے بھاگا تو اس نے جہاد میں قرار نہیں کیا ہے (اللہ نے دو کافروں سے مقابلہ کے لئے کہا ہے اور یہ اللہ کی طرف سے تخفیف ہے کہ اللہ نے دس کے بجائے دو کے مقابلے کا حکم دیا ہے) (صافی ج ۱ ص ۶۷۶، برہان ج ۲ ص ۹۳)

جنگ بدر کے قیدی

79.....معاویہ بن عمار کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہم نے اس آیت کے بارے میں سنا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَى إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ (آیت ۷۰) اے نبی تم لوگوں کے پاس جو جنگ بدر کے قیدی ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں کوئی بھلائی محسوس کی تو وہ تمہیں اس سے کہیں زیادہ دے گا جو تم سے لیا گیا ہے (نوفل بن حارث بن عبدالمطلب مراد ہے) فرمایا یہ آیت عباس و عقیل و نوفل کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ رسولؐ خدا نے جنگ بدر کے دن اپنے اصحاب سے فرمایا تھا کہ جنگ کے دوران بنی ہاشم کے کسی آدمی کو اور ابوبختری کو قتل نہ کیا جائے جب جنگ کے دوران حضرت علیؑ اپنے بھائی عقیل کے پاس سے گزرے تو آپؑ نے ان پر حملہ نہ کیا البتہ اتنا ضرور کہا کہ اے بھائی میں نے تجھے دیکھ لیا ہے جنگ ختم ہونے کے بعد حضرت علیؑ نے رسولؐ خدا سے عرض کیا کہ عباس فلاں کا قیدی ہے یہ سن کر رسولؐ خدا اٹھے اور عقیل کے پاس آئے اور ان سے فرمایا اے عقیل ابوجہل قتل ہو گیا ہے عقیل نے کہا تو پھر آپ کو مبارک ہو آپؐ نے پورے تہامہ پر غلبہ پا لیا ہے اس کے بعد عباس کو رسولؐ خدا کے پاس لایا گیا تو آپؐ نے اس سے فرمایا کہ تم اپنا اور اپنے بھتیجے کا فدیہ ادا کرو عباس نے کہا کہ آپؐ مجھے رہا کر دیں میں اس رقم کے لئے قریش سے جا کر کہتا ہوں کہ وہ مجھے دے دیں آپؐ نے فرمایا تمہیں اس کی ضرورت نہیں ہے تمہاری وہ دولت کہاں گئی جو تم نے روزانہ ہونے کے وقت ام الفضل کے پاس رکھی تھی اور اس سے کہا تھا

www.siabooks.com

کہ اگر مجھے کوئی حادثہ پیش آ گیا تو اس سے بچوں کا رزق وروزی فراہم کرنا عباس نے کہا اے میرے بھتیجے آپ کو اس کی خبر کس نے دی ہے آپؐ نے فرمایا مجھے یہ خبر جبرائیلؑ نے دی ہے عباس نے کہا اس بات کا علم صرف مجھے اور میری بیوی کو تھا اب میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں پھر عباس عقیل اور نوفل نے اسلام قبول کر لیا جبکہ باقی قیدیوں میں سے کسی نے اسلام قبول نہ کیا اللہ نے ان قیدیوں کو تسلی دی اور ان سے کہا کہ اس فدیہ پر تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں خدا نے فرمایا قُلْ لِّمَنْ فِیْ اَیْدِیْکُمْ مِنَ الْاُسَارٰی (آیت ۷۰) کہہ دو کہ اللہ تمہیں اس سے بہتر دے گا جو لے لیا گیا ہے یعنی اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں اچھائی محسوس کی تو وہ تمہیں اس سے کئی گنا زیادہ دولت عطا کرے گا اور تمہیں اسلام قبول کرنے کی سعادت مل جائے گی جس کی وجہ سے تمہارے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (صافی ج ا ص ۶۷۷، بحار ج ۶ ص ۴۷۰)

80.....علی بن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن امام رضاؑ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا کے پاس کہیں سے مال آیا (اس وقت عباس موجود تھے اور رسولؐ خدا کے پاس بیٹھے تھے) تو آپؐ نے عباس سے فرمایا کہ تم اپنی چادر پھیلا دو اور چادر کا ایک کونہ اس مال سے بھر لو پھر عباس نے چادر کا ایک کونہ مال سے بھر لیا پھر رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میں نے تم سے اللہ کا وہ وعدہ پورا کیا ہے کہ خدا فرماتا ہے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ فِیْ اَیْدِیْکُمْ مِّنَ الْاُسَارٰی اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ خَیْرًا یُّؤْتِکُمْ خَیْرًا مِّمَّا اُخِذَ مِنْکُمْ (آیت ۷۰) اے نبیؐ ان سے کہہ دو کہ اللہ کو تمہارے دلوں میں بھلائی نظر آئی تو وہ تمہیں اس فدیہ کی رقم کے بدلا میں جو تم سے لیا گیا ہے بہتر دے گا اور خدا تمہارے گذشتہ گناہ معاف کر دے گا (بحار ج ۶ ص ۴۶۷، صافی ص ۶۷۸)

وراثت کا مسئلہ

81.....زرارہ، حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ دونوں سے اس آیت کے بارے میں پوچھا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَکُمْ مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا (آیت ۷۲) اور وہ لوگ جو ایمان لائے لیکن انہوں نے ہجرت نہیں کی تو ان کی ولایت آپ کے ذمہ نہیں ہے جب تک وہ ہجرت نہ

کریں تو آپؐ نے فرمایا اہل مکہ اہل مدینہ کی ولایت میں سے نہ تھے (بحار ج ۶ ص ۴۲۳، برہان ج ۲ ص ۹۸، صافی ج ا ص ۶۷۸) (بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے میراث کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اُولٰٓئِکَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ کہ بعض بعض کے وارث ہیں یعنی بعض بعض کی میراث کے وارث ہیں کیونکہ اس وقت مہاجر و غیر مہاجر کو ایک دوسرے کی وراثت کا حق نہ تھا اور بعضوں نے اس کے معنی مدد و نصرت کیے ہیں یعنی ہجرت نہ کرنے والوں کی دنیاوی امور میں تمہارے اوپر مدد واجب نہیں یہاں تک کہ یہ آیت غزوہ بدر میں نازل ہوئی وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ (آیت ۷۵) خونی رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں (برہان ج ۲ ص ۸۹، بحار ج ۹ ص ۵۴۹)

82.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت علیؑ رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت رسولؐ خدا بیمار تھے اور آپؐ پر غنودگی کی حالت طاری تھی اور حضرت جبرائیلؑ کی گود میں آپؐ کا سر تھا اور جبرائیلؑ وحیہ کلبی کی شکل میں تھے اس وقت جب حضرت علیؑ تشریف لائے تو جبرائیلؑ نے فرمایا یہ سر آپؐ اپنی گود میں رکھیں کہ آپؐ کو اس کا حق زیادہ ہے میرا نہیں بے شک اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ (آیت ۷۵) خونی رشتہ دار ایک دوسرے کی میراث کے زیادہ حق دار ہیں حضرت علیؑ نے آپؐ کا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور آپؐ اسی طرح رسولؐ خدا کا سر گود میں رکھے بیٹھے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور اس وقت رسولؐ خدا کو آفاقہ ہوا آپؐ نے نظر اٹھا کر حضرت علیؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جبرائیلؑ کہاں گئے ہیں حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ جب میں یہاں آیا تو وحیہ کلبی کی گود میں آپؐ کا سر تھا اور اس نے مجھ سے کہا کہ تم اپنے چچازاد کا سر اپنی گود میں لے لو کیونکہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ (آیت ۷۵) خونی رشتہ دار ایک دوسرے کی میراث کے زیادہ حق دار ہیں انہوں نے کہا کہ تم مجھ سے اس کے زیادہ حق دار ہو پھر میں نے آپؐ کا سر اپنی گود میں رکھ لیا آپؐ سو رہے تھے میں نے آپؐ کو جگانا مناسب نہ سمجھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور میں نے ابھی تک عصر کی نماز ادا نہیں ہے یہ سن کر رسولؐ خدا نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا خدایا یہ حضرت علیؑ تیری اطاعت میں اور تیرے رسولؐ کی اطاعت میں تھا جس کی وجہ سے اس کی عصر کی نماز قضا ہو گئی ہے خدایا تو حضرت علیؑ کے لئے سورج کو پلٹا دے تا کہ وہ اپنے اصل

www.shiabooks.pdf.com

وقت میں عصر کی نماز ادا کر لے رسولؐ خدا کی دعا جیسے ہی ختم ہوئی تو سورج عصر کے وقت پر واپس آ گیا اور وہ بالکل سفید ٹکیہ کی شکل میں تھا اور تمام اہل مدینہ نے یہ منظر دیکھا حضرت علیؑ اٹھے اور انہوں نے نماز عصر ادا کی اس کے بعد سورج پھر غروب ہو گیا اور پھر دوسرے لوگوں نے مغرب کی نماز پڑھی (بحار ج۹ ص۵۴۹، برھان ج۲ ص۸۹، اثبات الھداہ ج۲ ص۱۳۷)

83.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب ماموں اور خالہ کے علاوہ مرنے والے کا کوئی ایک بھی رشتہ دار نہ ہو تو خدا فرماتا ہے وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ (آیت ۷۵) اور خونی رشتہ دار ہی بعض بعض کے کتاب اللہ میں وارث ہیں اور جتنا کوئی قریبی رشتہ دار ہوتا جائے گا وہی میراث کا حق دار بنتا جائے گا (بحار ج۲۴ ص۲۶، برھان ج۲ ص۹۸، وسائل ج۳)

84.....ابن سنان کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ عثمان بن عفان کے دور حکومت میں ایک شخص مر گیا جس کا کوئی قریبی رشتہ موجود نہ تھا تو اس لئے حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ نے فتوی دیا تھا کہ اس کی میراث اس کے دور کے رشتہ داروں کو دی جائے اس میں کسی مفروض کا حصہ نہیں ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ (آیت ۷۵) کتاب خدا کے تحت رشتہ دار ہی ایک دوسرے کی میراث کے حق دار ہیں لیکن عثمان نے کہا کہ میں اس کی میراث کو بیت المال میں داخل کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے مرنے والے کے دور کے رشتہ داروں کو حصہ نہ دیا کہ یہ مسلمانوں کا حصہ ہے (بحار ج۲۴ ص۲۶، برھان ج۲ ص۹۸، ۹۹، وسائل ج۳)

85.....سلیمان بن خالد کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت علیؑ کا یہ طریقہ تھا کہ وہ میراث تقسیم کرتے وقت رشتہ داروں میں ہی میراث تقسیم کرتے تھے خواہ ان کا حصہ فرض ہے یا نہیں آپؑ رشتہ داروں کی موجودگی میں آزاد کردہ غلاموں کو میراث میں شریک نہیں کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کو آزاد کردہ غلاموں کا علم تھا مگر اللہ نے ان کو میراث میں شامل نہیں کیا اور رشتہ داروں کے متعلق فرمایا وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ (آیت ۷۵) اور اللہ کی کتاب میں بعض رشتہ دار ہی بعض کے وارث ہیں (بحار ج۲۴ ص۲۶، برھان ج۲ ص۹۹، وسائل ج۳)

86.....زرارہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے متعلق وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ (آیت ۷۵) قریبی رشتہ دار ہی بعض کے کتاب کی رو سے وارث ہیں فرمایا کہ جو جتنا ہی قریبی رشتہ دار ہوتا ہے وہی اس کا وارث ہوتا ہے پھر ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا وہ جو مرنے والے کے زیادہ قریب ہے وہ رشتے میں اس کی ماں اس کا بھائی اور اس کی بہن ہے اس کی ماں اور باپ ہیں اس میت کے قریبی بھائی اور بہنیں اس طرح نہیں ہیں جیسے ماں اور باپ قریبی ہیں (برھان ج۲ ص۹۹، بحار ج۲۴ ص۲۶)

87.....ابوعمرو زبیری کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ امامت اولاد حسنؑ سے اولاد امام حسینؑ میں کیسے چلی گئی جبکہ دونوں خدا کی حجت تھے آپؑ نے فرمایا امام حسینؑ کی طرف امامت کا جانا یہ اللہ کے حکم کے تحت تھا اور یہ بھائی کی طرف سے پلٹ کر گئی ہے اور اس میں کسی وصیت کی ضرورت نہیں ہے خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ (آیت ۷۵) قریبی رشتہ دار ہی کتاب اللہ کے مطابق وارث ہوتا ہے اور اولاد ہی اس کا قریبی ہوتا ہے اور اس کا بھائی اور امامت بھی اس طرح پلٹی ہے اور اس آیت کا مقصد بھی یہی ہے اور اولاد امام حسنؑ الگ ہو گئی اور امامت امام حسینؑ کی طرف پلٹ گئی اور اس آیت کی حکمت یہی ہے اور اس میں یہی ہے کہ یہ قیامت کے دن تک رہے گا (برھان ج۲ ص۹۹، بحار ج۷ ص۲۴۷)

www.siabooks.pdf.com

سورہ توبہ.....پ10

1.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو سورہ توبہ اور انفال کسی بھی مہینہ میں تلاوت کرے گا تو اس میں کبھی نقصان داخل نہیں ہوگا اور یہ امیر المؤمنینؑ کے شیعوں کے حق میں ہے اور قیامت کے دن جنت میں حضرت علیؑ کے شیعوں کے ساتھ کھانا کھائے گا یہاں تک کہ حساب سے فارغ ہو جائیں گے (بحار ج۱۹ ص۶۹، برھان ج۲ ص۵۸)

2.....داؤد بن سرحان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ فتح مکہ ۸ ہجری میں ہوا اور سورہ توبہ ۹ ہجری میں نازل ہوا اور حجۃ الوداع ۱۰ ہجری میں ہوا (برھان ج۲ ص۱۰۰، بحار ج۲ ص۶۰۲، بحار ج۹ ص۵۶، صافی ج۱ ص۶۸۱)

3.....ابی عباس کہتے ہیں دونوں اماموں میں سے ایک نے فرمایا کہ سورہ انفال اور سورہ توبہ دونوں ایک ہی ہیں (بحار ج ۲ ص ۶۰۲، برھان ج ۲ ص ۱۰۰، صافی ج ۱ ص ۶۸۰)

تبلیغ سورہ توبہ

4.....حریز کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے حضرت ابوبکر کو سورہ توبہ دے کر موسم حج میں مکہ کی طرف اس سورہ کو پڑھ کر سنانے کے لئے بھیجا تو جبرائیلؑ نازل ہوئے کہ یہ پیغام تم پہنچاؤ یا حضرت علیؑ پہنچائے رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو اس کے پہنچانے کا حکم دیا اور اپنا ناقہ غضبا دیا اور اس پر مجھے سوار کیا اور حکم دیا کہ تم ابوبکر سے جا ملو اور ان سے یہ سورہ لے لو اور مکہ جا کر یہ سورہ پڑھ کر سناؤ حضرت علیؑ نے جا کر یہ سورہ لے لی تو ابوبکر نے کہا کیا میرے بارے کوئی حکم نازل ہوا ہے تو حضرت علیؑ نے فرمایا نہیں لیکن یہ پیغام نازل ہوا ہے کہ یہ کام رسولؐ خدا خود کریں یا جوان سے ہو وہ پیغام پہنچائے جب وہ مکہ پہنچے تو وہ قربانی کا دن تھا ظہر کے بعد کا وقت تھا اور وہی حج اکبر کا دن تھا پھر کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں رسولؐ خدا کی طرف سے ان کا پیغام پہنچانے والا ہوں پھر یہ سورہ پڑھی بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ (آیت ۱،۲) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین کے لئے برأت کا اعلان ہے جن سے تم نے معاہدے کئے تھے تم زمین پر چار مہینے اور چل پھر لو فرمایا کہ وہ ۲۰ دن ذوالحجہ کے ہیں اور محرم اور صفر اور ماہ ربیع الاول اور ربیع الآخر کے دس دن ہیں پھر فرمایا کوئی مرد و عورت ننگے بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا اور آئندہ کوئی مشرک حج نہیں کرے گا جس کا رسولؐ خدا سے معاہدہ طے ہوا تھا تو وہ معاہدہ اپنی مقررہ مدت تک قائم رہے گا اور جس فریق کے معاہدہ کی مدت مقرر نہیں ہے تو اس کے لئے چار ماہ کا عرصہ ہے (بحار ج ۹ ص ۵۶، برھان ج ۲ ص ۱۰۱، صافی ج ۱ ص ۶۸۱، ۶۸۲، وسائل ج ۲ باب طواف)

5.....محمد بن مسلم کی خبر میں ہے کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا کہ جب حضرت علیؑ نے جا کر ابوبکر سے رسولؐ خدا کے حکم کے مطابق یہ آیات لے لیں تو ابوبکر نے پوچھا کہ کیا میرے آنے کے بعد کوئی حکم نازل ہوا ہے تو آپؑ نے فرمایا نہیں لیکن اللہ کا یہ حکم نازل ہوا ہے کہ یہ پیغام وہ خود پہنچائیں یا وہ پہنچائے جو ان سے ہو پھر حضرت علیؑ حج کے موسم میں اجتماع میں شامل ہوئے اور آپؑ نے عرفہ اور مزدلفہ اور یوم نحر قربانی اور ایام تشریق میں خدا اور رسولؐ خدا کی طرف سے پیغام پہنچایا

اور اعلان کیا بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ (آیت ۱،۲) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے مشرکین سے بیزاری کا اعلان کیا جاتا ہے تم زمین میں مزید چار مہینے چل پھر لو اور پھر آئندہ کوئی مرد و عورت ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا (بحار ج ۹ ص ۵۶، برھان ج ۲ ص ۱۰۱، صافی ج ۱ ص ۶۸۲، وسائل ج ۲)

6.....زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا خدا کی قسم رسولؐ خدا نے سورہ توبہ ابوبکر کے حوالے کی ہی نہیں تھی پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ رسولؐ خدا نے پہلے سورہ توبہ اس کے حوالے کی ہو پھر ان سے واپس لے لی ہو اصل روایت تو یہ ہے کہ رسولؐ خدا نے ابوبکر کو حج کے لئے امیر بنایا تھا پھر رسولؐ خدا نے انہیں اس منصب سے معزول کر دیا تھا اور ان کی جگہ حضرت علیؑ کو مقرر کیا تھا اور جب حضرت علیؑ کو بھیج رہے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ میری طرف سے تبلیغ یا تو میں کر سکتا ہوں یا تم کر سکتے ہو (بحار ج ۹ ص ۵۶، برھان ج ۲ ص ۱۰۱، صافی ج ۱ ص ۶۸۲)

چار ماہ کی مہلت

7.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ حضرت علیؑ نے مکہ پہنچ کر تلوار نیام سے نکال لی اور اعلان کیا کہ آج سے کوئی ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی مشرک آئندہ سال حج کرے گا اور جس کا رسولؐ خدا سے کوئی معاہدہ ہے تو وہ معاہدہ اپنے وقت تک قائم رہے گا اور جس معاہدے کی کوئی مدت نہیں ہے تو وہ معاہدہ چار ماہ کے بعد منسوخ ہو جائے گا آپؑ نے یہ اعلان قربانی کے دن کیا تھا اس لئے مشرکین کو ماہ ذوالحجہ کے ۲۰ دن اور ماہ محرم اور ماہ صفر اور ماہ ربیع الاول اور ماہ ربیع الثانی کے ۱۰ دن کی مہلت دی تھی اور فرمایا یہ قربانی کا دن اور حج اکبر کا دن تھا (بحار ج ۹ ص ۵۷، برھان ج ۲ ص ۱۰۱، صافی ج ۱ ص ۶۸۲، وسائل ج ۲ باب طواف)

8.....ابوصباح کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے یہ پیغام ہے جو عرفہ میں اور مزدلفہ میں جمرہ کی جگہ ایام حج کے دنوں میں ان تمام جگہ پر اعلان کیا بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ (آیت ۱) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ کوئی ننگے ہو کر طواف نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی مسجد الحرام کے نزدیک آئے گا اور نہ ہی کوئی

www.maktabah.org

مشرک حج کے لئے آئے گا (بحار ج۹ ص ۵۷، برہان ج ۲ ص ۱۰۱، صافی ج ۱ ص ۶۸۲، وسائل ج ۲ باب طواف)

9.....جیش (حسن) کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا بے شک جب نبیؐ نے برأت پہنچانے کے لئے کسی کو بھیجا تو اللہ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ یہ کوئی اور نہ پہنچائے اور نہ کوئی پڑھ کر سنائے یا تو یہ تم خود پہنچاؤ یا وہ پہنچائے جو تم سے ہو پھر اس کے بعد نبیؐ نے اس کے پہنچانے کے لئے مجھ سے کہا اللہ نے حکم دیا کہ اسے میں پہنچاؤں یا وہ جس کی زبان میری زبان ہو جس کا دل میرا دل ہو پھر میں گیا اور ان کے ہاتھ سے اسے لے لیا کہ حکم ہے کہ لوگوں کے سامنے میں پڑھ کر سناؤں اور لوگوں نے اس کا تقاضا کیا تو ان سے کہا کہ کوئی تمہارے خلاف حکم نہیں آیا یہ میں نے سنا ہے یہاں تک کہ آپؐ نے اور سب لوگوں کو سنایا اور پہنچانے کا حق ادا کر دیا (بحار ج۹ ص ۵۷، برہان ج ۲ ص ۱۰۱، وسائل ج ۱۳ ابواب آداب قاضی باب ۴)

10.....زرارہ وحمران ومحمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ وابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ (آیت ۲) وہ چار مہینے تک زمین پر چل پھر لیں فرمایا بیس دن ذوالحجہ کے ماہ محرم اور ماہ صفر اور ماہ ربیع الاوّل اور دس دن ماہ ربیع الثانی کے ہیں (بحار ج ۲۱ ص ۱۰۶، برہان ج ۲ ص ۱۰۲)

11.....جعفر بن احمد کہتے ہیں کہ علی بن محمد بن شجاع نے کہا کہ ہمارے بعض اصحاب نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ حج کرنے والے کے گناہ چار ماہ تک نہیں لکھے جاتے تو آپؑ نے فرمایا اس لئے کہ اللہ نے مشرکین کے متعلق فرمایا ہے فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ (آیت ۲) کہ تم زمین میں چار ماہ اور چل پھر لو یہ مہلت ہے فرمایا اس لئے اللہ نے حج کرنے والے کے لئے جو ایمان والا ہے یہ مہلت دی اور اس کے گناہ نہیں لکھے جاتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۱۰۲)

حضرت علیؑ کا نام آذان

12.....حکیم بن حسین کہتے ہیں علی بن حسینؑ امام زین العابدینؑ نے فرمایا خدا کی قسم حضرت علیؑ کا ایک ایسا نام قرآن میں موجود ہے جسے لوگ نہیں جانتے میں نے عرض کیا وہ کون سا نام ہے میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں تو آپؑ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ (آیت ۳) اللہ اور اس کے رسول کی طرف

سے لوگوں میں حج اکبر کے دن اعلان (اذان) کیا جاتا ہے فرمایا کہ جو رسولؐ اللہ کی طرف سے گئے تھے اور وہ علیؑ تھے اور وہی مؤذن تھے اور انہوں نے ہی یہ اعلان کیا تھا کہ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے اعلان حج اکبر کے دن سے ہے اور تمام مؤقف میں بیان کیا گیا کہ آئندہ کوئی بھی ننگے ہو کر طواف نہیں کرے گا اور نہ ہی مسجد الحرام کے قریب آئے گا اور نہ ہی کوئی مشرک آئندہ حج کرے گا (برہان ج ۲ ص ۱۰۲، بحار ج۹ ص ۵۷، وسائل ج ۲ باب طواف)

13.....حریز کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اذان سے مراد وہ اسم ہے جو کتاب اللہ میں ہے اور لوگ اسے نہیں جانتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۱۰۲، بحار ج۹ ص ۵۷، وسائل ج ۲ باب طواف)

14.....حکیم بن جبیر کہتے ہیں کہ علیؑ بن حسینؑ نے اس آیت کے متعلق وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ (آیت ۳) یہ اعلان اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہے اس اذان سے مراد امیر المؤمنین حضرت علیؑ ہیں (برہان ج ۲ ص ۱۰۲، بحار ج۹ ص ۵۷، وسائل ج ۲ باب طواف)

15.....جابر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ وابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے متعلق وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ (آیت ۳) اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں میں اعلان کیا جاتا ہے فرمایا اس سے مراد قائمؑ کا ظاہر ہونا ہے کہ وہ اس دن اعلان کریں گے اور اپنی طرف بلائیں گے (برہان ج ۲ ص ۱۰۲، اثبات الھداۃ ج ۷ ص ۹۹)

16.....عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ وہ دن حج کا دن قربانی کا دن اور حج اصغر عمرہ کا دن ہے (یہاں یہ مراد ہے مشعر الحرام ہے اور وہی وقوف کرنے کے قریب ہے مکہ کے نزدیک ہی ہے اور حدیث آدمؑ میں ہے پھر اس کے آخر میں ہے کہ مغرب وعشاء کے درمیان اکٹھے ہوئے اور اسی کے بارے اسے اس نام سے پکارا گیا کہ لوگ جمع ہوتے ہیں اور یہ دونوں مزدلفین ہیں اللہ کے بیت کے قریب کے مقام ہیں کہ یہ لوگوں کے لئے بہتر اور اس کی اطاعت کے لئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ آدمؑ وحواؑ اسی جگہ ملے تھے اس لئے اسے مزدلفہ کہا گیا ہے کہ وہ مغرب وعشاء کا وقت تھا (برہان ج ۲ ص ۱۰۲، وسائل ج ۲ باب طواف)

www.siabooks.pdf.com

17.....ابن سرحان کہتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حج اکبر سے مراد یوم عرفہ اور جمع ہونا اور رمی جمار اور حج الاصغر یعنی عمرہ ہے (برھان ج۲ص۱۰۲، وسائل ج۲باب طواف، صافی ج۱ص۶۸۳)

18.....اور روایت ہے ابن اذینہ کہتے ہیں کہ زرارہ نے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا کہ حج اکبر سے مراد وقوف عرفہ اور جمع ہونا اور رمی جمار منیٰ میں جمع کرنا ہے اور حج اصغر عمرہ کرنا ہے (بحار ج۲۱ص۷۵، برھان ج۲ص۱۰۲)

19.....عبدالرحمٰن کی حدیث میں ہے کہ آپؑ نے فرمایا یوم حج اکبر سے مراد یوم قربانی ہے اور یوم حج اصغر سے مراد عمرہ ہے (بحار ج۲۱ص۷۵، وسائل ج۲باب عمرہ)

20.....اور فضیل بن عیاض کی روایت میں ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا یوم حج اکبر کے متعلق تو آپؑ نے فرمایا کہ ابن عیاض نے کہا کہ اس سے مراد عرفہ ہے اور امیر المؤمنینؑ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ حج اکبر سے مراد یوم نحر قربانی اور جمع ہونا ہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ (آیت۲) کہ تم چار مہینے مزید زمین پر چل پھر لو اس سے مراد ۲۰ دن ذوالحجہ کے اور ماہ محرم اور ماہ صفر اور ماہ ربیع الاوّل اور دس دن ماہ ربیع الثانی کے ہیں اور اگرچہ حج اکبر سے مراد یوم عرفہ ہے اس لئے کہ یہ چار ماہ جو بنتے ہیں اور یہ اس کے دن ہیں (بحار ج۲۱ص۷۵، وسائل ج۲باب عمرہ)

21.....جعفر بن محمد کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اللہ نے رسولؐ خدا کو مبعوث فرمایا تو ان کو پانچ تلواریں دی گئیں تا کہ عرب کے مشرک کے خلاف استعمال کریں جیسا کہ خدا فرماتا ہے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِنْ تَابُوا (آیت۵) حرمت کے مہینے گزارنے کے بعد تم مشرکین کو جہاں پاؤ تو ان کو قتل کر دو اور انہیں پکڑو اور گھیر لو اور پھر گھات میں ان کے لئے بیٹھ جاؤ فرمایا یعنی وہ ایمان لے آئیں فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ پس دین میں تمہارے بھائی بن جائیں اس کیلئے تم اسے چھوڑ کر باقی کو قتل کر دو یا وہ اسلام قبول کر لیں اور نہ ہی وہ اس نام سے رہیں چاہے ان کی ذریت ہے اس میں گنجائش نہیں (بحار ج۲۱ص۷۵، برھان ج۲ص۱۰۶، صافی ج۱ص۶۸۲)

22.....زرارہ کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے متعلق فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (آیت۵) جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ ان کو قتل کر دو

آپؑ نے فرمایا وہ یوم نحر قربانی کا دن ہے وہ چار مہینے جو ربیع الثانی تک پورے ہوتے ہیں (بحار ج۲۱ص۷۵، برھان ج۲ص۱۰۶، صافی ج۱ص۶۸۲)

23.....حنان بن سدیر کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا آپؑ نے فرمایا کہ کچھ لوگ بصرہ میں میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے طلحہ و زبیر کے بارے میں پوچھا تو میں نے ان سے کہا

جب بصرہ کے دن دونوں طرف سے صفیں قائم ہو گئیں تو حضرت علیؑ نے اپنے لشکر والوں سے فرمایا کہ تم جلدی نہ کرنا تا کہ ان کے درمیان اور اللہ کے درمیان اور ہمارے درمیان حجت قائم کر دی جائے اور پھر فرمایا اے اہل بصرہ کیا میں نے اس کام میں تم پر کوئی زیادتی کی ہے تو انہوں نے کہا نہیں تو فرمایا تو میں نے تم سے کوئی عہد کر کے توڑا کہا نہیں تو فرمایا کیا میں نے بیت المال سے کوئی مال لے کر اپنے اہلبیتؑ کو دیا ہے کہ تم نے اسے جواز بنا کر میری بیعت توڑ دی ہے انہوں نے کہا نہیں تو آپؑ نے فرمایا تو پھر تم نے کس وجہ سے میری بیعت توڑ دی ہے اور میرے غیروں کی بیعت کو نہیں توڑا ہے اور میں نے اس معاملہ کو اچھی طرح تحقیق کر لیا ہے اب مجھے دو میں سے ایک امر کا انتخاب کرنا ہے یا تو کفر اختیار کروں یا تلوار اٹھا لوں پھر اپنے اصحاب سے مخاطب ہو فرمایا خدا فرماتا ہے وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ (آیت۱۲) اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین پر اعتراض کریں تو کفر کے ان سربراہوں سے تم جنگ کرو ان کی قسموں کی کوئی اہمیت نہیں ہے شاید وہ اس طرح سے اپنی حرکتوں سے باز آ جائیں پھر امیر المؤمنین حضرت علیؑ نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم کہ جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور انسان کی جان کو خلق کیا اور جس نے محمد مصطفیٰؐ کو نبی بنا کر بھیجا ہے یہ لوگ اسی آیت کے مصداق ہیں اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور ابھی تک اس پر عمل نہیں ہوا آج ہوگا (بحار ج۸ ص۴۲۴، برھان ج۲ص۱۰۷، صافی ج۱ص۶۸۵)

24.....ابو طفیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو جمل کے دن دیکھا کہ آپؑ لوگوں کو اپنے مخالفین سے جنگ کرنے کے لئے ابھار رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ خدا کی قسم اس آیت پر اس سے پہلے عمل نہیں ہوا اور آج اس پر عمل ہوگا

ان کی قسموں کی کوئی اہمیت نہیں ہے شاید وہ اس طرح سے اپنی حرکتوں سے باز آ جائیں پھر ابو طفیل

www.sabooksPdf.com

سے فرمایا یہ اس کا کنایہ ہے اسی میں جنگ ہوگی اسی لئے بعض عرب اسے اس نام سے پکاریں گے (بحار ج ۸ ص ۴۲۲، برھان ج ۲ ص ۱۰۷، صافی ج ۱ ص ۶۸۵)

25.....حسن بصری کہتے ہیں حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ نے منبر پر خطبہ دیا جب آپؑ اس امر جنگ میں طلحہ وزبیر وعائشہ سے فارغ ہوئے تو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا خدا کی حمد وثناء ہے پھر رسولؐ خدا پر درود وسلام بھیجا اس کے بعد فرمایا اے لوگو میں نے ان سے جنگ کی کہ خدا اس بارے میں فرماتا ہے وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ (آیت ۱۲) اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین پر اعتراض کریں تو کفر کے لیڈروں سے جنگ کرو ان کی قسموں کی کوئی اہمیت نہیں ہے شاید وہ اس طرح سے اپنی حرکتوں سے باز آجائیں پھر خدا کی قسم بے شک رسولؐ خدا نے مجھے اس عہد سے آگاہ کیا اور مجھ سے کہا تھا اے علیؑ تجھے باغی گروہ سے اور ناکثین سے اور مارقین سے ضرور جنگ کرنا پڑے گی (بحار ج ۸ ص ۴۴۳، برھان ج ۲ ص ۱۰۷، صافی ج ۱ ص ۶۸۵)

26.....عمار کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو دین میں طعنے دیتے ہیں یہی تو کفر ہے خدا فرماتا ہے وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ يَنْتَهُوْنَ (آیت ۱۲) (برھان ج ۲ ص ۱۰۷، صافی ج ۱ ص ۶۸۶)

27.....شعبی کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے یہ آیت پڑھی وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ اِلٰى آخر آیت (آیت ۱۲) پھر فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی تو جنگ جمل شروع ہوئی تو حضرت علیؑ نے یہی آیت پڑھی پھر فرمایا جب سے یہ آیت نازل ہوئی تو اس پر عمل کرنے کا موقع نہ آیا مگر اس پر عمل کرنے کا آج موقع آیا (بحار ج ۸ ص ۴۴۳، برھان ج ۲ ص ۱۰۷، صافی ج ۱ ص ۶۸۶)

28.....ابی عثمان غلام بنی قصیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے ولایت مانی اور انکار نہیں کیا اور یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ طلحہ وزبیر نے اپنی خوشی سے بغیر کسی مجبوری کے بیعت کی تھی پھر بغیر کسی وجہ کے میری بیعت توڑ دی خدا کی قسم یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی تھی وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اِلٰى آخر يَنْتَهُوْنَ (آیت ۱۲) جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس پر عمل کرنے کا موقع نہ آیا تو جنگ جمل پیش آگئی (بحار ج ۸ ص ۴۴۳، برھان ج ۲ ص ۱۰۷، صافی ج ۱ ص ۶۸۶)

29.....علی بن عقبہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ اور معلیٰ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس گئے تو آپؑ نے ہم سے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو کیونکہ اللہ نے تمہیں دو میں سے ایک بھلائی عطا کی ہے اور اللہ نے تمہارے دلوں کو شفا دی ہے اور تمہارے دلوں سے غصہ کو ختم کر دیا ہے اور تمہیں دشمنوں پر غلبہ عطا کیا ہے اور خدا فرماتا ہے وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ (آیت ۱۴) اور اہل ایمان کے دکھتے ہوئے سینوں کو شفا عطا کرے گا اور اگر تم یہ چیزیں دیکھنے سے پہلے تمہیں موت بھی آجائے تو اللہ کے اس دین پر واقع ہوگی جو اللہ نے اپنے رسولؐ اور علیؑ کے لئے پسند کیا ہے (برھان ج ۲ ص ۱۰۸)

30.....ابو الاعز تیمی (یمنی) کہتے ہیں کہ میں نے صفین کے دن عباس بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کو دیکھا کہ وہ ہتھیار سجائے ہوئے اور سر پر خود رکھے ہوئے تھے اور چوڑی یمنی تلوار لئے ہوئے سیاہ رنگ کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر لشکر شام کے مقابلہ پر گئے ان کے مقابلہ میں ایک شامی آیا جس کا نام عرار بن ادھم تھا اس نے کہا اے عباس میرے مقابلے میں آؤ یہ سن کر آپ نیچے اتر آئے اور وہ شامی بھی نیچے اتر آیا تو اس شامی نے کہا اَنْ تَرْكَبُوْا فَرَكُوْبَ الْخَيْلِ عَادَتِنَا اَوْ تَنْزِلُوْنَ فَاَنَا مَعْشَرٌ نَزَلٌ یہ سن کر عباس نے اس کا جواب دیا وَيَصِدُّ عَنَّكَ مُخَيْلَةُ الرَّجُلِ الْعَرِيْضِ مَوْضِحَةً عَنِ الْعَظْمِ بِحِسَامٍ اَوْ لِسَانِكَ وَالْكَلِمَ الْاَصِيْلِ كَارَغِبَ الْكَلِمَ پھر دونوں گھوڑے سے اتر آئے اس نے اپنے غلام سے کہا کہ اسے لے جاؤ پھر اس نے کہا کہ میرے جیسا کوئی آدمی ہے ابو ذویب نے کہا ہے فَتَنَازَلَا وَتَوَاقَفَتْ خَيْلًا هِمَا وَكُلَّاهِمَا بَطْلُ اللِّقَاءِ مَحْذَعٌ پھر دونوں نے پیادہ پا تلوار سے لڑائی کی اور کافی دیر تک مقابلہ ہوتا رہا اور زرہوں کی مضبوطی کے سبب کوئی ایک دوسرے پر غالب نہ آیا آخر کار عباس نے اس شامی کو مار گرایا کیونکہ عباس نے اس کی زرہ ایک جگہ سے پھٹی ہوئی دیکھی تھی اور تلوار کا وار کیا جو اس پہلوان کی ہڈیوں کو کاٹتا ہوا آگے تک چلا گیا تھا اور شامی منہ کے بل زمین پر گر پڑا تھا یہ دیکھ کر لوگوں نے تکبیر کی آواز بلند کی اور اتنے میں ہاتف غیب سے لوگوں نے یہ آواز سنی کوئی کہہ رہا ہے قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ (آیت ۱۴) وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ (آیت ۱۵) ان

www.shiabooks.pdf.com

سے جنگ کرو اللہ تمہارے ہاتھوں انہیں عذاب دے گا اور خدا انہیں رسوا کرے گا اور ان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے گا اور اہل ایمان کے دلوں کو ٹھنڈا کرے گا اور ان کے دلوں کا غصہ ختم کرے گا خدا جسے چاہتا ہے توبہ کی توفیق عطا کرتا ہے جب میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت علیؑ تھے تو انہوں نے کہا اے ابوالاعز ہمارے دشمن سے کون مقابلے میں تھا میں نے کہا عباس بن ربیعہ تھے جو آپؑ کی قوم کے بزرگ تھے پس آپؑ نے حضرت عباس کو بلایا تو انہوں نے کہا لبیک میں حاضر ہوں فرمایا میں نے تمہیں اور حسنؑ اور حسینؑ و عبداللہ بن جعفر کو ایک جگہ ٹھہرنے کے لئے نہیں کہا تھا پھر تم میدان میں کیوں گئے انہوں نے کہا اے آقا اس شامی نے مجھے للکارا تھا اس لئے میں اس کے مقابلے کے لئے چلا آیا آپؑ نے فرمایا تم ہرگز میدان میں نہ جاؤ اور اپنے امام کی اطاعت کرو اور اسے لازم سمجھو کیونکہ معاویہ چاہتا ہے کہ بنی ہاشم کی نسل ختم ہو جائے یہ لوگ تو یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح نور خدا کو بجھا دیں لیکن اللہ اس نور کو پورا کرے گا چاہے مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو پھر خدا کی قسم یہ لوگ اسے ختم نہیں کر سکتے جو کسی کے لئے گڑھا کھودے گا وہی اس میں گرے گا اس شامی کے قتل ہونے کی خبر جب معاویہ کو پہنچی تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم ہم اس کے خون کا بدلہ لیں گے اس نے کہا کہ کون ہے جو اس عرار کے خون کا بدلہ لینے کے لئے تیار ہے تو دو نجدی آدمیوں نے کہا کہ ہم اس کا بدلہ لیں گے پھر انہوں نے عباس کو جنگ کے لئے للکارا ایسا اور ایسا کہا کہ اب آؤ اور ہم سے جنگ کرو تو عباس نے کہا میں اپنے سردار سے اس کی اجازت لیتا ہوں عباس نے امیر المؤمنینؑ حضرت علیؑ سے یہ حقیقت بیان کی تو آپؑ نے فرمایا کہ تم اپنے ہتھیار مجھے دے دو اور گھوڑا بھی دے دو پھر امیر المؤمنینؑ حضرت علیؑ عباس کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور شامیوں سے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ میں عباس ہوں اور میں اپنے سردار سے اجازت لے کر آیا ہوں اور باہر آیا ہوں اور کہا ہاں خدا فرماتا ہے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ تمہیں اجازت ہے کہ تم ان ظالموں سے جنگ کرو اور بے شک اللہ تمہاری نصرت کرنے پر قدرت رکھتا ہے پھر آپؑ نے جنگ کی اور ان کو قتل کیا پھر دوبارہ گئے تو پہلی طرح گئے اور جنگ کے لئے پکارا اور آپؑ لڑتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ حرمت کا مہینہ حرمت کے مقابلے میں اداب رکھنے میں اس کا بدلہ ہے پھر جس نے تم پر زیادتی کی ہو تم بھی اس پر زیادتی کرو جیسے اس نے تم سے زیادتی کی ہے پھر فرمایا

اے عباس تم اپنا گھوڑا اور لباس و ہتھیار مجھے دے دو اور جب یہ خبر معاویہ کو پہنچی تو وہ بہت شرمندہ ہوا اور اسے بہت خجالت ہوئی عمرو بن عاص نے کہا رسوا تو زخمی ہوئے جو مارے گئے معاویہ نے کہا تم خاموش رہو بولنے کا وقت نہیں عمرو بن عاص نے کہا اگر میرے لئے بولنے کا وقت نہیں تو اللہ زخمیوں پر رحم کرے اور میں جانتا ہوں کہ اللہ ان پر ضرور رحم کرے گا اگر ان کو موت آ بھی گئی تو ان کی نجات ہوگی تو کہا کہ میں ان کے بارے کچھ نہیں دیکھتا ہوں (بحار ج ۸ ص ۵۱۵، برہان ج ۲ ص ۱۰۸، صافی ج ۱ ص ۶۸۶)

31.....ابی عباس کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک شخص رسولؐ خدا کے پاس آیا اور کہا اے رسولؐ خدا میں آپ کی بیعت کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم جنگ کے وقت بیعت نہیں توڑو گے اس شخص نے ہاتھ پکڑا پھر کہا میں آپ کی اے رسولؐ خدا بیعت کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا اگر تمہیں جنگ کرنا پڑے تو اس شخص نے کہا ہاں چاہے مجھے اپنے باپ کو قتل کرنا پڑے تو رسولؐ خدا نے فرمایا اس بارے خدا فرماتا ہے يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً (آیت ۱۶) وہ کون ہے جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ اور اہل ایمان کے علاوہ کسی کو ولی دوست بنایا (ولیجہ سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اولوالامر کے علاوہ ہو اور لوگوں کو اپنی اطاعت کی دعوت دے) بے شک اگر تجھے تیرے والد کے قتل کا حکم بھی دیا جائے اور لیکن یہ حکم تیرے لئے کرامت ہے (بحار ج ۷ ص ۱۴۱، برہان ج ۲ ص ۱۰۹)

32.....ابن ابان کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے نوجوانو سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے نوجوانو تم اللہ سے ڈرو اور رؤسوں کے پاس مت جاؤ انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ پیروکار بننے پر مجبور ہو جائیں اور تم لوگوں کو اپنے لیے سہارا مت بناؤ خدا پر بھروسہ رکھو خدا کی قسم میں تمہارے لئے کہیں بہتر ہوں یہ کہہ کر آپؑ نے اپنا ہاتھ سینے پر مارا (بحار ج ۷ ص ۱۴۱، برہان ج ۲ ص ۱۰۹)

33.....ابوصباح کتانی کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا اے ابوصباح ہمارے علاوہ لوگوں کو اپنے لئے سہارا مت بناؤ ہمارے علاوہ ہر سہارا طاغوت ہے (بحار ج ۷ ص ۱۴۱، برہان ج ۲ ص ۱۰۹)

حضرت علیؑ کی فضیلت کا ایک واقعہ

34.....ابوبصیر کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین حضرت علیؑ سے سوال کیا گیا کہ آپؑ اپنی کوئی

www.shiabookspdf.com

فضیلت بیان کریں آپؑ نے فرمایا ایک دن میں اور عباس وعثمان بن ابی شیبہ مسجد الحرام میں بیٹھے ہوئے تھے کہ عثمان بن ابی شیبہ نے کہا کہ مجھے رسولؐ خدا نے خزانہ دیا ہے یعنی بیت اللہ کی کنجیاں مجھے دی ہیں اور عباس نے کہا کہ رسولؐ خدا نے حاجیوں کی سقائی مجھے عنایت کی ہے اور یہ کہ زمزم میرے ہاتھ میں ہے اور اے علیؑ تجھے تو کچھ نہیں ملا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ (آیت ۱۹) کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کی آبادی کو اس جیسا سمجھ لیا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہو سکتے (بحار ج۹ ص۳۱۸، برہان ج۲ ص۱۱۰، صافی ج۱ ص۶۸۸)

35..... ابوبصیر کہتے ہیں دونوں میں سے ایک امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (آیت ۱۹) کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کی آبادی کو بہتر سمجھا ہے یہ آیت علیؑ وحمزہ وجعفر وعباس وشیبہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ انہوں نے حاجیوں کی خدمت کرنا اور پانی پلانے پر فخر کیا تھا تو اللہ نے نازل کیا اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (آیت ۱۹) کیوں کہ علیؑ وحمزہ وجعفر وعباس سے کہا گیا اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ (آیت ۱۹) وہ لوگ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں (بحار ج۹ ص۳۱۷، برہان ج۲ ص۱۱۰، صافی ج۱ ص۶۸۸)

36..... جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (آیت ۲۳، ۲۴) اے اہل ایمان خبردار اپنے باپ دادا اور بھائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر کو ترجیح دیں اور تم میں سے جو کوئی بھی ان کو اپنا دوست بنائے گا تو پس وہی ظلم کرنے والے ہیں آپؑ کہہ دیں اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور تمہارا وہ مال جو تم نے کما کر جمع کیا ہے اور تجارت جس کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو

تمہیں اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز نہ ہوں تو تم ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لے آئے اور اللہ فاسقین کو ہدایت نہیں کرتا مومنین سے کہا گیا کہ تم اپنے آباؤ اجداد اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو پسند کریں اور اسے ایمان پر ترجیح دیں پس یہ کفران کے باطن میں ہے اور یہی مقصد اس آیت کا ہے اور ولایت اوّل وثانی وہ کفر ہے اور ایمان کا قول تو اس ایمان سے مراد حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت ہے خدا فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (آیت ۲۴) اور جو کوئی تم سے ان کو دوست بنائے گا اور ان سے دوستی رکھے گا وہی اپنے اوپر ظلم کرنے والا ہے (بحار ج۸ ص۲۲۰، برہان ج۲ ص۱۱۱)

مال کثیر سے مراد کتنی مقدار

37..... یوسف بن سخت کہتے ہیں ایک دفعہ متوکل عباسی سخت بیمار ہوا تو اس نے اپنی شفایابی کے لئے خدا کی بارگاہ میں نذر مانی کہ اگر وہ صحت یاب ہو گیا تو مالِ کثیر راہ خدا میں صرف کرے گا جب وہ بیماری سے ٹھیک ہو گیا تو اس نے اپنے دوستوں ساتھیوں سے پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے کہ مالِ کثیر سے مراد کتنا مال ہے اس کے ساتھیوں دوستوں نے کہا کہ تم آٹھ لاکھ درہم تک خرچ کرو لاکھ لاکھ درہم خرچ کرو اور پھر صدقہ پانچ لاکھ دو اس کثیر مال سے یہی مراد ہے متوکل نے اسے بہت زیادہ سمجھا اس لئے اس نے ایک درباری ابو یحییٰ بن ابو منصور منجم سے کہا تو اس نے کہا تم اپنے چچازاد ابوالحسنؑ امام علی نقیؑ کو خط لکھ کر بھیجو اور یہ مسئلہ ان سے پوچھو اس نے خط لکھا تو ابوالحسنؑ نے جواب میں لکھا کہ تم 80 درہم راہ خدا میں صدقہ کر دو تو تمہاری یہ نذر پوری ہو جائے گی جب اس نے یہ جواب پڑھا تو کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ رقم تو بہت کم ہے اس نے اپنے ایک ساتھی کو یہ کہہ کر آپؑ کی خدمت میں بھیجا کہ یہ رقم تو بہت کم ہے آپؑ نے یہ کہاں سے حاصل کر کے کہا ہے تو آپؑ نے جواب دیا کہ یہ قرآن میں ہے اور اللہ کے رسولؐ نے بیان کیا کہ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ (آیت ۲۵) اللہ نے کثیر مقامات پر تمہاری مدد کی ہے اگر ان کثیر مقامات کو گنا جائے تو اس کی تعداد اسی بنتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ 80 درہم مال کثیر ہے (بحار ج۲۳ ص۱۴۷، برہان ج۲ ص۱۱۲)

38..... عجلان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق وَيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ

www.shiabooks.pk

ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ (آیت ۲۵) اور اللہ نے حنین کے دن بھی تمہاری مدد کی ہے جب تمہیں تمہاری کثرت نے تمہیں مغرور بنادیا تھا پھر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر زمین تنگ ہوگئی اس کے باوجود کہ وہ تم پر کشادہ تھی پھر پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے فرمایا اس سے مراد ابوفلاں ہے (بحار ج ۸ ص ۲۲۰، برھان ج ۲ ص ۱۱۲، صافی ج ۱ ص ۶۹۰)

39..... حسن بن علی بن فضال کہتے ہیں کہ ابوالحسن امام علی رضا نے حسن بن احمد سے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ سکینہ کے کہتے ہیں اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں کہ وہ کیا چیز ہے آپؑ نے فرمایا کہ وہ جنت کی ایک بہت عمدہ طیب ہوا ہے اس کی صورت انسان کے چہرہ کی طرح ہے اور وہ ہمیشہ انبیاء کے ساتھ رہتی ہے اور اسی کو اللہ نے ابراہیم خلیل الرحمٰن پر نازل کیا تھا جب وہ بنیاد کعبہ رکھ رہے تھے اور اسی کو بنایا تھا اس طرح جس طرح اس سے اس کی بنیاد بنائی گئی (بحار ج ۷ ص ۳۳۱، ج ۲۱ ص ۱۲، برھان ج ۲ ص ۱۱۲)

40..... عبدالملک بن عتبہ ہاشمی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا جو لوگوں کے منہ پر تلوار مارے اور اس کا نفس دعوٰی کرے اور وہ مسلمانوں میں سے ہو اور وہ اسے یہی جانتا ہو پس وہ گمراہ ہے اور اسی کا مکلف ہے نہ کہ عبید نے اسی طرح کا سوال کیا جس نے عبداللہ بن حسن کی بیعت کی تھی (برھان ج ۲ ص ۱۱۵)

اہل کتاب کا ذکر

41..... زرارہ کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ اہل کتاب سے جزیہ لینے کی حد کیا ہے اور اس میں کتنی چیز ہے کہ اس سے نہ اضافہ کیا جا سکے اور نہ کمی کی جا سکے آپؑ نے فرمایا ایسا نہیں ہے یہ امام پر منحصر ہے کہ وہ ان سے جتنا مناسب سمجھے جزیہ لے لے کیونکہ جزیہ ان کی جانوں کا فدیہ ہے اور حسب حیثیت سے ہی جزیہ لیا جاتا ہے البتہ جزیہ کی مقدار اتنی ہو کہ جسے وہ ادا کرتے وقت اپنی بے چارگی کو محسوس کر سکے اور اسے یہ دیتے وقت کچھ تکلیف محسوس ہو کیونکہ خدا فرماتا ہے حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ (آیت ۲۹) ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ذلیل ہو کر جزیہ ادا کریں تو پھر ان پر جزیہ کی حد کیسے ہوگی اور اسے نہیں چھوڑا جائے اور اس سے جزیہ لیا جائے گا اور وہ ذلیل ہو اس سے لیا جائے اور وہ آخرکار مسلمان ہو جائے (بحار ج ۲۱ ص ۱۰۹، برھان ج ۲ ص ۱۱۶، صافی ج ۱ ص ۶۹۴)

یہود و نصاریٰ کے متعلق گفتگو

42..... حفص بن غیاث کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے اپنے آباء سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا اللہ نے جب محمدؐ کو مبعوث کیا تو آپ کو پانچ تلواریں بھی دیں اور ان سے ایک تلوار اہل ذمہ کے لئے ہے خدا فرماتا ہے وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا کہ تم لوگوں سے اچھے طریقے سے بات کرو یہ آیت آئی قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (آیت ۲۹) ان سے لڑو جو ایمان اللہ اور قیامت کے دن پر نہیں رکھتے اور جو اللہ نے حرام کیا وہ حرام نہیں کرتے اور جو رسولؐ نے کیا وہ نہیں کرتے اور دین حق کو قبول نہیں کرتے ان لوگوں سے جو اہل کتاب ہیں یہاں تک کہ دست بدست جزیہ دیں جبکہ وہ اس طرح ذلیل ہوں گے اس میں یہ چیزیں ہیں کہ وہ اسلام لے آئیں اگر وہ یہ قبول نہ کریں یا پھر جزیہ ادا کریں یا قتل کئے جائیں گے اور ان کا مال لے لیا جائے گا اور ان کو غلامی میں لے لیا جائے گا جب وہ جزیہ قبول کر لیں اس سے پہلے ان سے نکاح حلال نہ ہوگا اور نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہوگا اور اسے قبول نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ وہ جزیہ ادا کریں اگر نہ کریں تو قتل ہوں گے (برھان ج ۲ ص ۱۱۶، بحار ج ۲۱ ص ۱۰۹)

43..... عطیہ عوفی کہتے ہیں ابوسعید خدری نے کہا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اللہ یہود پر سخت غضب ناک ہوا جب انہوں نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور سخت غضب ناک ہوا جب نصاریٰ نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے اور سخت غضب ناک ہوگا جب کل علیؑ کا خون گرایا جائے گا اور میری عترت کو تکلیف دے گا (برھان ج ۲ ص ۱۱۶، صافی ج ۱ ص ۶۹۵)

44..... یزید بن عبدالملک کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ ہرگز کسی چیز پر غضب ناک نہیں ہوتا کہ اس کا غضب طلح ظاہر ہو (طلح حجاز میں ایک درخت ہے جس کے اندر سے دوا نکلتی ہے اس کی شاخیں بہت ہوتی ہیں اور اسے ام غیلان کہا جاتا ہے اور اسے اکثر اونٹ کھاتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس درخت کی دوسرے ہر قسم کے درخت سے زیادہ شاخیں ہوتی ہیں) اور سدر اور طلح ایک بلند درخت ہے اور سدر ایک چوڑا جب کہ یہود نے کہا اللہ کے ہاتھ بندھ گئے تو اس سے پہلے تمام درختوں کی ٹہنیاں تھیں اور پھل دیتے تھے تو یہ سب درخت سخت کانٹے اور جب نصاریٰ نے کہا مسیح ابن اللہ تو

www.maktabah.org

اس درخت سے ٹہنیاں نکلیں اور اس نے لگے پھولوں کو گرادیا اور ان پر پھل لگنے کم ہو گئے اس طرح طلح نے پھر پھل نہ لیا اور نہ لے گا یہاں تک کہ ہمارا قائمؑ اس وقت ظاہر ہوگا پھر فرمایا کہ طلح سے پانی یا سدر مراد ہو جس پانی کو مومن ضمان کہتے ہیں وہ ہوگا (بحار ج۴ ص۵۹، برہان ج۲ ص۱۲۰)

احبار ورھبا کا ذکر

45.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (آیت ۳۱) انہوں نے اپنے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء کو اپنا رب بنالیا ہے فرمایا خدا کی قسم اہل کتاب نہ تو علماء ورھبان کے لئے روزے رکھے تھے اور نہ ہی ان کی نمازیں پڑھی تھیں لیکن علماء ورھبان نے ان کے لئے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیا تھا اور ان لوگوں نے اس میں ان کی اتباع کی تھی (بحار ج۷ ص۱۴۱، برہان ج۲ ص۱۲۰)

46.....دوسری روایت ہے کہ انہوں نے ان کی اطاعت کی اور اس معاملے میں اللہ کی نافرمانی کی تھی (بحار ج۷ ص۱۴۱، برہان ج۲ ص۱۲۰)

47.....جابر کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (آیت ۳۱) انہوں نے اپنے علماء اور راہبوں کو اپنا رب بنالیا اور ان کو اللہ کی جگہ لے آئے فرمایا کہ اہل کتاب نے ان علماء ورہبان کو اپنا معبود نہیں بنایا تھا بلکہ ان علماء ورھبانوں نے ان کے لئے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیا تھا اور انہوں نے ان سے یہی حاصل کیا اسی لئے کہا گیا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (آیت ۳۱) انہوں نے رہبانوں کو اپنا رب بنالیا تھا (بحار ج۴ ص۵۹، ج۷ ص۱۴۱، برہان ج۲ ص۱۲۰، صافی ج۱ ص۶۹۵)

48.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ان کے علماء ورہبان نے ان کو اپنی عبادت کرنے کی طرف نہیں بلایا تھا اور نہ ہی یہ کہا تھا کہ تم اسے قبول کرلو اور لیکن انہوں نے ان کے لئے حلال چیز کو حرام کر دیا اور حلال چیز کو ان کے لئے حرام قرار دیا تھا تو انہوں نے اسے ان کا بندہ ہونے کی طرح قبول کرلیا جیسا کہ وہ اس کا شعور ہی نہیں رکھتے (بحار ج۴ ص۵۹، ج۷ ص۱۴۱، برہان ج۲ ص۱۲۰، صافی ج۱ ص۶۹۵)

49.....حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (آیت ۳۱) انہوں نے اپنے علماء وراہبوں کو اپنا اللہ بنالیا تھا تو آپؑ نے فرمایا انہوں نے ان کو اپنی عبادت کے لئے نہیں کہا تھا اور لیکن انہوں نے ان کے لئے حلال اشیاء کو حرام کیا تھا اور حرام کو حلال کیا تھا یہ حلال ہیں ان پر حرام ہیں اور وہ حرام ہیں جو ان پر حلال ہیں (بحار ج۴ ص۵۹، ج۷ ص۱۴۱، برہان ج۲ ص۱۲۰، صافی ج۱ ص۶۹۵)

دین کا غلبہ

50.....ابومقدام کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے متعلق لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (آیت ۳۳) اور وہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے گا خواہ مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو فرمایا کہ کوئی ایک بھی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ محمدؐ کا کلمہ پڑھے گا (بحار ج۱۳ ص۱۹۰، برہان ج۲ ص۱۲۱، صافی ج۱ ص۶۹۷، اثبات الھداۃ ج۷ ص۹۹)

51.....اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرمایا اللہ ظاہر کردے گا یہ رجعت کے زمانے میں ہوگا (بحار ج۱۳ ص۱۹۰، برہان ج۲ ص۱۲۱، صافی ج۱ ص۶۹۷، اثبات الھداۃ ج۷ ص۹۹)

52.....سماعہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (آیت ۳۳) وہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کردے چاہے مشرکین کو یہ ناگوار ہی کیوں نہ ہو فرمایا جب ہمارا قائمؑ ظاہر ہوگا تو کوئی مشرک باقی نہ رہے گا اللہ عظیم کی قسم اور نہ ہی کوئی کافر باقی ہوگا مگر یہ کہ وہ اس خروج کے وقت کراہت ہی کرے تب کلمہ پڑھے گا (بحار ج۱۳ ص۱۹۰، برہان ج۲ ص۱۲۱، صافی ج۱ ص۶۹۷، اثبات الھداۃ ج۷ ص۹۹)

www.shiabooks.pdf.com

سونا چاندی جمع کرنے والے

53.....سعدان کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے متعلق وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (آیت ۳۴) اور وہ لوگ جو سونا چاندی کا ذخیرہ کرتے ہیں فرمایا یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ہزاروں درہم جمع کرتے ہیں خرچ نہیں کرتے (بحار ج۱۵ (۳) ص۱۰۲، برہان ج۲ ص۱۲۲، صافی ج۱ ص۶۹۹)

54.....معاذ بن کثیر صاحب اکسیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا ہمارے شیعوں کو اختیار ہے جو کچھ ان کے ہاتھ میں ہے وہ اسے اچھے طریقہ سے خرچ کریں لیکن جب ہمارے قائمؑ کا ظہور ہوگا تو وہ ہر ذخیرہ اندوز پر اس کا ذخیرہ حرام کر دیں گے اور اسے حاضر کرنے کا حکم دیں گے اور اس کے ذریعہ سے دشمن کے خلاف مدد حاصل کریں گے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (آیت ۳۴) وہ لوگ جو سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے آپ ان کو درد ناک عذاب کی خوش خبری سنا دو (بحار ج۱۵ ص۱۰۲، ج۲ ص۱۲۲، صافی ج۱ ص۶۹۹)

55.....حسین بن علوان نے ذکر کیا ہے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ مومن وہ ہے جو اپنے مال سے اپنے اہل وعیال پر بہتر خرچ کرے پھر جب ہمارا قائمؑ قیام کرے گا تو وہ یہ مال لے کر ان کے پاس پہنچا دیں گے اور اسی سے ان کی مدد ہوگی یہ اس کے لئے ہے اس کے لئے واجب نہیں ہے (بحار ج۱۵ ص۱۰۲، برہان ج۲ ص۱۲۲)

رمضان کے روزے

56.....ابوخالد واسطی کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے یوم شک کے روزے کے بارے میں پوچھا جو رمضان میں ہو کہ اس میں کھانا کھا لیا کریں یا نہیں تو آپؑ نے فرمایا یہ کل کا دن ہے یہ آج کے دن کی طرح ہے اس میں وہ حکم نہیں ہے اور نہ ہی اس میں روزہ ہے پھر فرمایا میرے باپ علی بن حسینؑ نے کہا کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ جب رسولؐ خدا سخت بیمار تھے تو آپؐ نے فرمایا اے لوگو ایک سال کے بارہ مہینے ہیں اور ان میں سے چار مہینے حرمت کے ہیں پھر فرمایا رجب اکیلا ہے پھر ذی قعدہ اور ذوالحجہ اور محرم کے متواتر تین مہینے ہیں مگر یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کے روزے فرض کئے گئے ہیں وہ رمضان کا مہینہ

ہے جب رمضان کا چاند نظر آئے تو روزے رکھو اور جب شوال کا چاند نظر آئے تو افطار کرو اور اگر شعبان کا چاند دکھائی نہ دے تو پھر تیس روزے رکھو اور وہ اس کا پہلا دن ہوگا اور تیس روزے ہوں گے پھر فرمایا وہ ایک ہے پھر دو پھر تین ہے پھر اللہ کی ثناء کی پھر فرمایا اے لوگو یہ مہینہ ہے یہ رمضان کا مہینہ ہے اور علیؑ نے فرمایا میں نے رسولؐ خدا کے ساتھ ۲۹ روزے رکھے اس میں کوئی نقص نہ تھا اور وہی تمام دیکھے (بحار ج۲۰ ص۷۷، برہان ج۲ ص۱۲۴)

57.....زرارہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ کے ساتھ میں حرم بیت اللہ میں بیٹھا ہوا تھا آپؑ اس وقت زانو اٹھائے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے تھے آپؑ نے فرمایا کہ کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور اللہ نے اس بقعہ کے علاوہ زمین میں کوئی چیز خلق نہیں کی کہ اس کی طرف محبت سے دیکھا جائے پھر کعبہ کی طرف اشارہ کیا اور اس کے علاوہ کوئی اکرم نہیں ہے جو اللہ کا حرم ہے مگر یہ کہ وہ حرمت والا مہینہ ہے جس کے متعلق خدا فرماتا ہے يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (آیت ۳۶) ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تین مہینے ہیں اس میں اللہ نے اپنے گھر کی زیارت اور حج کو قرار دیا پھر فرمایا شوال اور ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور رجب کو علیحدہ حرام کیا ہے تاکہ لوگ اس میں عمرہ ادا کریں (بحار ج۲۱ ص۱۲، برہان ج۲ ص۱۲۴)

www.shiabooks.pdf.com

58.....عبداللہ بن محمد حجال کہتے ہیں کہ میں امام علی رضاؑ کے ساتھ تھا کہ حسن بن جہم نے آپؑ سے عرض کیا کہ لوگ ہمارے سامنے ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ (آیت ۴۱) خدا نے اس وقت کہ جب وہ دو غار میں تھے پڑھ کر ہمارے خلاف استدلال کرتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا اس کے بعد یہ دیکھو کہ اللہ فرماتا ہے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ (آیت ۴۰) عَلٰى رَسُوْلِهٖ اللہ نے اس وقت اپنے رسولؐ پر تسکین نازل کی اس میں خیر کا ذکر ہے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں یہ اسی طرح پڑھتے ہیں اور اسی طرح پڑھتے ہیں تو زرارہ نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا یہ تسکین اپنے رسولؐ پر نازل کیا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى (آیت ۴۰) اللہ کا کلمہ اونچا ہے اور کافروں کا بول پست ہے اور یہ وہی بات ہے جو عتیق کی ہے اور حلبی کی روایت میں بھی یہی ہے (بحار ج۶ ص۴۲۱، برہان ج۲ ص۱۲۸، صافی ج۱ ص۷۰۳)

59.....زرارہ و حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق وَلَوْ

كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ (آیت ۴۲) اگر آسانی سے ملنے والا فائدہ ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور تمہارے پیچھے چلنے پر آمادہ ہوجاتے فرمایا ان کے پاس چلنے کی استطاعت تھی اور یہ بات اللہ کے علم میں تھی وہ فرماتا ہے اگر آسانی سے ملنے والا فائدہ ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور تمہارے پیچھے چلنے پر آمادہ ہوجاتے یہ ان کا فعل تھا (بحار ج۶ ص ۶۶۷، برہان ج۲ ص ۱۲۹، صافی ج۱ ص ۷۰۳)

60..... مغیرہ کہتے ہیں میں نے آپؑ سے سنا آپؑ نے اس آیت کے متعلق وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً (آیت ۴۶) اگر ان کا ارادہ نکلنے کا ہوتا تو وہ اس کی تیاری تو کرتے فرمایا کہ عدۃ یعنی ان کی نیت ہوتی اور فرمایا کہ اگر ان کا نکلنے کا ارادہ ہوتا تو دل میں اس کا قصد کرتے (بحار ج۶ ص ۶۶۷، برہان ج۲ ص ۱۳۰)

61..... یوسف بن ثابت کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے کہا جب ہم ان کے پاس داخل ہوئے کہ ان کی محبت قرابت کے سبب تھی اور یہ حق اللہ نے واجب کیا ہے جو دنیا کی محبت رکھتا ہے اسے اسی کا حق ملے گا مگر جو اللہ کی طرف توجہ رکھے اس کے لئے دار آخرت ہے یہ امر اس کے لئے بہتر ہے پھر منادی ندا دے گا پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا آپؑ نے سچ کہا آپؑ نے سچ کہا اور جو ہماری محبت رکھتا ہے وہ قیامت کے دن ایسا ہی ہوگا اللہ تم سب اوّلین و آخرین کو جمع کرے گا اور فرمایا خدا کی قسم اگر کوئی شخص دنوں کو روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے پھر اللہ سے ہماری ولایت کے بغیر ملاقات کرے تو اللہ اس کے عمل سے ہرگز راضی نہ ہوگا پھر اللہ کا یہ فرمان پڑھا وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ (آیت ۵۴) ان کے خرچ کئے ہوئے مال کے قبول نہ ہونے کی اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا ہے اور یہ نماز بھی ادا کرتے ہیں تو سستی اور کاہلی سے ادا کرتے ہیں اور وہ اگر خدانخواستہ خدا کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں تو ان کے اموال اور اولاد آپؑ کو حیرت میں نہ ڈالیں خدا کا ارادہ تو یہی ہے کہ وہ انہیں اسی کے ذریعہ سے دار دنیا میں عذاب دے اور حالت کفر میں ہی ان کی جانیں نکلیں فرمایا اور ان کے ایمان کو ان کا عمل کوئی نقصان نہ دے گا اور ان کے کفر کے ساتھ ان کا عمل ان کو کوئی فائدہ نہیں دے گا (بحار ج۷ ص ۳۹۷، برہان ج۲ ص ۱۳۳)

62..... اسحاق بن غالب کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا اے اسحاق کون اس آیت کے حق دار ہیں

فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ (آیت ۵۸) اگر ان کو دیا جائے تو راضی ہوتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہوجاتے ہیں فرمایا اکثر ان لوگوں کی تین تہائی ہے (بحار ج۲۰ ص ۱۶، برہان ج۲ ص ۱۳۴، صافی ج۱ ص ۷۰۷)

زکوٰۃ کس مقدار کے بعد

63..... سماعہ کہتے ہیں میں نے زکوٰۃ کے متعلق آپؑ سے سوال کیا یہ اصلاح کے لئے لے سکتے ہیں اسی بارے میں خدا فرماتا ہے لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ (آیت ۵۹) فقیروں اور مساکین کے لئے ہیں اور جو عاملین زکوٰۃ ہوں اور ان کے لئے جن کی تالیف قلب مطلوب ہے اور گردنوں کو آزادی دلانے کے لئے اور قرض داروں کا قرض اتارنے کے لئے ہے یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے فرمایا تو زکوٰۃ اس کے صاحب پر تین سو درہم پر ہے اور پچاس درہم ہوں تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے میں نے عرض کیا یہ کس طرح ہے تو فرمایا جب کہ صاحب مال تین سو درہم کا مختار ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے یہ کثیر ہیں اگر اس تقسیم پر اس کے درمیان یہ کافی نہ ہوں تو اس سے اس کے لئے زیادہ نہیں ہے اور اس سے اس کے اہل کے لئے نہیں اور پھر پچاس کا مالک ہے تو وہ اس سے زکوٰۃ دے اس کے بغیر وہ اس پر حرام ہیں مگر صرف ایک حد تک اور اس پر عمل کرے گا اور وہ یہی ہے کہ جو اس کی کفایت کے لئے کافی ہوں گے انشاء اللہ (برہان ج۲ ص ۱۳۶، بحار ج۲۰ ص ۱۶)

64..... محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ فقیر و مسکین کون ہے تو فرمایا فقیر وہ ہے جو غربت کے سبب سوال کرے اور مسکین وہ ہے جو غریب کے سبب سوال نہ کرے (برہان ج۲ ص ۱۳۶، بحار ج۲۰ ص ۱۶)

صدقات کا ذکر

65..... ابوبصیر کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا خدا فرماتا ہے اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ

www.shiabooks.pdf.com

وَالْمَسَاكِيْنِ (آیت ۵۹) بے شک صدقات فقراء اور مساکین کے لئے ہیں تو فرمایا فقیر وہ ہے جو سوال کرتا ہے جبکہ مساکین وہ ہیں جو اس سے بھی بری حالت میں ہو اور بائس وہ ہے جو فقیر و مسکین سے زیادہ تنگدست ہو (برہان ج ۲ ص ۱۳۶، بحار ج ۲۰ ص ۱۶)

66.....احمد بن محمد بن ابونصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن امام رضاؑ سے پوچھا کہ ایک شخص وصیت کرتا ہے کہ میرے مال سے حصہ دو اور اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو تو فرمایا کہ وہ آٹھواں حصہ ہے اور اسی طرح رسولؐ خدا نے کیا پھر اس آیت کی تلاوت کی اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ آخر تک (آیت ۵۹) کہ بے شک صدقات فقراء اور مساکین کے لئے ہیں پھر فرمایا ان سے آٹھ میں سے ایک حصہ ہے (بحار ج ۲۳ ص ۴۹، برہان ج ۲ ص ۱۳۶)

67.....ابومریم کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ آخر تک (آیت ۵۹) بے شک صدقات فقیروں اور مساکین کے لئے ہیں فرمایا ان تمام کے لئے حصہ رکھا گیا ہے اور ان سے ان کا آٹھواں حصہ ہے (برہان ج ۲ ص ۱۳۶، بحار ج ۲۰ ص ۲۶

68.....زرارہ کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے کہا قرآن میں اس آیت کو دیکھتا ہوں اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ آخر تک (آیت ۵۹) بے شک صدقات فقراء اور مساکین کے لئے ہے کیا ان یہ سب کے سب کو زکوٰۃ دی جائے جو امام کی معرفت نہیں رکھتے تو فرمایا حاکم کو چاہیے کہ وہ تمام کے تمام کو زکوٰۃ دے کیونکہ وہ سب کے سب اس کی اطاعت کا اقرار کرتے ہیں میں نے کہا اگر وہ اس کی معرفت نہیں رکھتے تو پھر بھی ان کو دی جائے تو آپؑ نے فرمایا اے زرارہ اگر کوئی معرفت رکھتا ہے تو اسے زکوٰۃ دی جائے اور جو معرفت نہیں رکھتا اسے نہ دی جائے تو سنو جو معرفت نہیں رکھتا اسے زکوٰۃ دی جاتی ہے تاکہ اسے دین کی طرف رغبت ہو اور وہ دین پر ثابت قدم رہے پھر آج سے تم اور تمہارے ساتھی صرف ان کو زکوٰۃ دیں جو حق کی معرفت رکھتا ہو اور جو مسلمان تمہیں حق کا عارف نظر آئے تو پھر اسے دو (بحار ج ۲۰ ص ۱۶، برہان ج ۲ ص ۱۳۶، ۱۳۷)

69.....محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے متعلق وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا (آیت

۵۹) اس کے عاملین کو دی جائے تو فرمایا ہاں ان کو دی جائے (بحار ج ۲۰ ص ۱۶، برہان ج ۲ ص ۱۳۷)

مؤلفۃ القلوب

70.....زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے متعلق پوچھا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ (آیت ۵۹) ان کی تالیف قلب کی جائے تو فرمایا وہ لوگ جو اللہ کو واحد سمجھتے ہیں اور غیر اللہ کی عبادت سے دست کش ہو گئے اور منہ پھیر لئے وہ گواہی دیتے ہیں بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں لیکن ان کو رسولؐ خدا کی بعض تعلیمات میں شک ہوا اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ وہ ان کی مال و دولت سے تالیف قلب کریں تاکہ وہ اچھے مسلمان ثابت ہوں اور جس دین میں داخل ہوئے ہیں وہ اس میں ثابت قدم ہو جائیں اور بے شک رسولؐ خدا نے جنگ حنین کے موقع پر قریش اور مضر کے سرداروں کی تالیف قلب کی تھی آپؐ نے ابوسفیان بن حرب اور عیینہ بن حصین فزاری اور ان جیسے افراد کو بہت سا مال غنیمت عطا کیا تھا اس لئے انصار بہت زیادہ ناراض ہو گئے تھے اور انہوں نے اکٹھے ہو کر سعد بن عبادہ سے اس کی شکایت کی تھی سعد بن عبادہ جعرانہ پر پہنچے تو انہوں نے رسولؐ خدا سے کچھ عرض کرنے کے لئے اجازت مانگی آپؐ نے فرمایا ہاں اجازت ہے تو سعد نے عرض کیا کہ جس طرح آج آپؐ نے مال غنیمت لوگوں میں تقسیم کیا اگر اس کے متعلق کوئی حکم خدا نازل ہوا ہے تو ہم راضی ہیں اور اگر اس کے لئے کوئی حکم نازل نہیں ہوا تو پھر ہم راضی نہیں ہیں زرارہ کہتے ہیں میں نے یہ سنا ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ پھر رسولؐ خدا نے انصار سے فرمایا کیا تم سب اپنے سردار سعد کے قول کی تائید کرتے ہو انصار نے کہا ہمارا سردار اللہ اور اس کا رسولؐ ہے رسولؐ خدا نے دوبارہ پوچھا تو انصار نے کہا ہمارا سردار اللہ اور اس کا رسولؐ ہے رسولؐ خدا نے پھر تیسری دفعہ پوچھا تو انہوں نے کہا ہاں ہم سعد کی بات کی تائید کرتے ہیں وہ ہمارا سردار ہے پھر ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے ان کا نور ختم کر دیا اور موکفۃ القلوب کا حصہ صدقات میں مقرر کر دیا اسی کا ذکر قرآن میں ہے (بحار ج ۲۰ ص ۱۶، برہان ج ۲ ص ۱۳۷)

71.....زرارہ و حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے موکفۃ القلوب کے متعلق فرمایا وہ ایسی قوم ہیں جس کی تالیف رسولؐ خدا نے فرمائی اور ان کو مال دیا زرارہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا وہ لوگ آج اتنے ہیں کہ اس سے پہلے اتنے نہ تھے پھر رسولؐ خدا کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا کیا یہ تمہارے لئے بہتر نہیں

www.sabooksPdf.com

ہے آپؐ کے پاس اونٹ تھے اس طرح جس طرح آپؐ نے وہ ان کو عطا کئے تا کہ وہ اسلام لے آئیں جبکہ آج ان کی تعداد زیادہ ہے اگر کچھ ہو تو دے دو تمام انسانوں کی دیت ہے کہ رب العالمین پر اسلام لے آئیں زرارہ کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے اسی طرح فرمایا (بحار ج ۲۰ ص ۱۶، برہان ج ۲ ص ۱۳۷)

72..... حسین بن موسیٰ نے کسی وجہ کے بغیر موضوع بیان کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے جنگ حنین میں غنیمت کو اس طرح تقسیم کیا اور اللہ نے اس کا اس طرح حکم دیا تو بعض نے کہا اے اللہ کے دشمنوں کسی نے کہا یہ اللہ کا رسولؐ ہے پھر واپس رسولؐ خدا کے پاس آئے پھر مقالہ کی بات کی پھر فرمایا اے اخی موسیٰ پھر اکثر نے اس پر صبر کیا پھر رسولؐ خدا نے ہر آدمی کے مؤلفۃ القلوب کے لئے سو سو درہم دیئے (برہان ج ۲ ص ۱۳۷)

73..... سماعہ کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ یا ابوالحسن امام رضاؑ سے ایک نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک شخص رسولؐ خدا کے پاس جنگ حنین کی غنیمت کے وقت آیا تو اس نے کچھ مال مانگا تو اسے ایک سو راحلہ دیا تو اس شخص نے کہا اس کا دل اور ران نہیں دیا اور آپؐ نے عدل نہیں کیا اس نے رسولؐ خدا سے کہا آپؐ پر ہلاکت ہو نہیں کہتا کہ تقسیم میں بکری دی اس کے ساتھ بکری نہیں اور نہ ہی بقرہ کی قسم ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ گائے ہے یہ ہی اس کے پاس اونٹ ہے اور نہ ہی غیر ہے یہ سن کر بعض اصحاب نے کہا تو تم کیا رسولؐ خدا کو چھوڑتے ہو یہاں تک کہ ان اصحاب نے رسولؐ خدا سے کہا کہ کیا ہم اس خبیث کی گردن کاٹ دیں تو آپؐ نے فرمایا نہیں یہ قوم سے نکل آیا ہے یہ قوم میں جا کر قرآن پڑھے گا اسے چھوڑ دو اللہ اسے قتل کرے گا (بحار ج ۶ ص ۶۱۳، برہان ج ۲ ص ۱۳۷)

74..... زرارہ کہتے ہیں میں اور حمران ابو جعفر امام محمد باقرؑ کے پاس گئے ہم نے کہا یہ پاک ہے تو فرمایا کیا پاک ہے ہم نے کہا جو اس میں علوی پیدا ہوا اور یا غیر علوی پیدا ہوا اور جو ہمارے خلاف ہو جو علوی ہو یا غیر علوی جبکہ اللہ اپنی کتاب میں سچ فرماتا ہے اور وہ اللہ کا یہ قول ہے اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا مگر وہ لوگ جو کمزور مرد اور عورتیں ہیں اور ان کی اولاد جو اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ وہ راستہ پالیں کیا یہ مرجون ہیں اللہ کے امر سے کیا ان کے نیک اعمال ضائع ہوں گے اور آخر میں گناہ کرنے والے ہیں یہ اصحاب اعراف ہیں کیا مؤلفۃ القلوب والے ہیں زرارہ کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ کی آواز بلند ہوئی یہاں تک کہ باب

دار والوں نے سنی پس آپؐ نے کثیر کلام پڑھا میرے اور آپؐ کے درمیان یہ واقعہ ہوا پھر مجھ سے فرمایا اے زرارہ اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ ان کو جنت میں داخل کرے (بحار ج ۱۵ ص ۲۱، برہان ج ۲ ص ۱۳۸)

صدقات کا حکم

75..... عیص بن قاسم کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک کچھ لوگ بنی ہاشم سے رسولؐ خدا کے پاس آئے اور آ کر سوال کیا کہ جب کہ ہم صدقہ مواشی اور نعم سے نہیں لے سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں عاملین مقرر کریں تا کہ عاملین کا حصہ لیں وہ یہ مشورہ کر کے آئے کہ یہ حصہ اگر مؤلفۃ القلوب کے لئے ہے تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں ان کی یہ خواہش تھی مگر رسولؐ خدا نے فرمایا اے بنی عبدالمطلب صدقہ تمہارے لئے حلال نہیں اور نہ ہی ہمارے لئے حلال ہے لیکن اللہ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا ہے پھر فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ سے شفاعت کا وعدہ کیا گیا ہے تمہارا کیا خیال ہے اے بنی عبدالمطلب جب لوگ جنت کا کنڈا پکڑ کر کھڑے ہوں گے تو کیا رسولؐ خدا تم پر غیروں کو ترجیح دیں گے (بحار ج ۱۵ ص ۱۶، برہان ج ۲ ص ۱۳۸)

www.shiabooks.pdf.com

76..... ابو اسحاق کہتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا لکھنے والے اور جو لکھ کر دیتے ہیں وہ اس سے حصہ لے سکتے ہیں فرمایا وہ صدقہ کے مال سے لے سکتے ہیں کیونکہ خدا فرماتا ہے وَفِي الرِّقَابِ رقاب والوں کے لئے ہے (بحار ج ۲۰ ص ۱۶، برہان ج ۲ ص ۱۳۸)

77..... زرارہ کہتے ہیں میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے زانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا اس کی آدھی حد ہے میں نے کہا اس کی عاد کیا ہے فرمایا اس کی مثل ضرب لگائی جائے پھر پوچھا عاد کیا ہے فرمایا نصف سے زیادہ نہ ہو میں نے عرض کیا اس پر رجم کی کتنی حد واجب ہے جو اس نے فعل کیا ہے فرمایا ہاں قتل کی طرح کہ دو بار کیا جائے اور اس فعل پر آٹھ مرتبہ میں نے عرض کیا کہ اس کے اور غلام کے درمیان آزادی کی کتنی حد ہے اور اس کے فعل پر ایک ہی دفعہ ہے فرمایا بے شک اللہ اس پر رحم کرتا ہے اور اس کے لئے ایک غلام کو آزاد کرنا ہے اور غلام آزاد کرنا لازمی ہے پھر فرمایا امام مسلمین کو آٹھ غلام آزاد کرنے کے لئے حصہ دے گا (بحار ج ۲۰ ص ۱۶، برہان ج ۲ ص ۱۳۸)

78..... صباح بن سیابہ کہتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ایک مسلمان مر جائے اور اس کا قرض ہو اس میں کوئی فساد نہیں اسے امام

خرچ کرے گا اور اسی کے قبضہ میں ہوگا اور کسی کے قبضہ میں نہ ہوگا کہ وہ یہ کام کردے اسی طرح ہے بے شک خدا فرماتا ہے بے شک صدقات فقراء اور مساکین وعاملین اور موکفۃ القلوب اور غارمین کے لئے ہے اور عازمین کا حصہ ہے اور وہ حصہ قائمؑ کے لئے ہوگا (بحار ج۲۰ ص۱۶، برھان ج۲ ص۱۳۸)

نداء جاہلیت کا مطلب

79.....عبدالرحمٰن بن حجاج کہتے ہیں محمد بن خالد نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا صدقات کے متعلق تو فرمایا اس طرح تقسیم ہوگا جس طرح اللہ نے حکم دیا اور اس میں سے غارمین کے لئے حصہ نہیں ہے جو جاہلیت کی طرح ندا دیتے ہیں میں نے عرض کیا ندا جاہلیت کیا ہے تو فرمایا کہ ایک شخص کہے کہ یا آل بنی فلاں جو اسی سے ہو اور قتل ہوا ہو کہ فلاں کا خون بہا غارمین کے حصہ سے دے اور وہ ہی مہور عورتوں کے لئے ہے اور کہا اور اس کا علم نہیں ہے مگر فرمایا اس میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں ہے اور نہ ہی ان لوگوں کے لئے مال ہے (بحار ج۲۰ ص۱۶، برھان ج۲ ص۱۳۸)

80.....محمد قمی کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے صدقہ کے متعلق سوال کیا تو فرمایا یہ اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم ہوگا اس میں غارمین مہور عورتوں کے لئے اور نہ ہی ان کے لئے ہے جو جاہلیت کی طرح ندا دیتے ہیں میں نے عرض کیا جاہلیت کی ندا سے کیا مراد ہے تو فرمایا کہ کہے اے آل فلاں جوان کے درمیان قتل ہوا ہو اس کے لئے غارمین میں حصہ نہیں ہے اور نہ ہی ان کے لئے بنایا گیا اور ان لوگوں کے لئے کوئی مال نہیں ہے (بحار ج۲۰ ص۱۶، برھان ج۲ ص۱۳۸)

وصیت کے مطابق مال کہاں خرچ ہو

81.....حسن بن راشد کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن عسکریؑ سے سوال کیا جب وہ مدینہ میں تھے کہ اگر ایک شخص کچھ رقم کے متعلق وصیت کرے کہ اسے خدا کے راستے میں خرچ کردینا تو فرمایا اسے ہمارے شیعوں پر خرچ کیا جائے وہی فی سبیل کے مستحق ہیں (بحار ج۲۳ ص۴۹، برھان ج۲ ص۱۳۸)

82.....حسن بن محمد کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ ایک شخص نے مجھ سے وصیت کی کہ میرا مال سبیل اللہ خرچ کرنا تو کہاں کروں آپؑ نے فرمایا اسے حج میں صرف کرو میں نے کہا اس نے وصیت کی کہ اللہ کے راستہ میں

خرچ کرنا تو فرمایا اسے حج میں صرف کرو کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کے راستہ میں سب سے افضل عمل حج ہے (بحار ج۲۳ ص۴۹، برھان ج۲ ص۱۳۸)

83.....حماد بن عثمان کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میرے بیٹے نے مجھ سے کہا کہ میں کچھ رقم فلاں شخص کو دینا چاہتا ہوں تاکہ وہ تجارت کرے اور مجھے اس سے نفع ہو آپؑ کی کیا رائے ہے تو میرے باپ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا تم اس بارے میں رائے لیتے ہو تمہیں معلوم نہیں کہ وہ شراب پیتا ہے میں نے عرض کیا وہ ایمان دار مؤمن تو ہے اسی کے بارے میں خدا فرماتا ہے اور اللہ نے سچ فرمایا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (آیت ۶۱) وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مؤمنین سے ہیں اور رسولؐ خدا تو مؤمنین پر شفیق ومہربان تھے مگر شرابی کو امین نہ سمجھنا وہ کبھی بھی امین نہ ہوگا (بحار ج۲۳ ص۴۹، برھان ج۲ ص۱۳۸)

84.....جابر جعفی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ تا نُعَذِّبْ طَآئِفَةً (آیت ۶۵، ۶۶) اور اگر تم ان سے پوچھو تو البتہ وہ کہہ دیں گے اس کے سوا کچھ نہیں ہم بحث کرتے تھے اور کھیلتے تھے تو کہہ دو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسولؐ کے ساتھ مذاق کرتے ہو تم غور مت کرو بے شک تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو معاف کردیں تو ایک گروہ کو عذاب کریں گے اس آیت کے متعلق ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے پوچھا تو آپؑ نے اس کی تفسیر اس طرح بیان کی کہ خدا کی قسم جب یہ آیات نازل ہوئیں تو اس کی کوئی نہ کوئی تفسیر ضرور ہے یہ آیت تیمی وعدوی اور ان کے ساتھ دیگر دس افراد ان بارہ کے متعلق نازل ہوئی جو رسولؐ خدا کو قتل کرنا چاہتے تھے اور چھپ کر بیٹھے تھے فرمایا بعض ان کے بعض سے تھے تو یہی کہتے تھے کہ ہم تو بحث کر رہے تھے اور کھیل رہے تھے اور ہم آپؐ کے قتل کیلئے نہیں آئے پھر اللہ نے اپنے نبیؐ پر یہ آیت نازل کی قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ (آیت ۶۵) کہہ دو کہ تم اللہ اور اس آیت اور اس کے رسولؐ کے ساتھ مذاق کرتے ہو لَا تَعْتَذِرُوْا تا طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ (آیت ۶۶) تم عذر مت کرو بے شک تم اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو معاف کردیں تو ایک گروہ کو عذاب کریں گے یعنی محمدؐ اور علیؑ سے مذاق کرتے ہو ان پر لعنت کا اضافہ ہوا اور

www.shiabooks.pdf.com

ان پر غیر کی بھی لعنت ہو اسی بارے میں خدا فرماتا ہے اِنۡ نَّعۡفُ عَنۡ طَآئِفَةٍ مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآئِفَةً (آیت ٦٦) ایک گروہ کو معاف کریں گے تو ایک گروہ کو عذاب کریں گے (بحار ج٦ ص ٦٢٨، برہان ج٢ ص ١٤٠)

85..... جابر کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے پوچھا نَسُوا اللّٰهَ (آیت ٦٧) انہوں نے خدا کو بھلا دیا فرمایا کہ انہوں نے اللہ کی اطاعت چھوڑ دی فَنَسِيَهُمۡ خدا نے ان کو بھلا دیا اللہ نے ان کو چھوڑ دیا (برہان ج٢ ص ١٤١)

86..... ابو معمر سعدی (سعدانی) کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ اس آیت کے متعلق نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمۡ (آیت ٦٧) انہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور اللہ نے ان کو بھلا دیا آپؑ نے فرمایا انہوں نے دار دنیا میں خدا کو بھلا دیا انہوں نے اللہ کی اطاعت نہ کی اور اس پر اس کے رسولؐ پر ایمان نہ لائے اور خدا نے انہیں آخرت میں بھلا دیا ہے اور ان کے لئے ثواب میں کوئی حصہ نہ رکھا اور انہیں ہر بھلائی سے فراموش کر دیا (بحار ج٢ ص ١٣١، صافی ج١ ص ٧١٢، برہان ج٢ ص ١٤٤)

مومن ایک دوسرے کے رفیق

87..... صفوان جمال کہتے ہیں میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے کہا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں آپؑ مجھے یہ بتائیں کی مسلمان عورت میرے پاس آئی جو کہ میرے عمل اور میری نیک نیتی سے آگاہ ہے اور میں بھی اس کے اسلام سے آگاہ ہوں اور اس کی محبت اہل اور عقیدہ ولایت کو بھی جانتا ہوں اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو تو کیا میں اسے اونٹ پر سوار کر سکتا ہوں تو آپؑ نے فرمایا جب تمہارے پاس کوئی مسلمان عورت آئے تو تم اسے سوار کر لو کیونکہ مومن مرد مومن عورت کا محرم ہے پھر آپؑ نے یہ آیت پڑھی وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ (آیت ٧١) مومن مرد اور مومن عورتیں سب ایک دوسرے کے مددگار ہیں (برہان ج٢ ص ١٤٤)

سب سے بڑی نعمت

88..... ثویر کہتے ہیں علیؑ بن حسینؑ نے فرمایا جب جنت والے جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ کے دوست اپنے ہاتھوں اور محلوں میں داخل ہوں گے اور ہر مومن تکیہ پر تکیہ لگا کر بیٹھ جائے گا تو ان کو خادمہ اور خادم آ کر گھیر لیں گے اور ان پر جنت کے

میوے جھک جائیں گے اور ان کے گرد جنت کے چشمے پھوٹ رہے ہوں گے اور اس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور ان کے لئے بستر بچھ جائیں گے اور جتنی دیر خدا چاہے گا وہ اس حالت میں رہیں گے پھر خدا ان کی طرف متوجہ ہوگا اور فرمائے گا اے میرے دوستو میری اطاعت کرنے والو اے میرے جوار میں جنت کے رہنے والو کیا ان نعمتوں سے بھی بڑی نعمت کی میں تمہیں خبر نہ دوں اس وقت اہل جنت کہیں گے خدایا بھلا اس سے بڑھ کر اور نعمت کیا ہو سکتی ہے جو اس وقت ہمیں پوری طرح سے ملی ہوئی ہے اللہ پھر فرمائے گا اس وقت وہ کہیں گے جی ہاں خدایا تیری رضا اور تیری مرضی اور سے تیری محبت ہمارے لئے تمام نعمتوں سے بہتر ہے پھر امام علیؑ بن حسینؑ نے یہ آیت پڑھی وَعَدَ اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ تا فَوۡزُ الۡعَظِيۡمِ (آیت ٧٢) اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ان باغات کا وعدہ کیا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور سدا بہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ رہائش گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر انہیں اللہ کی رضا کی نعمت ملے گی یہی بہت بڑی کامیابی ہے (بحار ج٣ ص ٣٣١، برہان ج٢ ص ١٤٥)

حدیث غدیر خم

89..... جابر بن ارقم کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جلسہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور زید بن ارقم کا بھائی حدیثیں بیان کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک شخص گھوڑے پر مسافرانہ ہیئت سے ہمارے قریب آیا اور گھوڑا روک کر اس نے سلام کیا اور پوچھا کہ تم لوگوں میں زید بن ارقم بھی ہے زید نے جواب دیا کہ میں ہوں زید بن ارقم سے آپ کو کیا کام ہے اس نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ میں کہاں سے آ رہا ہوں زید نے کہا مجھے کیا خبر کہ تم کہاں سے آ رہے ہو اس سوار نے کہا میں فسطاط مصر (قدیم مصر) سے آیا ہوں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ سے جناب رسولؐ خدا کی ایک حدیث کے بارے میں دریافت کروں جو آپ نے بیان کی ہے اور مجھے اس کی خبر پہنچی ہے زید نے کہا وہ کون سی حدیث ہے اس سوار نے جواب دیا وہ حدیث غدیر خم ہے جو ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں ہے زید نے کہا میرے عزیز واقعہ غدیر خم سے پہلے کا قصہ میں تم سے بیان کرتا ہے (پہلے تم اسے سن لو) وہ یہ ہے کہ ایک دن حضرت جبرائیلؑ روح الامین ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ کا حکم لے کر جناب رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے پس رسولؐ خدا نے اپنے بعض اصحاب کو جن میں یہ خادم بھی تھا طلب فرمایا اور ولایت کے بارے میں مشورہ لیا تا کہ زمانہ حج میں حکم خدا امت تک پہنچا دیں اس وقت ہماری سمجھ میں کچھ نہ آیا جو ہم رائے دیتے

www.shiabooks.pdf.com

جناب رسولؐ خدا اگر یہ فرمانے لگے جبرائیلؑ امین نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ آپ کیوں رو رہے ہیں کیا اس امر پر آپ گو امر خدا کی تبلیغ پر رونا آ گیا آپؐ نے جواب دیا حَاشَا وَ کَلَّا اے جبرائیلؑ یہ وجہ نہیں ہے اے جبرائیلؑ خدا بہتر جانتا ہے کہ جب قریش نے میری خلافت کو نہ مانا تو ان کے ہاتھوں مجھے کیسی کیسی تکلیفیں پہنچیں یہاں تک کہ خدا نے جہاد کا حکم دیا اور آسمان سے لشکر کے لشکر میری مدد کے لئے اتارے اور ان لشکروں سے میری مدد کی (تب کہیں اسلام کی یہ صورت بنی) اب مجھے خوف یہ ہے کہ یہ لوگ میرے بعد علیؑ بن ابی طالبؑ کی امامت وحکومت کا کیسے اقرار کریں گے یہ سن کر جبرائیلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (سورہ مائدہ آیت ٦٧) اے میرے رسولؐ وہ چیز پہنچا دے جو تجھ پر تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئی اور اگر تم نے یہ فعل انجام نہ دیا اور یہ پیغام نہ پہنچایا تو رسالت مکمل نہ ہو سکے گی اور اللہ تجھے ان لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا اور رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے کہ یکا یک جناب رسولؐ خدا کی آواز سنی کہ آپ فرما رہے ہیں اَیُّهَا النَّاسُ دَاعِیَ اللّٰهِ کی بات مانو اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ میں اللہ کا رسول ہوں یہ آواز سن کر ہم دھوپ کی گرمی میں دوڑتے ہوئے رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ آپؐ حرارت آفتاب کی وجہ سے ایک کپڑا سر پر باندھے ہوئے ہیں اور ایک کپڑا نیچے ڈالے ہوئے ہیں آپؐ نے ہم لوگوں کو درختوں کے نیچے صفائی کرنے کا حکم دیا پس وہ مقام صاف کیا گیا جو کچھ وہاں جھاڑ جھنکاؤ کنکر پتھر تھے وہ سب ہٹا دیئے گئے اس وقت ایک شخص نے کہا بھلا اس مقام کے صاف کرنے کی کیا ضرورت تھی حالانکہ ابھی یہاں سے کوچ کا ارادہ ہے (اس سے معلوم ہوا کہ) ضرور کوئی بلا تم پر نازل ہونے والی ہے پس جب وہ مقام صاف ہو گیا تو جناب رسولؐ خدا نے حکم دیا کہ اپنے اونٹوں کے پالان اور رسیاں اور کاٹھیاں حاضر کرو پس ہم لوگ یہ سب چیزیں لائے اور ان کو نیچے اوپر رکھ دیا (اور رسی سے کس دیا) اور منبر کی شکل بنا دی پھر اس پر کپڑا ڈال دیا پھر رسولؐ خدا اس پر رونق افروز ہوئے پہلے خدا کی حمد وثناء بجا لائے اس کے بعد فرمایا اے لوگو آگاہ ہو جاؤ عرفہ کی شام میرے پاس اللہ کی طرف سے ایک ایسا حکم آیا تھا جس کے پہنچانے سے مجھے جھوٹوں کی تکذیب کا بہت خوف تھا آج یہاں پہنچ کر پھر وہی حکم بڑی شدومد آیا ہے کہ اب اگر اس کو بجا نہ لاؤں گا تو مستحق عتاب الٰہی ہو جاؤں گا آگاہ ہو جاؤ اب مجھے اس کے بیان کرنے میں نہ کسی کی مخالفت کا اندیشہ ہے اور نہ کسی کی قرابت کا لحاظ

وخیال ہے کہ اس کی محبت مجھے باز رکھ سکے اے لوگو مَنْ اَوْلٰی بِكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ تمہارے نفسوں پر کون حاکم ہے سب نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ ہمارا حاکم ہے آپؐ نے تین دفعہ فرمایا اے اللہ تو گواہ رہنا اور اے جبرائیلؑ تم بھی (ان لوگوں کے اقرار پر) گواہ رہنا پس جناب رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کے بازو کو پکڑ کر ہاتھ سے بلند کر کے خدا کی بارگاہ میں عرض کیا اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ خدایا جس کا میں حاکم ہوں یہ علیؑ بھی اس کا حاکم ہے اے اللہ جو شخص علیؑ کو حاکم سمجھے تو اسے دوست رکھ اور جو کوئی علیؑ سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کر اے اللہ جو علیؑ کی نصرت کرے تو بھی اس کی نصرت کر اور جو علیؑ کی نصرت چھوڑ دے تو بھی اس کی نصرت چھوڑ دے یہ دعا رسولؐ خدا نے تین دفعہ مانگی پھر فرمایا کیا تم نے سن لیا ہے جو میں نے کہا سب نے (ہاتھ اٹھا کر) کہا خدا گواہ ہے ہم نے سن لیا ہے رسولؐ خدا نے فرمایا سب نے اقرار کر لیا ہے سب نے کہا بے شک رسولؐ خدا نے فرمایا خدایا تو گواہ رہنا اور اے جبرائیلؑ تم بھی (میرے تبلیغ امر اور ان کے اقرار پر) گواہ رہنا پھر رسولؐ خدا اتر آئے اور ہم لوگ اپنے اپنے خیموں پر چلے گئے میرے خیمہ کے پہلو میں قریش کے ایک گروہ کی رہائش تھی اور وہ گنتی میں تین افراد تھے اور میرے ساتھ حذیفہ بن یمان تھے۔ پس میں نے سنا کہ ان میں سے ایک مردود کہہ رہا ہے خدا کی قسم! محمد ﷺ (معاذ اللہ) احمق ہے، یہ چاہتا ہے کہ اپنے بعد علیؑ ابن ابی طالبؑ کی حکومت برقرار کر دے۔ (ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا)۔۔۔ دوسرے فرد نے کہا کہ یہ سب کے سب بے وقوف ہیں کیا تمہیں نہیں معلوم کہ وہ مجنون ہے، کیا تو نے اس کو ملاحظہ نہیں کیا تھا۔۔۔ تیسرے فرد نے کہا: میاں چھوڑو بھی جانے دو، ہمیں اس سے کیا چاہے وہ احمق ہے یا مجنون ہے۔ خدا کی قسم! اس نے جو کچھ کہا، وہ ہرگز نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔ ان نابکاروں کی بے ہودہ باتیں سن کر حذیفہؓ (رسول خدا ﷺ کی محبت کی وجہ سے) غضب سے بھر گئے اور خیمہ کا کنارہ اٹھا کر ان کی طرف اپنا سر نکالا اور کہا کہ (اے منافقو تم نے آئندہ کا حال بھی) جان لیا حالانکہ جناب رسولؐ خدا یہاں موجود ہیں اور ان کی معرفت وحی خدا تم کو سنا دی گئی ہے خدا کی قسم کل صبح سویرے میں تمہاری باتوں کی خبر رسولؐ خدا کو ضرور دوں گا وہ مردود کہنے لگے کہ اے ابو عبداللہ (کیا) آپ یہاں تشریف رکھتے ہیں ہماری باتیں آپ نے سن لی ہیں (خدا کے لئے) آپ اس راز کو چھپا ڈالیں کیونکہ پڑوسی کا بڑا حق ہے اس کی امانت محفوظ رکھتے ہیں حذیفہ۔ نے جواب دیا کہ یہ موقع پڑوسی کی امانت چھپانے کا نہیں ہے اگر میں اس خبر کو پوشیدہ رکھوں گا

www.shiabooks.com

تو خدا اور رسول کا خیر خواہ کیسے رہوں گا وہ کہنے لگے اے ابوعبداللہ تمہیں اختیار ہے جو چاہو کرو خدا کی قسم ہم لوگ حلف اٹھا لیں گے کہ ہم نے یہ باتیں نہیں کیں ہیں حذیفہ ہم پر تہمت لگاتا ہے تم بھی دیکھو لو گے کہ جناب رسولؐ خدا تمہاری تصدیق کریں گے اور ہمیں جھوٹا سمجھیں گے حالانکہ (تم ایک ہو اور) ہم تین ہیں حذیفہ نے جواب دیا کہ جب رسولؐ خدا کا حق ادا کروں گا تو مجھے ہرگز اس کی پرواہ نہیں ہے جو تمہارا جی چاہے کہے جاؤ اور کہہ دینا پس حذیفہ جناب رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت امیر المؤمنین حضرت علیؑ بھی ایک طرف تلوار حمائل کئے بیٹھے ہوئے تھے ان منافقوں کی گفتگو سے حذیفہ نے رسولؐ خدا کو آگاہ کیا رسولؐ خدا نے ایک آدمی ان کے پاس بھیجا اور انہیں بلوایا جب وہ لوگ حاضر ہوئے تو رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا کیوں نابکارو تم نے کیا کہا تھا سب (جھوٹے فریبی) کہنے لگے خدا کی قسم ہم نے تو کچھ بھی نہیں کہا جو کچھ خبر آپ کو دی گی ہے وہ سب ہم پر افترا اور بہتان ہے اس وقت جبرائیلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا (آیت ۷۴) وہ خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا حالانکہ انہوں نے کفر کا کلمہ ضرور کہا اور وہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور ایسی بات کا ارادہ کیا جسے کر نہ سکے اس وقت حضرت علیؑ نے فرمایا یہ لوگ جو چاہیں کہہ لیں خدا کی قسم میرا دل میری پسلیوں میں ہے اور میری تلوار میری گردن میں حمائل ہے اگر یہ لوگ میرے قتل کا ارادہ کریں گے تو میں بھی ان کو جواب دے لوں گا جبرائیلؑ نے عرض کیا اے رسولؐ خدا جو حادثے (علیؑ پر) پڑنے والے ہیں ان پر صبر کریں جناب رسولؐ خدا نے جبرائیلؑ کی پوری گفتگو جناب امیر المؤمنین حضرت علیؑ کو سنادی اور فرمایا اے علیؑ اس وقت صابر اور رضائے خدا پر راضی رہنا اس موقع پر جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ (زید کی یہ تقریر سن کر) اس مجمع کا ایک بوڑھا بول پڑا اگر میں اس وقت موجود ہوتا جبکہ یہ بے ہودہ باتیں ان لوگوں نے کی تھیں (اور میں کچھ نہ کہتا) تو میں گدھے سے بدتر تھا اس بوڑھے کے پہلو میں ایک جوان بیٹھا تھا وہ کہنے لگا کہ (اے زید جیسا تم کہتے ہو) اگر یہ سچ ہے تو بے شک ہم لوگ گدھے سے بدتر ہیں (بحار ج۹ ص۲۱۰ برہان ج۲ ص۱۱۴۵ اثبات الھدایہ ج۳ ص۵۴۵)

90..... جعفر بن محمد خزاعی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا جب جناب رسولؐ خدا نے غدیر خم میں جو کچھ فرمانا تھا فرما چکے اور لوگ اپنے اپنے خیمہ میں پہنچ گئے تو جناب

مقداد کا گزر ایک گروہ کے پاس سے ہوا جو آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے کہ دیکھو تو سہی جب حضرت محمدؐ کی موت قریب پہنچی اور زندگی کے دن پورے ہو چکے اور کوچ کا وقت قریب آ گیا تو یہ ارادہ کیا کہ اپنے بعد حضرت علیؑ کو ہمارا حاکم بنا جائے خدا کی قسم اسے بھی معلوم ہو جائے گا پھر آپؐ نے فرمایا کہ جب لوگ (جمع ہو گئے تو آپس میں) آگے بڑھ گئے اور آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ بیان کر دیا تو رسولؐ خدا نے حکم دیا اَلصَّلٰوةُ الْجَامِعَةِ نماز کے لئے اعلان کر دو کہ سب لوگ جمع ہو جائیں آپؐ نے فرمایا جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپس میں انہوں نے کہا کہ مقداد نے ہم لوگوں پر تہمت لگائی ہے تو آؤ ہم بھی حاضر ہو کر اس کے خلاف ہو کر حلف اٹھالیں آپؐ نے فرمایا کہ پھر وہ لوگ جناب رسولؐ خدا کے سامنے آ کر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے کہ اے رسولؐ خدا ہمارے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں اسی کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور اسی کی قسم جس نے آپ کو بڑی بزرگی عطا کی ہے اور اسی کی قسم جس نے آپ کو نوع انسان پر فضیلت دی ہے جو خبر آپ کو پہنچی ہے یہ بات ہم نے ہرگز نہیں کہی ہے اس پر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا (آیت ۷۴) (بِكَ يَا مُحَمَّدُ وَلَيْلَةَ الْعُقْبَةِ) بِمَا لَمْ يَنَالُوْا (آیت ۷۴) وہ خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کا کلمہ ضرور کہا وہ اپنے اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے اور (اے محمدؐ عقبہ سے گزرنے والی رات کو) انہوں نے اس بات کا ضرور قصد کیا جس میں وہ کامیاب نہ ہوئے (بحار ج۹ ص۲۱۱ برہان ج۲ ص۱۱۴۶ اثبات الھداہ ج۳ ص۵۴۷ صافی ج۱ ص۷۱۶)

91..... ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو یوم غدیر خم میں ولایت پر نصب کر دیا پھر فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ جس کا میں حاکم ہوں اس کا علیؑ حاکم ہے اور اس وقت دو آدمی جو قریش سے تھے انہوں نے کہا خدا کی قسم اسے ہرگز تسلیم نہ کریں گے اور کبھی ہمیشہ نہ مانیں گے تو یہ خبر رسولؐ خدا کو پہنچی تو آپؐ نے ان کو بلایا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم نے اس بارے میں کچھ نہیں کہا تو جبرائیلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا انہوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ ہم نے یہ نہیں کہا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اس انکار ولایت

www.shiabookspdf.com

سے انہوں نے توبہ نہ کی (بحار ج۹ ص۲۱۱ برھان ج۲ ص۱۴۶ اثبات الھداہ ج۳ ص۵۴۷ صافی ج۱ ص۷۱۶)

اللہ کا منافق کے لئے استغفار سے منع کرنا

92.....عباس بن ھلال کہتے ہیں ابوالحسن امام علی رضا نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے نبیؐ حضرت محمدؐ سے فرمایا اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (آیت۸۰) اگر آپؐ (منافقین کے لئے) ستر مرتبہ بھی ان کے لئے استغفار کرو تو بھی مغفرت نہ ہوگی آپؐ نے فرمایا کہ پھر میں سو بار استغفار کرتا ہے شاید اللہ معاف کردے تو اللہ نے فرمایا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اِسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (سورہ منافقون آیت۶) ان کے لئے برابر ہے خواہ ان کے لئے مغفرت کریں یا نہ کریں خدا ان کو ہرگز معاف نہیں کرے گا اور فرمایا وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ (آیت۸۴) اگر ان میں سے کوئی مرجائے تو آپؐ ان کا جنازہ نہ پڑھیں اور نہ کبھی ان کی قبر پر کھڑے ہوں تو فرمایا کہ اس کے بعد بھی ان کو معاف نہ کروں گا اور ان سے کسی ایک کی قبر پر بھی کھڑے ہونا (برھان ج۲ ص۱۴۸ صافی ج۱ ص۷۱۸ علامہ فیض کاشانی اس خبر کے نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسولؐ خدا نے ہرگز کسی کے لئے استغفار نہیں کیا جب انہوں نے کفر کے بعد ایمان نہ لایا رسولؐ خدا نے فرمایا اس سے قبل ان کے لئے استغفار کروں گا جب تک وہ کافر ہیں ان کے لئے مغفرت نہیں ہے اس سے پہلے ہی منع کردیا گیا اور ان کے لئے استغفار کا جواز اسی صورت میں ہے کہ وہ کفر سے توبہ کرلیں اسی سے اللہ نے منع کیا اور یہ خبر کہ وہ کبھی بھی ایمان نہ لائیں گے اور ان کے لئے استغفار کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا)

حضرت علیؑ کی مزدوری کی کھجوریں

93.....ابوجارود کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الصَّدَقَاتِ (آیت۷۹) وہ لوگ جو فراخ دلی سے حصہ لینے والے مؤمنین اور ان غریبوں پر جن کے پاس ان کی محنت کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو فرمایا کہ حضرت علیؑ نے ایک شخص کو کھجوروں کی اجرت پر پانی پلایا اور ہر اوّل

کے بدلے ایک کھجور کا دانہ طے کیا جب آپؑ کو مزدوری ملی تو آپؑ مزدوری کی کھجوریں لے کر رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے رسولؐ اللہ یہ کھجوریں میری طرف سے قبول فرمالیں اور اس وقت عبدالرحمٰن بن عوف دروازے پر کھڑا تھا اس وقت ان کھجوروں پر اعتراض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الصَّدَقَاتِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (آیت۷۹،۸۰) آپؐ ان کیلئے مغفرت کرو تو بھی خدا ان کو معاف نہ کرے گا (بحار ج۹ ص۳۳۳ برھان ج۲ ص۱۴۷ صافی ج۱ ص۷۱۶)

عبداللہ بن ابی کی قبر سے متعلق

94.....زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے عبداللہ بن ابی (ابن سلول یہ مدینہ کے منافقوں کا سردار تھا اور سب سے پہلے اسے نکالا اسی سے متعلق سورہ منافقون نازل ہوئی اور یہی چیز اس کے بیٹے سے کی گئی اور کہا یہ وہی تو ہے جسے مدینہ سے نکالا گیا تھا اور اس کا مکر وفریب جو اس نے رسولؐ خدا کے لئے کیا تھا کہ آپ کو قتل کردے وہ مشہور ہے) کے بیٹے سے کہا کہ جب تم اپنے باپ کی تجہیز وتکفین سے فارغ ہوجاؤ تو مجھے اطلاع کرنا کچھ دیر کے بعد اس نے رسولؐ خدا کو اطلاع دی تو رسولؐ خدا نے جوتے پہننے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے کہا کہ کیا اللہ نے آپؐ سے یہ نہیں کہا وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ (آیت۸۴) اگر ان میں سے کوئی مرجائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ ہی ان کی قبر پر کھڑے ہونا تو رسولؐ خدا نے فرمایا افسوس یا تجھ پر افسوس میں وہاں یہ دعا پڑھوں گا اَللّٰهُمَّ امْلَأْ قَبْرَهٗ نَارًا وَامْلَأْ جَوْفَهٗ نَارًا وَاصْلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَارًا خدایا تو اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اسکے پیٹ میں آگ بھر دے اور اسے قیامت کے دن جہنم میں ڈال دے (برھان ج۲ ص۱۴۸ صافی ج۱ ص۷۲۰)

ایک منافق کے مومن بیٹے کی حوصلہ افزائی

95.....حنان بن سدیر کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ایک منافق شخص مرگیا تو رسولؐ خدا نے اس کے بیٹے کی طرف پیغام بھیجا کہ جب تم اس کا جنازہ لے کر نکلو تو مجھے اطلاع کرنا جب اس کا جنازہ تیار ہوا تو انہوں نے رسولؐ خدا کو اطلاع دی آپؐ ان کی طرف چلے یہاں تک کہ آپؐ نے اس کے بیٹے کا جنازے میں ہاتھ پکڑا اور چلنے لگے

www.shiabooks.com

تو حضرت عمر نے کہا کہ اے رسولؐ خدا کیا اللہ نے آپ کو منافقوں کا جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا کہ ان کی قبروں پر کھڑے نہ ہونا یہ سن کر رسولؐ خدا نے کوئی جواب نہ دیا پھر قبر پر پہنچنے سے پہلے حضرت عمر نے پھر اپنے اعتراض کو بیان کیا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ (آیت ۸۴) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ (آیت ۸۰) اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا ہے اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا تو رسولؐ خدا نے ان سے فرمایا ہمیں ان کا جنازہ پڑھنے اور اس کی قبر پر کھڑا ہونے کی ضرورت نہیں تھی پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس کا بیٹا مومن ہے اس لئے ہمارے لئے اس کے حق کی ادائیگی ضروری ہے اور عمر نے کہا میں اس سے خدا کی ناراضگی کی پناہ مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی کی پناہ مانگتا ہوں (برہان ج ۲ ص ۱۴۹ اصافی ج ۱ ص ۷۲۰)

نماز جنازہ کی تکبیرات

96..... محمد بن مہاجر اپنی ماں ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس گئی اور میں نے کہا اللہ آپؑ کو حفظ و امان میں رکھے ایک مرجیہ عورت نے کہا کہ ربذہ سے لوگوں کے لئے احرام باندھنا ہے اس کے ساتھ احرام کیا ہے اور احرام کی حالت میں عتیق کی طرف جانا تو فرمایا اے شیعو لوگ تم سے ہر چیز میں مخالف ہیں لوگوں کا احرام ربذہ سے ہے اور تمہارے لئے احرام عتیق سے ہے اور اسی طرح لوگ جنازہ میں بھی مخالفت کرتے ہیں لوگوں کے لئے چار تکبیریں ہیں اور تمہارے لئے پانچ پس امام جعفر صادقؑ نے فرمایا رسولؐ خدا کسی میت کا جنازہ پڑھتے تو آپ تکبیر کہتے پھر تشہد پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور انبیاء پر درود پڑھتے تھے پھر تکبیر کہتے تھے اس کے بعد ایمان والوں کے لئے دعا واستغفار کرتے تھے پھر تکبیر کہتے تھے اور وہاں موجود میت کے لئے دعا کرتے تھے پھر تکبیر کہتے تھے اور نماز جنازہ ختم کر دیتے تھے اور جب اللہ نے رسولؐ خدا کو منافقین کا جنازہ پڑھنے سے منع کیا تو تکبیر کہتے تھے اور تشہد پڑھتے تھے پھر تکبیر کہتے تھے اور انبیاء پر درود پڑھتے تھے پھر تکبیر کہتے تھے اور مؤمنین کے لئے دعا پڑھتے تھے پھر تکبیر کہتے تھے اور نماز ختم کر دیتے تھے اور میت کے لئے دعا نہیں کرتے تھے (برہان ج ۲ ص ۱۴۹ اصافی ج ۱ ص ۷۲۱)

عذر کرنے والے منافق

97..... جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے متعلق رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ (آیت ۸۷) انہوں نے گھر بیٹھنے والیوں میں بیٹھنا پسند کر لیا آپؑ نے فرمایا یعنی عورتوں کے ساتھ رہنا پسند کیا (برہان ج ۲ ص ۱۴۹، صافی ج ۱ ص ۷۲۱، بحار ج ۶ ص ۶۲۸)

98..... عبداللہ حلبی کہتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ (آیت ۸۷) آپؑ نے فرمایا اس سے مراد گھر کی عورتیں ہیں اور منافق رسولؐ خدا کے پاس آئے اور بہانہ بناتے ہوئے کہا کہ ہمیں آپ گھر میں رہنے کی اجازت دے دیں کیونکہ ہمارے گھر خالی پڑے ہیں تو اللہ نے فرمایا یہ جھوٹ کہتے ہیں وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا اور یہ عورتوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں ان کے گھر خالی نہیں یہ لوگ صرف بھاگنا چاہتے ہیں ان کے گھر ہر لحاظ سے محفوظ ہیں (بحار ج ۶ ص ۶۲۸، برہان ج ۲ ص ۱۴۹)

www.shiabooks.pdf.com

مخلص استطاعت نہ رکھنے والا

99..... عبدالرحمٰن بن حرب کہتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرت علیؑ جنگ صفین سے واپس ہوئے اور اپنے معمول کے طریقہ کے علاوہ وہاں سے گزرے یہاں تک کہ نخیلہ میں پہنچے (نخیلہ اس کا تصغیر نخلہ ہے اور یہ کوفہ کے قریب شام کی طرف ایک گاؤں ہے اور معسکر امیر المؤمنین تھا) اور یہاں سے کوفہ کے قریب پہنچے تو ہمیں وہاں ایک بزرگ نظر آیا جو ایک گھر کی دیوار کے سائے میں بیٹھا تھا اور اس کے چہرے پر بیماری کے آثار نمایاں تھے امیر المؤمنینؑ حضرت علیؑ نے بڑھ کر اسے سلام کیا اور اس نے باوقار طریقہ سے سلام کا جواب دیا آپؑ نے اس سے فرمایا کہ کیا تم اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہوئے تھے تو اس نے جواب دیا امیر المؤمنینؑ میری دلی خواہش تو تھی کہ میں آپؑ کے ہمراہ ہو کر اس جنگ میں شامل ہوتا مگر اس بیماری کی وجہ سے میں شامل نہ ہو سکا اور کہا میں اسے پسند کرتا ہوں جو خیر کے حساب سے اس میں رائے ہو کہا اللہ آپؑ کو بشارت دے اور اللہ کی رحمت ہو اور وہ آپ کے گناہ معاف کرے پس تم کون ہو اے عبداللہ کہا میں صالح بن سلیم ہوں کہا وہ کون ہے تو کہا جس کی اصل سعد مان بن طی ہے اور وہ پڑوسی اور دعوت دینے والا بنی سلیم بن منصور ہے

پھر امیر المؤمنین نے فرمایا تیرا نام اچھا ہے تیرے باپ کا نام اور تیرے دادا کا نام اور یہ نام عزت والے ہیں پس کیا اس غزوہ کی گواہی دیتے ہو اس نے کہا اور بے شک میرا ارادہ تھا اور لیکن میں اس بیماری کی وجہ سے مجبور تھا اس لئے شامل نہ ہوا تو امیر المؤمنین حضرت علیؑ نے یہ آیت پڑھی لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلٰى آخِرَ الْاٰيَةِ (آیت ۹۱) جو لوگ کمزور ہیں یا بیمار ہیں یا ان کے پاس راہ خدا میں خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں تو ان کے بیٹھے رہنے میں کوئی حرج نہیں پھر فرمایا اس کی وضع یہ ہے مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آیت ۹۱) نیک کردار لوگوں پر کوئی الزام نہیں ہے اللہ بخشنے والا مہربان ہے وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ (آیت ۹۲) اسی طرح سے ان لوگوں پر بھی اعتراض کرنے کا کوئی موقع نہیں ہے جنہوں نے خود آکر تم سے درخواست کی تھی کہ ہمارے لئے سواریاں فراہم ہی جائیں اور جب تم نے کہا کہ میں تمہارے لئے سواریوں کا انتظام نہیں کر سکتا تو وہ مجبوراً واپس ہو گئے اور یہ حالت تھی کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے انہیں اس بات کا بڑا دکھ تھا کہ وہ اپنے خرچ پر شریک جہاد ہونے کی قدرت نہیں رکھتے فرمایا ان کی حالت یہ ہے کہ وہ خرچ کرنے کی قدرت نہیں رکھتے خدا فرمایا ہے اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ اِلٰى قَوْلِ لَا يَعْلَمُوْنَ (آیت ۹۳) اعتراض تو ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہیں تا آخر وہ کچھ نہیں جانتے یہ اعتراض ان کے لئے ہے اور رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ (آیت ۹۳) انہوں نے گھر میں بیٹھنے والیوں کے ساتھ شامل ہونے کو پسند کیا انہوں نے یہی راستہ منتخب کیا جبکہ وہ طاقت رکھتے تھے وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ (آیت ۹۲) ان لوگوں پر کوئی اعتراض نہیں جنہوں نے خود آکر کہا فرمایا عبداللہ بن یزید بن ورقا خزاعی بھی ان میں سے تھے (بحار ج ۳ ص ۸۳، برہان ج ۲ ص ۱۵۰)

100..... حلبی کہتے ہیں زرارہ و حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ و ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ دونوں نے فرمایا بے شک اللہ نے احتجاج کیا اپنے بندوں پر پھر ان کو عطا کیا پھر ان کو اپنی معرفت کرائی پھر اس کی طرف رسول بھیجے پھر ان پر کتاب نازل کی پس اس میں امر اور نہی ہے اور رسولؐ اللہ کو حکم دیا کہ وہ نماز پڑھیں اور رات کو آرام بھی کریں پھر فرمایا میں نے تمہارے لئے نیند کو قرار دیا میں نے تجھے یقین دیا پس جب نماز کے لئے اٹھو تو اس کو جان لو یہ تمہارے لئے ہے کیسے بنتی ہے اور یہ اس طرح نہیں جیسا کہ جب تم سوتے ہو تو یہ تمہارے لئے موت ہے اور اسی طرح روزہ جب تم مریض ہوتے ہو تو میں تجھے شفا دیتا ہوں تمہاری اصلاح کرتا ہوں اور تیری حاجت پوری کرتا ہوں اور اسی طرح میں تمہارے تمام امور کو دیکھتا ہوں اس میں کسی اور کو نہیں پاتے اور نہ ہی اس میں اللہ کے علاوہ کسی کو پاتے ہو یہ تم پر حجت ہے اس میں اس کی مشیت ہے فرمایا پس نہ کہا کرو وہ جو چاہے بنائے اور جو نہ چاہے وہ نہ بنائے اذر فرمایا بے شک اللہ جسے چاہے گمراہ کرے جسے چاہے ہدایت دے وہ اپنے بندوں کو جو حکم دیتا ہے وہ دیکھتا ہے اور تمام چیزوں کو حکم لوگوں کے لئے ہے وہ اس سے لیتے ہیں جو ان

کی ضرورت ہوتی ہے اور اس سے منع نہیں کیا وہی ان کا عنوان ہے اور لیکن اس میں لوگوں کے لئے خیر نہیں ہے پھر یہ آیت پڑھی لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ (آیت ۹۱) جو لوگ کمزور ہیں یا بیمار ہیں یا ان کے پاس خدا کے راستہ میں خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں تو ان کے بیٹھے رہنے میں کوئی حرج نہیں پھر فرمایا اس کی وضع یہ ہے مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آیت ۹۱) نیک کردار لوگوں پر کوئی الزام نہیں ہے اللہ بخشنے والا مہربان ہے وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ (آیت ۹۲) اسی طرح سے ان لوگوں پر بھی اعتراض کرنے کا کوئی موقع نہیں ہے جنہوں نے خود آکر تم سے درخواست کی تھی کہ ہمارے لئے سواریاں فراہم ہی جائیں اور جب تم نے کہا کہ میں تمہارے لئے سواریوں کا انتظام نہیں کر سکتا تو وہ مجبوراً واپس ہو گئے اور یہ حالت تھی کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے انہیں اس بات کا بڑا دکھ تھا کہ وہ اپنے خرچ پر شریک جہاد ہونے کی قدرت نہیں رکھتے فرمایا ان کی حالت یہ ہے کہ وہ خرچ کرنے کی قدرت نہیں رکھتے خدا فرمایا ہے اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ اِلٰى قَوْلِ لَا يَعْلَمُوْنَ (آیت ۹۳) اعتراض تو ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہیں تا آخر وہ کچھ نہیں جانتے یہ اعتراض ان کے لئے ہے اور رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ (آیت ۹۳) انہوں نے گھر میں بیٹھنے والیوں کے ساتھ شامل ہونے کو پسند کیا انہوں نے یہی راستہ منتخب کیا جبکہ وہ طاقت رکھتے تھے وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ (آیت ۹۲) ان لوگوں پر کوئی اعتراض نہیں جنہوں نے خود آکر کہا فرمایا عبداللہ بن یزید بن ورقا خزاعی بھی ان میں سے تھے (بحار ج ۳ ص ۸۳، برہان ج ۲ ص ۱۵۰)

101..... عبدالرحمٰن بن کثیر کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن خدا کی قسم ہمارے شیعوں پر گناہوں اور خطاؤں کی مہر نہیں لگائی بلکہ وہ خدا کے چنے ہوئے لوگ ہیں جن کو اللہ نے اپنے دین کے لئے چنا ہے اور ان ہی کے متعلق خدا فرمایا ہے مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ (آیت ۹۱) نیک لوگوں پر کوئی الزام نہیں ہے (برہان ج ۲ ص ۱۵۱)

www.shiabookspdf.com

اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا.....پ 11

102.....داؤد بن حصین کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ (آیت ۹۹) اوران اعراب میں وہ بھی ہیں جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کی قربتوں کے لئے کرتے ہیں اللہ ان کو ثواب دے گا تو آپؑ نے فرمایا ہاں (برھان ج ۲ ص ۱۵۱، بحار ج ۱۵ ص ۲۶۲)

103.....اور دوسری روایت میں ہے کیا ان کے لئے ثواب ہے تو فرمایا ہاں (بحار ج ۱۵ ص ۲۶۲، برھان ج ۲ ص ۱۵۱)

سابقون اوّلون کے درجات

104.....ابوعمرو زبیری کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ نے جس طرح گھوڑوں کی دوڑ میں مقابلہ کرایا ہے اس طرح اللہ نے مؤمنین کے درمیان میں بھی مقابلہ کرایا ہے پھر فرمایا جتنا کسی نے سبقت لی اسے اتنے ہی درجات نوازا اس لئے کسی مسبوق کو سابق پر اور کسی مفضول کو فاضل پر کوئی سبقت نہیں یعنی اللہ کسی سابق کو مؤخر پر اور کسی مؤخر کو سابق کا رتبہ دینا نہیں چاہتا کیا تم نے ایمان کے درجات کے لئے نہیں سنا اللہ فرماتا ہے سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اپنے رب سے مغفرت طلب کرنے میں سبقت کرنے والے اور ان کے لئے جنت ہے جس کی چوڑائی زمینوں اور آسمانوں کے برابر ہے یہ ان کے لئے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آئے ہیں اور فرماتا ہے اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (آیت ۱۰۰) مہاجرین اور انصار میں پہلے سبقت کرنے والے اور جن لوگوں نے نیکی میں ان کے پیروی کی ان سب سے اللہ راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں اللہ نے یہاں پہلے مہاجرین کا ذکر کیا پھر انصار کا ذکر کیا اور پھر ان کا اتباع کرنے والوں کا ذکر کیا پھر اللہ نے ہر ایک گروہ کے لئے الگ الگ درجات و منازل مقرر کئے ہیں (برھان ج ۲ ص ۱۵۴، بحار ج ۱۵ ص ۲۶۳)

مخلوط نیک اور بداعمال والے

105.....محمد بن خالد بن حجاج کرخی کہتے ہیں کہ بعض اصحاب نے کہا کہ حثیمہ نے کہا ہے کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ (آیت ۱۰۲) انہوں نے نیک اور برے اعمال مخلوط کر دیئے قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لے فرمایا اس سے مراد ہمارے شیعہ ہیں اور یہ مذنبین شیعہ کے بارے نازل ہوا (برھان ج ۲ ص ۱۵۵، بحار ج ۱۵ ص ۲۶۳)

106.....احمد بن محمد بن ابونصر نے ایک بزرگ سے نقل کیا اس قول خدا کے متعلق خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا (آیت ۱۰۲) انہوں نے نیک اور برے اعمال مخلوط کر دیئے کہ اس سے مراد جنہوں نے حضرت حمزہ اور جعفر طیار جیسے اہل ایمان کو شہید کیا اور پھر توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو گئے پھر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب کسی مومن کو قتل کیا جاتا ہے تو اس قاتل سے توبہ کی توفیق سلب کر لی جاتی ہے اگرچہ اللہ بندوں کی آرزو کو منقطع نہیں کرتا جو بھی اس کی آرزو ہو اور فرمایا وہ ہو یا اس کے علاوہ لفظ عَسَى کا یہ معنی ممکن ہے یہ نہیں ہے بلکہ وہ وجوب کے لئے استعمال ہوا ہے (برھان ج ۲ ص ۱۵۵، بحار ج ۱۵ ص ۳۶۳ صافی ج ۱ ص ۲۵ وسائل ج ۱۳ ابواب قصاص باب ۱۰)

107.....حلبی کہتے ہیں زرارہ اور حمران و محمد بن مسلم نے دونوں میں سے ایک امام باقر یا امام جعفر صادقؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا جو اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والی قوم ہے اِعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا (آیت ۱۰۲) جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا انہوں نے نیک اور برے اعمال مخلوط کر دیئے (برھان ج ۲ ص ۱۵۵، بحار ج ۱۵ ص ۳۶۳)

108.....ابوبکر حضرمی کہتے ہیں کہ محمد بن سعید نے کہا کہ تم ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میرے عقائد و نظریات پیش کر کے پوچھو کہ کیا یہ عقائد و نظریات ٹھیک ہیں تم ان سے کہنا کہ میں (محمد بن سعید) آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپؑ کے دشمنوں سے بے زار ہوں اور میں قدر پر عقیدہ رکھتا ہوں اور میرا قول اس میں آپؑ کے قول کے مطابق ہے پھر جب میں امام جعفر صادقؑ کے پاس گیا اور اس کا عقیدہ بیان کیا تو آپؑ نے جواب میں یہ آیت پڑھی خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ

www.shiabookspdf.com

سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ (آیت ۱۰۲) انہوں نے نیک اور برے اعمال آپس میں مخلوط کر لئے ہیں قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لے پھر فرمایا میں اسے امیر المؤمنینؑ کے خیر خواہوں سے نہیں سمجھتا کہا (اس کا خیال ابن عمر ہے) بے شک یہ سلطان ہشام اللہ کی طرف سے نہیں ہے پس فرمایا اس پر ویل ہو جو یہ کہتا ہے کہ اللہ کو علم ہے کہ اس نے آدمؑ کے لئے حکومت کو بنایا ہے اور ابلیس کی حکومت ہے (برہان ج ۲ ص ۱۵۵، بحار ج ۱۵ ص ۲۶۳، صافی ج ۱ ص ۷۲۵)

109..... زرارہ کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا (آیت ۱۰۲) اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا انہوں نے اپنے نیک اور برے اعمال مخلوط کر دیئے فرمایا ایک گروہ سے گناہ سرزد ہوئے اور ایمان کی حالت میں بھی گناہ ہوئے ان کو مؤمن عیب لگاتے ہیں اور ان سے کراہت کرتے ہیں فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ (آیت ۱۰۲) پس ان کی اللہ عنقریب توبہ قبول کرے گا (برہان ج ۲ ص ۱۵۵، بحار ج ۱۵ ص ۲۶۳، صافی ج ۱ ص ۷۲۵)

110..... زرارہ کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہمارے پاس ایک حق و صداقت کا معیار ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے عقائد کی موافقت کرے خواہ وہ علوی ہو یا غیر علوی ہو اس سے ہم محبت کریں گے اور جو غیر علوی ہمارے عقائد کی مخالفت کرے گا ہم اس سے بیزار ہیں اے زرارہ اللہ کا قول سب اقوال سے سچا ہے خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا (آیت ۱۰۲) وہ لوگ کہاں جائیں گے کہ جنہوں نے نیک اور برے اعمال مخلوط کر لئے ہیں (برہان ج ۲ ص ۱۵۵، بحار ج ۱۵ ص ۲۶۳، صافی ج ۱ ص ۷۲۵)

صدقہ اموال کی پاکیزگی کا ذریعہ

111..... علی بن حسان واسطی کہتے ہیں کہ ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (آیت ۱۰۳) آپ ان کے مال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کر دیں اور اسی طرح ان کا تزکیہ کریں کہ یہ حکم رسولؐ کے لئے تھا یا اس کے بعد امام کے لئے جاری ہے تو فرمایا ہاں جاری ہے (بحار ج ۲ ص ۲۲ برہان ج ۲ ص ۱۵۶، صافی ج ۱ ص ۷۲۵)

112..... زرارہ کہتے کہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (آیت ۱۰۳) آپ ان کے مال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کر دیں اور اسی طرح ان کا تزکیہ کر دیں اس میں وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ بھی شامل ہے تو آپؑ نے فرمایا صدقات، نباتات اور حیوانات کے ساتھ ہے اور زکوٰۃ سونے اور چاندی اور روزے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے (بحار ج ۲ ص ۲۲، ۳۴، برہان ج ۲ ص ۱۵۶، صافی ج ۱ ص ۷۲۵)

113..... جابر جعفی کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ امیر المؤمنینؑ حضرت علیؑ نے فرمایا میں نے ایک دن ایک دینار تصدق کیا تو رسولؐ خدا نے فرمایا اے علیؑ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب کوئی شخص صدقہ دیتا ہے وہ صدقہ ستر شیطانوں کو جبڑوں سے نکلتا ہے اور ہر شیطان کہتا ہے کہ تم صدقہ نہ دو اور صدقہ سائل کے ہاتھ میں بعد میں پہنچتا ہے اس سے پہلے اللہ کے ید قدرت میں جاتا ہے پھر یہ آیت پڑھی اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ (آیت ۱۰۴) انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات کو قبول کرتا ہے آخر تک (بحار ج ۲ ص ۲۲۔۳۴، برہان ج ۲ ص ۱۵۶، صافی ج ۱ ص ۷۲۶)

114..... معلیٰ بن خنیس کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ ایک دفعہ اندھیری رات میں گھر سے باہر نکلے اور اس وقت بارش ہو رہی تھی اور آپ قبیلہ بنی ساعدہ کی طرف چل پڑے میں بھی آپؑ کے پیچھے ہو گیا پس اچانک آپؑ کے ہاتھ سے کوئی چیز چھوٹ گئی آپؑ نے پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ اُرْدُدْهُ عَلَيْنَا میں اللہ کا نام لیتا ہوں خدایا تو اس چیز کو میری طرف پھیر دے اتنے میں یہ غلام بھی آپؑ تک پہنچ گیا میں نے سلام عرض کیا آپؑ نے جواب دے کر فرمایا تو معلیٰ بن خنیس ہے میں نے عرض کیا جی ہاں اے میرے مولا میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں آپؑ نے فرمایا اے معلیٰ ذرا اس جگہ اپنے ہاتھ سے ٹٹولو جو کچھ تمہیں ملے وہ مجھے دے دو میں نے جو تلاش کیا تو روٹیاں پھیلی ہوئی پائیں میں ایک ایک دو دو کر کے اٹھانے لگا تو آپؑ کے ہاتھ میں ایک زنبیل تھی جس کے بوجھ سے آپؑ تھک گئے تھے میں نے عرض کیا اے مولا میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں یہ زنبیل آپؑ میرے حوالے کر دیں (میں اسے پہنچا دوں گا) تو آپؑ نے جواب دیا اے معلیٰ میں تمہاری نسبت سے اس کے کام کرنے کا زیادہ حق دار ہوں البتہ تم میرے ساتھ چلتے چلو پس ہم دونوں قبیلہ بنی ساعدہ کی جھونپڑیوں پر پہنچ گئے تو ہم نے دیکھا کہ ایک جماعت پڑی ہوئی سو رہی

www.shiabooks.pdf

ہے پس آپؑ نے آخر تک کسی کے پاس روٹی کسی کے پاس دو روٹیاں چھپا دیں یہاں تک کہ جب آپؑ واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا اے مولا کیا انہیں معلوم ہو جائے گا کہ آپؑ نے ان کے پاس روٹیاں رکھی ہیں آپؑ نے جواب دیا نہیں اگر وہ جان لیتے تو ہم پر یہ بھی لازم تھا کہ ہم روٹی کے ساتھ نمک بھی دیتے (آگاہ ہو جا کہ) خدا نے جتنی چیزیں پیدا کی ہیں ہر ایک کے لئے ایک خازن مقرر کیا ہے جو اسے محفوظ (جمع) رکھے مگر صدقہ کا محافظ خود خدا ہے میرے والد جب کسی کو صدقہ دیتے تھے تو سائل کے ہاتھ میں رکھ کر واپس لیتے تھے اور اسے بوسہ دے کر سونگھتے تھے پھر اسی سائل کو عطا فرما دیتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے صدقہ خدا کے ہاتھ میں پہنچتا ہے پھر سائل کے ہاتھ میں جاتا ہے پس مجھے یہ ہی مناسب ہے کہ میں صدقے کو چوم لیا کروں کیونکہ وہ پہلے خدا کے ہاتھ میں گیا ہے اور (آگاہ ہو جا کہ) رات کے وقت صدقہ دینا خدا کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے بڑے بڑے گناہوں کو مٹا دیتا ہے حساب (قیامت) کے دن میں آسانی پیدا کرتا ہے اور دن میں صدقہ دینا مال کو زیادہ کرتا ہے عمر کو بڑھاتا ہے (بحار ج ۲ ص ۳۴، برہان ج ۲ ص ۱۵۶، صافی ج ۱ ص ۷۲۶)

115..... محمد بن مسلم کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو کوئی بھی چیز اللہ نے پیدا کی ہے ہر چیز کا کوئی نہ کوئی خازن ہے مگر صدقہ کہ اسے اللہ خود اپنے ہاتھ سے لیتا ہے (بحار ج ۲ ص ۳۴ برہان ج ۲ ص ۱۵۶، صافی ج ۱ ص ۷۲۶)

116..... ابو بکر کہتے ہیں سکونی نے کہا کہ امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ میں ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ شامل کرنا پسند نہیں کرتا پہلی چیز میرا وضو ہے کیونکہ اس کا تعلق میری نماز سے ہے اور دوسری چیز میرا صدقہ ہے جسے میں اپنے ہاتھ سے سائل کے ہاتھ میں دیتا ہوں اس لئے کہ صدقہ رحمان کے ہاتھ میں جاتا ہے (بحار ج ۲ ص ۳۴، برہان ج ۲ ص ۱۵۶، صافی ج ۱ ص ۷۲۶)

117..... محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ دونوں میں سے ایک امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ امام زین العابدینؑ کا دستور یہ تھا کہ جب بھی آپؑ سائل کو کچھ عطا کرتے تو آپؑ اس کے ہاتھ کو بوسہ دیتے تھے جب آپؑ سے یہ کہا گیا کہ آپؑ اس طرح کیوں کرتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا کہ صدقہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ کے ہاتھ میں جاتا ہے اور آپؑ نے فرمایا کہ ہر چیز کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی نہ کوئی فرشتہ مقرر ہے مگر صدقہ پر کوئی فرشتہ مقرر نہیں یہ صدقہ سیدھا اللہ کے ہاتھ میں جاتا ہے فضل نے کہا میرا گمان ہے کہ آپؑ روٹی اور درہم کو بوسہ دیتے تھے (بحار ج ۲ ص ۳۴، برہان ج ۲ ص ۱۵۷، صافی ج ۱ ص ۷۲۶)

118..... مالک بن عطیہ کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ علیؑ بن حسینؑ زین العابدینؑ نے فرمایا میں اللہ کی طرف سے ضمانت دیتا ہوں کہ صدقہ بندے کے ہاتھ میں جانے سے پہلے رب کے ہاتھ میں جاتا ہے اور اللہ نے فرمایا وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ (آیت ۱۰۴) اور وہ وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان سے صدقات قبول کرتا ہے (بحار ج ۲ ص ۳۴ برہان ج ۲ ص ۱۵۷ صافی ج ۱ ص ۷۲۶)

اعمال کا رسولؐ خدا کے سامنے پیش ہونا

119..... محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ دونوں میں سے ایک امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا گیا کہ رسولؐ خدا کے سامنے اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا اس میں کوئی شک نہیں پھر راوی نے کہا ہم یہ آیت دیکھتے ہیں وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ (آیت ۱۰۵) آپ کہہ دیں کہ تم لوگ عمل کرتے رہو کہ تمہارے اعمال اللہ اور اس کا رسولؐ اور مؤمنین دیکھ رہے ہیں اس کا مطلب کیا ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ اللہ نے زمین میں کچھ گواہ مقرر کئے ہیں (بحار ج ۷ ص ۲۷ برہان ج ۲ ص ۱۵۹ صافی ج ۱ ص ۷۲۷)

120..... زرارہ کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا سے متعلق پوچھا اِعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ (آیت ۱۰۵) تم لوگ عمل کرتے رہو کہ تمہارے اعمال اللہ اور رسولؐ اور مؤمنین دیکھ رہے ہیں تو آپؑ نے فرمایا تم چاہتے ہو کہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے اس کی لوگ مجھ سے روایت کریں (بحار ج ۷ ص ۲۷ برہان ج ۲ ص ۱۵۹ صافی ج ۱ ص ۷۲۷)

121..... یحییٰ بن مساور (حلبی) کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے حضرت علیؑ کی حدیث کے متعلق عرض کیا کہ کوئی حدیث امیر المؤمنین کی شان میں بیان فرمائیں آپؑ نے فرمایا کیا تفصیل سے بیان کروں یا مجمل طور پر میں نے عرض کیا مجمل ہی بیان فرما دیں آپؑ نے جواب دیا عَلِيٌّ بَابُ الْهُدٰى مَنْ تَقَدَّمَهٗ كَانَ كَافِرًا وَّمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ كَانَ كَافِرًا حضرت علیؑ باب ہدایت ہیں جو اس دروازے سے آگے بڑھ جائے گا وہ کافر ہے اور جو اس دروازے سے پیچھے رہے گا وہ بھی کافر ہے میں نے عرض کیا اے آقا کچھ مزید بیان کریں آپؑ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ قیامت کے دن عرش

www.shiabookspdf.com

کے دائیں طرف ایک منبر رکھا جائے گا جس کی چوبیس سیڑھیاں ہوں گی پس جناب امیر المؤمنینؑ اپنے ہاتھ میں لواٴ حمد لئے ہوئے تشریف لائیں گے اور اس منبر پر رونق افروز ہوں گے پھر تمام مخلوق آپؑ کے سامنے پیش ہوگی جس کو آپؑ پہچانتے ہوں گے وہ تو جنت میں داخل ہوگا اور جس سے آپؑ واقف نہ ہوں گے وہ سب دوزخ میں ڈالے جائیں گے میں نے عرض کیا اس بارے میں کوئی قرآن کی آیت نازل ہوئی ہے تو آپؑ نے فرمایا تم اس قول کے بارے کیا کہتے ہو فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ (آیت ۱۰۵) تمہارے اعمال اللہ اور اس کے رسولؐ اور مؤمنین کے سامنے پیش ہوتے ہیں خدا کی قسم مؤمنین سے مراد حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ (اور آئمہ آپؑ کی اولاد سے) مراد ہیں (بحار ج ۳ ص ۲۸۶ برھان ج ۲ ص ۱۵۹ اصافی ج ۱ ص ۷۲۷)

122.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ ابوالخطاب کہا کرتا تھا کہ جناب رسولؐ خدا کے سامنے ہر جمعرات کو آپؐ کی امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں آپؑ نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ رسولؐ خدا کے سامنے ان کی کل امت کے اعمال خواہ نیک ہوں یا برے ہوں ہر صبح کو پیش کئے جاتے ہیں تمہیں بداعمالوں سے بچنا چاہیے اور یہ خدا کے اس قول سے ثابت ہے قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ (آیت ۱۰۵) کہہ دو کہ تمہارے اعمال اللہ اور اس کے رسولؐ اور مؤمنین کے سامنے پیش ہوتے ہیں یہ کہہ کر آپؑ خاموش ہوگئے (بحار ج ۳ ص ۲۸۶، ۷۱۷ برھان ج ۲ ص ۱۵۹ اصافی ج ۱ ص ۷۲۷)

123.....محمد بن فضیل کہتے ہیں کہ ابوالحسن امام علی رضاؑ سے سوال کیا اس خدا کے قول کے متعلق اِعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ (آیت ۱۰۵) کہ تمہارے اعمال اللہ اور اس کے رسولؐ اور مؤمنین کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو فرمایا کہ رسولؐ خدا پر تمام امت کے اعمال ہر صبح کو پیش ہوتے ہیں چاہے نیک ہوں چاہے برے ہوں (بحار ج ۳ ص ۲۸۶، ۷۱۷ برھان ج ۲ ص ۱۶۰ اصافی ج ۱ ص ۷۲۷)

124.....زرارہ کہتے ہیں کہ برید عجلی نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ (آیت ۱۰۵) تمہارے اعمال اللہ اور اس کے رسولؐ اور مؤمنین پر پیش ہوتے ہیں تو فرمایا

جب کوئی مومن یا کافر قبر میں اتارا جاتا ہے تو اس کے اعمال رسولؐ خدا اور حضرت علیؑ پر پیش ہوتے ہیں اور سب آئمہؑ پر بھی آخری امامؑ تک جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہوئی ہے (بحار ج ۳ ص ۲۸۶، ۷۱۷ برھان ج ۲ ص ۱۶۰ اصافی ج ۱ ص ۷۲۷)

125.....اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا وَالْمُؤْمِنُونَ (آیت ۱۰۵) سے مراد ہم آئمہؑ ہیں (بحار ج ۳ ص ۲۸۶، ۷۱۷ برھان ج ۲ ص ۱۶۰ اصافی ج ۱ ص ۷۲۷)

126.....محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق پوچھا اِعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ (آیت ۱۰۵) تمہارے اعمال اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو فرمایا اللہ نے زمین پر شاہد مقرر کئے ہوئے ہیں اور بندوں کے اعمال رسولؐ خدا کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں (بحار ج ۳ ص ۲۸۶، ۷۱۷ برھان ج ۲ ص ۱۶۰ اصافی ج ۱ ص ۷۲۷)

قیامت کے دن حضرت علیؑ کے لئے منبر

127.....محمد بن حسان کوفی کہتے ہیں محمد بن امام جعفر صادقؑ نے کہا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میرے والد امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے دائیں طرف ایک منبر رکھا جائے گا جس کی چوبیس سیڑھیاں ہوں گی پس جناب امیر المؤمنینؑ اپنے ہاتھ میں لواٴ حمد لئے ہوئے تشریف لائیں گے اور اسی منبر پر رونق افروز ہوں گے پھر تمام مخلوق آپؑ کے سامنے پیش ہوگی جس کو آپؑ پہچانتے ہوں گے وہ تو جنت میں داخل ہوں گے اور جس سے آپؑ واقف نہ ہوں گے وہ سب دوزخ میں ڈالے جائیں گے اس کی تفسیر قرآن میں اس طرح ہے قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ (آیت ۱۰۵) کہہ دو کہ تمہارے اعمال اللہ اور اللہ کے رسولؐ اور مؤمنین کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو فرمایا کہ وہ خدا کی قسم امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالبؑ ہیں (بحار ج ۳ ص ۲۸۶، برھان ج ۲ ص ۱۶۰)

حکم خدا کے منتظر لوگ

128.....ھشام بن سالم کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ

www.shiabookspdf.com

اللّٰہِ (آیت ۱۰۶) کچھ دوسرے وہ ہیں جن کا معاملہ خدا کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے فرمایا اس سے وہ مشرکین مراد ہیں جنہوں نے پہلے مسلمانوں کو قتل کیا پھر اسلام لے آئے ان کا معاملہ اللہ کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے (بحار ج ۱۵ ص ۲۱ برھان ج ۲ ص ۱۶۰)

129 ..... زرارہ وحمران ومحمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ وامام جعفر صادقؑ نے فرمایا جن کا معاملہ اللہ کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے جنہوں نے جنگ بدر واحد و جنگ حنین میں مسلمانوں کو قتل کیا اور ان مشرکین نے اس کے بعد اسلام قبول کر لیا تو اللہ چاہے ان کو عذاب دے یا چاہے تو انہیں معاف کر دے (بحار ج ۱۵ ص ۲۱ برھان ج ۲ س ۱۶۱)

130 ..... زرارہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَآخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰہِ (آیت ۱۰۶) اور ان کا معاملہ خدا کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے فرمایا اس سے مراد وہ مشرک گروہ ہے جنہوں نے حمزہ و جعفر اور ان جیسے افراد کو شہید کیا تھا جو مؤمنین میں سے تھے پھر اس کے بعد وہ اسلام میں داخل ہو گئے اور خدا کی توحید پر ایمان لے آئے اور شرک کو چھوڑ دیا لیکن ان کے دلوں میں ایمان کی حرارت داخل نہ ہوئی اس لئے وہ کامل مؤمن نہ بن سکے ان کے لئے جنت واجب ہو جاتی اور کفر وشرک کو چھوڑ چکے تھے اس لئے ان کو کافر نہیں کہہ سکتے اور ان کو دوزخی بھی نہیں کہہ سکتے ان کا معاملہ خدا کے سپرد ہے حمران کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا اَلْمُسْتَضْعَفِیْنَ ان کمزوروں سے مراد کون ہیں تو آپؑ نے فرمایا ان کو مؤمنین نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی کافر کہہ سکتے ہیں ان کا معاملہ خدا کے سپرد ہی ہے (بحار ج ۱۵ ص ۲۱ برھان ج ۲ ص ۱۶۱)

131 ..... ابن طیار کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا آخرت کے انجام کے لحاظ سے لوگوں کی تین اقسام ہیں 1 ..... ایمان 2 ..... کفر، 3 ..... ضلال اور وہ لوگ کہ جن سے جنت کا وعدہ کیا گیا اور اہل کفر سے دوزخ کا وعدہ ہے اور مؤمنین اور کافرین اور مستضعفین مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰہِ (آیت ۱۰۶) جن کا معاملہ اللہ کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے چاہے وہ ان کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرے اِعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّآخَرَ سَيِّئًا (آیت ۱۰۲) جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور اپنے نیک اور برے اعمال کو مخلوط کر دیا اور اہل اعراف ہیں (بحار ج ۱۵ ص ۲۱ برھان ج ۲ ص ۱۶۱)

132 ..... زراہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰہِ (آیت ۱۰۶) ان کا معاملہ اللہ کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو مشرک تھے اور انہوں نے حضرت حمزہ و جعفر جیسے لوگوں کو شہید کیا تھا پھر اس کے بعد وہ اسلام میں داخل ہو گئے اور شرک چھوڑ دیا اور ان کے دلوں میں ایمان کی حرارت داخل نہ ہو سکی اور وہ مؤمن نہ بن سکے جن کے لئے جنت واجب ہوتی اور کفر بھی چھوڑ چکے تھے اس لئے ان کو کفار نہیں کہہ سکتے جن کے لئے دوزخ واجب ہے یہ لوگ خدا کے حکم پر ٹھہرے وہ چاہے ان کو عذاب دے چاہے ان کی توبہ قبول کرے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو بھی خدا ان کے لئے حکم صادر کرے تو آپؑ سے کہا گیا کہ جہاں سے خدا چاہے گا انہوں رزق دے گا اور ابوابراہیم امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا ان لوگوں کو خدا روک دے گا اور ان کے متعلق جو چاہے گا فیصلہ صادر کرے گا (بحار ج ۱۵ ص ۲۱، برھان ج ۲ ص ۱۶۱)

133 ..... حارث کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ ایمان وکفر کے درمیان بھی کوئی منزلت ہے تو فرمایا ہاں بلکہ کئی منزلیں ہیں اگر ان میں سے کسی کا بھی انکار کرے تو اللہ اسے دوزخ میں ڈالے گا ان کے درمیان وَآخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰہِ (آیت ۱۰۶) ان کا معاملہ اللہ کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے اور مستضعفین کے درمیان ہے اور ان کے درمیان خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّآخَرَ سَيِّئًا (آیت ۱۰۲) جنہوں نے اپنے نیک اور برے اعمال مخلوط کر لئے اور وَعَلَى (اعراف) اَلْاَعْرَافِ رِجَالًا (سورہ اعراف آیت ۴۸) اور اہل اعراف کا تعلق درمیانی منازل سے ہے (بحار ج ۱۵ ص ۲۱، برھان ج ۲ ص ۱۶۱)

134 ..... داؤد بن فرقد کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا باقی حدیث اوپر والی ہی ہے (بحار ج ۱۵ ص ۲۱، برھان ج ۲ ص ۱۶۱)

بنیادی مسجد تقویٰ مسجد قبا

135 ..... حلبی کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا خدا فرماتا ہے لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ (آیت ۱۰۸) وہ کون سی مسجد ہے جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی تو آپؑ نے فرمایا وہ مسجد قبا ہے (بحار ج ۶ ص ۶۳۶، برھان ج ۲ ص ۱۶۱، صافی ج ۱ ص ۷۳۱)

www.maktabah.org

136.....زرارہ وحمران ومحمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ وابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ (آیت ۱۰۸) وہ کون سی مسجد ہے جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقوٰی پر رکھی گئی تو آپؑ نے فرمایا وہ مسجد قبا ہے اور پھر خدا فرماتا ہے اَحَقُّ اَنْ يَّقُوْمَ فِيْهِ (آیت ۱۰۸) تمہارے لئے وہی مسجد موزوں ہے تو فرمایا یعنی نفاق کی مسجد میں کھڑے نہ ہونا اور یہی طریقہ ہے مسجد قبا ہی میں قیام کریں کہ جو پیشاب و پاخانہ کے لئے پانی استعمال کرتے ہیں جبکہ اللہ بھی طہارت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ایک دفعہ رسولؐ خدا نے اہل قبا سے فرمایا کہ اللہ نے تمہاری طہارت پسندی کی تعریف کی ہے آپؑ سے سوال گیا کیا کہ رسولؐ خدا مسجد قبا میں نماز پڑھتے ہیں تو فرمایا ہاں یہ منزل سعد بن خیثمہ انصاری کی ہے تو سوال کیا گیا کہ مسجد رسولؐ اللہ میں وقف کریں فرمایا نہیں اور بے شک بعض صحابہ نے کہا کہ مگر یہ مسجد ہماری مسجد کی طرح وقف ہے اے اللہ کے رسولؐ تو فرمایا یہ عریش ہے جیسا کہ عریش موسیٰؑ تھا (بحار ج ۶ ص ۶۳۲، برہان ج ۲ ص ۱۶۲، صافی ج ۱ ص ۷۳۱)

137.....حلبی کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول اللہ کے متعلق پوچھا فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا (آیت ۱۰۸) اس میں ایسے لوگ بھی رہتے ہیں جو پاک صاف رہنا پسند کرتے ہیں تو فرمایا یہ وہ لوگ جو وضو کرتے ہیں اور استنجا پانی سے کرتے ہیں اور فرمایا کہ یہ آیت ان ہی اہل قبا کے بارے میں نازل ہوئی ہے (بحار ج ۶ ص ۶۳۲، برہان ج ۲ ص ۱۶۲، صافی ج ۱ ص ۷۳۱)

138.....اور ابن سنان کی روایت میں ہے کہ میں نے آپؑ سے کہا یہ طہارت کیا ہے تو فرمایا وضو کر لینا جب بھی کسی کو غائط ظاہر ہو تو وہ طہارت کرے اور اس سے پاک ہو جائے (بحار ج ۶ ص ۶۳۲، برہان ج ۲ ص ۱۶۲، صافی ج ۱ ص ۷۳۱)

موت موت ہے اور قتل قتل

139.....زرارہ کہتے ہیں میں نے اچھا نہ سمجھا کہ ابوجعفر امام باقرؑ سے رجعت کے متعلق پوچھوں اور یہ مسئلہ ایک لطیف مسئلہ ہے اس کے متعلق مجھے بتائیں لیکن میں نے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں مجھے قتل اور موت سے آگاہ کریں تو فرمایا یہ وہ موت موت نہیں ہے جو تم سمجھے اور قتل قتل ہے میں نے عرض کیا کوئی ایک بھی قتل ہو جائے تو اس کی موت ہے تو فرمایا اے زرارہ تمام

اقوال سے اللہ کا قول سچا ہے اور بے شک اس کے درمیان اور قرآن کے درمیان فرق ہے قرآن میں ہے اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ کیا اسے موت آجائے یا قتل ہو جائے اور فرمایا وَلَاِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ اور اگر اسے موت آجائے یا وہ قتل ہو جائے اللہ کی طرف سے محشور ہوگا ایسا نہیں ہے جیسا کہ اے زرارہ تم نے کہا ہے موت موت ہے اور قتل قتل ہے اور بے شک اللہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (آیت ۱۱۱) بے شک صاحبان ایمان سے اللہ نے ان کی جانوں اور ان کے اموال کو جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے میں نے عرض کیا خدا فرماتا ہے كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے تو فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا قتل میں موت کا ذائقہ نہیں ہے اور فرمایا تلوار سے قتل ہونے میں ایسا نہیں کہ جیسا بستر پر موت آتی ہے بے شک قتل ہونے میں پہلے کی طرح اس دنیا میں رجوع کرے گا یہاں تک کہ وہ پھر موت کا ذائقہ چکھے گا (بحار ج ۱۳ ص ۳۱۸، برہان ج ۲ ص ۱۶۶)

جانوں اور مالوں کا سودا کرنے والے

www.shiabookspdf.com

140.....ابوبصیر کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا سے متعلق پوچھا اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (آیت ۱۱۱) بے شک اللہ نے مؤمنین سے ان کی جانوں اور ان کے اموال کو جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے فرمایا یعنی میثاق کے دن میں ہی سودا کیا پھر یہ آیت پڑھی اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ (آیت ۱۱۲) توبہ کرنے والے اور عبادت کرنے والے ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا نہیں اور لیکن یہ پڑھا اَلتَّآئِبِيْنَ الْعَابِدِيْنَ آخر تک آیت اور فرمایا جب یہ دیکھیں گے اور وہ اس کے نزدیک ہیں جنہوں نے اس میں سودا کیا اپنے نفسوں اور اپنے اموال کا یعنی وہ رجعت کریں گے (بحار ج ۱۳ ص ۳۱۸، برہان ج ۲ ص ۱۶۶، صافی ج ۱ ص ۷۳۴) علامہ طبرسی نے مجمع میں نقل کیا کہ ابوجعفر و ابوعبداللہ و ابن مسعود و اعمش اس آیت کو اسی طرح پڑھا راوی کہتا ہے کہ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا یہ صفات لفظ المؤمنین کے ہیں اس لئے انہیں مجرور حالت میں یا کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

141.....محمد بن حسن نے حسین بن خراز سے روایت کیا کہ برقی نے یہ حدیث بیان کی پھر کہا جو جو مومن پہلے مرے گا اور قتل

ہوگا تو جسے موت آئی ہوگی تو یہاں تک کہ وہ مبعوث ہو کر قتل ہوگا اور جو قتل ہوگا تو یہاں تک کہ وہ مبعوث ہوگا اور اسے موت آئے گی (بحار ج ۱۳ ص ۲۱۸ برھان ج ۲ ص ۱۶۶، صافی ج ۱ ص ۷۳۴)

142.....صباح بن سیابہ اس قول خدا سے متعلق اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ (آیت ۱۱۱) بے شک جن مؤمنین نے اپنی جانوں اور مالوں کو فروخت کر دیا پھر کہا یہ ان کی صفتیں ہیں اور کہا اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ (آیت ۱۱۲) توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اے حمد کرنے والے کہا اس سے مراد آئمہؑ ہیں (برھان ج ۲ ص ۱۶۷)

حضرت علیؑ کی جہاد پر جانے سے پہلے کی ایک دعا

143.....عبداللہ بن میمون قداح کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب حضرت علیؑ جنگ کرنے کا ارادہ کرتے تو جنگ کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَعْلَمْتَ سَبِيْلًا مِنْ سُبُلِكَ جَعَلْتَ فِيْهِ رِضَاكَ وَنَدَبْتَ اِلَيْهِ اَوْلِيَآئَكَ وَجَعَلْتَهُ اَشْرَفَ سُبُلِكَ عِنْدَكَ ثَوَابًا وَاَكْرَمَهَا اِلَيْكَ مَآبًا وَاَحَبَّهَا اِلَيْكَ مَسْلَكًا پروردگار تو نے لوگوں کو اپنے راستہ کی راہنمائی کی ہے جس میں تو نے اپنی رضا رکھی ہے اور تو نے اپنے اولیاء کو اس کی دعوت دی ہے اور تو نے اسے عظیم ثواب اور بہترین منزل کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے ثُمَّ اشْتَرَيْتَ فِيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا (آیت ۱۱۱) پھر تو نے اہل ایمان سے ان کے جانوں اور ان کے اموال کو جنت کے بدلے خرید لیا وہ تیرے راستے میں جنگ کرتے ہیں اور قتل کرتے ہیں اور خود قتل ہوتے ہیں تو نے ان سے حق کا وعدہ کیا ہے فَاجْعَلْنِيْ مِمَّنِ اشْتَرَيْتَ فِيْ مِنْكَ نَفْسَهُ ثُمَّ وَفَّى لَكَ بِبَيْعَتِهِ الَّتِيْ بَايَعْتَكَ عَلَيْهَا خدایا مجھے بھی ان لوگوں سے قرار دے جن سے تو نے ان کی جانوں اور مالوں کا سودا کیا اور جنہوں نے تجھ سے کئے ہوئے اقرار کو پورا کیا ہے غَيْرَ نَاكِثٍ وَلَا نَاقِصٍ عَهْدًا وَلَا مُبَدِّلٍ تَبْدِيْلًا مُخْتَصَرٌ اور کسی طرح کی خلاف ورزی اور بدعہدی اور تبدیلی نہیں ہے (بحار ج ۲۱ ص ۹۸ برھان ج ۲ ص ۱۶۷)

144.....عبدالرحیم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (آیت ۱۱۱) بے شک مؤمنین نے اپنے نفسوں اور مالوں کا جنت کے بدلے سودا کیا ہے پھر کہا اس میں کیا پاتے ہو جو یعنی میں نے عرض کیا يُقَاتِلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ جو مؤمنین جنگ کرتے ہیں پس وہ قتل کرتے ہیں اور خود قتل ہو جاتے ہیں تو فرمایا جس مومن کو موت آئے گی تو اسے واپس پلٹایا جائیگا یہاں تک کہ وہ قتل ہوگا اور جو مومن قتل ہوگا تو اسے واپس پلٹایا جائے گا یہاں تک کہ اسے موت آئے گی اور یہ اس کی قدر ہے اس میں کراہت نہیں ہے (بحار ج ۱۳ ص ۲۱۸ برھان ج ۲ ص ۱۶۷)

معاف کرنے کی حد

145.....یونس بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے چور کو پکڑ کر اسے معاف کرنا چاہے تو اسے اس کا اختیار حاصل ہے اور اگر وہ اسے حاکم کے سامنے پیش کرے اور پھر کہے کہ میں اسے اس کا جرم معاف کرتا ہوں تو حاکم چور پر قطع ید کی شرعی سزا نافذ کرے گا حاکم کے سامنے مقدمہ پیش ہونے سے پہلے اسے معافی کا حق حاصل ہے مقدمہ پیش ہونے کے بعد یہ حق ختم ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ نے اہل ایمان کے اوصاف بیان کرتے فرمایا وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ (آیت ۱۱۲) وہ اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں پس یہ آخر حاکم تک جانے تک حلال ہے اس کے بعد کسی ایک کو بھی نہ چھوڑا جائے گا (برھان ج ۲ ص ۱۶۷)

حضرت ابراہیمؑ کا استغفار کرنا

146.....ابراہیم بن ابوعلاء کہتے ہیں کہ بعض اصحاب نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا لوگ اس قول خدا کے بارے میں کیا کہتے ہیں وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ (آیت ۱۱۴) اور ابراہیم کا اپنے ابی (چچا) کے لئے استغفار صرف اس وعدے کی بنا پر تھا جو انہوں نے اس سے کیا تھا میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں بے شک ابراہیم نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیرے لئے استغفار کروں گا تو فرمایا یہ اس

www.sabooksoft.com

طرح نہیں ہے بلکہ ابراہیمؑ نے وعدہ کیا تھا کہ اگر تو اسلام قبول کرلے گا تو میں تیرے لئے استغفار کروں گا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ اَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ (آیت ۱۱۴) پھر جب انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو اس سے بیزاری کرلی (برہان ج ۲ ص ۱۶۷ بحار ج ۵ ص ۲۴)

147.....زرارہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے متعلق پوچھا اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ (آیت ۱۱۴) ابراہیمؑ بہت تضرع کرنے والے اور بردبار تھے فرمایا اواہ کثرت سے دعا کرنے والے کو کہتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۱۶۷ بحار ج ۵ ص ۱۱۴)

148.....ابواسحاق ہمدانی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا (بحار میں بھی اسی طرح ہے لیکن برہان میں ہے ابواسحاق ہمدانی نے کہا کہ خلیل نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) کہ ایک شخص نے میرے پہلو میں نماز ادا کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس نے اپنے مردہ جاہلیت کے والدین کے لئے استغفار کے لئے دعا کرنا شروع کیا تو میں نے اس سے کہا تم یہ کیا کرتے ہو تمہارے والدین جہالت کی حالت میں مرے تھے تم ان کے لئے استغفار کیوں کرتے ہو اس نے کہا اس لئے کہ حضرت ابراہیمؑ نے بھی اپنے ابی (چچا) کے لئے استغفار کیا تھا اس کا جواب سن کر میں چپ ہوگیا پھر میں نے یہ بات رسولؐ خدا کی خدمت میں عرض کی تو یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ (آیت ۱۱۴) اور ابراہیمؑ کا اپنے ابی (چچا) کے لئے استغفار کرنا صرف اس وعدہ کی بنا پر تھا جو انہوں نے اس سے کیا تھا جب ان کے لئے یہ ظاہر ہوگیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو انہوں نے اس سے بیزاری اختیار کرلی مرنے تک پھر فرمایا جب اس کا خدا کا دشمن ہونا واضح ہوگیا تو پھر اس کے لئے استغفار نہ کیا (بحار ج ۵ ص ۲۴ برہان ص ۱۶۷)

ہدایت دینے کے بعد اللہ گمراہ نہیں کرتا

149.....علی بن ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن امام علی رضاؑ سے عرض کیا بے شک آپؑ کے آباء نے ہمیں خبر دی کہ ان کے بعد کون جانشین ہوگا اگر آپؑ کو اس بارے میں خبر ہے تو بتائیں پھر آپؑ نے وہ تحریر نکالی اور فرمایا خدا فرماتا ہے

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ (آیت ۱۱۵) اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ لوگوں کو ہدایت دینے کے بعد پھر گمراہی میں ڈال دے جب تک کہ ان کو صاف صاف نہ بتادے کہ کن چیزوں سے بچنا ہے (برہان ج ۲ ص ۱۶۸)

150.....عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق پوچھا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ (آیت ۱۱۵) اور اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ لوگوں کو ہدایت دینے کے بعد پھر گمراہی میں ڈال دے جب تک کہ ان کو صاف صاف نہ بتادے کہ کن چیزوں سے بچنا ہے تو آپؑ نے فرمایا اللہ پہلے اپنی رضا کی چیزوں کی معرفت کراتا ہے جو پوشیدہ ہوتی ہیں پھر فرمایا ہم اس چیز کو مومن کے لئے ناپسند کرتے ہیں کہ وہ اس سے ناواقف ہو اللہ اسے تکلیف نہیں دیتا اور بے وقوف اس میں شبہ ڈال دیتا ہے جو کہ اس سے خبر ہو اور وہ ہلاک ہوجائے اور چھوڑ دے روایت میں ہے کہ اس میں تیرے لئے خیر کی حفاظت نہیں ہے اور روایت ہے کہ اس میں کوئی گنتی نہیں ہے بے شک ہر حق کی ایک حقیقت ہے اور ہر ایک کا ثواب نور کی طرح ہے پس جو کتاب خدا کے موافق ہو اور اللہ کی کتاب سے لیا گیا ہو اور جو کتاب اللہ کے خلاف ہو اس کی کوئی دعوت نہیں نہ ہی وہ اس کے لئے زیادہ ہے جو اس اہل عالم کا ہو (بحار ج ۱ ص ۱۵۰، برہان ج ۲ ص ۱۶۹)

توبہ کرنے والے

151.....علی بن ابوحمزہ کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے بارے میں پوچھا وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا (آیت ۱۱۸) اور اللہ نے ان تینوں پر رحم کیا جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے فرمایا اس سے مراد کعب، مرارہ بن ربیع اور ھلال بن امیہ ہیں (بحار ج ۶ ص ۶۲۸ برہان ج ۲ ص ۱۶۹، صافی ج ۱ ص ۷۳۷)

152.....فیض بن مختار کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے کہا کیسے یہ آیت توبہ کے متعلق پڑھی وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا اور اللہ نے ان تینوں پر رحم کیا جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے میں نے عرض کیا پیچھے رہ گئے تو فرمایا اگرچہ وہ پیچھے رہ گئے تھے مگر وہ حالت اطاعت میں تھے اور اس میں حسین بن مختار نے یہ زیادہ کہا اگرچہ وہ پیچھے رہ گئے تھے اس اللہ

www.shabookspdf.com

کے راستے میں جانے سے اور لیکن وہ جو پیچھے رہے وہ عثمان اور اس کے صاحب تھے پھر خدا کی قسم میں نے کافر کی آواز سنی اور پتھر کی حکایت سلاح کی آواز اور رعد کی آواز اور ڈرانے والی آواز سنی مگر یہ کہا اس میں عطا ہوا پس ان پر اللہ کا خوف مسلط ہو گیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی (بحار ج۶ ص ۶۲۸، برہان ج۲ ص ۱۶۹، صافی ج۱ ص ۷۳۷)

153.....صفوان نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ابولبابہ بھی ان میں سے تھے یعنی ان میں وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا (آیت ۱۱۸) اور اللہ نے ان تینوں پر رحم کیا جو جہاد سے پیچھے رہ گئے (بحار ج۶ ص ۶۲۸ برہان ج۲ ص ۱۶۹ صافی ج۱ ص ۷۳۷)

154.....سلام کہتے ہیں اور ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے متعلق ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا (آیت ۱۱۸) پھر اللہ نے ان کی طرف توجہ فرمائی تا کہ وہ توبہ کر لیں فرمایا کہ ہاں بالکل انہوں نے توبہ کر لی (بحار ج۶ ص ۶۲۸ برہان ج۱ ص ۱۶۹، صافی ج۱ ص ۷۳۷)

صادقین کا تعارف

155.....ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے مجھ سے فرمایا اے ابوحمزہ بے شک جو بندہ اللہ کی معرفت رکھتا ہے وہ تو رکھتا ہے اور جو بندہ اللہ کی معرفت نہیں رکھتا وہ گمراہ ہے میں نے عرض کیا اللہ آپؑ کو اپنی امان میں رکھے اللہ کی معرفت کیا ہے تو فرمایا اللہ کو سچا ماننا محمدؐ کو اللہ کا سچا رسولؐ جاننا اور علیؑ سے مکمل محبت رکھنا اور ہدایت کے اماموں کی جو ان کے بعد ہیں محبت رکھنا ہے اور اللہ کے دشمنوں سے ان برائت کرنا جو ان کے دشمن ہیں اور یہی اللہ کی معرفت ہے میں نے عرض کیا اللہ آپؑ کی ہر شے سے حفاظت کرے میں کون سا عمل بجالاؤں جس سے میرے ایمان کی تکمیل ہو جائے تو فرمایا اللہ کے اولیاء سے محبت کرو اللہ کے دشمنوں سے تعدی کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ اسی کا تمہیں اللہ نے حکم دیا میں نے عرض کیا وہ کون ہیں جو اللہ کے اولیاء ہیں اور وہ کون ہیں جو اللہ کے دشمن ہیں تو فرمایا اللہ کے اولیاء محمد رسولؐ اللہ و علیؑ و حسنؑ، حسینؑ، علیؑ بن حسینؑ پھر یہ حکم دیا کہ میرے بعد پھر میرے یہ بیٹے جعفرؑ ہیں جو میری گود میں بیٹھے ہیں ان سے محبت کرو جو بھی ان سے محبت کرے گا تو وہ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (آیت ۱۱۹) صادقین کے ساتھ ہوگا اور ایسا ہی اللہ نے حکم دیا ہے میں نے عرض کیا اللہ کے دشمن

کون ہیں اللہ آپؑ کو اپنی امان میں رکھے تو فرمایا وہ چار اوثان ہیں میں نے عرض کیا کون ہیں تو فرمایا ابوفصیل و مع و نعثل و معاویہ اور یہ سب بے دین ہیں اور یہ ہی ہیں اور بے شک یہی اللہ کے دشمن ہیں (بحار ج۷ ص ۳۷، برہان ج۲ ص ۱۷۰) (جزری نے کہا کہ ابوالفصیل اونٹوں سے قربت رکھتا تھا یعنی وہ اونٹ جو اونٹوں میں جوان ہے اور فصیل اونٹنی کا بچہ اور یہ سنہ عام الفیل کے تیسرے سال پیدا ہوا اور اس کا نام عبدالعزیٰ تھا جو ایک بت کا نام ہے اور جاہلیت میں اس کی کنیت ابوالفصیل تھی جب وہ اسلام لایا تو اس کا نام بدل گیا اور رمع وہ بھی مقلوبہ ہے عمر میں ہے اور حدیث میں ہے کہ یہ شہادت کو رد کرنے والا ہے اور حکومت رمع اور پہلے عمال کے فرائض انجام دینے والا رمع ہے اور اس کا نام اس کی بری حالت کے سبب ہے اور اگلا عیب اور شبے والا ہے)

156.....معلیٰ بن خنیس کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول کے متعلق كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (آیت ۱۱۹) سچوں کے ساتھ ہو جاؤ فرمایا ان کی اطاعت کرو (برہان ج۲ ص ۱۷۰)

157.....ہشام بن عجلان کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ میں آپؑ سے اس چیز کے بارے میں سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے پہلے کسی ایک نے بھی اس طرح کا سوال نہ کیا ہوگا اور میں آپؑ سے ایمان کے بارے میں سوال کرتا ہوں جس سے لوگ جاہل نہ رہیں تو آپؑ نے فرمایا شہادت دینا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور اس کا اقرار کرنا کہ جو وہ اللہ کی طرف سے لائے ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور ہماری ولایت رکھنا اور ہمارے دشمنوں سے برائت کرنا اور صدیقوں کے ساتھ رہنا ہے (برہان ج۲ ص ۱۷۰، بحار ج۱۳ ص ۲۱۴)

دین کا علم حاصل کرنے کا مقصد

158.....یعقوب بن شعیب کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا ایک امام کے جانے کے بعد لوگ دوسرے ہونے والے امام سے کیسے واقف ہوتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا اسی طرح کہ جیسے خدا فرماتا ہے فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ اِلٰى قَوْلِهٖ يَحْذَرُوْنَ (آیت ۱۲۲) ہر گروہ میں سے ایک جماعت

www.shabooksPdf.com

کیوں نہیں نکلتی کہ وہ دین کو حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو خبردار کریں تا کہ وہ اسی طرح سے ڈرنے لگیں تو میں نے عرض کیا کہ وہ جس حال میں بھی ہو تو فرمایا اس میں کوئی عذر ہو (برہان ج ۲ ص ۱۷۲) (علم کے طلب کرنے میں وہ انتظار کرے کہ اس کے لئے کوئی عذر پیش آ جائے تو وہ اپنے گھر واپس آ جائے)

159 .....اور دوسری روایت میں ہے جو کہتے ہیں کہ ان کا حاکم قوم میں ہلاک ہوا یہ کس طرح بناتے ہیں تو مجھ سے فرمایا اللہ کی کتاب میں تم پڑھتے ہو فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ اِلٰى قَوْلِهٖ يَحْذَرُوْنَ ہر گروہ سے ایک جماعت اس کام کے لئے کیوں نہیں نکلتی آخر تک کہ وہ اس طرح ڈریں میں نے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں وہ اسی حال میں انتظار میں رہیں یہاں تک کہ وہ دین سیکھ کر واپس آئیں آپؑ نے مجھ سے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے پھر تم جانتے ہو کہ محمدؐ عیسیٰؑ کے درمیان جو زمانہ گزرا ہے وہ پانچ سو پچاس (ستر) سال کا ہے اس دوران مرنے والا دین عیسیٰؑ پر مرتا تھا اور دین محمدؐ کے انتظار میں تھے اللہ نے ان کو دو حصے کا ثواب عطا کیا ہے (بحار ج ۷ ص ۴۲۲، برہان ج ۲ ص ۱۷۳)

160 .....احمد بن محمد کہتے ہیں کہ ابوالحسن امام علی رضاؑ نے اپنے ایک خط میں لکھا کہ ہمارا شیعہ فقط وہ ہے جو ہماری اتباع کرے اور ہماری مخالفت نہ کرے جب ہم خوف کی حالت میں ہوں تو وہ بھی خوف کی حالت میں ہوگا جب ہم امن کی حالت میں ہوں گے تو وہ بھی امن کی حالت میں ہوگا اللہ فرماتا ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورہ نحل آیت ۴۳) تم اہل ذکر سے پوچھو جب تم نہیں جانتے اور فرماتا ہے فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ (آیت ۱۲۲) ہر گروہ میں سے ایک جماعت دین حاصل کرنے کے لئے کیوں سفر نہیں کرتی پس تم پر یہ فرض ہے کہ تم ہم سے سوال کرو اور ہمارا کام جواب دینا ہے اور ہم پر اس کا جواب دینا فرض نہیں ہے (برہان ج ۲ ص ۱۷۳)

161 .....عبدالاعلیٰ کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ ایک امام کے چلے جانے کے بعد امام معلوم کیسے ہوگا تو فرمایا اس کے لئے سفر کرے میں نے عرض کیا اس کے لئے سب لوگ سفر کریں تو فرمایا اللہ فرماتا ہے فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا (آیت ۱۲۲) ہر گروہ سے ایک جماعت دین حاصل کرنے کے لئے کیوں سفر نہیں کرتی میں نے عرض کیا سفر میں ہمیں موت آ جائے ہمارے بعض لوگ اس سفر میں مر جائیں تو فرمایا وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ

بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اور گھر سے ہجرت کرتے ہوئے اللہ اور اس کی طرف جائے الی قولہ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ تو اس کا اجر اللہ پر ہے میں نے عرض کیا بے شک وہ شہر میں آ جائے اور اس میں ہمارے صاحب سے آگاہ ہو جائے اور اس پر وہ پوشیدہ رہے تو فرمایا بے شک یہ امر اس کے لئے نہیں ہوگا مگر امر کے درمیان اور وہ وہ ہے کہ جب شہر میں داخل ہوگا میں نے عرض کیا جو اس کی وصیت کرے فلاں ہے اور کہے فلاں کی طرف تو فرمایا ہاں (برہان ج ۲ ص ۱۷۳، بحار ج ۷ ص ۴۲۴)

162 .....ابوبصیر کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا دین کو حاصل کرے اور جو ان سے دین حاصل نہیں کرتا وہ دیہاتی ہے ایسے نہ بنو بے شک اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے لِيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ اِلٰى قَوْلِهٖ يَحْذَرُوْنَ (آیت ۱۲۲) تم دین کو حاصل کرو آخر تک کہ وہ اس طرح سے ڈرنے لگیں (برہان ج ۲ ص ۱۷۳، بحار ج ۱ ص ۶۸)

163 .....عمران بن عبداللہ قمی کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ (آیت ۱۲۳) اپنے اردگرد رہنے والوں سے جنگ کرو فرمایا اس سے مراد دیلم والے ہیں (برہان ج ۲ ص ۱۷۳، صافی ج ۱ ص ۷۴۱)

www.sirat-e-mustaqeem.net

164 .....زرارہ بن اعین کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ (آیت ۱۲۶) اور جن کے دلوں میں بیماری ہے تو ان کی پہلی نجاست پر ایک اور نجاست کا اضافہ ہوتا ہے تو فرمایا یہ شک کرنے والے ہیں اور ان کے شک میں مزید اضافہ ہوتا ہے (برہان ج ۲ ص ۱۷۳، صافی ج ۱ ص ۷۴۲)

آئمہؑ کی چند صفات

165 .....ثعلبہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ (آیت ۱۲۸) یقیناً تمہارے پاس ایسا رسول آیا جو خود تم میں سے ہے فرمایا اس میں یہ ہے کہ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ تمہارا مشقت میں پڑنا اس پر شاق ہے فرمایا اس میں ہے حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ وہ تمہاری ہدایت کے لئے بہت حرص کرتا ہے اور

اس میں ہے بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (آیت ۱۲۸) مؤمنین کے لئے مہربان ہے فرمایا ان میں سے اس چوتھی صفت میں ہم شامل ہیں اور تین باقی صفات کا تعلق ہم سے ہے (برہان ج ۲ ص ۱۷۳، صافی ج ۱ ص ۷۴۲)

166.....عبداللہ بن سلیمان کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے یہ آیت تلاوت کی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ (آیت ۱۲۸) یقیناً تمہارے پاس ایسا رسول آیا جو تم میں سے ہے فرمایا وہ ہم میں سے ہے اور فرمایا عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ تمہارا مشقت میں پڑنا اس پر شاق ہے یہ ہمارا پڑنا ہے فرمایا حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ وہ تمہاری ہدایت کے لئے حریص ہے فرمایا یہ ہمارے لئے ہے بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ مؤمنین کے لئے مہربان ہے فرمایا ہمارے شیعوں کے لئے مہربان ہے اور ہمارے لئے تین صفتیں ہیں اور چوتھی میں بھی ہم شامل ہیں اور یہ چوتھی صفت ہمارے شیعوں کی ہے (برہان ج ۲ ص ۱۷۳، صافی ج ۱ ص ۷۴۲)

سورہ یونس.....پ 11

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے

سورہ یونس کے فضائل

1.....(ابان بن) عثمان کہتے ہیں محمد نے کہا ہے کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا پڑھا کرو میں نے کہا کیا پڑھا کروں تو فرمایا قرآن کی نویں سورہ پڑھا کرو اور فرمایا اسے بنایا گیا کہ اس سے تمسک رکھیں پس میں نے سورہ یونس پڑھنا شروع کی تو جب میں لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ (آیت ۲۶) تک پہنچا تو کہا یہاں پر رک جاؤ پھر فرمایا حَسْبُكَ رسولؐ خدا نے فرمایا تھا کہ مجھے تو اس بات پر تعجب ہے کہ قرآن پڑھنے پر مجھ پر ضعیفی طاری کیوں نہ ہوتی (بحار ج ۱۹، ص ۷۰ برہان ج ۲ ص ۱۷۵)

2.....فضیل رسان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص ہر دوسرے مہینے یا تیسرے مہینے میں سورہ یونس کی تلاوت کرے گا تو وہ جاہلوں میں سے نہ ہوگا اور وہ قیامت کے دن مقربین میں سے ہوگا (بحار ج ۱۹ ص ۷۰ برہان ج ۲ ص ۱۷۶)

اہل ایمان کے لئے خوشخبری

3.....یونس نے ذکر کیا ہے کہ خدا فرماتا ہے وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا (آیت ۲) اہل ایمان کو خوشخبری سنادو (آخر تک) فرمایا کہ اس سے مراد ہماری ولایت ہے (بحار ج ۹ ص ۹۵، برہان ج ۲ ص ۱۷۷، صافی ج ۱ ص ۷۴۵)

4.....یونس بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (آیت ۲) اہل ایمان کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس سچی عزت اور بلندی ہے فرمایا اس سے مراد ولایت ہے (بحار ج ۹ ص ۹۵، برہان ج ۱ ص ۱۷۷، صافی ج ۱ ص ۷۴۵) اور یہ ولایت شفاعت کی شرائط میں سے ہے اور یہ شرط لازمی ہے

5.....ابراہیم نے ذکر کیا ہے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (آیت ۲) اہل ایمان کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس اچھی عزت اور بلندی ہے فرمایا اس سے مراد رسولؐ خدا ہیں (برہان ج ۲ ص ۱۷۷، بحار ج ۹ ص ۹۵، صافی ج ۱ ص ۷۴۴)

6.....ابوجعفر نے کہا ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ (آیت ۳) بے شک اللہ نے زمین و آسمان کو چھ دن میں خلق کیا ہے فرمایا سال میں اسی لئے چھ دن کی کمی ہے (برہان ج ۲ ص ۱۷۷، بحار ج ۱۴ ص ۲۱)

7.....صباح بن سیابہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الشُّهُوْرَ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا بے شک اللہ نے بارہ مہینے خلق کئے ہیں اور تیس دن کے حساب سے تین سو ساٹھ دن ہیں اور اس میں سے چھ دن نکل گئے

www.sabookspdf.com

ان ہی میں زمین وآسمان اور جو کچھ اس میں ہے خلق کیا اس لئے کچھ مہینے انتیس دن کے ہوتے ہیں اور سال تین سو چون دن کا ہو جاتا ہے (برہان ج ۲ ص ۱۷۷)

8..... جابر کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ امیر المؤمنینؑ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اللہ نے آسمان سے پہلے زمین کو خلق کیا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ (آیت ۳) پھر امر کی تدبیر کے لئے عرش میں متمکن ہوا (برہان ج ۲ ص ۱۷۷)

9..... زید شحام کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے تسبیح سے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا وہ اسماء اللہ میں سے اسم ہے اور وہ ہی اہل جنت کا دعویٰ ہے (برہان ج ۲ ص ۱۸۰، صافی ج ۱ ص ۷۴۶)

رسولؐ خدا سے کوئی اور قرآن لانے کا مطالبہ کرنے والے

10..... ثمالی کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ (آیت ۱۵) اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ اس کے بدلے کوئی اور قرآن لے آؤ یا اس میں کوئی تبدیلی کرو آپؐ کہہ دیں کہ مجھے اپنی طرف سے کوئی اس میں تبدیلی لانے کا کوئی اختیار نہیں میں تو فقط اس چیز کا اتباع کرتا ہوں جس کی میری طرف وحی کی جاتی ہے تو فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ علیؑ کے مقام کو بدلو ابو فصیل یا رمع کا ہم اتباع کریں گے (برہان ج ۲ ص ۱۸۰، بحار ج ۹ ص ۱۱۱)

11..... ابو سفاتح کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ اس کے بدلے کوئی قرآن لے آؤ یا اس کو بدل دو یعنی اسے سے مراد حضرت علیؑ ہے کہ ان کو بدلو (برہان ج ۲ ص ۱۸۰، بحار ج ۹ ص ۱۱۱)

12..... منصور بن حازم کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب یہ رسولؐ خدا پر نازل نہیں ہوا تو اس وقت رسولؐ

خدا یہی پڑھتے رہے اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (آیت ۱۵) میں اپنے رب کی نافرمانی کروں گا تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے خوف ہے یہاں تک کہ مکہ فتح ہو گیا فتح مکہ کے بعد آپؐ نے یہ آیت نہیں پڑھی (برہان ج ۲ ص ۱۸۱، صافی ج ۱ ص ۷۴۹)

13..... منصور بن یونس کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا تین چیزیں اپنے ہی کرنے والے کو نقصان پہنچاتی ہیں عہد شکنی کرنا اور سرکشی اور بغاوت اختیار کرنا۔ کسی کے خلاف مکر وفریب کرنا اللہ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ (آیت ۲۳) اے لوگو تمہاری یہ بغاوت تمہارے ہی خلاف جا رہی ہے (برہان ج ۲ ص ۱۸۱، صافی ج ۱ ص ۷۴۹)

14..... فضیل بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں ہم نے سنا ہے کہ آل جعفر کے لئے ایک علم ہے اور آل فلاں کے لئے علم ہے پس اس میں کیا آپؑ کے لئے بھی علم ہے تو آپؑ نے فرمایا پھر آل جعفر کے لئے کوئی (حکومت) علم نہیں ہے اور البتہ بنی فلاں کے لئے علم (حکومت) ہے جس میں وہ دور کے لوگوں کو اپنے قریب کریں گے اور قریبیوں کو دور کریں گے ان کی حکومت بہت سخت ہوگی جس میں آسانی اور سکون نہیں ہوگا اور تو اس سلطان کو نہیں پہچانے گا کیونکہ اس کی حکومت میں خیر اور بھلائی نہ ہوگی اور جبکہ وہ لوگ خدا کی پکڑ اور اس کے عذاب سے بے خوف ہو جائیں گے تو اس وقت ان سے ان کا اقتدار لے لیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ کے عذاب سے امان مانگیں گے اور عذاب سے پناہ تلاش کریں گے اور ان کا خیال کافر کی طرح ہوگا پھر ایک چیخ کی آواز بلند ہوگی جو ان کی جمعیت کو بکھیر دے گی اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (آیت ۲۴) یہاں تک کہ جب زمین نے سبزہ زار سے اپنے آپ کو آراستہ کیا تا آخر تا کہ یہ قوم اس کے متعلق تفکر کرے بے شک ان کے لئے ان پہلوں کے ظلم سے کچھ نہیں ہے جو باقی رہے مگر آل فلاں وہ ان کے لئے اس طرح باقی نہیں ہے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر فدا ہوں کیا چیز باقی نہیں ہے تو فرمایا نہیں اور لیکن ان کے لئے کہ ان کی اولاد کو ظلم سے قتل کیا جاتا ہے وہ ہم اور ہمارے شیعہ ہیں اور جو ظلم سے قتل ہوتے ہیں وہ ہم اور ہمارے شیعہ ہیں پس ان کے لئے یہ باقی نہ رہے گی (بحار ج ۱۱ ص ۷۲، برہان ج ۲ ص ۱۸۲)

www.shiabookspdf.com

خوف خدا سے رونے کی جزاء

15.....فضیل بن یسار کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے نے سنا آپؑ نے فرمایا رسولؐ خدا نے فرمایا جس آنکھ سے آنسو بہتے ہوں تو اللہ اس کے جسم کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دیتا ہے اور اللہ کے خوف سے جس آنکھ سے آنسو نکلیں یَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ (آیت ۲۶) تو ان کے چہروں پر سیاہی اور ذلت طاری نہ ہوگی (قتر سے مراد بھوک، فقر اور ذلت کا خوف ہے اور ایسے غبار سے خوف جو دھواں کی طرح چھایا ہوا ہو) (بحار ج ۱۹ ص ۴۷، برہان ج ۲ ص ۱۸۴)

16.....محمد بن مروان کہتے ہیں ایک شخص نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا دنیا کی ہر چیز کے لئے وزن کرنے کا پیمانہ ہے جس سے تولا جاتا ہے لیکن خدا کے خوف سے نکلنے والا ہر آنسو آگ کے سمندروں کو بجھا دیتا ہے اور جس آنکھ میں آنسو آجائے اور جب کسی آنکھ سے آنسو بہتے ہیں تو اللہ اس کے جسم پر آگ کو حرام کر دیتا ہے اور میرے سوال کے جواب میں کہا اگر ایک قطرہ بھی آنسو کا نکل جائے تو لَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ (آیت ۲۶) ان کے چہروں پر سیاہی اور ذلت طاری نہ ہوگی اور اگر کسی ایک شخص کی آنکھوں سے خوف خدا سے آنسو جاری ہو جائیں تو اللہ اس پوری قوم پر رحم فرما دیتا ہے (بحار ج ۱۹ ص ۴۷، برہان ج ۲ ص ۱۸۴)

سیاہ چہرے والے

17.....ابوبصیر کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا (آیت ۲۷) ان کے چہروں پر رات کی طرح چھانے والی سیاہی کی طرح سیاہی چھائی ہوگی فرمایا جس طرح مکان دور سے رات کی طرح سیاہ نظر آتا ہے اسی طرح ان کے چہرے بھی اس سے زیادہ سیاہ ہوں گے (بحار ج ۳ ص ۲۴۶، برہان ج ۲ ص ۱۸۴، صافی ج ۱ ص ۷۵۱)

حق کا اتباع نہ کرنے والے

18.....عمر بن ابی قاسم کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے اصحاب نبیؐ کا ذکر کیا پھر یہ آیت پڑھی

أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ إِلَّا أَن يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ (آیت ۳۴) بتاؤ وہ جو حق کی راہنمائی کرے وہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے یا اس کی جو خود راستہ سے جھٹکا ہوا ہے آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم کیسے فیصلے کرتے ہو ہم نے کہا اللہ آپؑ کو حفاظت میں رکھے یہ کون ہے جس کا اتباع کیا جائے تو فرمایا اس میں یہی پہچاننا ہے کہ یہ علیؑ ہیں جن کا اتباع کیا جائے (برہان ج ۲ ص ۱۸۶)

ہر واقعہ کا علم نہ ہونے پر جھٹلانے والے

19.....مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ آئندہ پیش آنے والے امور و واقعات کے بارے میں آگاہ کرے تو آپؑ نے فرمایا ابھی ان کے ظاہر ہونے کا وقت نہیں آیا اس کے متعلق یہ آیت ہے بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ (آیت ۳۹) بلکہ ان لوگوں نے اس چیز کو جھٹلایا جس کا ان کو پورا علم نہیں اور اس کی تاویل ابھی تک ان کے سامنے نہیں آئی (برہان ج ۲ ص ۱۸۶، بحار ج ۱ ص ۸۷، صافی ج ۱ ص ۷۵۳)

www.sabeelbooks.pdf.com

20.....حمران کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ آئندہ پیش آنے والے امور میں رجعت وغیرہ بھی ہوگی تو فرمایا تم اس چیز کے بارے میں پوچھتے ہو کہ وہ ابھی اپنے وقت تک نہیں پہنچی اللہ فرماتا ہے بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ (آیت ۳۹) بلکہ ان لوگوں نے اس چیز کو جھٹلایا جس کا ان کو پورا علم نہیں اور اس کی تاویل ابھی تک سامنے نہیں آئی (برہان ج ۲ ص ۱۸۶، بحار ج ۱ ص ۸۷، صافی ج ۱ ص ۷۵۳)

21.....ابوسفاتج کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا دو آیتیں ایسی ہیں کہ لوگوں کو اللہ نے اس میں خاص احکام دیئے ہیں جب تک انہیں کسی بات کا علم نہ ہو اس وقت تک اس کے بارے میں کچھ نہ کہے خدا فرماتا ہے أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَاقُ الْكِتَابِ أَن لَّا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ (سورہ اعراف آیت ۱۶۹) کیا ان سے کتاب میں یہ عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ کے متعلق حق کے علاوہ اور کچھ نہ کہیں اور فرماتا ہے بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ (آیت ۳۹) بلکہ ان لوگوں نے اس چیز کو جھٹلایا جس کا ان کو پورا علم نہیں

اوراس کی تاویل ابھی تک سامنے نہیں آئی (برھان ج ۲ ص ۱۸۶، بحار ج ۱ ص ۸۷، صافی ج ۱ ص ۷۵۳)

22.....اسحاق بن عبدالعزیز کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا اللہ نے دو آیات میں خصوصی طور پر اس کتاب میں ذکر کیا اور وہ یہ بات نہ کہیں جس کا ان کو علم نہیں مگر وہ اسی طرف جاتے ہیں جس کو وہ نہیں جانتے پھر یہ آیت پڑھی اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا (سورہ اعراف آیت ۱۱۹) کیا ان سے کتاب میں یہ عہد نہیں لیا گیا کہ وہ یہ بات نہ کہیں اور فرماتا ہے بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا تَاْتِهِمْ تَاوِيْلُهٗ (آیت ۳۹) بلکہ ان لوگوں نے اس چیز کو جھٹلایا جن کو اس کا پورا علم نہیں اور اس کی تاویل ابھی تک سامنے نہیں آئی وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (آیت ۴۷) اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہے جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آجاتا تو ان کے درمیان انصاف کا فیصلہ کیا جاتا تو اس میں کوئی ناانصافی نہ ہوتی (برھان ج ۲ ص ۱۸۶، بحار ج ۱ ص ۸۷، صافی ج ۱ ص ۷۵۳)

23.....جابر کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (آیت ۴۷) اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہے جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آجاتا تو ان کے درمیان انصاف کا فیصلہ کیا جاتا تو اس میں کوئی ناانصافی نہ ہوتی تو فرمایا اس کی باطنی تفسیر یہ ہے کہ بے شک ہر صدی میں اس امت میں آلِ محمدؐ سے رسول (پیغام پہنچانے والا) آیا جو دوسری صدی تک ہوتا اور وہ رسول (پیغام پہنچانے والے) ہوتے تھے اور وہ اولیاء ہوتے تھے اور وہ رسولوں سے ہوتے تھے اور پھر خدا فرماتا ہے فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ (آیت ۴۷) جب ان کے پاس رسول آتا تو وہ ان کے درمیان انصاف کا فیصلہ کرتا پھر فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ وہ ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتا اور اس میں ناانصافی نہ ہوتی تھی جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے (برھان ج ۲ ص ۱۸۶، بحار ج ۱ ص ۸۷، صافی ج ۱ ص ۷۵۳)

24.....حمران کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے بارے میں سوال کیا اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ (آیت ۴۹) جب ان کے لئے اجل آجاتی ہے تو ایک ساعت کی بھی تاخیر نہیں

ہوتی اور نہ ہی جلدی ہوتی ہے آپؑ نے فرمایا یہ وہ مدت ہے جسے ملک الموت کہتے ہیں جو لیلۃ القدر (شب قدر) میں بتائی جاتی ہے (برھان ج ۲ ص ۱۸۷، بحار ج ۳ ص ۱۳۱، صافی ج ۱ ص ۷۵۵)

25.....یحییٰ بن سعید کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے وَيَسْتَنْبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ (آیت ۵۳) اور تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ واقعہ حق ہے تم کہہ دو کہ ہاں میرے رب کی قسم تو فرمایا یہ تم سے اے محمدؐ مکہ والے علی بن ابی طالبؑ کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ امام ہیں قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ (آیت ۵۳) تم کہہ دو کہ ہاں میرے رب کی قسم وہ حق ہے اور امام ہیں (برھان ج ۲ ص ۱۸۷)

26.....حماد بن عیسیٰ نے روایت کیا ہے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ (آیت ۵۴) جب وہ عذاب دیکھیں گے تو دل میں ندامت کا احساس کریں گے تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا جب وہ عذاب میں ہوں گے تو پھر اس ندامت کا ان کو کیا فائدہ ہوگا پھر فرمایا دشمنوں کی شماتت ناپسند کرتے ہوں گے (اس کے معنی ظاہر و پوشیدہ دونوں کے ہیں) (برھان ج ۲ ص ۱۸۷، بحار ج ۳ ص ۲۴۲)

www.sirat-e-mustaqeem.net

قرآن دلوں کی شفا

27.....سکونی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے سینہ میں درد کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا قرآن کے ذریعہ سے علاج کرلو خدا فرماتا ہے شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (آیت ۵۷) اس قرآن میں دلوں کے لئے شفا ہے (برھان ج ۲ ص ۱۸۷، صافی ج ۱ ص ۷۵۶)

فضل و رحمت خدا

28.....اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں امیر المؤمنینؑ حضرت علیؑ نے اس قول خدا کے متعلق قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (آیت ۵۸) کہہ دو کہ ان کو خدا کا فضل و رحمت پا کر خوش ہونا چاہیے تو فرمایا ہمارے شیعوں کو خوش ہونا چاہیے وہی خیر ہے جو ان کو عطا کیا گیا ہے جبکہ ہمارے دشمنوں کو سونا اور چاندی دیا گیا ہے (برھان ج ۲ ص ۱۸۷، صافی ج ۱ ص ۷۵۶)

29.....ابوحمزہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے عرض کیا خدا فرماتا ہے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (آیت ۵۸) کہہ دو کہ خدا کا فضل اور رحمت پا کر خوش ہونا چاہیے وہی بہتر ہے جو جمع کر رہے ہیں تو آپؑ نے فرمایا رسولؐ خدا کی نبوت کا اقرار اور امیر المؤمنینؑ کی اقتداء کرنا اس مال و دولت سے بہت بہتر ہے جو یہ اس دنیا میں جمع کر رہے ہیں (برہان ج ۲ ص ۱۸۷، صافی ج ۱ ص ۵۶۷، بحار ج ۹ ص ۸۰)

اللہ کے اولیاء کون

30.....عبدالرحمٰن بن سالم اشل کہتے ہیں کہ بعض فقہا نے کہا کہ امیر المؤمنینؑ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (آیت ۶۲) بے شک اللہ کے اولیاء پر نہ خوف طاری ہوتا ہے اور نہ ہی وہ محزون و غمگین ہوتے ہیں پھر فرمایا تم جانتے ہو کہ اللہ کے اولیاء کون ہیں تو سب نے کہا اے امیر المؤمنینؑ یہ آپؑ خود ہی بیان کریں تو فرمایا وہ ہم ہیں اور ہمارا اتباع کرنا ہے اور وہ ہیں جو ہمارے بعد ہماری اتباع کریں گے ہمارے لئے طوبیٰ ہے اور ان کے لئے طوبیٰ ہے اور ہمارا طوبیٰ ان کے طوبیٰ سے افضل ہے تو کہا گیا کہ طوبیٰ کی شان کیا ہے جو طوبیٰ سے آپؑ کا طوبیٰ افضل ہے ہم اس عقیدہ پر نہیں ہیں اور جو اس کا امر ہے فرمایا نہیں وہ اتنی تکلیفیں اٹھائیں گے جو تم نے نہیں اٹھائیں اور وہ اس طاقت کا مظاہرہ کریں گے جو مظاہرہ تم نے نہیں کیا (برہان ج ۲ ص ۱۹۰، صافی ج ۱ س ۵۷۷، بحار ج ۱۵ ص ۱۱۱، ۲۹۱)

31..... برید عجلی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہم نے کتاب علیؑ بن حسینؑ میں پایا اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (آیت ۶۲) بے شک اللہ کے اولیاء پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی ان کو غم طاری ہوگا لیکن اللہ کے فرائض کا ادا کرنا لازم ہے اور سنت رسولؐ خدا کو حاصل کریں اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز سے ورع کریں اور دنیا کی دل فریبیوں سے زہد اختیار کریں اور اس چیز کی طرف رغبت کریں جس کا ثواب اللہ کے پاس ہے اور اللہ کا پاک رزق حاصل کریں اور اس میں فخر بھی نہ کریں اور اپنے مال میں سے خرچ کریں جس میں حقوق لازم قرار دیئے گئے اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے مال و دولت میں خدا نے برکت رکھ دی ہے اور اس میں سے جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا ہے اس کا ثواب ان کے لئے ہے جو پہلے بھیجا ہے وہ ان

کی آخرت کے لئے ذخیرہ ہے (برہان ج ۲ ص ۱۹۰، صافی ج ۱ ص ۵۷۷، بحار ج ۱۵ ص ۱۱۱، ۲۹۱)

32.....عبدالرحیم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جان حلق تک پہنچ جاتی ہے تو ملک الموت آجاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ جس چیز کی تجھے ضرورت تھی وہ تجھے مل گئی ہے اور جس چیز سے تم خوف زدہ تھے اب مطمئن ہو گئے ہو پھر اس کے لئے جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے اب دیکھو تم اپنے مکان کو دیکھ لو آنکھ سے دیکھو، یہ رسولؐ خدا ہیں یہ علیؑ ہیں یہ حسنؑ ہیں یہ حسینؑ ہیں جو تیرے رفیق ہیں اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ (آیت ۶۳) یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (آیت ۶۴) ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی میں جو مقامات ہیں اس پر خوشخبری ہے (برہان ج ۲ ص ۱۹۰، صافی ج ۱ ص ۵۷۷، بحار ج ۳ ص ۱۴۱)

نزع کے وقت رسولؐ خدا اور حضرت علیؑ کا آنا

33.....عقبہ بن خالد نے کہا کہ میں اور معلّٰی ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس حاضر ہوئے تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا اے عقبہ قیامت کے دن اللہ کسی کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کا دین وہی ہو جس پر تم ہو اور تم میں سے کسی ایک کی بھی آنکھ کی ٹھنڈک اتنی ہی دیر کے لئے ہے کہ تمہاری سانس حلق تک پہنچ جائے پھر وہ ان کو دیکھ لے گا اس کے بعد آپؑ تکیہ کا سہارا لے کر لیٹ گئے (وَرِید کا مطلب ہے کہ جسے گردن میں پسینہ آجائے اور کہا جاتا ہے حبل الورید اور وہ یہی ہے کہ اس کی ہمیشہ کے لئے نبض رک جائے) عقبہ کہتے ہیں کہ اس وقت معلّٰی بن خنیس میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ امامؑ سے اس بارے میں تفصیل پوچھ لیں میں نے آپؑ سے عرض کیا اے ابن رسولؐ اللہ آپؑ ہمیں یہ بتائیں کہ نزع کی حالت میں مرنے والا کیا چیز دیکھتا ہے تو فرمایا دیکھتا ہے پھر خاموش ہو گئے اور میں نے یہ سوال سترہ دفعہ عرض کیا پھر آپؑ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا اے عقبہ میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں سعدیک آپؑ نے فرمایا کیا تم اسے لازم جاننا چاہتے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں اے ابن رسولؐ اللہ کیونکہ میں آپؑ کے دین کے تابع ہوں اگر میرا دین مجھ سے چلا گیا تو پھر میری زندگی کس کام کی ہے اے ابن رسولؐ اللہ اور میری باقی عمر کیسے گزرے گی آپؑ نے میری یہ بات سن کر فرمایا خدا کی قسم وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؑ پر فدا ہوں وہ کن دونوں کو دیکھتا ہے تو آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ

www.shiabooks.net

اور حضرت علیؑ کو دیکھتا ہے اے عقبہ ہمیشہ کوئی مومن نہیں مرتا مگر یہ کہ وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے میں نے عرض کیا جب مومن ان دونوں کو دیکھتا ہے تو کیا پھر دنیا کی طرف پلٹتا ہے تو فرمایا نہیں بلکہ وہ آگے چلا جاتا ہے یعنی ان دونوں کو دیکھنے کے بعد آگے چلا جاتا ہے میں نے عرض کیا اس چیز کے بارے میں کچھ اور کہتے ہیں میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں تو آپؑ نے فرمایا ہاں نزع کی حالت میں رسولؐ خدا اور حضرت علیؑ مرنے والے کے پاس تشریف لاتے ہیں اور رسولؐ خدا مرنے والے کے سر کی طرف بیٹھ جاتے ہیں اور حضرت علیؑ اس کی پائنتی طرف بیٹھ جاتے ہیں پھر رسولؐ خدا اس پر جھک کر اس سے کہتے ہیں اے خدا کے ولی تجھے بشارت ہو میں اللہ کا رسولؐ ہوں اور تم نے دنیا میں جو ترکہ چھوڑا ہے میں تیرے لئے اس سے بہتر ہوں یہ کہہ کر رسولؐ خدا اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں پھر حضرت علیؑ اس پر جھک جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ کے ولی تجھے بشارت ہو میں وہی علیؑ بن ابی طالبؑ ہوں جس سے تم محبت رکھتے تھے آج میں تجھے ضرور فائدہ پہنچاؤں گا پھر آپؑ نے فرمایا یہ بات اللہ کی کتاب میں موجود ہے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان اللہ کی کتاب میں یہ کہاں درج ہے تو آپؑ نے فرمایا سورہ یونس میں خدا فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ (آیت ۶۳) وہ لوگ جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (آیت ۶۴) ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں دونوں مقامات پر خوشخبری ہے کلمات خدا میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اور یہی حقیقت میں عظیم کامیابی ہے (برہان ج ۲ ص ۱۹۰، بحار ج ۳ ص ۱۴۳، صافی ج ۱ ص ۷۶۰)

موت کے وقت کی حالت

34.....ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے عرض کیا موت کے وقت مرنے والے سے کیا سلوک کیا جاتا ہے تو آپؑ نے فرمایا خدا کی قسم اے ابوحمزہ کہ جب تمہاری روح حلق تک پہنچے گی تو اس وقت تمہیں اپنے اس مقام کی خبر ہو جائے گی جو تجھے خدا اور رسولؐ خدا کے ہاں حاصل ہے پھر اپنے رخ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا پھر آپؑ نے فرمایا اے ابوحمزہ کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں میں نے عرض کیا کیوں نہیں میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں آپؑ نے فرمایا جب وہ وقت آتا ہے تو رسولؐ خدا اور حضرت علیؑ مرنے والے کے پاس تشریف لاتے ہیں پھر وہ مرنے والے کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اس وقت رسولؐ خدا اس سے فرماتے ہیں کہ کیا تو مجھے نہیں جانتا میں اللہ کا رسولؐ ہوں تو ہمارے پاس آجا تیرے لئے اس

سے آگے کہیں زیادہ بھلائی ہے جسے تو چھوڑ رہا ہے تجھے جو خوف تھا اب تو اس سے مطمئن ہو گیا ہے اور تجھے جس کی امید تھی وہ تیرے پاس آگئی ہے اے روح اس کے بدن سے نکل کر اللہ کی رحمت اور رضا کی طرف چلی جا اس کے بعد پھر حضرت علیؑ بھی اس کی مثل بیان کرتے ہیں جو رسولؐ خدا نے بیان کیا پھر فرمایا اے ابوحمزہ کیا میں تجھے اس سے آگاہ کروں کہ اللہ نے قرآن میں اس کا ذکر کیا ہے خدا فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ (آیت ۶۳) یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے (بحار ج ۳ ص ۱۴۱، برہان ج ۲ ص ۱۹۱)

ایمان نہ لانے والے

35.....زرارہ و حمران کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ و ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا اور یہی سائے والے ہیں کہ ان کی طرف اپنے رسولوں میں سے محمدؐ کو بھیجا اس میں سے کچھ ایمان لائے اور کچھ نے ان میں سے انکار کر دیا پھر ان کو خلق کر کے آخر پر بھیجا ان میں سے کچھ ایمان لائے اور ان سے جو سایہ والے تھے وہ ایمان نہ لائے وہ گروہ در گروہ قیامت کے دن لائے جائیں گے اسی کے بارے میں خدا فرماتا ہے فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ (آیت ۷۴) جس چیز پر وہ پہلے ایمان نہ لائے تھے اب بھی انہوں نے اس کی تکذیب کی (بحار ج ۳ ص ۱۷۱، برہان ج ۲ ص ۱۹۲)

36.....ابوبصیرہ کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ (آیت ۷۴) پھر اس کے بعد ہم نے مختلف رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے اور ان کے پاس کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے جس چیز پر وہ پہلے ایمان نہ لائے تھے اب بھی انہوں نے اس کی تکذیب کی آپؑ نے فرمایا اللہ نے رسولوں کو اس وقت مبعوث کیا جس وقت وہ مخلوق اپنے اصلاف کی پشت اور اپنی ماں کے ارحام میں تھے جس نے وہاں تصدیق کی وہ یہاں بھی تصدیق کرے گا اور جس نے وہاں تکذیب کی وہ یہاں بھی تکذیب کرے گا (بحار ج ۳ ص ۱۷۱، برہان ج ۲ ص ۱۹۲)

37.....عبداللہ بن محمد جعفی کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا تو اللہ نے

www.sirat-e-mustaqeem.net

اپنی پیاری مخلوق کو جس سے وہ محبت کرتا ہے اس پیاری مخلوق کو جنت کی طینت سے پیدا کیا اور اپنی ناپسندیدہ مخلوق کو دوزخ کی طینت سے پیدا کیا پھر ان کو سائے میں مبعوث کیا میں نے عرض کیا کہ یہ سایہ کیا ہے تو فرمایا کیا تم نے شمس کے نکلے ہوئے کبھی سایہ نہیں دیکھا جو کچھ بھی نہیں ہوتا پھر اللہ نے ان میں انبیاءؑ مبعوث کئے جو ان کو اللہ کے اقرار اور جو کچھ اس میں ہے اقرار کی دعوت دی بعض نے اقرار کیا اور بعض نے انکار کیا پھر اس کے بعد ان کو ہماری ولایت کی دعوت دی گئی جس نے اس کا اقرار کیا اس سے اللہ نے محبت کی اور جس نے انکار کیا وہ اللہ کے ناپسندیدہ ہیں اور خدا فرماتا ہے وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ (آیت ۷۴) جس چیز پر وہ پہلے ایمان نہ لائے تھے یہاں بھی اس کی تکذیب کی پھر ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا یہ وہی تھے جو پہلے انکاری تھے پھر بھی انکاری تھے (برہان ج ۲ ص ۱۹۲، بحار ج ۳ ص ۶۸)

38..... زرارہ و حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (آیت ۸۶) اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے لئے فتنہ نہ بنا آپؑ نے فرمایا ان کو ہم پر مسلط نہ کر کہ یہی ان کے لئے فتنہ کی بنیاد بن جائے (برہان ج ۲ ص ۱۹۲، صافی ج ۱ ص ۷۶۱)

رسولؐ خدا سے حضرت علیؑ کی منزلت

39..... ابورافع کہتے ہیں بے شک رسولؐ خدا نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو بے شک اللہ نے موسیٰؑ و ہارونؑ کو حکم دیا تھا کہ وہ مصر میں اپنی قوم کے لئے گھر بنائیں اور اس بات کا بھی حکم دیا تھا کہ ان میں سے کوئی بھی اپنے گھر سے نکل کر مسجد میں جب حالت میں داخل نہ ہونا اور اپنی بیویوں سے مباشرت نہ کرنا لیکن ہارونؑ اور اس کی اولاد اس میں شامل نہیں ہے وَإِنَّ عَلِيًّا مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ وَذُرِّيَّتُهُ مِنْ مُوسَى اور بے شک علیؑ کو مجھ سے وہی منزلت ہے جو ہارونؑ اور اس کی ذریت کو موسیٰؑ سے تھی اور کسی ایک کے لئے بھی یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی عورتوں سے مسجد میں مقاربت کرے اور نہ ہی اس گھر میں جب داخل ہوں مگر علیؑ اور اس کی ذریت کے علاوہ جسے یہ بات ناگوار ہو تو وہ ادھر چلا جائے پھر اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا (اس طرف اشارہ کیا کہ وادی برھوت اسی طرف ہے اور شام بھی اسی جیسا ہے اور اسی میں سقر جہنم ہے) (برہان ج ۲ ص ۱۹۲، صافی ج ۱ ص ۷۶۲)

40..... ہشام بن سالم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس قول خدا کے متعلق قَدْ أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا (آیت ۸۹) تم دونوں کی دعا قبول ہوئی اور اس کے درمیان کا وقفہ وہ فرعون کے چالیس سال تھے (برہان ج ۲ ص ۱۹۵، بحار ج ۵ ص ۲۵۵، صافی ج ۱ ص ۷۶۲)

41..... ابن ابوعمیر کہتے ہیں بعض اصحاب نے مرفوع بیان کیا ہے جب موسیٰؑ اپنے ساتھیوں کو لے کر سمندر میں داخل ہوئے تو کہا کہ فرعون نے چاہا کہ وہ بھی اپنے گھوڑے سمیت اس سمندر میں داخل ہو جائے لیکن وہ داخل نہ ہو سکا تو اس وقت جبرائیلؑ انسانی شکل میں ظاہر ہوئے جو رمک (تیز چلنے والے گھوڑے پر جسے فرس و برذون کہتے ہیں جو اعلیٰ نسل سے ہوتا ہے) سوار تھے جب فرعون کے گھوڑے نے اسے دیکھا تو اس کے پیچھے چل پڑا اور سمندر میں داخل ہو گیا اور اس کے تمام ساتھی بھی داخل ہو گئے اور یہ سب کے سب غرق ہو گئے (بحار ج ۵ ص ۲۵۵، برہان ج ۲ ص ۱۹۶، صافی ج ۱ ص ۷۶۲)

یحییٰ بن اکثم کے ایک سوال کا جواب

42..... محمد بن سعید ازدی کہتے ہیں موسیٰ بن امام محمد تقیؑ بن علی رضا (جو مبرقع کے نام سے مشہور ہیں) انہوں نے خبر دی ہے کہ یحییٰ بن اکثم نے خط لکھا ہے اس میں اس آیت کے متعلق بھی سوال کیا ہے فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ (آیت ۹۴) اگر تجھے اس میں شک ہے جو ہم نے تیری طرف نازل کیا تو ان لوگوں سے پوچھیں جو آپ سے پہلے کتاب پڑھ چکے ہیں آپؑ یہ بتائیں کہ اس آیت کے مخاطب کون ہیں اگر اس آیت کے مخاطب رسولؐ خدا ہیں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ نے جو کچھ ان پر نازل کیا ہو اس میں ان کو شک ہوا ہو اگر اس کا مخاطب کوئی اور ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اور اس پر بھی خدا نے کتاب نازل کی تھی موسیٰ (مبرقع) بن امام محمد تقیؑ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی امام علی نقی بن امام محمد تقیؑ سے یہ سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ اس کے مخاطب جناب رسولؐ خدا ہیں اور جو کچھ اللہ نے ان پر نازل کیا اس میں انہوں نے کبھی شک نہیں کیا لیکن کیونکہ جاہلوں نے یہ کہا تھا کہ اللہ نے فرشتوں سے کسی کو نبی کیوں نہیں بنا کر بھیجا کہ ہم میں اور اس میں فرق واضح ہو جاتا کہ وہ نہ کھانا کھاتے ہیں اور نہ پانی پیتے ہیں اور نہ ہی

www.sirabooks.com

بازاروں میں پھرتے ہیں پس اللہ نے اپنے نبی کو وحی فرمائی کہ تم جاہلوں کے سامنے ان لوگوں سے جو پہلی کتابوں کو پڑھ چکے ہیں یہ سوال کرو کہ کیا خدا نے پہلے بھی کوئی ایسا رسول بھیجا ہے جو نہ کھانا کھاتے تھے اور نہ بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور کیونکہ سب ایسے ہی تھے جو کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے لہٰذا تم بھی اس معاملہ خاص میں انہیں کے سپرد ہو اور خدا فرماتا ہے فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ (آیت ۹۴) اگر تم اس میں شک کرتے ہو حالانکہ وہ شک میں نہیں تھے بلکہ اس کتاب میں یہ کلام ان جاہلوں کی طرف سے تھا جو شک کرتے تھے کہ خدا مباہلہ کی آیت میں فرماتا ہے وَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآئَنَا وَاَبْنَآئَكُمْ وَنِسَآئَنَا وَنِسَآئَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ (سورہ آلِ عمران ۶۱) کہہ دو کہ تم اپنے بیٹوں کو لے آؤ اور ہم اپنے بیٹوں کو لاتے اور تم اپنی عورتوں کو لے آؤ اور ہم اپنی عورتوں کے لاتے ہیں اور تم اپنے نفسوں کو لے آؤ اور ہم اپنے نفسوں کو لے آتے ہیں پھر دونوں فریق اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ جو جھوٹا ہے اس پر اللہ کی لعنت نازل ہو جائے اور اگر خدا یوں کہتا ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ پھر ہم گڑگڑائیں اور خدا کی تم پر لعنت قرار دیں تو نصاریٰ مباہلہ کو بالکل قبول نہ کرتے حالانکہ خدا جانتا تھا کہ اس کا رسول جو اس کی طرف سے پیغام پہنچاتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہے اور اسی طرح رسولؐ خدا بھی جانتے تھے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں سچ ہی سچ کہہ رہا ہوں لیکن انہوں نے اسی کو پسند کیا کہ بات ایسی ہی کہی جائے جسے مخالف بھی انصاف سمجھ لے اور آپ کی ذلت کو خواہ مخواہ ترجیح دینا نہ سمجھا جائے (بحار ج ۶ ص ۲۱۴، برہان ج ۲ ص ۱۹۷، صافی ج ۱ ص ۷۶۲)

معراج کا ایک واقعہ

43.....عبدالصمد بن بشر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَاسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَاُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ (آیت ۹۴) اگر تمہیں اس میں شک ہے جو ہم نے تیری طرف نازل کیا تو ان لوگوں سے پوچھیں جو آپ سے پہلے کتاب پڑھ چکے ہیں تو فرمایا کہ جب جناب رسولؐ خدا معراج کے لئے آسمان پر تشریف لے گئے اور وہاں اپنے پروردگار سے مناجات کر چکے تو بیت المعمور کی طرف واپس تشریف لائے یہ بیت المعمور خانہ کعبہ کے مقابل چوتھے آسمان پر ہے اس جگہ اللہ نے تمام انبیاءؑ اور رسولوں اور ملائکہ کو جمع کیا اور

جبرائیلؑ کو حکم دیا تو انہوں نے آذان دی پھر اقامت کہی اور جناب رسولؐ خدا نے سب کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو جبرائیلؑ نے عرض کیا فَاسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَاُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ (آیت ۹۴) پس ان سے پوچھیں جو آپ سے پہلے کتاب پڑھ چکے ہیں لَقَدْ جَآئَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ (آیت ۹۴) یقیناً آپؐ کے رب کی طرف سے آپؐ کے پاس حق آچکا ہے شک کرنے والوں سے نہ بننا (بحار ج ۶ ص ۲۱۴، برہان ج ۲ ص ۱۹۷، صافی ج ۱ ص ۷۶۶)

حضرت یونسؑ اور ان کی قوم کا قصہ

44.....ابوعبیدہ حذاء کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ ہم نے امیرالمؤمنینؑ کی بعض تحریر میں دیکھا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ مجھ سے رسولؐ خدا نے فرمایا کہ مجھ سے جبرائیلؑ نے بیان کیا کہ یونسؑ بن متی کو اللہ نے ان کی قوم کی طرف تیس سال کی عمر میں نبی بنا کر بھیجا حضرت یونسؑ گرم مزاج تھے (سخت غصے والے تھے) اور اپنی قوم کی تکالیفوں پر بہت صبر کرتے تھے اور اپنی قوم سے مدارت کم کرتے تھے نبوت کے بوجھ کے اٹھانے سے عاجز آگئے اور اس کے بوجھ سے ایسے تھک گئے تھے جیسے کوئی تین سال کا اونٹ کا بچہ لدنے سے تھک جاتا ہے اور تینتیس سال تک اپنی امت میں مقیم رہے اور برابر لوگوں کو خدا پر ایمان لانے کی دعوت دیتے رہے اور اپنی تصدیق اور اپنی متابعت کی رغبت دلاتے رہے (اتنی ہدایت پر) ان کی قوم میں سے صرف دو آدمی ایمان لائے اور ان کی پیروی کرنے لگے اور ان دونوں میں سے ایک کا نام روبیل تھا اور دوسرے کا نام تنوخا تھا روبیل خاندان علم ونبوت وحکمت سے تھا اور حضرت یونسؑ کے نبی مبعوث سے پہلے ان کا مصاحب تھا اور تنوخا ایک کم علم تھا مگر عابد وزاہد تھا اور اس کی زندگی ہمیشہ عبادت میں صرف ہوتی تھی مگر عالم وصاحب حکمت نہ تھا روبیل کے پاس بہت سی بھیڑ بکریاں تھیں جن کو چرایا کرتا تھا ان ہی سے اس کی گزر بسر ہوتی تھی اور تنوخا ایک لکڑی بیچنے والا آدمی تھا جو لکڑیاں کاٹ کر اپنے سر پر اٹھا کر لاتا تھا اور بیچا کرتا تھا اور اسی رقم سے اپنی گزر بسر کرتا تھا روبیل کا مرتبہ اس کے علم وحکمت اور صحبت قدیم کی وجہ سے جتنا حضرت یونسؑ سے قریب تھا اتنا تنوخا قریب نہ تھا پس جب حضرت یونسؑ نے دیکھا کہ یہ لوگ میری بات نہیں مانتے اور ایمان نہیں لاتے تو تنگ آگئے اور اپنی ذات میں صبر کی

www.shiabooks.pdf.com

زیادہ گنجائش نہ پائی تو خدا کی بارگاہ میں شکایت کی اور عرض کیا پروردگار تو نے مجھے اس قوم کی طرف تیس سال کی عمر میں نبی بنا کر بھیجا اور مجھے تینتیس سال ان میں رہتے ہوئے گزر گئے اور میں مسلسل ان کو تجھ پر ایمان لانے اور اپنی رسالت کی تصدیق کرنے کی دعوت دیتا رہا ہوں اور تیرے عذاب سے ڈراتا رہا ہوں مگر یہ لوگ مجھے جھٹلاتے رہے اور مجھ پر ایمان نہ لائے میری نبوت کا انکار کیا میری رسالت کو حقیر سمجھا مجھے یہ لوگ دھمکیاں دیتے رہے اب مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ کہیں یہ لوگ مجھے قتل نہ کر دیں لہٰذا تو ان پر اپنا عذاب نازل فرما کہ یہ لوگ کبھی ایمان نہ لائیں گے پھر آپؑ نے فرمایا کہ اس کے بعد اللہ نے حضرت یونسؑ پر وحی نازل کی کہ اس قوم میں کچھ تازہ حاملہ عورتیں ہیں اور کچھ ایسی بھی ہیں کہ جن کے پیٹ میں بچے کی صورت بن چکی ہے یا خلقت تمام ہو چکی ہے کچھ بچے ہیں کچھ بوڑھے بھی ہیں کمزور مرد اور ضعیف عورتیں بھی ہیں اور کچھ ناچار و ناتواں بھی ہیں اور میں حاکم عادل ہوں میری رحمت میرے غضب سے بڑھی ہوئی ہے مجھے یہ گوارا نہیں ہے کہ تمہاری امت میں بڑوں کے گناہ کے سبب سے بے گناہ چھوٹوں پر عذاب کروں اے یونسؑ وہ میرے بندے اور میری مخلوق ہیں میرے شہروں میں آباد ہیں میں انہیں روزی دیتا ہوں میں تو یہی چاہتا ہوں کہ ابھی توقف کروں میں ان پر مہربانی کروں اور ان کی توبہ کا منتظر رہوں اے یونسؑ میں نے تمہیں تمہاری قوم کی طرف اس لئے بھیجا ہے کہ تم ان کی حفاظت کرو اور ان کے ساتھ نرمی اور رحمدلی سے پیش آؤ اور انبیاءؑ کی سی مہربانی کرو اور ان کو ڈھیل دو اور رسولوں کی طرح دانائی کرتے ہوئے ان کی دی جانے والی تکالیف پر صبر کرو اور تمہیں ان کے علاج کرانے والے طبیب کی طرح ہونا چاہیے جو دواؤں کے استعمال کے طریقہ کو جاننے والا ہوتا ہے پس تم نے ان کے ساتھ دانائی کا سلوک کیا اور تم نے ان کے دلوں میں نرمی کی جگہ نہ دی اور رسولوں جیسا معاملہ انکے ساتھ نہ کیا پھر تم اپنی سخت نظری کی وجہ سے مجھ سے ان پر عذاب نازل کرنے کا سوال کر بیٹھے میرے بندے نوحؑ کو دیکھو اس نے اپنی قوم کے ظلم و ستم پر تم سے کتنا زیادہ صبر کیا اور اپنی قوم سے کتنا اچھا برتاؤ رکھتے تھے اور میرے نزدیک وہ صبر کر کے کتنی ڈھیل سے کام لیتے تھے اور عذر خواہی میں بے حد مبالغہ کرتے تھے اسی لئے وہ اپنی قوم پر میری خاطر غضب ناک ہوئے میں بھی اس کی خاطر غضب ناک ہوا جب اس نے مجھ سے دعا مانگی تو میں نے اس کی دعا قبول کر لی حضرت یونسؑ نے عرض کیا پروردگار میں نے بھی تیری محبت میں ان پر غصہ کیا اور جب وہ لوگ تیرے نافرمان بن گئے تو میں نے ان کے حق میں بددعا کی ہے تیری عزت کی قسم ہے کہ میں کبھی ان پر مہربانی نہ کروں گا اور جب وہ لوگ کافر ہو چکے ہیں اور مجھے جھٹلا چکے ہیں اور میری نبوت کا انکار کر چکے ہیں تو اب میں

ان کی نصیحت کا انتظار نہ کروں گا پس اب تو ان پر اپنا عذاب نازل کر دے کہ یہ لوگ کبھی ایمان نہ لائیں گے اللہ نے فرمایا اے یونسؑ یہ ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمی میری مخلوق ہیں یہ میرے شہروں کو آباد کرتے ہیں میرے بندے ایسے پیدا ہوتے ہیں میں تو یہی چاہتا ہوں کہ ابھی ان کو مہلت دے دوں اس مصلحت کے لئے جو مجھے پہلے ہی سے معلوم ہے اور میری تقدیر اور تدبیر پہلے ہی مقرر ہو چکی ہے تمہیں ان باتوں کا علم ہی نہیں ہے اے یونسؑ تم میرے رسول ہو میں حکمت والا پروردگار ہوں میں غیب کا جاننے والا ہوں تمہیں اس کا انجام معلوم نہیں تم تو ظاہر کے جاننے والے ہو باطن کے حال سے تم بے خبر ہو اے یونسؑ میں نے تمہاری دعا قبول کر لی ہے لیکن اس سے میرے نزدیک تیرا زیادہ حصہ نہ ہوگا اور نہ یہ دعا تمہاری شان کے لائق ہے اے یونسؑ شوال کے وسط میں بدھ کے دن سورج طلوع ہونے کے بعد ان پر عذاب نازل ہوگا جاؤ انہیں خبر دے دو اس کے بعد آپؑ نے فرمایا کہ یہ خوشخبری سن کر حضرت یونسؑ خوش ہو گئے اور ان کو کچھ بھی رنج نہ ہوا مگر انہیں معلوم نہ تھا پس حضرت یونسؑ تنوخا عابد کے پاس گئے اور اس سے بیان کیا کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ فلاں دن اس قوم پر عذاب نازل ہوگا چلو ان لوگوں کو خبر دے دیں تنوخا نے کہا انہیں گناہوں میں پڑا رہنے دیں یہاں تک کہ ان پر عذاب آ جائے حضرت یونسؑ نے فرمایا اچھا روبیل کے پاس چلیں وہ خاندان نبوت و حکمت کا عالم اور حکیم ہے دیکھو وہ اس معاملہ میں کیا مشورہ دیتا ہے اب دونوں روبیل کے پاس گئے حضرت یونسؑ نبی نے فرمایا اے روبیل میرے پاس وحی آئی ہے کہ شوال کے وسط میں بدھ کے دن سورج نکلنے کے بعد ان لوگوں پر عذاب نازل ہوگا اب تمہاری کیا رائے ہے کیا ان لوگوں کو عذاب کے نازل ہونے کی خبر دے دیں تو روبیل نے کہا آپ خدا کی طرف سے صاحب حکمت نبی و رسول کریم کی طرح رجوع کریں اور عذاب کے واپس کرنے کی دعا مانگیں کہ خدا ان لوگوں پر عذاب سے غنی ہے اور وہ اپنے بندوں پر مہربانی کو پسند کرتا ہے اگر ان پر عذاب نازل ہوگا تو اس سے آپؑ کو نفع نہیں پہنچے گا اور نہ آپ کی خدا کے ہاں ہوئی منزلت بڑھے گی شاید آپ کی قوم کسی وقت ایمان لے آئے اگرچہ آپ ان کے کفر کو سن چکے ہیں ان کے انکار کو مشاہدہ فرما چکے پس اب آپ کچھ اور صبر فرمائیں اور توقف کریں تنوخا نے کہا آپ پر افسوس ہے اے روبیل تم یہ کیسی رائے دیتے ہو حالانکہ وہ لوگ کافر ہو چکے ہیں خدا کے نبی کا انہوں نے انکار کیا ہے ان کو جھٹلایا ہے ان کو گھر سے نکال دیا ہے وہ سنگسار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں روبیل نے کہا اے تنوخا چپ رہو تو ایک مرد عابد ہے تجھ میں علم بالکل نہیں پھر روبیل حضرت یونسؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا اے یونسؑ یہ فرمایئے کہ جب خدا آپؑ کی قوم پر عذاب نازل کرے گا تو کیا سب کو

www.shiabooks.pdf.com

ہلاک کردے گا یا بعض کو ہلاک کرے گا اور بعض کو باقی رکھے گا حضرت یونسؑ نے جواب دیا بلکہ ان سب کو ہلاک کردے گا یہی میں نے اللہ سے دعا مانگی ہے میرا دل ان پر مہربان نہیں ہے کہ خدا کی طرف رجوع کر کے عذاب کے واپس کرنے کے لئے دعا کروں روبیل نے عرض کیا اے یونسؑ کیا آپؑ کو یہ خبر ہے کہ اگر وہ لوگ عذاب نازل ہوتا ہوا دیکھیں تو اپنے گناہوں سے توبہ کرلیں اور (گڑگڑا کر) خدا سے بخشش کی دعا مانگیں پس خدا ان پر رحم فرمائے کہ وہ سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے اور عذاب کو ان کی طرف سے ہٹادے حالانکہ آپ بدھ کے دن عذاب آنے کی خبر دے چکے ہوں تو کہیے کہ پھر کیا ان کے نزدیک نہ ٹھہریں گے تنوخا نے کہا اے روبیل تجھ پر وائے ہو تم نے بڑی منہ زور بات کی خدا نے اپنے رسولؑ کو عذاب آنے کی وحی کی ہے خدا کا رسول خبر دے رہا ہے کہ ان پر عذاب نازل ہوگا اے روبیل تو قول خدا اور رسول کو رد کر رہا ہے اور خدا کے رسول کے قول میں شک کرتا ہے یہاں سے چلا جا تیرے تمام اعمال مٹ گئے روبیل نے تنوخا سے کہا تیری عقل خراب ہوگئی (میں تجھ سے بات نہیں کرتا) پھر روبیل حضرت یونسؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کرنے لگے (خیر آپؑ کو اختیار ہے جو چاہیں کریں) اپنی قوم پر عذاب نازل کرالیں اس کا قول سچا ہے (لیکن یاد رکھیں) جب خدا کا عذاب نازل ہوگا تو آپؑ کی تمام قوم ہلاک ہوجائے گی ان کی بستیاں اجڑ جائیں گی تو کیا آپ کا نام نبیوں کے دفتر سے خدا نہ فرمائے گا اور آپ کی رسالت کو نہ مٹائے گا اس وقت آپ ان لوگوں کی مثل ہوجائیں گے کیا آپ کو ایک لاکھ سے زیادہ بندوں کا مرنا پسند ہے حضرت یونسؑ نے روبیل کی نصیحت نہ سنی اور تنوخا کو ساتھ لے کر اپنی قوم کو خدا کی وحی سے آگاہ کیا کہ شوال کے وسط میں بدھ کے دن سورج نکلنے کے بعد تم پر خدا کا عذاب نازل ہوگا ان لوگوں نے یونسؑ کے قول کو رد کر دیا اور جھٹلایا اور بری طرح سے اپنی بستی سے نکال دیا حضرت یونسؑ تنوخا کے ہمراہ بستی سے تھوڑا دور جا کر ٹھہرے اور خدا کے عذاب کا انتظار کرنے لگے روبیل اپنی قوم کے ہمراہ بستی میں رہا یہاں تک کہ شوال کا مہینہ شروع ہوگیا روبیل نے ایک پہاڑی پر چڑھ کر بلند آواز سے اپنی قوم کو پکارا اے قوم آگاہ ہوجاؤ کہ میں روبیل ہوں اور تم پر بڑا مہربان ہوں تم نے خدا کے عذاب سے انکار کیا اب وہ مہینہ جس میں عذاب نازل ہونے کی خبر حضرت یونسؑ نے دی تھی شروع ہوگیا ہے اس مہینے کے وسط میں بدھ کے دن سورج طلوع ہونے کے بعد تم پر عذاب نازل ہوگا خدا اپنے رسولؑ سے ہرگز جھوٹا وعدہ نہیں کرتا اب اپنی تدبیروں میں غور کرو اس بات نے سب کے دلوں کو ہلا دیا وہ سب خوف زدہ ہوگئے اور ان کے دلوں میں یہ بات بیٹھ گئی کہ بے شک ہم پر عذاب نازل ہوگا پس وہ سب روبیل کے گرد جمع ہوگئے اور کہنے لگے اے روبیل تم عالم اور حکیم ہو تم

ہی مشورہ دو (افسوس) ہم نہ جانتے تھے کہ تم ہم لوگوں پر اس درجہ مہربان ہو جو کچھ تم نے حضرت یونسؑ کو مشورہ دیا تھا اس کی ہمیں خبر پہنچ گئی ہے اب اپنی رائے ظاہر کرو اور ہمیں حکم دو (کہ ہم اسے بجالائیں) روبیل نے کہا بس میرے نزدیک یہی مناسب ہے اور یہی میری رائے ہے کہ (اس دن کا) انتظار کرو اور آبادر ہو جب بدھ کی صبح شوال کے وسط میں جب صبح طلوع ہو تو تم بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا کرو بچے تو پہاڑ کے نیچے جنگل کی راہوں میں رہیں عورتیں پہاڑ کی چوٹی پر کھڑی ہوں یہ سب باتیں صبح کے طلوع ہونے سے پہلے طے ہوجائیں پھر تم سب بچے اور بوڑھے مل کر فریاد کرو اور خوب رووٴ اور خدا کی بارگاہ میں رو رو کر توبہ کرو اور استغفار پڑھو اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر یوں کہو رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَكَذَّبْنَا وَنَبِيَّكَ وَتُبْنَا اِلَيْكَ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ الْمُعَذَّبِيْنَ فَاَقْبَلْ تَوْبَتَنَا وَارْحَمْنَا يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ پروردگار ہم نے ظلم کیا اور تیرے نبیؑ کو جھٹلایا اے رب ہم اپنے گناہوں سے تیری بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم ضرور نقصان اٹھائیں گے اور تیرے عذاب میں گرفتار ہوجائیں گے (اے ہمارے معبود) تو ہماری توبہ قبول کرلے اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تو ہم پر رحم فرما پھر جب تک سورج غروب نہ ہوجائے یا عذاب دور نہ ہو مسلسل روتے پیٹتے رہو اور غل مچاتے رہو پس ان لوگوں نے روبیل کی رائے پسند کرلی اور سب متفق ہوگئے کہ جو کچھ روبیل نے مشورہ دیا ہے اس پر عمل کریں گے جب عذاب کے نازل ہونے کا بدھ کا دن آگیا تو روبیل اس بستی سے جدا ہوگئے اور ایسی جگہ جا بیٹھے جہاں سے ان کی فریاد کو سنیں اور عذاب کو نازل ہوتے ہوئے دیکھیں جب بدھ کی صبح ظاہر ہوئی تو یونسؑ کی قوم نے وہی کیا جو روبیل نے انہیں حکم دیا تھا جس وقت سورج بلند ہوا تو کالی زرد آندھی تیزی سے اٹھنے لگی اس سے بھیانک آوازیں آتی تھیں جونہی ان لوگوں نے آندھی کو دیکھا تو سب چیخنے لگے اور رو رو کر خدا کی بارگاہ میں توبہ کرنے لگے اور بخشش کی دعا مانگنے لگے بچے رو رو کر اپنی ماؤں کو ڈھونڈتے تھے اور جانوروں کے بچے اپنی اپنی دودھ پلانے والی کی تلاش میں الگ شور مچا رہے تھے چارپائے اپنے گڈریوں کی تلاش میں الگ دوڑتے پھرتے تھے اسی حالت میں وہ دیر تک مبتلا رہے حضرت یونسؑ اور تنوخا ان کی آواز اور شور و فریاد سن رہے تھے اور دعا کر رہے تھے کہ خدایا تو ان پر عذاب کو سخت کردے روبیل بھی ان کا چیخنا چلانا سن رہے تھے اور نازل ہونے والا عذاب دیکھ رہے تھے اور دعا کرتے تھے خدایا تو اس عذاب کو دور کردے پس جب دن

www.sibtain.com

ڈھل گیا اور آسمان کے دروازے کھل گئے تو پروردگار کا عذاب ٹھہر گیا رحمٰن خدا نے ان پر رحم فرمایا اور ان کی دعا منظور کر لی اور ان کی توبہ قبول کر لی اور ان کی خطائیں معاف کر دیں اور اسرافیلؑ کو وحی کی کہ اے اسرافیلؑ تم قوم یونسؑ کے پاس جاؤ کہ ان لوگوں نے میرے سامنے فریاد کی اور رو رو کر مجھ سے توبہ کی اور مجھ سے بخشش کو طلب کیا پس میں نے ان پر رحم کیا اور ان کی توبہ قبول کر لی کیونکہ میں توبہ قبول کرنے والا ہوں مہربان خدا ہوں جو بندہ میرے بندے اور میرے رسول یونسؑ نے اپنی قوم پر عذاب کے نزول کی دعا کی تھی میں نے ان پر عذاب نازل کر دیا اور میں معبود برحق ہوں اپنے عہد کا سب سے زیادہ وفا کرنے والا ہوں مگر یونسؑ نے جس وقت مجھ سے ان پر عذاب نازل کرنے کا سوال کیا تھا تو یہ شرط نہیں لگائی تھی کہ میں ان کو ہلاک بھی کر دوں لہٰذا اے اسرافیلؑ تم زمین پر اترو اور میرے عذاب کو ان سے پھیر دو اسرافیلؑ نے عرض کیا پروردگار تیرا عذاب تو ان لوگوں کے کندھوں تک پہنچ گیا ہے قریب ہے کہ وہ ان سب لوگوں کو ہلاک کر دے میں تو یہی دیکھ رہا ہوں کہ عذاب ان کے قریب ہو گیا ہے اب میں اس کو کہاں لے جاؤں کس طرف پھیروں اللہ نے فرمایا اے اسرافیلؑ ایسا ہرگز نہیں ہے کیونکہ میں نے اپنے فرشتوں سے کہہ دیا ہے کہ جب تک میرا حکم نہ پہنچے عذاب ان پر نہ اترنے دو اے اسرافیلؑ چلو اترو اور ان پہاڑوں پر اور چشموں کے نکلنے کے موقعوں پر اور سیلابوں کے جاری ہونے کے مقاموں پر جو بڑے بڑے سرکش پہاڑوں میں ہیں جو دوسرے پہاڑوں کے مقابلہ میں غرور کرتے ہیں اس پر عذاب کو پہنچا دو کہ اس کی وجہ سے ان پہاڑوں کو ذلت حاصل ہو گی اور وہ نرم ہو جائیں گے اور جم کر لوہا بن جائیں گے پس اسرافیلؑ اترے اور اپنے پروں کو پھیلا کر ان پہاڑوں پر عذاب کو ٹپک دیا جن کے بارے میں خدا نے حکم دیا تھا ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا وہ پہاڑ موصل کے اطراف میں ہیں پس قیامت تک ان میں سے لوہا نکلتا رہے گا جب قوم یونسؑ نے دیکھا کہ ان کے سروں سے عذاب ہٹ گیا تو سب کے سب پہاڑ کی چوٹیوں سے اتر کر اپنے گھروں میں آ گئے اور اپنی عورتوں اور اپنے بال بچوں کو اپنے مال مویشیوں کو جمع کر لائے اور اس بات پر خدا کا شکر بجا لائے کہ ان سے عذاب ہٹا دیا گیا پس حضرت یونسؑ اور تنوخا جب جمعرات کی صبح کو اس جگہ سے جہاں وہ تھے اٹھے تو انہوں نے غل وشور کے بند ہو جانے سے جان لیا کہ بے شک عذاب نے ان سب پر نازل ہو کر ان کو ہلاک کر دیا ہے پس صبح سویرے سورج نکلنے کے ساتھ ہی ان لوگوں کا حال دیکھنے کے لئے بستی کی طرف چلے جب قریب پہنچے تو دیکھا کہ لکڑھارے اور گدھے والے اور چرواہے بستی سے نکل رہے ہیں اور وہ لوگ نہایت اطمینان میں ہیں یہ حال دیکھ کر حضرت یونسؑ نے تنوخا سے فرمایا کہ وحی نے میری تکذیب کی

ہے اس گروہ سے میرا وعدہ خلاف ہوا خدا کی قسم اس تکذیب کے بعد اب یہ لوگ میرا منہ نہ دیکھیں گے پس یہ کہہ کر حضرت یونسؑ دریائے ابلہ (ابلہ مکہ و مدینہ کے درمیان پہاڑ سے ینبع کے قریب اور شہر ہے ینبع اور مصر کے درمیان) کی طرف خفا ہو کر بھاگ نکلے اور اس خیال سے کہ جب یہ لوگ مجھے دیکھیں گے تو جھوٹا کہیں گے چنانچہ اسی طرف اشارہ کر کے خدا فرماتا ہے وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ (سورہ انبیاء آیت ۸۷) مچھلی والا جب ناراض ہو کر چل پڑا اور اس نے سمجھا کہ ہم اس پر سختی نہیں کریں گے اور تنوخا بستی میں آ گیا روبیل سے ملاقات کی روبیل نے کہا اب بتایئے ان دونوں رائیوں سے کون سی حق پر تھی تمہاری یا میری تنوخا نے کہا آپ نے حکیم اور عالم جیسی رائے دی تھی آپ ہی کا مشورہ ٹھیک تھا میں تو ہمیشہ اپنی عبادت و پرہیز گاری کی وجہ سے اپنے کو آپ پر فضیلت دیتا تھا آج آپ کی فضیلت ظاہر ہوئی خدا نے آپ کو علم و حکمت سے ممتاز کیا ہے اس پر آپ متقی بھی ہیں یہ باتیں اس عبادت اور زہد سے افضل ہیں جو بغیر عالم کے ہوں پس یہ دونوں آپس میں مل جل کر اپنی قوم میں رہے اور حضرت یونسؑ تو اسی وقت وہاں سے خفا ہو کر چلے گئے تھے اور ان کا پورا واقعہ اس طرح گزرا تھا جس کی خدا نے اپنی کتاب میں خبر دی آمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ (آیت ۹۸) ایمان لائے ہم نے ایک مدت تک ان کو چین سے رہنے دیا ابو عبیدہ کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے عرض کیا کہ اے ابن رسول اللہ حضرت یونسؑ اتنے دن اپنی قوم سے غائب رہے کہ پھر ان میں نبوت و رسالت کے ساتھ آئے پس وہ لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رسالت کی تصدیق کی تو آپؑ نے فرمایا چار ہفتے ایک ہفتہ میں دریا کے کنارے پہنچے دوسرے ہفتہ مچھلی کے پیٹ میں رہے تیسرے ہفتہ کدو کے درخت کے نیچے رہے چوتھے ہفتے میں اپنی قوم کی طرف واپس آئے ابو عبیدہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ کیا یہ ہفتے مہینوں کے تھے یا دنوں کے یا ساعتوں کے تو آپؑ نے فرمایا کہ اے ابو عبیدہ ان لوگوں پر میدان میں عذاب وسط شوال میں بدھ کے دن آیا تھا اسی دن وہ ہٹ گیا تھا اور حضرت یونسؑ خفا ہو کر جمعرات کے دن چل دیئے تھے سات دن تو سمندر تک پہنچنے میں لگ گئے اور ساتھ دن مچھلی کے پیٹ میں بسر ہوئے اور سات دن خالی جگہ کدو کے درخت کے نیچے پڑے رہے سات دن میں اپنی قوم کی طرف لوٹے یہ کل اٹھائیس دن ہوئے جبکہ حضرت یونسؑ ان لوگوں کے پاس آئے تو وہ لوگ مومن ہو گئے اور سب نے حضرت یونسؑ کو سچا جانا اور فرمانبرداری اختیار کی اسی وجہ سے خدا ارشاد فرماتا ہے فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا

www.shabooksndf.com

قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّا آمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ (آیت ۹۸) پھر کہا ایسی کوئی مثال موجود ہے کہ کوئی بستی عذاب دیکھ کر ایمان لائی ہو اور اس کا ایمان اس کے لئے نفع مند ہوا ہو قوم یونسؑ کے علاوہ کہ وہ قوم جب ایمان لائی تو ہم نے ان سے عذاب کو دور کر دیا تھا (بحار ج ۵ ص ۴۹۵، برھان ج ۷ ص ۲۰۰، صافی ج ۱ ص ۷۶۷)

45.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ قوم یونسؑ سے اللہ نے عذاب کو ہٹا دیا اور ان کی طرف سے پھیر دیا تو میں نے عرض کیا ایسے کیوں ہوا تو فرمایا اس لئے کہ اللہ کے علم میں تھا کہ اسے ہٹا دیا جائے گا (بحار ج ۵ ص ۴۲۴، برھان ج ۲ ص ۲۰۲)

46.....ثمالی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا بے شک حضرت یونسؑ کو ان کی قوم نے ستایا تو اپنی قوم کے لئے عذاب کے نازل ہونے کی بددعا کر کے چلے گئے اور اللہ نے ان سے وعدہ فرمایا کہ وہ ان پر عذاب نازل کرے گا تو پہلے دن صبح ان کے چہرے زرد ہو گئے اور دوسرے دن صبح کو ان کے چہرے سیاہ ہو گئے اور عذاب ان کے سر کے قریب پہنچ گیا کہ ان کے نیزے ان کے قریب پہنچ سکتے تھے تو لوگوں نے بچوں سے اپنی ماؤں کو جدا کر دیا اور حیوانوں سے ان کے بچوں کو بھی جدا کر دیا اور موٹے جھوٹے کپڑے پہنے (راہبوں کی طرح کا سخت لباس) اور اپنی گردنوں میں رسیاں باندھ لیں اور اپنے سروں میں خاک ڈال دی اور سب نے ایک آواز ہو کر خدا کی بارگاہ میں رونا چلانا شروع کر دیا اور کہا ہم یونسؑ کے معبود پر ایمان لائے تو اللہ نے ان سے عذاب کو پہاڑوں کی طرف ہٹا دیا (اعظم دیاربکر) فرمایا دوسرے دن جب صبح ہوئی تو حضرت یونسؑ کو گمان ہوا کہ وہ سب ہلاک ہو گئے ہیں لیکن جب دیکھا کہ وہ سب بدستور خیریت سے ہیں تو غصے ہو کر دریا کی طرف چل پڑے مُغَاضِبًا یہاں تک کہ کشتی سوار ہوئے اس میں دو شخص اور بھی تھے پھر کشتی دریا میں پہنچی تو ہچکولے کھانے لگی تو ملاح نے کہا کہ کوئی بھاگا ہوا اس کشتی میں آ گیا ہے جو ان کو مطلوب ہے تو یونسؑ نے کہا کہ میں وہ بھاگا ہوا ہوں جو اپنے مالک کے ہاں سے بھاگا ہے اور اٹھے کہ اپنے آپؑ کو دریا میں ڈال دیں تو دیکھا کہ ایک بہت بڑی مچھلی اپنا منہ کھولے ہوئے سامنے ہے تو یہ دیکھ کر خوفزدہ ہوئے اور وہ دوسرے دونوں آدمی ان سے لپٹ گئے کہ شاید ہم دونوں میں سے کسی ایک کے سبب یہ کشتی اضطراب میں ہے لہٰذا قرعہ ڈالا گیا اور وہ حضرت یونسؑ کا نام نکلا اس دن سے یہ طریقہ جاری ہو گیا کہ جب قرعہ کے تین تیر ہوتے ہیں تو وہ کبھی خطا نہیں کرتے غرض کہ حضرت یونسؑ نے اپنے آپ کو دریا میں ڈال دیا اور مچھلی

نے ان کو نگل لیا اور سات دن تک ان کو دریاؤں میں لئے پھرتی رہی آخر دریائے مسجور میں داخل ہوئی جہاں قارون پر عذاب ہو رہا تھا حضرت یونسؑ کی تسبیح و تقدیس کی آواز سنی تو اس نے فرشتے سے پوچھا جو عذاب دے رہا تھا کہ یہ کس کی آواز ہے تو فرشتے نے کہا کہ یہ حضرت یونسؑ کی آواز ہے جن کو مچھلی کے پیٹ میں قید کیا گیا ہے قارون نے کہا کیا مجھے اجازت ہے کہ میں ان سے کچھ بات کروں فرشتے نے اس کی اجازت دی تو اس نے حضرت یونسؑ سے پوچھا کہ حضرت یونسؑ (یہ سزا مجھے موسیٰؑ بن عمران کے غضب کی وجہ سے ملی ہے) موسیٰؑ کا کیا بنا ہے اس کی مجھے خبر دیں تو حضرت یونسؑ نے کہا وہ اس دنیا سے رحلت کر گئے ہیں یہ سن کر کہا ہارونؑ کا کیا ہوا تو حضرت یونسؑ نے فرمایا کہ وہ بھی رحلت کر گئے (وہ اپنی قوم پر بہت نرم دل تھے) پھر وہ بہت رویا اور فریاد کی پھر اس نے کہا ان کی بہن کلثوم کا کیا ہوا اس بی بی کے بارے میں بھی مجھے بتائیں تو حضرت یونسؑ نے کہا وہ بھی وفات پا گئی ہے تو اس نے کہا آل عمران پر بہت افسوس تو خدا نے اس فرشتے پر وحی فرمائی جو اس پر مؤکل تھا کہ باقی عذاب دنیا کے قیام تک اس وجہ سے روک لے کہ اس نے اپنے رشتہ داروں کے لئے رقت کی (بحار ج ۵ ص ۴۲۷، برھان ج ۲ ص ۲۰۳)

47.....معمر کہتے ہیں کہ ابوالحسن امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ جب اللہ نے حضرت یونسؑ کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو عذاب کی اطلاع دے دیں جب عذاب ان پر نازل ہوا تو ان لوگوں نے عورتوں اور بچوں اور حیوانوں کو الگ الگ کر دیا اور گریہ وزاری شروع کر دی جب ان کی آوازیں اللہ کی بارگاہ میں بلند ہوئیں تو اللہ نے ان سے عذاب کو ٹال دیا اور حضرت یونسؑ غصہ (مُغَاضِبًا) میں بھرے ہوئے دریا کی طرف چلے گئے تو مچھلی نے ان کو نگل لیا جو ان کو سات دریاؤں (سات سمندروں) میں لئے پھرتی رہی میں نے عرض کیا کہ یہ مچھلی کے پیٹ میں کتنے دن رہے تو آپؑ نے فرمایا تین دن رہے جب باہر آئے تو ان کا گوشت و پوست زائل ہو چکا تھا تو خدا نے ان کے لئے کدو (یقطین) کا درخت اگا دیا جس نے ان پر سایہ کیا جب ان کے جسم میں طاقت آ گئی تو درخت خشک ہونے لگا تو حضرت یونسؑ نے عرض کیا اے پالنے والے جو درخت مجھ پر سایہ کرتا تھا وہ خشک ہو گیا ہے تو وحی ہوئی کہ اے یونسؑ ایک درخت کے لئے جو تجھ پر سایہ کرتا تھا اضطراب کرتے ہو لیکن اس پر افسوس نہیں کرتے کہ ایک لاکھ سے زیادہ انسانوں کے لئے بلکہ ان پر عذاب نازل ہونے کی خواہش رکھتے ہو (بحار ج ۵ ص ۴۲۷، برھان ج ۲ ص ۲۰۳)

www.kitaboosunnat.com

48.....علی بن عقبہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ اپنا معاملہ اللہ کے لئے بناؤ لوگوں کے لئے نہ بناؤ کیونکہ جو معاملہ اللہ کے لئے ہوگا وہ تو خالص اللہ کے لئے ہی شمار ہوگا اور جو معاملہ لوگوں کے لئے ہوگا وہ اللہ کے ہاں قبول نہ ہوگا اور اپنے دین کے لئے اللہ سے جھگڑا نہ کرو کیونکہ جھگڑا دلوں میں بیماری پیدا کرتا ہے بے شک اللہ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (سورہ قصص آیت ۵۶) آپ جس سے محبت رکھیں اسے سیدھے راستہ پر چلائے اور فرماتا ہے اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ (آیت ۹۹) کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ ایمان لے آئیں لوگوں کو ان کے حال پر ہی رہنے دو بے شک ان لوگوں نے دوسرے لوگوں سے ہی دین حاصل کیا اور جب کہ تم نے رسولؐ خدا سے دین لیا ہے کسی اور سے نہیں لیا میں نے اپنے باپ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ جب اللہ کسی عبد کی طرف اس امر کو داخل کرتا ہے تو وہ بڑی تیزی سے اس میں داخل ہوجاتا ہے جیسا کہ پرندہ اپنے گھونسلا میں تیزی سے داخل ہوتا ہے (یہ کہا جائے کہ طائر پہاڑ میں یا درخت میں زندگی گزارتا ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے بلکہ گھونسلا میں جسے فارسی میں آشیانہ کہتے ہیں) (بحار ج ۳ ص ۵۸، برہان ج ۲ ص ۲۰۴)

رسولؐ خدا کا معراج سے متعلق شام کے بارے میں آگاہ کرنا

49.....عبداللہ بن یحییٰ کاہلی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ جب رسولؐ اللہ معراج پر تشریف لے گئے تو اس سے پہلے جبرائیلؑ آپؐ کے لئے براق لے کر آئے اور آپؐ اس پر سوار ہوکر بیت المقدس گئے تو وہاں انبیاءؑ سے ملاقات ہوئی (جو ان کے بھائیوں سے تھے) پھر جب معراج سے واپس آئے تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اللہ مجھے رات کو معراج پر لے گیا اور میں بیت المقدس بھی گیا اور میں نے اپنے بھائیوں انبیاء سے ملاقات بھی کی ہے تو آپؐ سے کہا گیا آپؐ راتوں رات بیت المقدس گئے تو آپؐ نے فرمایا جبرائیلؑ میرے لئے ایک براق لائے تھے جس پر میں سوار ہوا اور اسی سے متعلق یہ آیت بیان کرتی ہے کہ جب میں واپس آرہا تھا تو میں نے ابوسفیان کا قافلہ فلاں قبیلہ کے کنواں پر پانی لینے کے لئے کھڑا ہوا دیکھا تھا اور ان کا ایک سرخ رنگ کا اونٹ گم ہوگیا تھا اور وہ لوگ اسے تلاش کررہے تھے

جب کافر لوگوں نے یہ بات سنی تو بعض نے بعض سے کہا کہ یہ کہتا ہے کہ میں سوار ہوکر گیا ہوں یہ کچھ عرصہ پہلے شام گئے تھے اب تو شام کے شہروں میں بہت سی تبدیلیاں ہوچکی ہیں ان سے شام کی گلیوں اور بازاروں اور ابواب اور تجارتی علاقے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو انہوں نے سوال کیا اے رسولؐ اللہ شام کا علاقہ کیسا ہے اور اس کے بازار کیسے ہیں یہ سن کر رسولؐ اللہ خاموش رہے کہ ان کو اس چیز کے بارے میں بتائیں اور اس کی آپ کو معرفت نہ تھی اور یہ آپؐ پر سخت گراں تھا جو آپؐ کے چہرہ سے ظاہر ہورہا تھا تو اسی دوران جبرائیلؑ نازل ہوئے اور فرمایا اے رسولؐ اللہ یہ شام ہے آپؐ کے لئے اسے بلند کردیا گیا ہے وہ شام سے متعلق جو چاہیں پوچھیں وہ شام ہے وہ اس کے ابواب ہیں اور وہ تجارتی علاقہ ہے تو فرمایا وہ کہاں ہے جو شام سے متعلق سوال کرتا ہے پھر سامنے آیا اور ان سب نے پوچھا اور کہا گیا کہ فلاں کا گھر کہاں ہے اور فلاں کا مکان کہاں ہے جو بھی آتا گیا اور جو بھی سوال کرتا گیا آپؐ جواب دیتے گئے اس کے باوجود بھی بہت کم لوگ ایمان لائے اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے وَمَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ (آیت ۱۰۱) جو لوگ ایمان لانا نہیں چاہتے انہیں آیات اور آگاہی کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے پھر فرمایا ہم اللہ سے اس کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان نہ لائیں ہم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے (بحار ج ۶ ص ۳۳۶، برہان ج ۲ ص ۲۰۵)

50.....محمد بن فصیل کہتے ہیں کہ ابوالحسن امام علی رضاؑ سے سوال کیا کہ فرج (وسعت) کیا ہے تو آپؑ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ وسعت (فرج) بھی انتظار کا حصہ ہے اللہ فرماتا ہے فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ (آیت ۱۰۲) تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں (برہان ج ۲ ص ۲۰۵، بحار ج ۱۳، ص ۱۳۷، صافی ج ۱ ص ۷۷۵)

جنت کے حق دار کی ایک شرط

51.....مصقلہ طحان کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا تمہیں کیا چیز مانع ہے کہ جو دشمن اس کی گواہی دینے پر مر جائے کہ وہ اس امر امامت کا قائل ہے تو جو اس امر پر مرے گا تو اہل جنت میں سے ہوگا بے شک اللہ فرماتا ہے كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ (آیت ۱۰۳) اس طرح ہم پر حق ہے کہ مؤمنین کو نجات دیں (برہان ج ۲ ص ۲۰۵، بحار ج ۱۵ ص ۱۳۱، صافی ج ۱ ص ۷۷۵)

shiabooks.pdf.com

سورہ ھود.....پ 11

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے

سورہ ہود کے فضائل

1.....ابن سنان کہتے ہیں کہ جابر جعفی نے کہا کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو شخص سورہ ہود ہر جمعہ کو پڑھے گا تو اللہ اسے قیامت کے دن زمرہ مؤمنین اور انبیاء میں مبعوث فرمائے گا اور ان ہی میں ان کا شمار ہوگا اور حساب کتاب میں اس کے ذمہ اس کے اعمال سے کوئی گناہ نہ ہوگا (برھان ج ۲ ص ۲۰۶، بحار ج ۱۹ ص ۷۰، مجمع البیان ج ۵ ص ۱۴۰، یہی حدیث حسن بن وشا نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر نے فرمایا ہے)

چہرہ چھپانے والے

2.....سدیر کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا اور اس کی خبر جابر بن عبداللہ نے بیان کی کہ بے شک جب رسولؐ خدا بیت اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو مشرکین طواف کے لئے آتے تو وہ اپنے منہ پر کپڑا ڈال لیتے تھے تا کہ رسولؐ اللہ ہمیں پہچان نہ سکیں تو اللہ نے یہ آیت نازل کی اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ (آیت ۵) آگاہ ہو کہ یہ لوگ اپنے سینوں کو پھیرتے ہیں تا کہ وہ اس سے چھپ جائیں آگاہ رہو جب یہ کپڑوں سے اپنے آپ کو چھپاتے ہیں تو جسے وہ چھپا رہے ہیں اور جسے ظاہر کر رہے ہیں (برھان ج ۲ ص ۲۰۶، صافی ج ۱ ص ۷۷۷، مجمع البیان ج ۵ ص ۱۴۳)

رزق اللہ کے ذمہ ہے.....پ 12

3.....محمد بن فضیل کہتے ہیں کہ جابر نے بیان کیا ہے کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ایک شخص جو بدو تھا رسولؐ خدا کے

پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ میں بہت زیادہ عیال رکھتا ہوں بیٹوں اور بھائیوں اور بہنوں، بیٹیوں کی اولاد اور بھائی کی اولاد اور بہنوں کی اولاد بھی ہے ان سب کی معیشت و کفالت میرے ذمہ ہے اور میں ایک بہت ہی غریب آدمی ہوں میرے اس حال کو دیکھ کر اے اللہ کے رسول آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ وہ میرے لئے وسعت پیدا کر دے تا کہ میرے حالات بہتر ہو جائیں اور گریہ کیا اور اس کے چہرے پر آنسو جاری ہو گئے اور کہا کہ یہ مسلمان ہیں تو رسولؐ خدا نے فرمایا اللہ فرماتا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (آیت ۶) اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا جانور نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو اور وہ اس کے رہنے کی جگہ اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے یہ سب کچھ کتاب مبین میں ہے پھر فرمایا یہ خبر جو تو نے بیان کی ہے اللہ ان کے رزق کا کفیل ہے اور وہ سبب پیدا کر دے گا جیسے نہر میں پانی ہوتا ہے بے شک اب رزق قلیل سے قلیل ہے اور پھر کثیر سے کثیر ہو جائے گا پھر رسولؐ خدا نے اس کے لئے دعا فرمائی اے اللہ اس کے رزق میں وسعت دے دے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے حدیث بیان ہوئی ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میرے خیال میں میں نے اسے حضرت عمر کے حکومت کے دور میں دیکھا اور اس کا حال ملاحظہ کیا تو اس کا حال بہت بہتر تھا تو میں نے اس سے کہا اب تو تیرا حال بہت بہتر ہے تو اس نے کہا (یہ اللہ نے اپنے فضل سے عطا کیا اور یہ اسی کی ملک ہے) اور وہ (مدینہ شہر میں) بہت بڑا مالدار تھا (برھان ج ۲ ص ۲۰۶)

زمین و آسمان کی خلقت

4.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اللہ نے خیر کو اتوار کے دن پیدا کیا اور شر کو خیر سے پہلے پیدا نہیں کیا اور اتوار اور سوموار کے دن زمینوں کو خلق کیا اور منگل کے دن اس میں قوت دینے والی زمین کی غذاؤں کو پیدا کیا اور بدھ کے دن آسمانوں کو خلق کیا اور جمعرات کے دن ان کی قوت و غذاؤں کو پیدا کیا اور جمعہ کے دن بھی ان کی دیگر چیزیں خلق کیں اور اسی کے متعلق اللہ فرماتا ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ (آیت ۷) زمین و آسمان کو چھ دن میں خلق کیا گیا اور یہود کہتے ہیں پھر ہفتے کے دن اللہ نے آرام کیا (برھان ج ۲ ص ۲۰۷، بحار ج ۱۴ ص ۱۴)

www.siabookspdf.com

5.....محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا بے شک اللہ کی صفات وہی ہیں جو اس نے خود بیان کی ہیں وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ (آیت ۷) اللہ کا عرش (اقتدار) پانی پر تھا اور پانی ہوا پر تھا اور ہوا کی کوئی حد نہ تھی (برھان ج ۲ ص ۲۰۸، بحار ج ۱۴ ص ۲۰)

6.....محمد بن عمران عجلی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا اس چیز کے متعلق کہ وہ بیت کی طرح تھا کہ وہ پانی پر تھا جیسا کہ قرآن میں ہے وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ (آیت ۷) اللہ کا عرش (اقتدار) پانی پر تھا تو فرمایا بیت اللہ کا مقام پانی میں ایک موتی کی طرح سے چمکتا تھا یعنی وہ ایک درہ تھا (برھان ج ۲ ص ۲۰۸، بحار ج ۱۴ ص ۲۱)

اصحاب امام مہدیؑ

7.....ابان بن مسافر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ (آیت ۸) اور اگر ہم ان لوگوں سے ایک خاص مدت کے لئے عذاب مؤخر کردیتے یعنی جنگ بدر میں شامل لوگوں کی تعداد کے برابر لَيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا (آیت ۸) تو وہ کہیں گے کہ اسے کس چیز نے روک رکھا ہے جب وہ دن آئے گا تو ان سے اسے نہیں ہٹایا جائے گا فرمایا جب امام مہدیؑ اور ان کے اصحاب آئیں تو اس عذاب کو مخالفوں سے نہ ہٹایا جائے گا (برھان ج ۲ ص ۲۰۹)

8.....عبدالاعلیٰ حلبی کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا حضرت قائمؑ کے اصحاب کی تعداد تین سو تیرہ آدمی ہوں گے خدا کی قسم یہ وہی محدود امت ہے جس کے متعلق خدا فرماتا ہے وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ (آیت ۸) اور اگر ہم ان لوگوں سے ایک خاص مدت کے لئے عذاب مؤخر کردیں تو فرمایا عذاب والوں کے مقابلہ کے لئے امام مہدیؑ کے اصحاب ایک ساعت کے اندر ہی سب کے سب ایک جگہ موسم خریف کے بادلوں کی طرح جمع ہو جائیں گے (حرکت کرنے والے بادل جو مختلف ٹکڑوں میں ہوتے ہیں اور خریف کے موسم کے شروع میں وہ بادل کے ٹکڑے الگ الگ ہوتے ہیں جو اکٹھے نہیں ہوتے اور ایک دوسرے سے نہیں ملتے پھر بعض بعض کے ساتھ مل کر ایک ہو جاتے ہیں ایسا ہی ہوگا) (برھان ج ۲ ص ۲۰۹، صافی ج ۱ ص ۷۷۸، اثبات الھداہ ج ۷ ص ۱۰۰)

9.....حسن بن خراز کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ (آیت ۸) اور اگر ہم ان سے ایک خاص مدت تک عذاب مؤخر کرتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا کہ ایک مقرر کردہ گروہ کے آنے تک اور آنے والے قائمؑ اور اس کے اصحاب ہیں (برھان ج ۲ ص ۲۰۹، صافی ج ۱ ص ۷۷۸، اثبات الھداہ ج ۷ ص ۱۰۰)

ولایت علیؑ سے متعلق

10.....جابر بن ارقم کہتے ہیں میرے بھائی زید بن ارقم نے کہا کہ جبرائیلؑ روح الامین عرفہ کی شام کو جناب رسولؐ خدا پر ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ کا حکم لے کر نازل ہوئے تو جناب رسولؐ خدا نے منافقین اور تہمت لگانے والے مخالفین کی تکذیب کے خوف سے اس حکم کے پہنچانے میں مضائقہ کیا اور کچھ لوگوں کو جن میں میں بھی تھا بلا کر اس بارے میں مشورہ کیا کہ کیا حج میں یہ احکام سنائے جائیں یا نہیں ہماری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ کیا جواب دیں جناب رسولؐ خدا نے گریہ فرمایا اور جبرائیلؑ امین نے یہ عرض کیا کہ اے رسولؐ خدا کیا امر خدا کے پہنچانے میں آپؐ دلی تنگ ہوتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ اے جبرائیلؑ یہ بات نہیں ہے بلکہ میرا پروردگار جانتا ہے کہ قریش کے ہاتھوں سے مجھے کتنی اذیتیں پہنچی ہیں جبکہ انہوں نے میری رسالت کا اقرار نہ کیا تو پروردگار نے مجھے ان سے جہاد کرنے کا حکم دیا اور آسمان سے میری نصرت کے لئے لشکر بھیجے اور انہوں نے میری مدد کی پھر وہ میرے بعد علیؑ کی ولایت کا اقرار کرلیں گے یہ سن کر جبرائیلؑ چلے گئے اور اس کے بعد اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ (آیت ۱۲) تو شاید تم اپنی طرف بھیجی گئی وحی کے بعض حصوں کو ترک کرنے والے ہو اور اس سے تمہارا سینہ اس لئے تنگی محسوس کرتا ہے (برھان ج ۲ ص ۲۱۰، بحار ج ۹ ص ۳۱۰، صافی ج ۱ ص ۷۸۰)

حضرت علیؑ سے متعلق رسولؐ خدا کی دعا

11.....عمار بن سوید کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے اس آیت کے متعلق فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ (آیت ۱۲) تو شاید تم اپنی طرف بھیجی جانے والی وحی کے بعض حصوں کو ترک کرنے والے ہو اور اس سے تمہارا سینہ اس لئے تنگی

www.sibtabooks.pk

محسوس کرتا ہے کہ یہ لوگ کہیں گے کہ اس پر خزانہ نازل کیوں نہیں ہوا یا اس کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں آیا آپؐ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا مقام غدیر پر اترے (غدیر جو مکہ کے قریب ہے) تو آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ میرے اور تمہارے درمیان ولایت (محبت) قائم کردے پس اس نے کردی اور میں نے اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا کہ میرے اور تمہارے درمیان مواخات (بھائی چارہ) قائم کردے پس اس نے قائم فرمادیا اور میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ تمہیں میرا وصی قرار دے دے پس اس نے قرار دے دیا رسولؐ خدا کے اس فرمان کو سن کر قریش کے دو شخصوں نے یہ کہا کہ خدا کی قسم کہ ایک صاع (تین کلو) کھجوریں جو پرانی خشک ہوں ہمارے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہیں جو کچھ محمدؐ نے اپنے رب سے سوال کئے ہیں (وہ چھوٹی چھوٹی کھجوریں جن میں پانی ڈالا ہوا ہو اور وہ اس میں مل گئی ہوں جس سے بدبو آتی ہو) بھلا اس نے اپنے پروردگار سے کسی فرشتہ کی بابت سوال کیوں نہیں کیا جو اس کے دشمنوں کے برخلاف اس کا مددگار رہتا یا خزانے کا سوال کیوں نہ کیا جس کے ذریعے سے آئے دن فاقوں سے نجات پاتا خدا کی قسم اس نے اپنے پروردگار سے کسی رہبر حق یا امیر کی دعا نہیں مانگی جو اس نے پوری نہ کردی ہو اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحٰى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ تا آخر (آیت ۱۲) پھر فرمایا کہ جناب رسولؐ خدا نے اپنی نماز کے آخر میں ایسی بلند آواز سے کہ لوگ صاف سنتے تھے امیر المؤمنینؑ علیؑ کے حق میں یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ هَبْ لِعَلِيٍّ الْمَوَدَّةَ فِيْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْهَيْبَةَ وَالْعَظْمَةَ فِيْ صُدُوْرِ الْمُنَافِقِيْنَ اے اللہ تو مؤمنین کے دل میں علیؑ کی محبت عطا فرما اور منافقین کے دل میں اس کی ہیبت و عظمت قائم فرمادے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (سورہ مریم آیت ۹۶) بالتحقیق جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کئے عنقریب خدا ان کے لئے محبت قرار دے گا فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا (سورہ مریم آیت ۹۷) ہم نے اسے آپ کی زبان سے آسان کردیا ہے تاکہ اس سے آپ پرہیزگاروں کو بشارت دیں اور جھگڑا کرنے والی قوم کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں اور اس جھگڑا کرنے والی قوم سے مراد بنی امیہ ہے تو وہاں موجود رمع (منافق آدمی) نے کہا خدا کی قسم ایک صاع (تین کلو) کھجور جو پرانی خشک ہوں اس سے زیادہ پسند

ہیں جو کچھ حضرت محمدؐ نے اپنے رب سے سوال کئے ہیں بھلا اس نے اپنے رب سے کسی فرشتہ کی بابت سوال کیوں نہیں کیا جو اس کے دشمنوں کے مقابلے میں اس کا مددگار رہتا یا خزانے کا سوال کیوں نہیں کیا جس کے ذریعے سے آئے دن فاقوں سے نجات پاتا اسی سے متعلق یہ دس آیات سورہ ھود کی نازل ہوئی ہیں پہلی آیت: فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحٰى اِلَيْكَ (آیت ۱۲) ہے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ (آیت ۱۳) پھر وہ یہ کہتے ہیں کہ محمدؐ نے اسے خود ہی افترا کرلیا ہے یعنی ولایت علیؑ ان کی اپنی ذاتی اختراع ہے قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ (آیت ۱۴) یعنی اگر وہ ولایت علیؑ کے حکم میں آپ کا کہنا نہ مانیں تو ہمیں ان کی کوئی پرواہ نہیں ہے فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آیت ۱۴) جان لو جو کچھ نازل کیا گیا ہے وہ اللہ کے علم سے نازل ہوا ہے اور اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو کیا تم اپنے سر کو اطاعت کے لئے جھکا دو گے یعنی کیا تم علیؑ کی ولایت کو تسلیم کرلو گے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ (آیت ۱۵) جو بھی دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش کا طلب گار ہوگا (یعنی فلاں اور فلاں) تو ہم ان کے اعمال کا پورا بدلہ اسی دنیا میں دے دیتے ہیں یعنی علیؑ کی ولایت کے منکروں کو اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ (آیت ۱۷) کیا وہ بھی افتراء کر سکتا ہے جو اپنے رب کی طرف سے دلیل رکھتا ہو یعنی رسولؐ اللہ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (آیت ۱۷) اور اس کے پیچھے اس کا گواہ بھی ہے جو اسی میں سے ہے یعنی امیر المؤمنین حضرت علیؑ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً (آیت ۱۷) اور اس سے پہلے حضرت موسیٰؑ کی کتاب گواہی دے رہی ہے جو کہ راہنما و رحمت ہے تو فرمایا کہ علیؑ کی ولایت کتاب موسیٰؑ میں درج ہے اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ (آیت ۱۷) اور وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور انسانی گروہوں میں سے جو بھی اس کا انکار کرے تو اس کے لئے دوزخ وعدہ گاہ ہے تو اس میں شک نہ کرنا یعنی علیؑ کی ولایت میں شک نہ کرنا اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ (آیت ۱۷) یہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے اور يَقُوْلُ الْاَشْهَادُ (آیت

www.sabookspdf.com

۱۸) سے مراد آئمہؑ ہیں هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ (آیت ۱۸) وہ لوگ جو آئمہ کے مخالف ہیں اللہ کے اس حکم کو جھٹلاتے ہیں تاهَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلاً اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (آیت ۲۴) کیا یہ دونوں ایک جیسے ہوسکتے ہیں کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ہو (بحار ج۹ ص۱۰۱، برھان ج۲ ص۲۱۰، مجمع البیان ج۵ ص۱۴۶ مختصر طور پر)

کھلی دلیل اور شاہد

12..... یزید بن معویہ عجلی کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ (آیت ۱۷) وہ جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل لے کر آیا ہے فرمایا اس سے مراد رسولؐ خدا ہیں اس کے بعد جو شَاهِدٌ مِّنْهُ (آیت ۱۱۷) اس میں شاہد ہے اس سے مراد امیر المؤمنین حضرت علیؑ ہیں پھر اس کے بعد اوصیاء ہیں جو ایک ایک کر کے آئے ہیں (بحار ج۹ ص۷۳، برھان ج۹ ص۲۱۲، صافی ج۱ ص۷۸۱)

13..... جابر کہتے ہیں کہ عبداللہ بن یحییٰ نے کہا کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا وہ کون سا شخص قریش سے ہے کہ جس کے بارے یہ آیت یا یہ دونوں آیتیں کتاب میں نازل ہوئی ہیں تو اس قوم سے ایک شخص نے کہا ان میں اے امیر المؤمنین کس کا ذکر ہے تو پھر آپؑ نے سورہ ھود کی یہ آیت پڑھی اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (آیت ۱۷) کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل رکھتا ہو اور اس کے پیچھے اس کا گواہ بھی چل رہا ہو جو اس میں سے ہو فرمایا اس سے مراد محمدؐ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل رکھتے ہیں اور میں اس کا شاہد ہوں (بحار ج۹ ص۷۲، برھان ج۲ ص۲۱۳، صافی ج۱ ص۷۸۲)

ظالم اور جھوٹ باندھنے والے

14..... ابو عبیدہ کہتے ہیں میں نے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ (آیت ۱۸) اور اس سے بڑھ کر بھلا کون ظالم ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا (آیت ۱۹) تا آخر اور اس کے راستے کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں تو فرمایا کہ وہ

چار قریش میں سے ہیں جنہوں نے ایک کے بعد دوسرے کا اتباع کرتے ہوئے حکومت کی (صافی ج۱ ص۷۸۳ فیض کہتے ہیں پہلے اور چوتھے نے حکومت کی ہے برھان ج۲ ص۲۱۵) (اس میں سب ظالم مراد ہیں جو اللہ کے سیدھے راستے میں روڑے اٹکاتے ہیں اور اپنی مرضی کی تاویل کرتے ہیں جو اس صفات میں شامل ہیں کہ وہ حق وصواب کے راستے سے انحراف کرتے ہیں رسولؐ خدا کی ایک حدیث میں ہے کہ اللہ نے اپنی مخلوق پر پانچ چیزیں فرض کی ہیں اور انہوں نے چار چیزیں لے لی ہیں جبکہ ایک کو چھوڑ دیا تو آپؐ سے سوال کیا گیا کہ وہ چار چیزیں کون سی ہیں تو آپؐ نے فرمایا وہ نماز اور زکوٰۃ اور حج اور روزہ ہیں تو کہا گیا کہ وہ ایک کون سی چیز ہے جس کو چھوڑ دیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت ہے تو کہا گیا کہ کیا یہ اللہ کی طرف سے واجب ہے تو آپؐ نے فرمایا ہاں یہ واجب ہے اللہ فرماتا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا (آیت ۱۸) اور اس سے بڑھ کر بھلا کون ظالم ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے)

کلیب تسلیم کیوں

15..... ابو اسامہ کہتے ہیں میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ ہمارے پاس ایک شخص رہتا ہے کہ اسے کلیب کہتے ہیں اور جب بھی آپؑ کا کوئی فرمان سنتا ہے تو کہتا کہ میں نے تسلیم کیا تو اس وجہ سے اسے کلیب تسلیم کہا جانے لگا ہے تو آپؑ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تسلیم کیا ہے تو ہم سب خاموش ہو گئے تو آپؑ نے خود ہی فرمایا وہ خدا کی قسم اخبات ہے ان ہی کے متعلق خدا فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ (آیت ۲۳) بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور اپنے رب کے سامنے اخبات (اطمینان) سے کام لیا (برھان ج۲ ص۲۱۶)

16..... ابن ابو نصر بزنطی کہتے ہیں کہ ابو الحسن امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ اللہ قوم نوحؑ کے بارے میں فرماتا ہے وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ (آیت ۳۴) اگر میں تمہاری خیر خواہی بھی کرنا چاہوں تو میری خیر خواہی تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گی جب تمہیں اللہ گمراہی میں چھوڑ دینا چاہتا ہو تو فرمایا اللہ کا حکم اس متعلق ہے کہ وہ ہدایت دے یا گمراہی میں رکھے یہی مراد ہے (برھان ج۲ ص۲۱۶، صافی ج۱ ص۷۸۶)

www.maktabah.org
maktabahbooks.com
maktabahbookspdf.com

17.....ابوطفیل کہتے ہیں ابوجعفرامام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ میرے والد نے اس قول خدا کے متعلق وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ (آیت ۳۴) اگر میں تمہاری خیرخواہی بھی کرنا چاہوتو میری خیرخواہی تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گی تو فرمایا یہ آیت عباس کے بارے میں نازل ہوئی (برھان ج۲ص۲۱۶، صافی ج۱ص۷۸۶)

18.....اسماعیل جعفی کہتے ہیں کہ ابوجعفرامام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ حضرت نوحؑ کی شریعت اللہ کی عبادت، توحید اور اخلاص اور شرک کے ترک کرنے پر تھی اور هِيَ فِطْرَةَ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا وَاَخَذَ مِيْثَاقَهٗ عَلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيِّيْنَ اَنْ يَّعْبُدُوْنَ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُوْنَ بِهٖ شَيْئًا یہی اللہ کی فطرت ہے جو لوگوں کی فطرت ہے جس پر اللہ نے ان کو پیدا کیا ہے اور یہی میثاق اللہ نے نوحؑ اور انبیاءؑ سے لیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں حضرت نوحؑ نے لوگوں کو نماز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور حرام وحلال سے آگاہ کیا اور اللہ نے ان پر احکام حدود کو فرض نہیں کیا اور نہ ہی ان کی شریعت میں ولایت فرض قرار دی تھی اور ان کو مبعوث کیا تو وہ نوسو پچاس سال ان کو اللہ کی طرف بلاتے رہے اور دعوت دیتے رہے پوشیدہ طور پر بھی اور ظاہر بظاہر بھی اور جب ان کی قوم نے ان کو زیادہ تکالیف دیں تو فرمایا رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ میرے رب انہوں نے مجھے زیادہ کمزور سمجھ لیا ہے تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی اِنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (آیت ۳۶) بے شک مومن تیری قوم سے نہیں ہوں گے مگر وہی جو ایمان لا چکے ہیں پس اس سے رنجیدہ نہ ہو جو وہ کرتے ہیں پس یہ نوحؑ کا قول ہے کہ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (سورہ نوح آیت ۲۷) ان کی نسل میں فاجر و کافر کے علاوہ کوئی آنے والا نہیں تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ (آیت ۳۴) اب تم کشتی کو بناؤ (برھان ج۲ص۲۲۱، بحار ج۵ص۹۳)

حضرت نوحؑ کی قوم کا واقعہ

19.....مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے ساتھ تھا جس وقت آپؑ ابوالعباس کی طرف کوفہ میں گئے تھے تو جب محلہ کناسہ پر پہنچے تو آپؑ نے فرمایا اے مفضل (یہاں) اس جگہ میرے چچا زید کو سولی دی گئی تھی خدا ان پر رحم

فرمائے پھر وہاں سے چل کر آپؑ زیتون روغن فروشوں کے کوچوں میں تشریف لے آئے یہ وہ مقام ہے کہ اس جگہ چراغ (روغن) فروشوں کا سلسلہ ختم ہوتا تھا تو آپؑ یہاں پر سواری سے اتر پڑھے اور مجھ سے فرمایا تو بھی اتر آ کیونکہ اس جگہ مسجد کوفہ تھی جسے سب سے پہلے حضرت آدمؑ نے بنایا تھا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ میں اس جگہ سوار ہو کر چلوں میں نے عرض کیا اس مسجد کو کس نے مٹا دیا آپؑ نے فرمایا پہلے تو طوفان نوحؑ نے خراب کیا پھر بادشاہ کسریٰ اور نعمان بن منذر کے آدمیوں نے اسے تباہ کیا پھر اس کے علاوہ رہی سہی کسر زیاد بن ابوسفیان نے مٹا دی میں نے عرض کیا میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں کیا کوفہ اور مسجد کوفہ نوحؑ کے زمانے میں تھے تو آپؑ نے فرمایا اے مفضل ہاں تھی حضرت نوحؑ اور ان کی قوم مغرب کی طرف فرات کے کنارے ایک بستی میں رہتے تھے اور حضرت نوحؑ بڑھئی کا کام کرتے تھے (نجار تھے) پس خدا نے ان کو برگزیدہ کیا اور اپنا نبی مقرر فرمایا حضرت نوحؑ ان لوگوں میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے کشتی بنا کر پانی پر چلائی حضرت نوحؑ اپنی قوم کو نوسو پچاس سال تک ہدایت کرتے رہے لیکن وہ لوگ حضرت نوحؑ سے مذاق اور مسخرا پن کرتے تھے پس جب حضرت نوحؑ کو معلوم ہو گیا (کہ اب ان میں ایمان لانے والا کوئی نہیں) تو ان کے لئے بددعا کی اور خدا کی بارگاہ میں عرض کیا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا (سورہ نوحؑ آیت ۲۶) اِلٰى قَوْلِهٖ اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (سورہ نوح آیت ۲۷) پروردگار تو زمین پر کسی کافر کو باقی نہ رکھ کہ اگر انہیں چھوڑ دے گا تو یہ لوگ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور کافروں کی بدکار اولاد پیدا ہو گی اللہ نے وحی نازل کی اے نوحؑ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ (آیت ۳۷) ایک بہت بڑی کشتی تیار کر لو بس حضرت نوحؑ نے اپنے ہاتھوں سے عمل کیا بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا (آیت ۳۷) وحی کے مطابق عمل کیا اپنے ہاتھوں سے مسجد کوفہ میں کشتی بنانا شروع کر دی جس کے لئے لکڑی بہت دور سے لائی جاتی تھی یہاں تک کہ اسے بنا کر فارغ ہوئے مفضل کہتے ہیں یہاں سے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے حدیث کا سلسلہ ختم کر دیا کیونکہ اس وقت زوال شمس ہو گیا تھا پس آپؑ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ظہر اور عصر کی نماز ادا فرمائی جب مسجد سے واپس ہوئے تو بائیں طرف متوجہ ہو کر دارالدارین کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا یہاں ابن حکیم کا مکان تھا اور اس زمانہ میں اس جگہ فرات کا پانی جاری تھا پس آپؑ نے فرمایا اے مفضل اس مقام پر قوم نوحؑ نے اپنے بت یغوث یعوق ونسر قائم کر رکھے تھے پھر آپؑ تھوڑی دور چل کر گھوڑے پر سوار ہو گئے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں حضرت نوحؑ نے کتنے دنوں میں کشتی تیار کر لی تھی آپؑ نے فرمایا دو دوروں میں بنا چکے

www.shiabooks.net

تھے میں نے عرض کیا دو دوروں میں کتنی مقدار ہوتی ہے تو آپؑ نے فرمایا اسی (80) سال میں نے عرض کیا کہ عامہ تو یوں کہتے ہیں کہ حضرت نوحؑ نے کشتی پانچ سو سال میں بنائی تھی آپؑ نے فرمایا کہ حَاشَا وَ کَلَّا یہ کس طرح ہوسکتا ہے حالانکہ خدا فرماتا ہے وَوَحْيِنَا اسے ہماری وحی سے بناؤ (برھان ج۲ص۲۲۱، بحار ج۵ص۶۳، صافی ج۱ص۷۹۰، فیض کہتے ہیں کہ حدیث کے آخری فقرہ وَوَحْيِنَا میں دو احتمال ہوتے ہیں ایک یہ کہ جو چیز خدا کے حکم اور اس کی تعلیم سے تیار کی جائے اس کا زمانہ اس کی مدت (پانچ سو سال) تک ہو کیونکہ طولانی ہوسکتا ہے دوسرے یہ کہ اس مقام پر وحی کی سرعت وعجلت کے ساتھ تفسیر کی گئی ہے اس لئے کہ لفظ وحی اسی معنی میں استعمال کیا گیا ہے پس محاورہ میں کہا جاتا ہے اَلْوَحَا اَلْوَحَا محدودہ ومقصورہ دونوں کے ساتھ جس سے جلدی کرنا مراد ہوتا ہے اور دوسرا معنی اس کے مقام پر زیادہ چسپاں ہے)

20.....عیسیٰ بن عبداللہ علوی کہتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کشتی کا طول اور عرض چالیس چالیس سمک تھا (سمک ہر چیز کے قد کی لمبائی کو کہتے ہیں) اور اس کے مطابق ہی اس کے طبقے تھے اور اس کے ساتھ دو دانے تھے اور کشتی پر ایک سرپوش تھا جس کی وجہ سے سورج کی روشنی نہیں آتی تھی اور اسی طرح چاند کی روشنی بھی نہ ہوتی تھی ان دانوں میں سے ایک سے دن میں روشنی ہوتی تھی اور دوسرے سے رات کو روشنی ہوتی تھی ان ہی میں سے نماز کے اوقات معلوم ہوتے تھے اور حضرت نوحؑ اپنے ساتھ حضرت آدمؑ کا جسد مبارک بھی لائے تھے جب کشتی سے زمین پر اترے تو ان کو مسجد منیٰ کے مینار کے نیچے دفن کیا (حقیقت یہ ہے کہ آدمؑ کا جسد طوفان کے بعد نجف میں مدفون ہوا ان کلمات میں کوئی اختلاف نہیں ہے جو قبر آدمؑ سے متعلق ہیں کتاب مزار بحار میں ملاحظہ کریں (برھان ج۲ص۲۲۱، بحار ج۵ص۹۳)

مسجد کوفہ کی فضیلت

21.....مفضل کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا میں قرآن میں دیکھتا ہوں حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ (آیت۴۰) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم پہنچا اور تنور نے جوش مارا تو آپؑ یہ بتائیں کہ وہ تنور کہاں تھا اس کی کیفیت کیا تھی جس میں پانی ابلا تھا فرمایا یہ وہی تنور ہے جس کی یہ صفت ہے میں نے عرض کیا کہ کیا یہ وہی تنور ہے جس سے پانی ابلا تھا تو فرمایا ہاں خدا کو بھی یہی منظور تھا کہ وہ قوم اپنی آنکھ سے عذاب کی علامت دیکھ لے پھر اللہ نے ان پر موسلا دھار

پانی برسایا اور زمین کے کل چشمے بھی جاری کر دیئے اور اس میں فرات کا پانی بھی شامل کر دیا پس ان سب کو تو اللہ نے ڈبو دیا اور حضرت نوحؑ کو ان کے ساتھیوں سمیت جو کشتی میں سوار تھے بچا لیا میں نے عرض کیا نوحؑ کو کشتی میں کتنے دن لگے تھی کہ پانی زمین میں جذب ہوگیا (زمین کی غار میں اور نیچے تہہ میں جاتے ہوئے) اور وہ کشتی سے برآمد ہوئے آپؑ نے فرمایا سات رات ودن تک حضرت نوحؑ نے سات دن تک بیت اللہ کا طواف کیا اس کے بعد کشتی کوہ جودی پر ٹھہری یہ اس دریائے فرات کا منبع ہے جو کوفہ کے پاس بہتا ہے میں نے عرض کیا کہ اس زمانہ میں کیا مسجد کوفہ تھی آپؑ نے فرمایا وہ خدا کے انبیاءؑ کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے جب رسولؐ اللہ صاحب معراج یہاں داخل ہوئے تو جبرائیلؑ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ آپؐ اپنے پدر بزرگوار حضرت آدمؑ کی مسجد میں اتریں کہ انبیاءؑ کا مصلّٰی ہے پس رسولؐ خدا اتر پڑے اور نماز پڑھی پھر آسمان پر تشریف لے گئے (برھان ج۲ص۲۲۱، بحار ج۵ص۹۲)

22.....حسن بن علی کہتے ہیں بعض اصحاب نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا حضرت نوحؑ کشتی بنانے میں مصروف تھے کہ اتنے میں ان کی زوجہ ان کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ تنور سے پانی آرہا ہے یہ سن کر حضرت نوحؑ اٹھے اور تیزی سے وہاں آئے اور اس پر ڈھکن رکھ دیا اور مہر لگا دی تو پانی ٹھہر گیا جب آپؑ کشتی سے فارغ ہوئے تو آپؑ نے وہ مہر توڑ دی اور ڈھکن اٹھا دیا تو پانی نکلنے لگا (برھان ج۲ص۲۲۲، بحار ج۵ص۹۳، صافی ج۱ص۷۸۷)

23.....ابوعبداللہ حذاؔ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا مسجد کوفہ اسی میں وہ تنور ہے جس سے پانی نکلا تھا اور حضرت نوحؑ نے یہاں رہ کر کشتی بنائی تھی اور یہی بابل کی ناف ہے اور انبیاءؑ کے جمع ہونے کی جگہ ہے (بحار ج۵ ص۹۳، برھان ج۲ص۲۲۲)

24.....سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنینؑ نے ایک حدیث میں بیان کیا کہ اس مسجد کوفہ کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اسی سے پانی جاری ہوا اور حضرت نوحؑ نے کشتی بنائی تھی اور اسی میں فَارَ التَّنُّوْرُ (آیت۴۰) ہے اور یہی حضرت نوحؑ کا گھر تھا اور مسجد تھی (بحار ج۵ص۹۳، برھان ج۲ص۲۲۲، صافی ج۱ص۷۸۹ اور زاویہ یمنی کی حدیث میں فَارَ التَّنُّوْرُ (آیت ۴۰) سے مراد مسجد کوفہ ہے (برھان ج۲ص۲۲۲)

www.shiabooks.pdf.com

تنور سے مراد

25.....اعمش نے مرفوع بیان کیا کہ حضرت علیؑ نے اس قول خدا کے متعلق حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ (آیت ۴۰) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم پہنچا اور تنور نے جوش مارا تو فرمایا خدا کی قسم اس تنور سے روٹیاں پکانے والا تنور مراد نہیں ہے پھر آپؑ نے اپنے ہاتھ سے سورج کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا اس سے سورج کا طلوع ہونا مراد ہے (برہان ج ۲ ص ۲۲۲، بحار ج ۵ ص ۹۳)

حضرت نوحؑ کی کشتی میں ہر قسم کا جوڑا سوار

26.....اسماعیل بن جابر جعفی کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا حضرت نوحؑ نے سو سال میں کشتی تیار کی پھر ان کو حکم ہوا کہ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ (آیت ۴۰) ہر جوڑے سے دو عدد کشتی میں اپنے ساتھ لے لیں ان آٹھ جوڑوں (حلال) میں سے جو حضرت آدمؑ اپنے ہمراہ جنت سے لاتے تھے تا کہ اولاد نوحؑ کشتی سے اترنے کے بعد زمین میں آرام کریں جیسا اولاد آدمؑ نے کیا اور بے شک زمین میں سب لوگ غرق ہو گئے مگر وہی باقی بچے جو کشتی میں سوار تھے تو حضرت نوحؑ نے ہر ایک جوڑے کو کشتی میں سوار کر لیا جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ (سورہ انعام آیت ۱۴۳) اللہ نے کھانے کیلئے آٹھ نر و مادہ (پیدا کئے) بھیڑ کی قسم میں سے دو اور بکری کی قسم میں سے دو اور اونٹ کی قسم میں سے دو اور گائے کی قسم میں سے دو ان میں سے آٹھ جوڑے تھے ان میں سے ایک قسم لوگ پالتے ہیں اور ایک قسم وحشی ہے جو پہاڑ پر رہتے ہیں اور ان کا شکار حلال ہے اسی طرح ایک جوڑا بکری کا اہلی ہے اور ایک وحشی ہے اور ایک جوڑا گائے کا اہلی اور ایک پہاڑی ہے اور ایک جوڑا اونٹ کا اہلی اور ایک بخاتی (خراسانی) ہے اور ایک عربی ہے اسی طرح پرندوں میں صحرائی اور خانگی ہوتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۲۲۲، صافی ج ۱ ص ۷۸۸، بحار ج ۵ ص ۹۳) (ہر ایک جوڑے کو کشتی میں سوار کیا یعنی ہر قسم میں سے تمام جانوروں کو سوار کیا)

27.....ابراہیم کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک نوحؑ نے کتے کو کشتی میں لیا اور لیکن ولد الزنا کو نہیں لیا (برہان ج ۲ ص ۲۲۲، بحار ج ۵ ص ۹۳)

28.....عبداللہ (عبیداللہ) حلبی کہتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس کی بنیاد ولد الزنا ہے اس کی گواہی قبول نہیں ہے اور نہ ہی لوگوں کو جماعت کرا سکتا ہے اور حضرت نوحؑ نے اپنی کشتی میں بھی ایسے کو سوار نہیں کیا اور بے شک کتے اور خنزیر کو کشتی میں سوار کیا (برہان ج ۲ ص ۲۲۲، بحار ج ۵ ص ۹۳)

کشتی میں قلیل سوار

29.....حمران کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ (آیت ۴۰) ان کے ساتھ ایمان لانے والے بہت کم لوگ تھے تو آپؑ نے فرمایا وہ صرف آٹھ تھے (برہان ج ۲ ص ۲۲۲، بحار ج ۵ ص ۹۳)

30.....محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے وَنَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ (آیت ۴۲) نوحؑ نے اپنے بیٹے کو آواز دی تو فرمایا بے شک لغت طے میں اس کا بیٹا نصب الالف سے ہے یعنی بیوی کا بیٹا ہے (برہان ج ۲ ص ۲۲۲)

31.....موسیٰ کہتے ہیں علاء بن سیابہ کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَنَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ (آیت ۴۲) حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کو آواز دی تو فرمایا ان کا بیٹا نہیں بے شک وہ ان کی بیوی کا بیٹا ہے اور وہ لغت طے میں کہا جاتا ہے اس کی زوجہ کا بیٹا ہے وہ اس کا بیٹا تو نوحؑ نے کہا رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ (آیت ۴۷) اے میرے رب بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گا (برہان ج ۲ ص ۲۲۲، بحار ج ۵ ص ۹۳، صافی ج ۱ ص ۷۹۱)

32.....زراہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے حضرت نوحؑ کے قول کے متعلق يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا (آیت ۴۲) اے بیٹے میرے ساتھ سوار ہو جاؤ فرمایا وہ ان کے بیٹے نہ تھے میں نے عرض کیا پھر نوحؑ نے ان کو بیٹا کیوں کہا تو فرمایا بے شک نوحؑ نے یہ کہا اور وہ نہیں جانتے تھے کہ اس کے علاوہ کس نام سے پکاریں (برہان ج ۲ ص ۲۲۲، بحار ج ۵ ص ۹۳، صافی ج ۱ ص ۷۹۱)

www.shiabooks.com

زمین کا پانی جذب کرنا

33.....ابراہیم بن علاء نے ایک آدمی سے نقل کیا ہے کہ امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک اللہ فرماتا ہے یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَآئَکِ وَیَاسَمَآءُ اَقْلِعِیْ (آیت ۴۴) اے زمین تو اپنا پانی جذب کرلے اور اے آسمان تو اپنا پانی روک لے تو زمین سے کہا کہ اے زمین تو اپنا پانی جذب کرلے تو زمین نے ان پانیوں کو جو چشموں اور نہروں سے نکلے تھے جذب کرلیا آسمان کا پانی زمین کے اوپر رہ گیا تو اللہ نے ان پانیوں کو دنیا کے گرد دریاؤں کی شکل میں رواں کردیا (برھان ج ۲ ص ۲۲۲، بحار ج ۵ ص ۳۹)

34.....عبدالرحمٰن بن حجاج کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق پوچھا یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَآئَکِ (آیت ۴۴) اے زمین تو اپنا پانی جذب کرلے تو فرمایا وہ ہندی زبان ہے کہ جذب کرلے اور عباد کی ایک روایت میں ہے یَا اَرْضُ ابْلَغِیْ مَآئَکَ (آیت ۴۴) اے زمین تو پانی جذب کرلے یہ حبشی زبان کا لفظ ہے (بحار ج ۵ ص ۳۹، برھان ج ۲ ص ۲۲۲، صافی ج ۱ ص ۷۹۱)

35.....حسن بن صالح کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا میں نے اپنے والد ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا کہ آپؑ نے عطاء سے فرمایا کشتی کا طول ایک ہزار دو سو ہاتھ تھا اور اس کی چوڑائی آٹھ سو ہاتھ تھی اور آسمان کی طرف طول اسی ہاتھ تھا پھر کشتی نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور صفاء و مروہ کے درمیان ساتھ دفعہ طواف کیا پھر جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی (یہ بھی کہا گیا کہ کشتی نے سات رات و دن میں طواف کئے) (برھان ج ۲ ص ۲۲۲، بحار ج ۵ ص ۹۰، صافی ج ۱ ص ۷۸۹)

36.....مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری اور وہ وہی فرات کا کنارہ ہے (بحار ج ۵ ص ۹۳، برھان ج ۲ ص ۲۲۲)

اللہ کی وحی سے کشتی ٹھہرنے کا مقام

37.....ابوبصیر کہتے ہیں (بعض روایت میں ابن ابونصر نے کہا) ابوالحسن امام علی رضاؑ نے فرمایا (یا ابونصر) اور ابوبصیر کی روایت میں ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا اے ابومحمد بے شک اللہ نے پہاڑوں کو وحی کی اور جب حضرت نوحؑ کی کشتی

طوفان میں چلی کہ میں اپنے بندے نوحؑ کی کشتی کو تم میں سے کسی پہاڑ میں ٹھہرانا چاہتا ہوں یہ سن کر تمام پہاڑوں نے اپنے سر بلند کئے لیکن جودی پہاڑ جو موصل میں ہے اس نے سر بلند نہ کیا اور عجز و انکساری و تواضع سے کام لیا اور کہا کہ میرا وہ رتبہ کہاں ہے کہ حضرت نوحؑ کی کشتی مجھ پر آکر ٹھہرے خدا نے اس کی تواضع کو پسند کیا اور کشتی کو مامور کیا کہ وہ اسی پر ٹھہرے لہٰذا جب کشتی کوہ جودی سے ٹکرائی اور متزلزل ہوئی اور اہل کشتی کو اس کے ٹوٹ جانے اور اپنے ڈوب جانے کا خطرہ ہوا تو حضرت نوحؑ نے ایک جھروکے سے جو کشتی میں تھا اپنا سر باہر نکالا اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور کہا یَارَاتِّقِیْ یَارَاتِّقِیْ (یَارَبِّ قَنِیْ یَارَبِّ قَنِیْ) (یَارَاتِّ قَنِیْ یَارَاتِّ قَنِیْ) خدایا کشتی کو قرار ہو خدایا کشتی کو قرار ہو میں نے عرض کیا میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں اس کلام کا مطلب کیا ہے تو فرمایا اے اللہ تو ہماری اصلاح فرما (یہ سریانی زبان کا لفظ ہے) یہ بھی ہے کہا یَا مَارِیْ اتْقَنْ یہی ٹھہرنے کی جگہ ہے (بحار ج ۵ ص ۹۳، برھان ج ۲ ص ۲۲۳، صافی ج ۱ ص ۷۹۳)

38.....ابوبصیر کہتے ہیں ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا جب نوحؑ کشتی میں بیٹھے اور وہ حکم خدا سے چل پڑی تو کہا مَاشَآءَ اللّٰہُ اور کشتی نوحؑ اپنے راستہ پر رواں ہوگئی تو اللہ نے پہاڑوں کی طرف وحی کی کہ میں نوحؑ کی کشتی کو تم میں سے کسی ایک پر ٹھہراؤں گا تو پہاڑوں نے اپنے سر اٹھائے لیکن جودی نے نہ اٹھایا اور وہ پہاڑ موصل میں ہے جب کشتی اس پہاڑ سے ٹکرا کر متزلزل ہوئی تو نوحؑ نے کہا یَارَبِّ اَتْقِنْ پروردگارا احسان فرما (یَامَارِیَ یَاتْقَنْ) اور وہ عربی میں رَبِّ اَصْلِحْ اے رب اصلاح فرما ہے (بحار ج ۵ ص ۹۳، برھان ج ۲ ص ۲۲۳)

39.....کثیر نوا کی روایت ہے کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب نوحؑ کی کشتی جودی کے بھنور میں پڑھی اور ان کو ڈوبنے کا خوف ہوا تو حضرت نوحؑ نے اپنا سر ایک جھروکے سے باہر نکالا اور اپنے ہاتھ کی انگلیاں کھول کر اپنے ہاتھ کو بلند کیا اور اس طرح کہا رحمان اے رب (یا رحمان احسان فرما) اِتْقَنْ احسان فرما اور اس کی تاویل یہ ہے رَبِّ اَحْسِنْ اے رب احسان فرما (برھان ج ۲ ص ۲۲۳، بحار ج ۵ ص ۹۴)

40.....عبدالحمید بن ابودیلم کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب نوحؑ کشتی میں سوار ہوئے تو قِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (آیت ۴۴) کہہ دیا گیا ظالم لوگوں کے لئے دوری ہے (برھان ج ۲ ص ۲۲۳، بحار ج ۵ ص ۹۴)

www.sabookspdf.com

41.....حسن بن علی وشاء کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نوحؑ کے قول کو بیان فرماتا ہے اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ (آیت ۴۶) بے شک وہ تمہارے اہل میں سے نہیں ہے کہ بے شک ان کا بیٹا ان کا مخالف تھا اور جنہوں نے نوحؑ کا اتباع کیا ان کو اہل میں شامل کر دیا گیا اور سوال کیا گیا کہ کیسے یہ آیت پڑھتے ہیں جو نوحؑ کے متعلق ہے تو کہا کہ لوگ پڑھ کر بیان کرتے ہیں کہ اس کی وجہیں ہیں اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ (آیت ۴۶) اس کا عمل غیر صالح ہے اور کچھ پڑھتے ہیں اِنَّهٗ عَمِلٌ غَيْرَ صَالِحٍ (آیت ۴۶) تو آپؑ نے فرمایا یہ جھوٹ کہتے ہیں وہ نوحؑ کے بیٹے تھے اور لیکن جب اس نے اللہ کے نبی کی دین میں مخالفت کی تو اسے اہل سے نکال دیا (برہان ج ۲ ص ۲۲۴، صافی ج ۱ ص ۷۹۸)

42.....ابو معمر سعدی کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ نے اس قول خدا کے متعلق اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (آیت ۵۶) بے شک میرا رب سیدھے راستہ پر ہے فرمایا کہ اللہ کے سیدھے راستے پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ حق ہے کہ اللہ احسان کا بدلہ احسان سے اور برائی کا بدلہ برائی سے ہی دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور معاف کرنے والا پاک اور بلند ہے (برہان ج ۲ ص ۲۲۴، صافی ج ۱ ص ۷۹۸)

اخوان سے مراد

43.....مفضل بن عمر کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک علی بن حسینؑ زین العابدینؑ ایک دفعہ مسجد الحرام میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص جو کوفہ کے رہنے والوں میں سے تھا اس نے کہا حضرت علیؑ نے فرمایا بے شک وہ ہمارے بھائی ہیں حالانکہ وہ آپؑ سے باغی تھے تو علی بن حسینؑ زین العابدینؑ نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندے کتاب اللہ میں پڑھو وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا (آیت ۵۰) اور قوم عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا اور اللہ نے قوم عاد کو ہلاک کر دیا اور ہودؑ کو نجات دے دی وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا (آیت ۶۰) اور قوم ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا پس ہم نے قوم ثمود کو ہلاک کیا اور صالحؑ کو نجات دے دی (اخوان بھائی سے مراد یہ ہے کہ ان کے قبیلے کے حوالے سے بھائی ہیں دین میں ان کے بھائی نہیں) (برہان ج ۲ ص ۲۲۴)

حضرت ابراہیمؑ کو فرزند کی بشارت

44.....ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ بے شک جب اللہ نے قوم لوطؑ پر عذاب بھیجنے کا ارادہ کیا اور حضرت ابراہیمؑ کی طرف ملائکہ کو روانہ کیا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کو قوم لوطؑ پر عذاب نازل ہونے سے پہلے ان کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیں اور پھر وہاں سے واپس ہو کر قوم لوطؑ کو ہلاک کر دیں تو اللہ نے رسول (فرشتے) ابراہیمؑ کی طرف بھیجے کہ وہ ان کو اسماعیلؑ کی بشارت دینے رات کے وقت ان کے حجرے میں داخل ہو گئے تو ابراہیمؑ ان کو دیکھ کر گھبرا گئے اور جب (فرشتوں نے) دیکھا کہ آپؑ خوف کر رہے ہیں فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ○ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ (سورہ حجر آیت ۵۲، ۵۳) انہوں نے کہا آپؑ پر سلام ہو جواب میں آپؑ نے بھی سلام کیا اور فرمایا ہم آپؑ سے گھبرائے ہوئے ہیں تو انہوں نے کہا آپؑ نہ گھبرائیں ہم آپؑ کو غلام علیم بیٹے کی بشارت دیتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا غلام علیم سے مراد حضرت اسماعیلؑ بن حاجرہ ہیں ابراہیمؑ نے ان رسول (فرشتوں) سے کہا اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ (سورہ حجر آیت ۵۴) کیا تم اس بڑھاپے میں مجھے اولاد کی بشارت دیتے ہو تم مجھے کیسی بشارت دے رہے ہو قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ (سورہ حجر آیت ۵۵) انہوں نے کہا ہم نے تمہیں ٹھیک بشارت دی ہے تم مایوس نہ ہو جاؤ جب یہ رسول (فرشتے) حضرت ابراہیمؑ کو بشارت دے چکے تو قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ (سورہ حجر آیت ۵۸) ابراہیمؑ نے کہا آپ کس کام کے لئے آئے ہوئے ہیں تو فرشتوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں قَوْمَ لُوْطٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ قوم لوط وہ ایسی قوم ہے جو فاسق ہیں ان کے لئے ہی عالمین کی طرف سے عذاب ہے ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ نے ان سے کہا اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ (سورہ عنکبوت آیت ۳۲) ان میں لوطؑ بھی تو رہتے ہیں تو انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں کہ وہ ان میں رہتے ہیں صرف لوطؑ اور اس کے اہل اس سے نجات یافتہ ہیں لیکن ان کی بیوی ان کے ساتھ شامل نہیں جس کے لئے ہم نے یہ عذاب مقرر کر دیا ہے کہ وہ

www.sibtain.com

پیچھے رہنے والوں میں سے ہوگی ان پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا پھر یہ بھیجے ہوئے رسول (فرشتے) ابراہیمؑ کی طرف آئے اور ان کو اسحاقؑ کی بشارت دی اور قوم لوطؑ کے ہلاک ہونے کی اطلاع دی جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ (آیت ۶۹) اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر گئے اور کہا تم پر سلام ہو ابراہیمؑ نے ان پر سلام کیا تھوڑی دیر کے بعد ابراہیمؑ ان کی مہمان نوازی کے لئے یعنی بھنا ہوا بچھڑا لے کر آئے تو فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ (آیت ۷۰) جب (ابراہیمؑ) نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے تو انہوں نے اسے حیرت زدہ سمجھا اور ان سے خوف محسوس کیا تو انہوں نے کہا آپؑ نہ ڈریں ہمیں قوم لوطؑ کی طرف بھیجا گیا ہے وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ (آیت ۷۱) (ابراہیمؑ) کی بیوی نزدیک کھڑی تھی ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ بے شک سارہ نزدیک ہی کھڑی تھی تو ان کو اسحاقؑ کی خوشخبری سنائی وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ (آیت ۷۱) اور ہم نے ان کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی بشارت دی تو وہ ہنس پڑیں یعنی یہ قول تو بڑی عجیب بات ہے (بحار ج۵ ص۱۵۸، برہان ج۲ ص۲۲۸)

حضرت ابراہیمؑ کو قوم لوط کے عذاب کی اطلاع

45.....اور روایت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ میں ہے کہ وہ ہنس دیں تو آپؑ نے فرمایا یعنی انہوں نے اس قول پر بڑی حیرت کی قَالَتْ يٰوَيْلَتٰى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ (آیت ۷۲) وہ کہنے لگی مجھ پر ویل کیا میں بچہ جنوں گی جبکہ میں عجوز ہوں اور یہ میرے شوہر ہیں جو کہ بوڑھے ہیں اِلٰى قَوْلِهٖ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (آیت ۷۳) بے شک وہ قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے جب ابراہیمؑ کو (فرشتے) اسحاقؑ کی بشارت دے چکے اور ان سے خوف دور ہو گیا تو وہ کہنے لگے کہ اے اللہ تو قوم لوطؑ سے اپنا عذاب دور کر دے ان سے یہ بلا ہٹا دے تو اللہ نے فرمایا اے ابراہیمؑ اب اس بات کو چھوڑ دو اب تیرے رب کا حکم ہو چکا ہے اور اب ان پر وہ عذاب آنے والا ہے طلوع

شمس کے بعد ان پر عذاب آئے گا وہ دن ان کے لئے محتوم غیر مردود ہے (بحار ج۵ ص۱۵۸، برہان ج۲ ص۲۲۹)

46.....ابو یزید حمار کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اللہ نے چار فرشتے قوم لوطؑ کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجے جبرائیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و کروبیلؑ وہ عمامے باندھ کر حضرت ابراہیمؑ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ابراہیمؑ پر سلام کیا آپؑ نے ان کو نہ پہچانا آپؑ نے ان کی نورانی صورتیں دیکھ کر فرمایا ان کی ضیافت کسی اور کو نہیں کرنی بلکہ میں خود اپنے ہاتھوں سے ہی کروں گا اور حضرت ابراہیمؑ بڑے سخی اور مہمان نواز تھے آپؑ نے ان کے لئے ایک بچھڑا ذبح کیا اور اسے بھون کر ان کے پاس لے آئے اور ان کے درمیان رکھ دیا لیکن رَاٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً (آیت ۷۰) جب (ابراہیمؑ) نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے تو انہوں نے اسے حیرت زدہ سمجھا اور ان سے خوف محسوس کیا جب جبرائیلؑ نے یہ دیکھا تو اپنے سر سے عمامہ اتار دیا تو حضرت ابراہیمؑ نے انہیں پہچان لیا تو ان سے کہا کہ تم وہی ہو تو جبرائیلؑ نے کہا ہاں اتنے میں آپؑ کی زوجہ سارہ وہاں سے گزری تو جبرائیلؑ نے فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ (آیت ۷۱) ان کو اسحاقؑ کی بشارت دی اور اسحاقؑ کے بعد یعقوبؑ کی بشارت دی کہا تعجب نہ کرو اللہ نے یہی حکم کتاب میں تحریر کیا ہے ابراہیمؑ نے کہا آپ نے یہاں تک آنا تھا تو کہا ہم قوم لوطؑ کو ہلاک کرنے کے لئے آئے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے ان سے کہا اگر ان میں سو ایمان دار ہوں گے تو ان کو ہلاک کرو گے تو جبرائیلؑ نے کہا نہیں پھر کہا اگر پچاس ایمان دار ہوں گے تو فرمایا نہیں پھر کہا اگر تیس ایمان دار ہوں تو فرمایا نہیں کہا اگر بیس ایمان دار ہوں تو فرمایا نہیں ابراہیمؑ نے کہا اگر دس ایمان دار ہوں تو جبرائیلؑ نے کہا نہیں ابراہیمؑ نے کہا اگر پانچ ہوں تو جبرائیلؑ نے کہا نہیں ابراہیمؑ نے کہا اگر ایک ہو تو جبرائیلؑ نے کہا نہیں تو ابراہیمؑ نے کہا ان میں لوطؑ موجود ہے قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ (سورہ عنکبوت آیت ۳۲) تو انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں کہ وہ ان میں موجود ہیں لوطؑ اور اس کے اہل نجات یافتہ ہیں ان کی بیوی اس میں شامل نہیں وہ پیچھے رہنے والوں سے ہوگی پھر ایسا ہی ہوا اور امام حسنؑ بن علیؑ نے فرمایا وہ اس قول کا علم نہیں رکھتے تھے مگر ان کو بچانے کی فکر میں تھے خدا فرماتا ہے يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ (آیت ۷۴) وہ قوم لوطؑ سے متعلق جھگڑا کرنے لگے (ایک حدیث میں امام حسنؑ بن علیؑ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ کی غرض یہ تھی کہ اس قوم میں حضرت لوطؑ رہتے ہیں ان کی شفاعت ہو اور وہ

www.shiabookspdf.com

اس عذاب سے محفوظ رہے جب ملائکہ نے کہا وہ نجات یافتہ ہے پھر سوال نہ کیا (بحار ج۵ ص۱۵۷، برھان ج۲ ص۲۲۹)

اللہ کا حضرت ابراہیمؑ کو خلیل بنانا

47.....عبداللہ ابن ھلال کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اسی کی مثل بیان کیا ہے کہ اس میں یہ زیادہ ہے کہ جب ابراہیمؑ نے ان کو کھانے کے لئے کہا تو جبرائیلؑ نے کہا میں اس وقت تک نہ کھاؤں گا جب تک اس کی قیمت نہ بتائیں گے تو (ابراہیمؑ) نے کہا شروع کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا اور ختم کرنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا ہے اس کے بعد جبرائیلؑ اپنے اصحاب فرشتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ چار رئیس فرشتے تھے ان سے فرمایا حق تو یہ ہے کہ اللہ ان کو اپنا خلیل قرار دے (بحار ج۵ ص۱۵۸، برھان ج۲ ص۲۲۹، صافی ج۱ ص۸۰۱)

48.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ (آیت ۶۹) ایک موٹے تازے بچھڑے کا کباب لے آئے تو فرمایا یعنی بھنا ہوا اور پکا ہوا بچھڑا مراد ہے (بحار ج۵ ص۱۵۸، برھان ج۲ ص۲۲۹، صافی ج۱ ص۸۰۱)

49.....فضل بن ابی قرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا اللہ نے ابراہیمؑ کی طرف وحی بھیجی ہے کہ بے شک عنقریب تجھے بیٹا دیا جائے گا آپؑ نے یہ سارہ سے بیان کیا تو اس نے کہا ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ (آیت ۷۲) میرے ہاں لڑکا ہوگا جبکہ میں بانجھ ہوں تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ عنقریب بیٹا ہوگا اور ان کی اولاد چار سو سال عذاب میں رہے گی پھر فرمایا کہ جب بنی اسرائیلؑ پر عذاب سخت ہوا تو انہوں نے بہت گریہ وزاری کی اور یہ چالیس دن تک رہی تو اللہ نے حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کو وحی کی کہ بے شک ہم نے فرعون کے ظلم سے ان کو نجات دی اور ان چار سو سالوں سے ایک سو ستر سال کم کر دیئے پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا پھر یہ اسی طرح گریہ کریں تو جیسا کہ ان کا عمل ہے تو اللہ امام کا ظہور فرمائے گا ورنہ جو وقت مقرر ہے اس پر ظہور ضرور ہوگا (برھان ج۲ ص۲۲۹، صافی ج۱ ص۸۰۲)

سلام کرنے کا طریقہ

50.....ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا بے شک حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ نے ایک دفعہ لوگوں کو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا انہوں نے جواب دیا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ وَرِضْوَانُهٗ اور تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں اور مغفرت ہو اور اللہ راضی ہو تو امیر المؤمنینؑ نے ان سے کہا کہ اس سے زیادہ نہ کہا کرو فرشتوں نے انبیاء سے کہا اور ہمارے باپ ابراہیمؑ سے کہا کہ بے شک تم اتنا ہی کہا کرو رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (آیت ۷۳) اللہ کی رحمتیں اور برکات تم پر ہوں اے اہل بیتؑ بے شک وہ حمید (قابل تعریف) اور بڑی شان والا ہے اور حسن بن محمد کی روایت بھی اسی طرح ہے اس میں یہ بھی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جو ملائکہ نے ہمارے باپ ابراہیمؑ سے کہا یہی تھا (برھان ج۲ ص۲۲۹، بحار ج۱۵ (ج۴) ص۲۴۶)

51.....عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ (آیت ۷۵) بے شک ابراہیمؑ بڑے بردبار اور آہ کرنے والے تھے تو فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ بہت دعا کرنے والے تھے (برھان ج۲ ص۲۳۰، بحار ج۵ ص۱۱۳، صافی ج۱ ص۸۰۲) زرارہ و حمران و محمد بن مسلم نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے بھی یہی روایت کی ہے

52.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ دونوں امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک ابراہیمؑ يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ (آیت ۷۴) قوم لوطؑ کے متعلق فرشتوں سے جھگڑا کرنے لگے اور فرمایا ان میں حضرت لوطؑ رہتے ہیں تو فرشتوں نے کہا ہاں ہم جانتے ہیں کہ وہ ان میں رہتے ہیں ابراہیمؑ نے اس پر مزید اصرار کیا تو جبرائیلؑ نے کہا يَا اِبْرَاهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ (آیت ۷۶) اے ابراہیمؑ اس سے دستبردار ہو جاؤ اس بارے میں تمہارے پروردگار کا قطعی حکم آچکا ہے اور ان پر وہ عذاب آنے والا ہے جو رد نہ ہوگا (برھان ج۲ ص۲۳۰، بحار ج۵ ص۱۱۳)

www.shiabookspdf.com

53.....ابوزید حمار کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے چار فرشتے قوم لوطؑ کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجے جبرائیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و کروبیلؑ تو انہوں نے لوطؑ سے کہا جس وقت وہ قریہ کے نزدیک کے علاقے میں زراعت کے کام میں مشغول تھے تو ملائکہ نے آپؑ کو سلام کیا اس وقت وہ اپنے سروں پر عمامہ رکھے ہوئے تھے حضرت لوطؑ نے جب ان کی پاکیزہ صورت کو مشاہدہ کیا اور دیکھا کہ سفید لباس پہنے ہوئے ہیں اور سفید عمامے باندھے ہوئے ہیں تو ان فرشتوں سے کہا کہ کیا آپؑ ہمارے پاس قیام کریں گے تو انہوں نے کہا ہاں تو حضرت لوطؑ ان کے آگے چلے اور وہ ان کے پیچھے چلنے لگے لیکن راستے میں حضرت لوطؑ کو خیال آیا کہ میری قوم بری ہے تو وہ دل میں پشیمان ہوئے کہ میں ان کو اپنی قوم کے پاس لئے جاتا ہوں میں نے ان کے متعلق اچھا نہیں کیا کیونکہ میں اپنی قوم سے واقف ہوں پھر ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا کہ تم اس گروہ کی طرف جا رہے ہو جو بدترین خلق خدا ہے جبرائیلؑ نے ساتھ والے فرشتے سے کہا جلدی نہ کرنا (جبرائیلؑ سے اللہ نے فرمایا تھا کہ جلدی نہ کرنا) جب تک لوطؑ اس پر تین دفعہ گواہی نہ دے دیں تو جبرائیلؑ نے کہا ایک دفعہ گواہی ہوگئی پھر تھوڑی دیر کے بعد چلتے چلتے حضرت لوطؑ نے ان فرشتوں سے متوجہ ہو کر کہا کہ تم خدا کی بدترین مخلوق کی طرف جا رہے ہو تو جبرائیلؑ نے کہا کہ یہ دوسری گواہی ہے پھر چلتے ہوئے جب یہ لوگ شہر کے دروازے پر پہنچے تو حضرت لوطؑ نے کہا کہ تم بدترین مخلوق خدا کی طرف جا رہے ہو تو جبرائیلؑ نے کہا کہ یہ تیسری گواہی ہے پھر وہ شہر میں داخل ہوئے اور پھر حضرت لوطؑ کے گھر میں داخل ہوئے تو لوطؑ کی بیوی نے ان کی خوبصورت صورتیں دیکھیں تو اس نے بام پر جا کر تالی بجائی تو قوم نے اس کی آواز نہ سنی تو اس نے بالا خانہ پر دھواں کر دیا لوگوں نے دیکھا تو وہ لوطؑ کے گھر کی طرف دوڑے آئے یہاں تک کہ وہ دروازے پر جمع ہوگئے تو لوطؑ کی بیوی ان کے پاس آئی اور کہا کہ کچھ لوگ لوطؑ کے پاس آئے ہیں جن سے زیادہ خوبصورت میں نے نہیں دیکھے ان لوگوں نے مکان میں داخل ہونے کی کوشش کی تو حضرت لوطؑ ان کو روکنے کے لئے کھڑے ہوئے اور کہا یَاقَوْمِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ (آیت ۷۸) اے میری قوم خدا سے ڈرو اور مہمانوں کے متعلق مجھے رسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی باشعور آدمی موجود نہیں ہے اور فرمایا هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ (آیت ۷۸) اس طرح سے (تمہاری بیویاں) میری بیٹیاں ہیں وہ تمہارے لئے پاکیزہ تر ہیں اور یہ تمہارے لئے حلال ہیں قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ (آیت

۷۹) انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں ہمارا تمہاری بیٹیوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے ہم جو چاہتے ہیں تم جانتے ہو لوطؑ نے کہا لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ (آیت ۸۰) اے کاش آج میرے پاس تمہارے مقابلے کے لئے قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا جبرائیلؑ نے کہا اگر آپؑ کو معلوم ہوتا کہ آپؑ کے ساتھ کون سی قوت ہے آخر کار لوگوں نے دروازہ توڑا اور اندر داخل ہوگئے تو جبرائیلؑ نے لوطؑ سے کہا ان کو اندر آنے دو وہ داخل ہوگئے تو جبرائیلؑ نے اپنی انگلی سے ان کی طرف اشارہ کیا تو وہ سب کے سب اندھے ہوگئے اور اس بارے خدا فرماتا ہے فَطَمَسْنَآ اَعْیُنَهُمْ پس وہ آنکھوں سے اندھے ہوگئے پھر ندا دی ان کو جلدی ہلاک کرو جبرائیلؑ نے کہا اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ (آیت ۸۱) بے شک ہم تیرے رب کے رسول ہیں یہ لوگ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے رات کے اندر ہی اپنے خاندان کو لے کر نکل جاؤ کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے تو ان سے جبرائیلؑ نے کہا ہم ان کو ہلاک کرنے کے لئے آئے ہیں تو لوطؑ نے کہا اے جبرائیلؑ جلدی کرو فَقَالَ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ (آیت ۸۱) انہوں نے کہا ان کی ہلاکت کا وعدہ صبح کا ہے اور کیا صبح قریب نہیں ہے اور اسی کا ہمیں حکم ہے تم اپنی لڑکیوں کو لے کر چلے جاؤ اور اپنی بیوی کو چھوڑ دو پھر ان کو قتل کیا یعنی اس شہر کو جبرائیلؑ نے اپنے پروں پر اٹھایا سات زمینوں کے ساتھ اور بلند کیا یہاں تک کہ اہل آسمان نے ان کی آواز سنی ان کے کتوں اور اور مرغوں کی آذانوں کی آواز سنی پھر صبح کے وقت اس زمین کو الٹ دیا اس پر بھی اللہ کا غضب نہ رکا اللہ نے ان پر پتھروں سے بارش کی اور ان کو بجیل کی طرح برباد کر دیا (بحار ج۵ ص۱۵۷، برہان ج۲ ص۲۳۰)

54.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک جبرائیلؑ لوطؑ کے پاس آئے تا کہ ان کی قوم کو ہلاک کر دیں جب وہ داخل ہوئے تو وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ (آیت ۷۸) تو اس قوم کے لوگ ان کی طرف دوڑے ہوئے آئے تو وہ لوگ دروازہ پر آ کر جمع ہوگئے اور مزاحم ہوئے تو ان سے کہا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ (آیت ۷۸) پس اللہ سے ڈرو اور مجھے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو اور کہا تم اس کام سے رک جاؤ جو عالمین میں کسی نے نہیں کیا پھر ان سے کہا کہ یہ ہماری بنات ہیں ان سے نکاح کر لو تو انہوں نے کہا مَا لَنَا فِیْ بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ

www.sirat-e-mustaqeem.net

وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَانُرِيْدُ (آیت ۷۹) آپؑ کی بیٹیوں سے ہمیں کوئی غرض نہیں اور جو ہم چاہتے ہیں اس سے بھی تم خوب واقف ہو تو کہا فَمَا مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ (آیت ۷۸) تم میں کوئی بھی بھلا مانس نہیں ہے پھر کہا لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ (آیت ۸۰) اے کاش کہ تم سے بچنے کی مجھ میں قوت ہوتی یا میں کسی زبردست پناہ میں جا کر بیٹھ جاتا تو جبرائیلؑ نے کہا اس طرف دیکھو اور کہا اگر تجھے معلوم ہوتا کہ تمہارے ساتھ کون سی قوت ہے پھر دعا کی اور وہ آگے اور انہوں نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئے اور جبرائیلؑ نے اشارہ کیا اور اپنے پروں کو ان کی آنکھوں پر مارا تو سب کے سب اندھے ہو گئے پھر جبرائیلؑ نے لوطؑ سے کہا ان پر عذاب کے نازل ہونے کا وقت صبح کا ہے کوئی بھی آل لوطؑ کے سوا کوئی باقی نہیں بچے گا پس جب جبرائیلؑ نے کہا اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ (آیت ۸۱) بے شک ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں تو ان سے لوطؑ نے کہا اے جبرائیلؑ جلدی فرمایا ہاں پھر فرمایا اے جبرائیلؑ جلدی کرو تو جبرائیلؑ نے کہا اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ (آیت ۸۱) ان کے وعدے کا وقت صبح کا ہے کیا صبح کا وقت قریب نہیں ہے پھر جبرائیلؑ نے لوطؑ سے کہا اے لوطؑ تم یہاں سے نکل جاؤ اور اپنی اولاد کو بھی لے کر نکل جاؤ اور اس سے فلاں موضع تک نکل جاؤ مڑ کر نہ دیکھنا لوطؑ نے کہا اے جبرائیلؑ بے شک میرے یہ گدھے کمزور ہیں کہا سامان اٹھاؤ اور یہاں سے نکل جاؤ یہاں تک کہ سحر کا وقت ہو گیا اور ان پر جبرائیلؑ نازل ہوئے اور اپنے دونوں پروں پر شہر کو اٹھایا یہاں تک کہ اسے بلندی پر لے جا کر شہر کے مرکز میں گرا دیا اور جبرائیلؑ نے ان پر حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ (آیت ۸۲) پتھر کھرنچے ہوئے برسائے اور لوطؑ کی عورت نے یہ آواز سنی اور اسی سے ہلاک ہو گئی کہا هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ (آیت ۷۸) یہ میری بیٹیاں موجود ہیں وہ تمہارے لئے پاک ہیں تو ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ان سے یہ کہا کہ ان سے تزویج کر لو (بحار ج ۵ ص ۱۵۶، ۱۵۸، صافی ج ۱ ص ۸۰۳، برھان ج ۲ ص ۲۳۰)

55..... صالح بن سعد کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ (آیت ۸۰) کاش تم سے بچنے کی مجھے قوت ہوتی یا میں کسی زبردست پناہ میں جا کر بیٹھ جاتا فرمایا اس سے مراد قوت قائم آل محمدؐ ہے اور رکن شدید سے مراد آپؑ کے تین سو تیرہ اصحاب ہیں (برھان ج ۲ ص ۲۳۰،

اثبات الھداہ ج ۷ ص ۱۰۰، بحار ج ۵ ص ۱۵۸) یہ اس معنی میں بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے قائمؑ آل محمدؐ کی قوت کی طرح کی خواہش کی ہو کہ ان کے ساتھ قائمؑ کے اصحاب کے برابر اصحاب ہوتے جو اس امت کے مصداق ہیں اور قائمؑ اور ان کے اصحاب کے برابر بھی ان کے پاس نہ تھے کہ جو زمانہ قائمؑ میں ہوں گے جو ان کے اصحاب حاضر ہوں گے جبکہ اتنے بھی نہ تھے اور ان کے حصول کی تمنا کی تھی)

56..... حسین بن علی بن یقطین کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسنؑ سے سوال کیا کہ اس کے متعلق کہ ایک شخص عورت کی پچھلی طرف سے سوار ہوتا ہے فرمایا وہ حلال ہے اللہ کی کتاب میں آیت قول لوطؑ کے بارے میں ہے هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ (آیت ۷۸) یہ میری بیٹیاں تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں اور بے شک تم اسے جانتے ہو کہ یہ عمل فروج کی طرح نہیں ہے یعنی فروج حلال ہیں اس لئے تم ان سے شادی کر لو یہ سب میری بیٹیوں کی مثل ہیں (بحار ج ۲۱ ص ۹۸، برھان ج ۲ ص ۲۳۰)

قوم لوطؑ کی ہلاکت اور عبرت کا گھر

57..... ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے ایک دفعہ جبرائیلؑ سے کہا کہ قوم لوطؑ کی ہلاکت کس وجہ سے ہوئی تھی تو جبرائیلؑ نے کہا اے محمدؐ لوطؑ کی قوم ایک ایسے شہر میں رہتی تھی جو پائخانہ کرنے کے بعد طہارت کا خیال نہیں کرتی تھی اور غسل جنابت بھی نہیں کرتی تھی اور وہ لوگ بہت زیادہ بخل کرتے تھے اور کھانا دینے میں کنجوس تھے اور حضرت لوطؑ ان میں تیس سال رہے وہ ان کے پاس باہر سے آئے تھے یہاں کے رہنے والے نہ تھے نہ ان کا خاندان یہاں کا تھا اور نہ کوئی رشتہ دار وہ ان کو خدا کی طرف بلاتے تھے اور اس پر ایمان لانے کی ترغیب دیتے تھے اور فواحش سے روکتے تھے لیکن ان لوگوں نے آپؑ کی نصیحتوں کو قبول نہ کیا اور انہوں نے آپؑ کی اطاعت نہ کی اس لئے جب خدا نے چاہا کہ ان پر عذاب نازل کرے تو ان کی طرف چند رسول (فرشتے) بھیجے جو ان کو ڈرائیں اور پھر ان کا اس کے بعد کوئی عذر باقی نہ رہے ان میں غذا اور سامان زندگی کا جب بہت اضافہ ہو گیا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ مؤمنوں میں سے جو ان کے شہر میں ہوں ان کو شہر سے باہر کر دیں لیکن وہاں مسلمانوں کے ایک گھر کے علاوہ کوئی گھر نہ تھا ان لوگوں کو شہر سے علیحدہ کر دیا اور لوطؑ سے کہا کہ تم رات کو ہی اپنے اہل کو لے کر یہاں سے نکل جاؤ (اس قریہ کا نام لیلہ بھی کہا گیا ہے) اور پیچھے مڑ کر کوئی نہ دیکھے

www.shiabooks.pdf.com

اور جہاں کا حکم دیا ہے وہاں چلے جاؤ جب آدھی رات گزری تو لوطؑ اپنی بیٹیوں کو لے کر روانہ ہو گئے ان کی بیوی واپس اپنی قوم کی طرف دوڑی ہوئی آئی کہ ان کو لوطؑ کے چلے جانے کی خبر کر دے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو لے کر یہاں سے جا رہا ہے جب صبح ہوئی تو عرش الٰہی سے مجھے یہ آواز آئی کہ اے جبرائیلؑ لوطؑ کی قوم کے بارے میں خدا کا قول عذاب پکا ہے جو آج کا ہی ہے تم اس قوم لوطؑ کی طرف اتر جاؤ اور زمین کے ساتوں طبق کھود دو اور آسمان کی طرف لاؤ اور انتظار کرو یہاں تک کہ خدائے جبار کا حکم تمہیں اس کے الٹ دینے کا پہنچے اور حضرت لوطؑ کے گھر کی ایک کھلی نشانی باقی چھوڑ دو تا کہ ہر اس شخص کے لئے عبرت ہو جو ادھر سے گزرے میں اس گروہ کی طرف گیا اور پنے داہنے پر کو اس شہر کے مشرق کی طرف مارا اور بائیں پر کو اس کے مغرب کی طرف مارا اے محمدؐ پھر زمین کو اس کے ساتوں طبقوں سے کھود دیا اور لوطؑ کے مکان کے سوا جس کو لوگوں کے لئے عبرت کی علامت بنایا گیا چھوڑ دیا پھر ان کو اس قدر بلند کیا کہ اہل آسمان نے ان کے مرغوں اور کتوں کی آواز سنی جب سورج طلوع ہوا تو عرش کی طرف سے مجھے آواز آئی کہ اے جبرائیلؑ اس شہر کو اس مجرم قوم پر الٹ دو میں نے اسے الٹ دیا اس طرح کہ نیچے کا حصہ اوپر اور اوپر کا حصہ نیچے ہو گیا وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهَا حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ مَّنۡضُوۡدٍ (آیت ۸۲) اور ان پر سجیل یعنی کھنچوں پتھروں کی بارش ہوئی جن میں نشانات تھے یا وہ منقط تھے مُّسَوَّمَةً عِنۡدَ رَبِّكَ (آیت ۸۲) جو تیرے رب کے پاس چلے بنے ہوئے تھے اور اے محمدؐ یہ عذاب اگر آپ کی امت کے لوگوں کو بھی ہو تو بعید نہیں ہے جو ان جیسا فعل سرانجام دے پھر رسولؐ خدا نے فرمایا اے جبرائیلؑ ان کا شہر کہاں اور کس ملک میں تھا تو جبرائیلؑ نے کہا وہ موضع اس قریہ میں تھا جہاں موضع بحیرہ ہے اور بحیرہ طبریہ آج شام کے نواحی علاقے میں ہے پھر رسولؐ خدا نے فرمایا اے جبرائیلؑ جب تم نے اس شہر کو ان لوگوں پر الٹ دیا تو وہ شہر اور اس کے رہنے والے کہاں گرے تھے تو جبرائیلؑ نے کہا اے محمدؐ وہ شام کے درمیان مصر کے راستے میں گرے تھے اور دریا میں وہ ٹیلے بن گئے (بحار ج۵ ص۱۵۳، برہان ج۲ ص۲۳۱)

58.....علی بن حمزہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنۡ يَّصِلُوۡۤا اِلَيۡكَ فَاَسۡرِ بِاَهۡلِكَ بِقِطۡعٍ مِّنَ الَّيۡلِ (آیت ۸۱) ہم تو تیرے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں یہ تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے پس تم تھوڑی سی رات رہ کر اپنے تابعین کو لے کر چلے جاؤ ان کو جن پر ظلم ہوا ہے تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اور اسی طرح امیر المومنینؑ کی مراد تھی (برہان ج۲ ص۲۳۱، بحار ج۵ ص۱۵۸)

59.....میمون لبان کہتے ہیں کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس موجود تھا تو آپؑ کے سامنے سورہ ھود کی یہ آیت پڑھی گئیں وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ مَّنۡضُوۡدٍ (آیت ۸۲) ہم نے ان پر کھرنجے ہوئے پتھروں کی بارش برسائی مُّسَوَّمَةً عِنۡدَ رَبِّكَ وَمَا هِىَ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ بِبَعِيۡدٍ (آیت ۸۳) ان میں سے ہر پتھر تیرے رب کی طرف سے نشان کیا ہوا تھا اور یہ عذاب ظالموں سے دور نہیں ہے جب اس آیت پر پہنچا تو آپؑ نے فرمایا جو لواط پر اصرار کی حالت میں مر جائے تو وہ اس وقت تک نہیں مرتا جب تک خدا کی طرف سے ان پتھروں سے اسے کوئی پتھر نہ لگے اور جب وہ پتھر اسے لگتا ہے تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے (برہان ج۲ ص۲۳۱، بحار ج۱۶ ص۱۲، صافی ج۱ ص۸۰۵)

60.....سکونی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اپنے آباؤ واجداد سے روایت کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جب قوم لوطؑ نے اس (لواط) کی بدکاری کو فروغ دیا تو اس عمل پر زمین نے اتنا گریہ کیا کہ اس کے آنسو آسمان تک پہنچے تو اللہ نے آسمان کو وحی کی کہ ان پر پتھر برسا اور زمین کو حکم دیا کہ ان کو نگل لے (برہان ج۲ ص۲۳۲، بحار ج۱۶ ص۱۲، صافی ج۱ ص۸۰۵)

61.....احمد بن محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق اِنِّىۡۤ اَرٰٮكُمۡ بِخَيۡرٍ (آیت ۸۴) میں تمہیں خوشحال دیکھتا ہوں تو فرمایا کہ یعنی ناپ تول سے ڈنڈی ماری جائے یا دھوکہ دیا جائے (برہان ج۲ ص۲۳۲، بحار ج۵ ص۳۱۵، صافی ج۱ ص۸۰۸)

62.....محمد بن فضیل کہتے ہیں امام علی رضاؑ سے فرج کے انتظار کے متعلق سوال کیا تو فرمایا خوشی کا انتظار بھی خوشی کا باعث ہوتا ہے پھر فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَارۡتَقِبُوۡۤا اِنِّىۡ مَعَكُمۡ رَقِيۡبٌ (آیت ۹۳) اور تم انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں (برہان ج۲ ص۲۳۲، بحار ج۱۳ ص۱۳۷، صافی ج۱ ص۸۱۱)

حصید وحدید

63.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے یہ آیت پڑھی مِنۡهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيۡدٌ (آیت ۱۰۰) ان میں سے کچھ کھڑی ہیں اور کچھ کی فصل کٹ چکی ہے کہ اس سے مراد نصب کرنا ہے پھر فرمایا کہ حضرت محمدؐ کے ساتھ فصل کٹ چکی نہیں ہو گا مگر یہ کہ حدید ہو گی جس سے کاٹی جائے گی (یعنی جو کافر ہوں گے ان کی نسل قتل ہو گی) (برہان ج۲ ص۲۳۲، صافی ج۱ ص۸۱۲)

www.siabooksndf.com

64.....دوسری حدیث میں ہے مِنْهَا قَائِمٌ وَّحَصِيْدٌ (آیت ۱۰۰) ان میں سے کچھ کھڑی ہیں اور کچھ کی فصل کٹ چکی ہے یہ فصل کتنی کیا ہوگی مگر یہ حدید تلوار سے کاٹی جائے گی (برھان ج ۲ ص ۶۳۳)

65.....محمد بن مسلم کہتے ہیں امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے ذَالِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَالِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ (آیت ۱۰۳) اس دن سب لوگ جمع کئے جائیں گے اور وہ حاضر ہونے کا دن ہوگا فرمایا کہ پس یہ قیامت کا دن ہوگا اور وہی موعود کا دن ہوگا (صافی ج ۱ ص ۸۱۳)

66.....مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اہل میثاق کا قصہ بیان کیا جو اہل جنت سے ہوں گے اور جو اہل جہنم سے ہوں گے پھر آپؑ نے اہل جنت کی صفات بیان کیں جب ان سے جو بھی اللہ سے ملاقات کرے گا تو اس کے رسول سے ایک گواہ ہوگا پھر اسی میں یہ صفت بھی ہے کہ ان میں یہ قول ہے کہ پھر اس میں آیا ہے کہ اللہ کی طرف سے استثناء ہے فریقین کے جمع میں بھی کہا کہ جاہل ہے وہ اسے نہیں جانتا یہی اللہ کی طرف سے استثناء ہے بے شک وہی جو جنت اور دوزخ میں داخل ہوگا اور یہی فریقین کی طرف سے ہے وہ ان سے نکلیں گے اور پس کوئی بھی اس میں باقی نہ رہے گا اور جھوٹ ہے لیکن استثناء بے شک سب اولاد آدمؑ کے لئے ہے اور جن کے لئے اولاد ہے جو ان کے ساتھ زمین میں اور آسمان میں رہتے ہیں یہ ان پر ظلم ہے پس وہ مؤمنین کے لئے ہے یہاں تک کہ وہ شیطان کی ولایت سے نکل آئیں اور یہی جہنم ہے پس یہ ان کا اہل جنت ہونا اور اہل جہنم ہونا ہے مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ (آیت ۱۰۷) جب تک زمین اور آسمان باقی ہیں کہا جاتا ہے کہ دنیا میں خدا کی قسم اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایسا نہیں ہے اہل جنت کو اس سے ہمیشہ کے لئے نکال دے اور نہ ہی سب اہل جہنم کو جو اس میں ہمیشہ رہیں گے اس میں کوئی استثناء نہیں ہے اور اسی طرح ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو ولایت آل محمدؐ میں داخل ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو ہمارے دشمنوں کی ولایت میں داخل ہوگا وہ جہنم میں داخل ہوگا اور وہ یہ استثناء اللہ کی طرف سے ہے جنت سے اور جہنم سے خارج ہونا اور داخل ہونا ہے (بحار ج ۳ ص ۳۹۲، برھان ج ۲ ص ۲۳۴، صافی ج ۱ ص ۸۱۴)

شقی اور سعید کون

67.....زرارہ کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا کے بارے میں سوال کیا وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ (آیت ۱۰۸ آخر تک) پس رہے وہ جو خوش نصیب ہوں گے جنت میں رہیں گے تو فرمایا یہ دونوں ہیں یہ غیر اہل حلول اہل شقاوت اور سعادت ہیں اور انشاء اللہ وہ خارج ہونے والوں میں سے بن جائیں گے اس میں کوئی زعم وخیال نہیں ہے اے زرارہ یہ اپنے خیال میں اس طرح ہوں گے کہ ہمیشہ رہیں گے (بحار ج ۳ ص ۳۹۲، برھان ج ۲ ص ۲۳۴، صافی ج ۱ ص ۸۱۴)

68.....حمران کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سوال کیا کہ میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں اس قول خدا کا مطلب کیا ہے خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ (آیت ۱۰۸) ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک زمین وآسمان ہیں سوائے اس کے کہ تمہارے رب کو بہتری منظور ہو (جہنم والوں کے لئے) تم نے دیکھا نہیں اور خدا فرماتا ہے لِاَهْلِ الْجَنَّةِ اہل جنت خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ (آیت ۱۰۸) ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک زمین وآسمان باقی ہیں سوائے اس کے خدا کو کچھ اور بہترین منظور ہو فرمایا ہاں اگر چاہے اس کے لئے بنائے دنیا اور ان کو پلٹائے اور جو وہ چاہے اور آپؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا گیا خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ (آیت ۱۰۸) ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک زمین وآسمان باقی ہیں سوائے اس کے کہ خدا کو کچھ اور منظور ہو تو فرمایا اس میں کہ ان کو جہنم سے نکال دے (بحار ج ۳ ص ۳۹۲، برھان ج ۲ ص ۲۳۴)

69.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے بارے میں فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ (آیت ۱۰۵) پس کوئی ان سے بدنصیب ہوگا اور کوئی خوش نصیب تو فرمایا اہل جہنم کے ذکر سے مستثنیٰ ہوگا اور اہل جنت کے ذکر سے مستثنیٰ نہ ہوگا وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ اور رہے وہ جو خوش نصیب جنت میں ہوں گے خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ

www.shiabookspdf.com

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ (آیت ۱۰۸) وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین وآسمان باقی ہیں سوائے اس کے تیرے رب کو کچھ اور منظور ہو ایک ایسا عطیہ ہوگا جو ختم ہونے والا نہیں ہے (بحار ج ۳ ص ۳۹۲، برھان ج ۲ ص ۲۳۴)

70.....اور روایت میں ہے کہ حماد کہتے ہیں کہ حریز نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق عَطَآءً وَغَيْرَ مَجْذُوْذٍ (آیت ۱۰۸) یہ ایک ایسا عطیہ ہوگا جو ختم ہونے والا نہیں ہے فرمایا کہ اس کا سلسلہ آخرت کی نعمتوں سے ملا ہوگا (بحار ج ۳ ص ۳۹۲، برھان ج ۲ ص ۲۳۴)

71.....بعض اصحاب نے بیان کیا کہ دونوں امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا گیا وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (آیت ۱۱۳) اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہو ورنہ آگ تمہیں چھوئے گی فرمایا کہ وہ شخص ہمارے شیعوں سے ہے جس کا قول ہے کہتا ہے کہ وہ سب جابرین سے ہیں (برھان ج ۲ ص ۲۳۵، بحار ج ۱۵ ص ۲۱۹، صافی ج ۱ ص ۸۱۵)

72.....عثمان بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (آیت ۱۱۳) اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہو ورنہ آگ تمہیں چھوئے گی تو فرمایا پھر بے شک ان سے خلوت نہ کرو اور لیکن تمہیں آگ چھوئے گی پس ان کی طرف مائل نہ ہو جن کو آگ چھوئے گی (برھان ج ۲ ص ۲۳۵، بحار ج ۱۵ ص ۲۱۹، صافی ج ۱ ص ۸۱۵)

73.....حریز کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ (آیت ۱۱۴) اور صبح وشام نماز قائم کرو فرمایا طرفا سے مراد نماز مغرب اور نماز صبح ہے وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ (آیت ۱۱۴) اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو تو فرمایا یہ عشاء کی نماز کا وقت ہے اور کچھ بعد کی رات کا وقت ہے (برھان ج ۲ ص ۲۳۵، صافی ج ۱ ص ۸۱۵)

رحمت خدا کا امیدوار بنانے والی آیت

74.....ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں میں نے امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ ایک دن حضرت علیؑ نے حاضرین سے فرمایا اے لوگو تم بتاؤ کہ قرآن کی کون سی ایسی آیت ہے جو سب سے زیادہ بندوں کو خدا کی رحمت کا امیدوار بنانے والی ہے تو ایک نے کہا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُوْا مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ بے شک اللہ اسے معاف نہیں کرے گا جو اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائے اور اس کے سوا جسے چاہے معاف کر دے تو آپؑ نے فرمایا یہ ایک نیکی ہے یہ وہ آیت نہیں ہے تو بعض نے کہا یہ آیت ہے يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اے وہ بندوں جو ان نفسوں پر اسراف کرتے ہو تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو تو آپؑ نے فرمایا کہ یہ ایک نیکی ہے اور یہ وہ آیت نہیں ہے تو بعض نے کہا یہ آیت ہے وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ (سورہ آل عمران آیت ۱۳۴) وہ لوگ جو جب کوئی فاحش فعل کر بیٹھتے ہیں یا اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں تو پھر جلد ہی اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اس گناہ کی بخشش طلب کرتے ہیں جو انہوں نے کیا تو آپؑ نے فرمایا یہ بھی ایک نیکی ہے یہ بھی وہ آیت نہیں ہے یہ سن کر سب لوگوں نے اپنے سر جھکا لئے پھر آپؑ نے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ (تمہیں کیا ہو گیا ہے (کیوں) جواب نہیں دیتے ہو) تو ان لوگوں نے عرض کیا کہ خدا کی قسم اب تو ہمیں اور کوئی آیت معلوم نہیں ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا قرآن میں سب سے زیادہ امیدوار بنانے والے یہ آیت ہے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ (آیت ۱۱۴) اور نماز قائم کرو دن کے دونوں اطراف (صبح وشام) میں اور کچھ حصہ رات میں رسولؐ خدا نے یہ آیت پوری تلاوت کر کے اشارہ فرمایا کہ اے علیؑ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنایا جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرتا ہے تو اس کے اعضاء کے سب گناہ گر جاتے ہیں اور جب وہ اپنے ظاہر و باطن کو (خدا کی طرف) متوجہ کرتا ہے تو جس وقت وہ اپنی نماز کو تمام کرے گا تو گناہوں سے اس طرح باہر آئے گا گویا اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے پھر اگر وہ گناہ کرے گا تو دوسری نماز میں بھی اس کی یہی حالت ہو جائے گی یہاں تک کہ آپؐ نے پانچوں نمازیں شمار کیں اور فرمایا اے علیؑ یہ پانچ وقت کی نماز میری امت کے

www.shiabookspdf.com

لئے اس جاری نہر کی مانند ہے جو کہیں سے کسی کے دروازے پر بہتی ہو پس تم سمجھ لو کہ جس کے بدن میں میل کچیل ہو اور وہ ایک دن میں پانچ مرتبہ اس سے نہائے تو کیا اس کے بدن میں میل باقی رہے گا خدا کی قسم اسی طرح میری امت کو یہ پانچ وقت کی نماز (بشرط قبولیت) گناہوں سے پاک کر دیتی ہے (برھان ج۲ص۲۳۹، صافی ج۱ص۸۱۶)

نیکیوں کا برائیوں کو ختم کرنا

75.....ابراہیم کرخی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں غلام حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا اے فلاں تم اب تک کہاں تھے تو وہ خاموش ہو گیا پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا تم نے اس میں کیا کیا کیا تو دیکھو کہ آج کا دن تم نے کس طرح گزارا ہے اور بے شک تمہارے ساتھ دو فرشتے ہیں جو تمہارے مؤکل اور محافظ ہیں کہ تم کون سا عمل سرانجام دیتے ہو اور کوئی برائی حقیر نہ سمجھنا چاہیے اگر وہ چھوٹی ہی ہو جو بھی تم نے اس دن کی ہے اور کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے اگر تجھے اس کی سخت ضرورت ہی نہ ہو اور اس نیکی پر بہت خوشی بھی محسوس نہ کرنا بے شک میں نے بڑے قدیم گناہوں کو دیکھا ہے کہ یہ نیکی کھا جاتے ہیں اور اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (آیت۱۱۴) بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں پھر فرمایا مومن جب نماز شب پڑھتا ہے تو اس کے دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں پھر فرمایا اور یہ سلسلہ جاری ہے (برھان ج۲ص۲۳۹، صافی ج۱ص۸۱۶)

76.....ابراہیم بن عمر نے مرفوع بیان کیا ہے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ (اِلٰى) السَّيِّئَاتِ (آیت۱۱۴) دن کے دنوں اطراف (صبح وشام) میں نماز قائم کرو (تا آخر) نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہے فرمایا کہ نماز شب کو شب میں پڑھنا (یعنی مؤمن کا نماز شب پڑھنا یہ ختم کر دیتا ہے جو عمل گناہ اس نے دن کو کیا ہوتا ہے) (بحار ج۱۸ص۵۵۶، برھان ج۲ص۲۳۹، صافی ج۱ص۵۱۸)

77.....سماعہ بن مہران کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے ایک پہاڑی علاقے کے آدمی نے سوال کیا کہ ایک شخص کو بادشاہ (سلطان جابر) کے ملازموں سے کچھ مال ہاتھ لگا پس کچھ تو اس نے صدقہ کر دیا اور کچھ مال اپنے عزیزوں میں تقسیم کر دیا اور کچھ مال اس نے حج بیت اللہ کے لئے صرف کیا تا کہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں اور (ہر کام کے وقت) اس آیت کو

پڑھ دیتا تھا اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (آیت۱۱۴) بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں تو ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا (یہ اس نے خطا کی) گناہ سے گناہ دور نہیں ہو سکتا اور لیکن نیکی سے برائی دور ہوتی ہے پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اگر اس کا مال حلال حرام سے مل گیا ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے (برھان ج۲ص۲۳۹)

78.....اور روایت ہے کہ مفضل بن مزید کہتے ہیں کہ بے شک آپؑ نے فرمایا دیکھو کہ اس میں کیا ہے جو تمہارا بھائی ہے بے شک خدا فرماتا ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (آیت۱۱۴) بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں تو فرمایا مفضل کبھی خلیفہ بھائی دیوانہ ہو جاتا ہے میں نے کہا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں ہم ان کو مکانوں میں اس طرح دیکھتے ہیں اور وہ ایک قوم ہے اور ان کا دیکھنا کیا ہے تو فرمایا یہ اس طرح نہیں ہوتا (اگرچہ اس طرح نہیں ہوتا) (برھان ج۲ص۲۳۹)

79.....مفضل بن مزید کاتب کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس ایک وفد آیا اور کہا بنی ہاشم کے خروج کا جواز دیا جائے پس اس کا علم نہیں اور وہ اس کا سر ہے اور میں اس پر ثابت قدم رہنا چاہتا ہوں پس اس نے اس بارے سوال کیا کہ ہمارے لئے کتاب میں حکم ہے تو فرمایا میں اسماعیل کی رائے اس میں نہیں پاتا ہوں میں نے عرض کیا یہ ان کے خروج کے لئے ہے پھر میں نے کہا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں بے شک اس کے مکان کو دیکھتا ہوں جو اس قوم سے ہے تو مجھ سے فرمایا تم اس میں غور کرو کہ تمہارے اصحاب کے لئے کیا بہتر ہے (تیرے بھائیوں کے لئے) بے شک اللہ فرماتا ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (آیت۱۱۴) بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں (برھان ج۲ص۲۳۹)

80.....ابراہیم کرخی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس مدینہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اے فلاں تم کہاں تھے پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس سے فرمایا تم نے اس میں کیا کیا تم نے اس میں کیا معاش کے طلب کرنے کے علاوہ اور اس میں اپنے عمل آخر کو نہیں دیکھا کہ تم نے اس دن کو کیسے گزارا اور رات کو کیسے گزارا اور تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے ساتھ دو کریم فرشتے ہیں جو تمہارے مؤکل ہیں اور تیری حفاظت کرتے ہیں کہ تم کیا کرتے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو جو لوگوں سے پوشیدہ اور چھپا ہوا ہوتا ہے اور کسی برائی کو حقیر نہ سمجھنا جو تم نے اس دن کی ہے اور نہ ہی کسی نیکی کو حقیر سمجھنا اور اگرچہ وہ چھوٹی سی ہی ہو جو تم اپنی آنکھوں سے دیکھو کہ تم نے آج کیا کیا ہے اور جان لو کہ

www.shiabookspdf.com

کوئی چیز نہیں ہے جس کا انجام گناہ سے زیادہ مضر اور خراب ہو جس سے جلد ندامت اور پشیمانی حاصل ہو اور نہ کوئی چیز نیکی سے بڑھ کر ہے کہ جو جلدی گناہوں کو مٹا دے اور اس پر غالب آجائے مگر یہ کہ ان گناہوں کو دور کرتی اور گراتی ہے جو نامہ اعمال میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور (بندہ) ان کو بھول جاتا ہے نیکی کا گناہ کو دور کر دینا اس قول خدا سے ظاہر ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَالِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ (آیت ۱۱۴) بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں یہ خدا کو یاد رکھنے والوں کے لئے یاد دہانی ہے (بحار ج ۱۵ ص ۱۶۶، برھان ج ۲ ص ۲۳۹) اور قراۃ (قراءی) بن خراس (حواس) (خواس) کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (آیت ۱۱۴) بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں آپؑ نے فرمایا اس سے مراد نماز شب ہے کہ وہ تمام دن کے کئے گئے گناہوں کو مٹا دیتی ہے (برھان ج ۲ ص ۲۴۰)

81.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً (اِلٰی) مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ (آیت ۱۱۸، ۱۱۹) اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو سب لوگوں کو ایک گروہ ہی بنا دیتا (تا آخر) سوائے ان کے جن پر تمہارا رب رحم کرے تو فرمایا وہ امت واحد تھے جن کو اللہ نے نبی بنا کر مبعوث فرمایا تھا جو ان پر حجت تھے (برھان ج ۲ ص ۲۴۰، صافی ج ۱ ص ۸۱۸)

اختلاف کرنے والے

82.....عبداللہ بن غالب کہتے ہیں کہ میرے والد نے ایک شخص سے روایت کیا کہ امام علیؑ بن امام حسینؑ امام زین العابدینؑ سے اللہ کے اس قول کے متعلق سوال کیا وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ (آیت ۱۱۸) مگر وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے تو فرمایا اس سے مراد ہمارے وہ مخالف ہیں جو اس امت سے ہیں اور وہ سب کے سب جو دین کے معاملے میں اس دوسرے سے مخالفت کرتے رہتے ہیں پھر خدا فرماتا ہے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ (آیت ۱۱۹) مگر جس پر تمہارا رب رحم کرے وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ (آیت ۱۱۹) اور یہ جو اس خلق سے ہیں تو فرمایا یہ وہ اولیاء ہیں جو مؤمنین سے ہیں جن کی اپنی

خلقت طینت سے ہوئی طینت سے متعلق خدا ابراہیمؑ کے قول کو بیان کرتا ہے جو ان کی دعا تھی رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ (بقرہ آیت ۱۲۶) میرے رب اس شہر کو امن کا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں سے جو اللہ پر ایمان لائے ان پھلوں سے رزق عطا فرما دے تو فرمایا اس سے مراد ہم اولیاء اور ہمارے شیعہ ہیں اور شیعہ ہمارے وصی ہیں خدا فرماتا ہے وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ (بقرہ آیت ۱۲۶) اور جو کوئی انکار کرے گا تو میں اسے چند دن فائدہ دوں گا پھر میں اسے دوزخ کے عذاب کے لئے مجبور کر دوں گا فرمایا خدا کی قسم اس سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے رسولؐ خدا کے وصی کا انکار کیا ہے اور یہی ان کا خدا کی قسم حال ہے جو اس امت کے لوگ ہیں (برھان ج ۲ ص ۲۴۰، بحار ج ۷ ص ۱۳۲، صافی ج ۱ ص ۸۱۸)

83.....یعقوب بن سعید کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے خدا کے اس قول کے متعلق سوال کیا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے تو فرمایا کہ ہاں خدا نے ان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اس کے بعد یہ آیت بیان کی وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ (آیت ۱۱۸) مگر وہ ہمیشہ اختلاف کرتے ہیں اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ (آیت ۱۱۹) مگر جن پر تمہارا اللہ رحم کرتا ہے اور اسی لئے تو خدا نے ان کو پیدا کیا ہے اس کے بعد آپؑ نے فرمایا یہ آیت اس آیت کے بعد نازل ہوئی ہے (برھان ج ۲ ص ۲۴۱)

84.....سعید بن مسیب کہتے ہیں امام علیؑ بن امام حسینؑ امام زین العابدینؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ (آیت ۱۱۸) مگر وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے اِلَّا رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ (آیت ۱۱۹) مگر جن پر تمہارا رب رحم کرے اور اسی لئے تو خدا نے ان کو پیدا کیا تو فرمایا وہ اولیاء ہم ہیں جو مؤمنین سے ہیں اسی لئے ان کو اسی طینت سے پیدا کیا اور اس طینت سے متعلق اللہ ابراہیمؑ کے قول کو بیان فرماتا ہے رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ (سورہ بقرہ آیت ۱۲۶) میرے رب اس شہر کو امن کا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں سے جو اللہ پر ایمان لائے اسے پھلوں کا رزق عطا فرما تو فرمایا اس سے مراد ہم اولیاء اور ہمارے شیعہ ہیں

www.siabooks.com

اور شیعہ وصی ہیں اور خدا فرماتا ہے وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ (سورہ بقرہ آیت ۱۲۶) اور جو کوئی انکار کرے گا تو میں اسے چند دن فائدہ دوں گا پھر میں اسے دوزخ کے عذاب کے لئے مجبور کردوں گا تو فرمایا خدا کی قسم اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسولؐ خدا کے وصی کا انکار کیا اور یہی ان کا خدا کی قسم حال ہے جو اس امت کے لوگ ہیں (برہان ج ۲ ص ۲۴۱، بحار ج ۷ ص ۱۳۲)

سورہ یوسف.....پ12

سورہ یوسف کے فضائل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے

1.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا آپؑ نے فرمایا جو کوئی سورہ یوسف کی روزانہ دن کو تلاوت کرے گا یا رات کو تلاوت کرے گا قیامت کے وقت اس کا چہرہ اس طرح جمیل ہوگا جس طرح حضرت یوسفؑ کا ہوگا اور قیامت کی ہولناکی سے محفوظ ہوگا اور اس کا اللہ کے نیک صالح بندوں میں شمار ہوگا اور اس دنیا میں زانی اور فواحش ہونے سے بھی محفوظ رہے گا (برہان ج ۲ ص ۲۴۲، بحار ج ۱۹ ص ۷۰، صافی ج ۱ ص ۸۶۲)

2.....مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے فرمایا میرے والد نے فرمایا خدا کی قسم اس میں چند چیزیں عورتوں کے لئے مناسب نہیں ہیں جلسہ سے کچھ حاصل کرنا اور اس میں اکثر چیزیں محبت کی ہیں اور اکثر شکر کرنے کی ہیں بے شک یہ حق ہے اس کے علاوہ اولاد کے لئے بھی ہے اور لیکن یہ کہ اس میں محافظت کرتا ہے اور اس کے غیر کے لئے بھی اُسے بنایا کہ جو اس میں یوسفؑ کے ساتھ فعل جوان کے بھائیوں نے ان سے کئے ہیں اور اسی کے متعلق یہ سورہ یوسف نازل ہوا مگر یہ کہ اس میں اس کی مثالیں ہیں لیکن تمام مخالفین کی مخالفتیں حسد کرنے والوں کے بعض وحسد جیسا کہ یوسفؑ کے بھائیوں نے ان سے کئے اور وہ اس میں بیان ہوئے ہیں جن کو حجت بنایا گیا کہ اس سے تولا رکھیں اور اس کے علاوہ سے الگ رہیں اور جو ہمارے مخالف ہیں وہ ہمارے نصب

ہونے پر ہم سے جنگ کرتے ہیں اور عداوت رکھتے تھے (برہان ج ۲ ص ۲۴۵، بحار ج ۱۵ ص ۲۴)

انبیاءؑ کی وحی کی پانچ اقسام

3.....زرارہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا انبیاءؑ کی وحی کی پانچ اقسام ہیں ان میں سے ایک موت کے وقت سننا سلسلہ کی طرح کی آواز سننا پس وہ اس طرح جانتے ہیں اور ان سے ہی نبأ (خبر) ہے جو سونے سے ہوتی ہے جو یوسفؑ کے قصہ کی طرح ہے جو انہوں نے خواب دیکھا اور ابراہیمؑ نے دیکھا اور ان میں سے ہی یقین ہے اور یہ اسی میں سے ہے کہ ان کے دل میں یقین ہوا اور وہ جو اس کے اذن سے واقع ہوتا ہے (برہان ج ۲ ص ۲۴۶، بحار ج ۵ ص ۱۵)

حضرت یعقوبؑ کے امتحان میں مبتلا ہونے کا سبب

4.....ابوخدیجہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کے سبب امتحان میں مبتلا ہوئے تو اس کے بعد آپؑ کا معمول یہ تھا کہ آپ ایک دنبہ روزانہ ذبح کرتے تھے اور کھانا تیار کرنے کے بعد آپ کی طرف سے ایک شخص آواز دیتا تھا کہ جو محتاج ہے وہ یہاں آکر کھانا کھالے اور روزہ دار یہاں افطار کرے لیکن ایک دن ان سے اس سلسلہ میں غفلت ہوگئی اور کھانا نہ پکایا تو وہ حضرت یوسفؑ کی جدائی کے امتحان میں مبتلا ہوگئے اور اس کے بعد ان کا طریقہ یہ ہوگیا کہ ہر صبح ایک منادی اور شام کو ایک منادی یہ آواز دیتا کہ جس نے روزہ رکھا ہو تو وہ حضرت یعقوبؑ کے دسترخوان پر آکر کھانا کھالے (برہان ج ۲ ص ۲۴۶، صافی ج ۷ ص ۸۲۲)

5.....ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے امام علیؑ بن امام حسینؑ امام زین العابدینؑ کے ساتھ جمعہ کے دن فجر کی نماز مدینہ میں پڑھی جب نماز و تسبیح سے فارغ ہوئے تو اپنے گھر کی طرف تشریف لے آئے اور میں آپؑ کے ساتھ تھا آپؑ نے اپنی خادمہ شیکہ (سکینہ) کو آواز دی اور اس سے کہا کہ آج میرے گھر کے دروازے سے جو سائل گزرے اس کو کھانا کھلا دینا اس لئے کہ آج جمعہ کا دن ہے میں نے عرض کیا کہ مگر ہر سوال کرنے والا مستحق تو نہیں ہوتا میں آپؑ پر قربان تو آپؑ نے فرمایا اے ثابت مجھے ڈر ہے کہ کوئی مستحق میرے دروازے پر آئے اور میں اسے کھانا نہ کھلاؤں اور اسے واپس کردوں تو پھر جو مصیبت حضرت یعقوبؑ پر واقع ہوئی تھی وہ ہم اہلبیتؑ پر نازل ہوجائے اس لئے سب کو کھانا کھلاؤ سب کو کھانا کھلاؤ پھر فرمایا

www.shiabookspdf.com

بے شک حضرت یعقوبؑ روازنہ ایک دنبہ ذبح کر کے کھانا پکاتے تھے اور اسے تصدق کر دیتے تھے اور باقی جو ہوتا اس سے ان کے اہل وعیال کھایا کرتے تھے ایک دفعہ ایک مؤمن سائل جو روزے سے تھا اور مستحق بھی تھا اور اللہ کے نزدیک صاحب منزلت مرد مسافر وغریب بھی تھا وہ جمعہ کی رات روزہ افطار کے ابتدائی وقت میں حضرت یعقوبؑ کے دروازے پر آیا اور آواز دی کہ میں ایک مسافر اور بھوکا آدمی ہوں اپنے بچوں کے کھانے سے مجھے بھی کھانا کھلا دو پس یہ آواز اس نے کئی مرتبہ دی اس سائل کو انہوں نے کھانا نہ دیا کہ وہ غریب مسافر بھوکا حق دار نہیں جو کھانا اللہ کے فضل سے ان کے پاس تھا پھر بھی وہ مسافر مستحق بار بار دستک دیتا رہا انہوں نے اس کی آواز کی طرف توجہ نہ دی اور اس پر تصدق نہ کیا وہ سائل مایوس ہو گیا اور رات بھی کافی گزر گئی تو وہ واپس ہو گیا پھر اس نے اپنی بھوک کی شکایت اللہ تعالیٰ سے کی اور کچھ کھائے پیئے بغیر ہی سو گیا اور صبح اٹھ کر بھوکی حالت میں روزہ رکھ لیا اور اللہ کی حمد وثناء میں مشغول ہو گیا ادھر حضرت یعقوبؑ اور ان کی آلؑ نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا بلکہ صبح کو کچھ بچ بھی گیا تھا پھر آپؑ نے فرمایا پھر اسی رات کی صبح کو اللہ نے حضرت یعقوبؑ کی طرف وحی بھیجی کہ اے یعقوبؑ تم نے ایک میرے بندے کو ذلیل کر کے میرے غضب کو خریدا ہے تم میری تادیب کے مستحق اور اس کے مستوجب ہوئے ہو کہ تم پر میری عقوبت اور بلا نازل ہوگی اور یہ اس قابل ہوگی کہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو مصیبت میں مبتلا کر دے گی اے یعقوبؑ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اپنے انبیاء میں سے سب سے زیادہ پسند اور سب سے زیادہ مکرم وہ ہے جو میرے مسکین بندوں پر رحم کرے اور ان سے قرابت رکھے اور انہیں کھانا کھلائے اور ان کے لئے ماوی اور ملجاء بن جائے اے یعقوبؑ پھر تمہیں میرے اس تھکے ماندے بندے ذمیال (سوال کرنے والے کا نام) پر رحم نہ آیا جو میری عبادت میں کوشاں رہتا تھا اس ظاہری دنیا میں تھوڑے پر قناعت کرتا تھا اس گذشتہ رات افطار کے ابتدائی وقت میں وہ تمہارے دروازے پر آیا اور تم لوگوں کو اس نے آواز دی کہ مجھ ایک سائل مسافر راہ گیر اور قانع کو کچھ تھوڑا سا کھانا کھلا دو مگر تم لوگوں نے اسے کچھ نہ کھلایا اور وہ واپس چلا گیا اور اس نے مجھ سے شکایت کی اور میری حمد کرتا ہوا یہ غریب سو گیا اور پھر صبح کو بغیر کچھ کھائے پیئے روزہ رکھ لیا اور اے یعقوبؑ تم اور تمہاری اولاد خوب شکم پر ہو گئی اور صبح کو تمہارے کھانے سے کچھ بچ بھی گیا تھا اے یعقوبؑ تمہیں معلوم ہے کہ میری عقوبت اور بلا میرے دشمنوں سے زیادہ میرے دوستوں اور اولیاء پر ہوتی ہے اور یہی بات میں اپنے اولیاء اور اپنے احباء کے لئے بہتر سمجھتا ہوں اچھا اب سنو میں اپنی عزت وجلال کی قسم کھاتا ہوں کہ میری طرف سے تم پر بلا نازل ہوگی اور تمہیں اور تمہارے فرزندوں کو مصیبت میں گرفتار کروں گا اور تمہیں سزا دے کر اذیت میں

مبتلا کروں گا اب میری طرف سے اس امتحان کے لئے تیار ہو جاؤ اور میرے فیصلے پر راضی رہو اور ان مصیبتوں پر صبر کرو ابو حمزہ کہتے ہیں پھر میں نے امام علیؑ بن امام حسینؑ سے عرض کیا کہ حضرت یوسفؑ نے خواب کب دیکھا تھا تو آپؑ نے فرمایا کہ اسی رات کو کہ جس میں حضرت یعقوبؑ اور ان کی اولاد نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا اور سو گئے تھے اور ایک مسافر بیچارہ بھوکا سو گیا تھا جس کا نام ذمیال تھا (جو مضطرب حالت میں تھا) جب صبح کو حضرت یوسفؑ بیدار ہوئے تو انہوں نے اپنا رات کو دیکھا ہوا خواب اپنے والد حضرت یعقوبؑ سے بیان کیا اور اسی صبح کو وحی ہوئی کہ اب تم اس بلا کے برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اس بنا پر حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ سے کہا کہ تم یہ رات کا خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا مجھے خوف ہے کہ یہ سب تم سے کوئی چال نہ چل دیں مگر حضرت یوسفؑ سے وہ خواب چھپایا نہ جا سکا اور انہوں نے وہ خواب اپنے بھائیوں سے بیان کر دیا پھر امام علیؑ بن امام حسینؑ زین العابدینؑ نے فرمایا کہ پہلی مصیبت جو حضرت یعقوبؑ پر نازل ہوئی اور ان کی اولاد پر نازل ہوئی وہ حسد کی مصیبت تھی جو ان میں خواب سننے کے بعد پیدا ہوئی پھر فرمایا کہ پھر حضرت یعقوبؑ اپنے بیٹے حضرت یوسفؑ کے لئے رونے لگے انہیں یہ خیال ہوا کہ وحی میں جو بتایا گیا ہے کہ بلا ومصیبت کے لئے تیار ہو جاؤ تو کہیں یہ مصیبت خاص حضرت یوسفؑ کے لئے تو نہیں ہے یہ سوچ کر پھر وہ اپنے بیٹوں کے سامنے رونے لگے تو ان کے بیٹوں نے جب یہ دیکھا کہ صرف حضرت یوسفؑ کے لئے ہمارے باپ کا یہ حال ہے اور اس سے اتنی محبت ہے کہ ان کو ہم سب سے زیادہ حضرت یوسفؑ کا خیال ہے تو ان کے دلوں میں حسد اور بڑھ گیا اور آپس میں کہنے لگے ہمارے والد کو ہم سے زیادہ حضرت یوسفؑ اور اس کے بھائی سے محبت ہے حالانکہ ہم لوگوں کا ایک پورا گروہ ہے ہمارے والد تو کھلی غلط فہمی میں پڑ گئے ہیں لہٰذا ایسا کیا جائے کہ حضرت یوسفؑ کو قتل کر دیا جائے یا کسی دوسری سرزمین پر لے جا کر چھوڑ دیا جائے جب وہ نہ رہے گا تو ان کے دل میں ہماری جگہ بن جائے گی اور اس کے بعد ہم لوگ اچھے ہو جائیں گے یعنی ہم توبہ کر لیں گے آپس میں مشورہ کر کے اپنے والد سے کہنے لگے یٰۤاَبَانَا مَالَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ (آیت ۱۱) اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ (آیت ۱۲) اے ہمارے باپ کیا بات ہے کہ آپؑ یوسفؑ کے لئے ہم لوگوں سے مطمئن نہیں ہیں حالانکہ ہم لوگ اس کے ناصر ومددگار ہیں ہم لوگوں کے ساتھ انہیں بھی سیر وشکار کے لئے بھیج دیں حضرت یعقوبؑ نے کہا اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ (آیت ۱۳) مجھے ڈر ہے کہ تم لوگ

www.sirat-e-mustaqeem.net

اسے لے جاؤ وہاں اسے بھیڑیا نہ کھا جائے اور تم غافل ہو جاؤ یہ بات ان کی زبان پر اس لئے آئی کہ ان کے ذہن میں تھا کہ وحی نے جو مصیبت اور بلا کی اطلاع دی ہے وہ خاص حضرت یوسفؑ کے لئے ہے مگر اللہ کی قدرت تو سب پر غالب ہے اور حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کے لئے امر الٰہی نافذ ہو چکا تھا اس لئے نہ چاہنے کے باوجود اس خطرہ کو محسوس کرنے کے بعد انہوں نے حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں کے حوالے کر دیا اور جب یہ لوگ حضرت یوسفؑ کو لے کر گھر سے نکلے اور چند قدم چلے تھے کہ حضرت یعقوبؑ دوڑتے ہوئے آئے اور ان سے حضرت یوسفؑ کو لے لیا اور ان کو گلے سے لگایا اور خوب روئے اس کے بعد پھر ان کے حوالے کر دیا اور وہ لوگ وہاں سے تیزی سے آگے بڑھ گئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ والد ہم سے حضرت یوسفؑ کو واپس نہ لے لیں لیکن جب اتنی دور نکل گئے کہ اب وہ خطرہ باقی نہ رہا تو ان کو گھنے درختوں اور جھاڑیوں میں لے گئے اور کہنے لگے ہم اسے یہیں پر قتل کریں گے اور اس کی لاش کو درخت کے نیچے ڈال دیں گے تا کہ اسے بھیڑیا کھا جائے یہ سن کر ان میں سب سے بڑے نے کہا لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ (آیت ۱۰) حضرت یوسفؑ کو قتل نہ کرو اور لیکن اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ (آیت ۱۰) اس کو کسی کنویں میں ڈال دو اور ادھر سے کوئی قافلہ گزرے گا تو وہ اسے پا کر اپنے ساتھ ہی لے جائے گا اگر تم لوگ یہ کرو تو بہتر ہے چنانچہ وہ سب کے سب حضرت یوسفؑ کو کنویں کے پاس لے آئے اور انہیں کنویں میں ڈال دیا اور یہ سمجھے کہ وہ اب اس میں ڈوب کر مر جائے گا مگر جب حضرت یوسفؑ کنویں کی تہہ میں پہنچے تو بھائیوں کو آواز دی اے روبین کی اولاد (جوان کی ماں تھی اس نام سے پکارا) حضرت یعقوبؑ کو میرا اسلام پہنچا دینا جب انہوں نے یہ آواز سنی تو آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگوں کو یہاں سے نہ جانا چاہیے کہ جب تک ہمیں اس بات کا علم نہیں ہو جاتا کہ وہ مر گیا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ شام ہوگئی وَجَآءُوْٓا اِلٰٓى اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ (آیت ۱۶) تو اس وقت روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ (آیت ۱۷) اور کہنے لگے کہ اے ابا جان ہم لوگ آپس میں دوڑ رہے تھے اور یوسف کو اپنے سامان کی دیکھ بھال کے لئے چھوڑ گئے تھے کہ اس کو بھیڑیا آ کر کھا گیا جب حضرت یعقوبؑ نے یہ سنا تو کلمہ استرجاع اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (سورہ بقرہ آیت ۱۵۶) بے شک ہم اللہ کی طرف سے آئے ہیں اور اسی کی طرف پلٹ کر جائیں گے پڑھا اور ان کی آنکھوں سے آنسو

جاری ہو گئے اور آپؑ کو اللہ کی وحی یاد آ گئی جس میں بتایا گیا تھا کہ آپؑ بلا و مصیبت کے لئے تیار ہو جاؤ تو یقین کر لیا کہ یہ اللہ کی طرف سے امتحان ہے صبر کیا اور ان بیٹوں سے کہا بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ (آیت ۱۸) بلکہ اس بات نے تمہارے لئے تمہارے نفسوں نے اس بات کی زینت دی ہے تو میرے لئے صبر جمیل ہی ہے اور ان لوگوں سے کہا کہ یہ سب تم نے اپنی طرف سے فریب کیا ہے یہ بات ممکن نہیں ہے کہ اس کا گوشت بھیڑیے نے کھا لیا ہو اس سے پہلے کہ ابھی تک ان کے سچے خواب کی تعبیر سامنے نہیں آئی ابو حمزہ کہتے ہیں امام علی بن امام حسینؑ نے یہاں تک پہنچنے کے بعد اپنی گفتگو ختم کر دی (بحار ج ۵ ص ۱۸۵، برہان ج ۲ ص ۲۴۶، صافی ج ۱ ص ۸۲۲، مختصر طور پر)

کنویں سے نجات کے لئے حضرت یوسفؑ کی دعا

6 ..... مسمع بن سیار کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں ڈالا تو حضرت جبرائیلؑ نے ان کے پاس آ کر کہا اے غلام تجھے کس نے اس کنویں میں پھینکا ہے تو (یوسفؑ) نے جواب دیا کہ باپ کی محبت کی وجہ سے بھائیوں نے حسد کر کے مجھے یہاں پھینک دیا ہے تو آپؑ سے جبرائیلؑ نے کہا کیا آپ اس کنویں سے نکلنا چاہتے ہیں تو (یوسفؑ نے) کہا یہ بات ابراہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ کے پروردگار کی مشیت کے تابع ہے (یعنی اللہ کا امر یہی ہے) تو جبرائیلؑ نے کہا ابراہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ کا پروردگار فرماتا ہے کہ تم یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّتَرْزُقَنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو ہی حمد کے لائق ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو منان ہے اور تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا خلق کرنے والا ہے اے جلال و اکرام کے مالک تو محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر اپنی رحمت نازل فرما اور میرے لئے تنگی سے وسعت اور قید و بند سے آزادی کے راستہ کو پیدا کر دے اور مجھے رزق عطا کر جہاں سے مجھے توقع ہو اور جہاں سے مجھے توقع نہ ہو آپؑ نے یہ پڑھا پس حضرت یوسفؑ کی دعا قبول ہوئی اور خدا نے ان کو کنویں کی اس تنگی و قید و بند سے فوری طور پر نجات فراہم کر دی اور اسی دعا کے صدقہ میں وہ عورت کی فریب کاری سے محفوظ رہے اور اسی کی وجہ سے

www.shiabooks.pdf.com

خدا نے ان کو مصر کی حکومت عطا فرمائی جوان کی توقعات سے بہت دور تھی (بحار ج۵ ص۱۷۸، برھان ج۲ ص۲۴۷، صافی ج۱ ص۸۲۵) اور دوسری روایت میں ہے تَرْزُقَنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ مجھے رزق عطا فرما جہاں سے مجھے توقع ہو اور جہاں سے توقع نہ ہو (برھان ج۲ ص۲۴۷، صافی ج۱ ص۸۲۹)

7.....زید شحام کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ (آیت۱۵) ضرور بالضرور (ایک وقت) ان کا یہ فعل تم خود ان کو جتلاؤ گے اور وہ پہچانتے نہ ہوں گے تو فرمایا کہ اس وقت ان کی عمر سات سال تھی (برھان ج۲ ص۲۴۷، بحار ج۵ ص۱۹۱)

سورج چاند اور ستارے

8.....جابر بن عبداللہ انصاری اس قول خدا کے متعلق کہتے ہیں اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ (آیت۴) میں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے سورج اور چاند میرے لئے سجدہ کر رہے ہیں تو آپؑ نے فرمایا ان ستاروں کے نام یہ تھے 1..... طارق 2..... خوبان 3..... ریان (امان) 4..... ذوالکتفان (جوبان) (حربان) (عرائس ثعلبی جریان) (مکان) (حوبان والذبال) (الفیال) (ذوالکتفین) (ذوالکناف) 5..... وابس (قابس) 6..... وثاب 7..... عمروان (عروان) (عرائس وخصال عمودان) 8..... فیلق 9..... فسیح 10..... صرح (صدح) (صوح) (ضروح) (ضروح) 11..... بدوع (فروع) (فرع) (ذوالفرع) 12..... ضیاء سورج (13..... نور یعنی قمر (چاند اور یہ سب کے سب ستارے آسمان کو گھیرے ہوئے ہیں) (برھان ج۲ ص۲۴۷، صافی ج۱ ص۸۲۰)

9.....ابوجمیلہ کہتے ہیں ایک شخص نے کہا ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ وہ حضرت یوسف کی قمیض حضرت یعقوبؑ کے پاس لے آئے تو یعقوبؑ نے کہا خدایا یہ کس قدر عقلمند بھیڑیا تھا کہ اس نے اس قمیض کو پھاڑا تک نہیں تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ اس قمیض پر خون مل کر لائے تھے (برھان ج۲ ص۲۴۷، صافی ج۱ ص۸۲۳، بحار ج۵ ص۱۹۱)

کنویں پر قافلے کا آنا

10.....ابوحمزہ کہتے ہیں کہ یہاں تک بیان کرنے کے بعد امام علی بن امام حسینؑ زین العابدینؑ نے اپنی گفتگو ختم کر دی تھی پھر جب دوسرے دن میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ سے عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں آپؑ کل شام کو جو حضرت یعقوبؑ کا قصہ اور ان کے فرزندوں کا قصہ بیان فرما رہے تھے وہ بات کٹ گئی تھی تو آپؑ فرمائیں کہ اس کے بعد حضرت یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کا قصہ کیا ہوا تھا تو آپؑ نے فرمایا اچھا سنو پھر جب صبح ہوئی تو حضرت یوسفؑ کے سب بھائیوں نے آپس میں کہا کہ چلیں دیکھیں کہ یوسفؑ کا کیا حال ہے کیا وہ مر گیا ہے یا اب تک زندہ ہے جب یہ لوگ کنویں کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ اس کنویں کے سامنے ایک قافلہ کھڑا ہوا ہے اور ان لوگوں نے کنویں پر آدمی بھیجا اس نے کنویں میں ڈول ڈالا اور جب ڈول کو اوپر کھینچا تو دیکھا کہ ایک لڑکا ڈول سے اوپر چلا آ رہا ہے اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا خوش خبری سنو اس ڈول کے ساتھ تو یہ لڑکا بھی آ رہا ہے مگر جب اس نے اسے کھینچ کر باہر نکالا تو اتنے میں حضرت یوسفؑ کے بھائی ان کے پاس پہنچے اور کہا کہ یہ ہم لوگوں کا غلام ہے کل شام کو وہ اس کنویں میں گر گیا تھا آج ہم اس کو نکالنے کے لئے آئے ہیں یہ کہہ کر ان بھائیوں نے ان قافلے والوں سے حضرت یوسفؑ کو چھین لیا اور ان کو لے کر ایک طرف ہٹ گئے حضرت یوسفؑ نے کہا تم مجھے قتل نہ کرو اس کے علاوہ جو چاہو کرو پھر وہ انہیں اہل قافلہ کے پاس لے گئے اور ان سے کہا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص ہے جو اس غلام کو خریدنا چاہتا ہے تو ان میں سے ایک شخص نے حضرت یوسفؑ کو بیس درہم میں خرید لیا اور انہیں لے کر مصر پہنچا اور مصر کے بادشاہ عزیز مصر کے ہاتھ انہیں فروخت کر دیا اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤی اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا (آیت۲۱) وہ شخص جس نے حضرت یوسفؑ کو مصر میں خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس کے رہنے سہنے کا خیال رکھنا ہو سکتا ہے کہ اس سے ہمیں کوئی فائدہ پہنچے یا اس کو ہم اپنا بیٹا بنا لیں (برھان ج۲ ص۲۴۷، صافی ج۱ ص۸۲۳، یہ حدیث نمبر۱۶ اور ۲۰ کے ساتھ مل کر مکمل ہوگی)

حضرت یوسفؑ کی قیمت

11.....حسن کہتے ہیں ایک شخص نے کہا ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ

www.shiabookspdf.com

دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ (آیت ۲۰) (بھائی خبر پا کر پہنچے) اور حضرت یوسفؑ کو ناقص قیمت چند درہموں (گنتی کے ٹکوں) پر بیچ آئے تو آپؑ نے فرمایا وہ بیس درہم تھے (بحار ج۵ ص۱۹۱، برھان ج۲ ص۲۴۷، صافی ج۱ ص۸۲۴)

12..... ابوالحسن امام علی رضاؑ سے یہی روایت ہے کہ اس میں یہ زیادہ ہے کہ ناقص قیمت اور یہ ایک شکاری کتے کی قیمت سے زیادہ ہے اگر کسی کے ہاتھ سے قتل ہوا ہو تو اس کی دیت بیس درہم ہے (بحار ج۵ ص۱۹۱، برھان ج۲ ص۲۴۷، صافی ج۱ ص۸۲۴)

13..... عبداللہ بن سلیمان کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے فرمایا حضرت یوسفؑ کی زندگی عجیب تھی بچپن میں اپنے باپ کی محبت کا مرکز تھے پھر غلام بن گئے پھر چند کھوٹے سکوں یا اوقیہ میں فروخت ہوئے جو آٹھ تھے پھر ان کو اللہ نے منع نہ کیا پھر جب جوان ہوئے تو ایک ملک کے مالک بن گئے (بحار ج۵ ص۱۹۱، برھان ج۲ ص۲۴۷، صافی ج۱ ص۸۲۴)

14..... ابن حصین کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَاشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ (آیت ۲۰) اور حضرت یوسفؑ کو ناقص قیمت چند درہموں پر بیچ آئے آپؑ نے فرمایا کہ وہ اٹھارہ درہم تھے (بحار ج۵ ص۱۹۱، برھان ج۲ ص۲۴۷، صافی ج۱ ص۸۲۴)

15..... اسی سند سے کہ امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ وہ قیمت بیس درہم تھی اور یہی قیمت شکاری کتے کی ہے جب اسے قتل کیا جائے اور یہ ناقص قیمت ہے (بحار ج۵ ص۱۹۱، برھان ج۲ ص۲۴۷)

حضرت یوسفؑ اور عزیز مصر کی بیوی

16..... ابوحمزہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے امام علی بن امام حسینؑ زین العابدینؑ سے پوچھا کہ جس وقت حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں ڈالا تھا تو اس وقت ان کی عمر کتنی تھی تو آپؑ نے فرمایا آٹھ سال (نو سال) تھی میں نے عرض کیا کہ حضرت یعقوبؑ کی جائے سکونت اور مصر کے درمیان کتنا فاصلہ تھا تو آپؑ نے فرمایا ان کے درمیان بارہ دن کے راستے کا فاصلہ تھا اور حضرت یوسفؑ اپنے زمانہ کے خوبصورت ترین شخص تھے جب وہ جوان ہو گئے تو عزیز مصر کی بیوی کی نیت خراب ہو گئی تو (حضرت یوسفؑ) نے اس سے کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں ہم ان اہلبیتؑ میں سے ہیں جو زنا نہیں کرتے مگر اس نے اپنے اور حضرت یوسفؑ کے لئے ہر طرف سے دروازے بند کر دیئے اور کہا تم خوف مت کرو اور پھر

خود کو حضرت یوسفؑ کے اوپر گرا دیا حضرت یوسفؑ خود کو اس سے چھڑا کر فوراً بھاگے اور بڑھ کر دروازہ کھولا وہ بھی جھپٹ کر پہنچی اور پیچھے سے ان کا دامن پکڑ لیا حضرت یوسفؑ نے پھر اپنے آپؑ کو چھڑایا اور دامن میں سے قمیص پھٹ گئی (بحار ج۵ ص۱۸۵، ۱۹۱، برھان ج۲ ص۲۴۸)

عصمت حضرت یوسفؑ کی بحث

17..... ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا فَلَمَّا هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ (آیت ۲۴) پس اس عورت نے برائی کا ارادہ کیا اور وہ بھی کر لیتے فرمایا اس نے کہا جیسا اس نے کیا فرمایا یہ نہیں ہوگا پھر اس عورت نے اٹھ کر اس جگہ پڑے ہوئے بتوں کے چہرے پر چادر ڈال دی تو آپؑ نے پوچھا ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا مجھے اس بت سے شرم آتی ہے تو آپؑ نے فرمایا تو اس بت سے کہ جو نہ دیکھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں حیا کرتی ہو میں اپنے خدا سے جو سننے والا دیکھنے والا علم رکھنے والا ہے حیا نہ کروں کہا گیا کہ یہی پروردگار کی طرف سے ان کے لئے برھان تھا (بحار ج۵ ص۱۸۵، ۱۹۱، برھان ج۲ ص۲۴۸)

18..... محمد بن قیس کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا آپؑ نے فرمایا بے شک حضرت یوسفؑ نے اس وقت اس جگہ پر حضرت یعقوبؑ کو خواب میں دیکھا جو کھڑے ہو کر اپنی انگلیوں کو بڑھا رہے ہیں اور یہی کہا اے حضرت یوسفؑ رک جاؤ (پنجہ ہاتھ کا بڑھایا) (پھر یہ پوشیدہ نہیں کہ یہ روایت تقیہ پر محمول ہے اور یہ خبر ہی ایسی ہے اور یہ عقائد امامیہ کے خلاف ہے اس کے متعلق کتاب تنزیہ الانبیاء ص۶۰، ۶۸ ملاحظہ کر سکتے ہیں اور بحار ج۵ ص۱۹۸، ۲۰۰ بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں) پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا لیکن خدا کی قسم جب اسے دیکھا تو باپ اپنے ہاتھ کی انگلیاں منہ میں ڈال کر کاٹ رہا ہے اور جب کہ انہوں نے اپنے جد کو اس طرح کاٹتے نہ دیکھا تھا اور نہ ہی اپنے باپ کو اس نے اس طرح دیکھا تھا اور یہی اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اپنی انگلیوں کو حیرت سے منہ میں ڈالا جیسے انگلی پانی سے نکالی جاتی ہے اس میں کسی شخص کو ابہام پیدا ہو جائے (بحار ج۵ ص۱۹۱، برھان ج۲ ص۲۴۸) (یہاں پر علامہ محقق محدث عارف فیض نے تفسیر صافی میں اس مقام کے متعلق ذکر کیا ہے اور انہوں نے کافی روایت بھی اس باب میں نقل کی ہیں اور مختصر طور پر اس طرح بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ عامہ کو خدا رسوا کرے انہوں نے حضرت یوسفؑ کی طرف اس مقام پر ایسی باتیں منسوب کر دی ہیں اور

www.maktabkospdf.com

ایسی روایات بنا کر نقل کی ہیں کہ جن کو بیان کرنا ہی مؤمن کی شان کے خلاف ہے چہ جائے کہ ان کو اس عقیدہ کی بنیاد قرار دیا جائے اور اس بارے میں جو بہترین اور فیصلہ کن قول ہے وہ یہ ہے کہ یوسفؑ کے واقعہ کا جن جن افراد سے تعلق ہے وہ خود

1..... یوسفؑ 2..... عورت جو زلیخا ہے 3..... خود اس عورت کا شوہر عزیز مصر 4..... اور شہر کی وہ عورتیں جن کو دعوت دے کر بلایا گیا تھا 5..... گواہ 6..... خدا رب العالمین 7..... ابلیس اور ان سات میں سے ہر ایک یوسفؑ کی عصمت برأت اور پاکدامنی کا قائل ہے 1..... حضرت یوسفؑ کا صاف اعلان ہے هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي (آیت ۲۶) اس عورت نے ہی میری طرف برا اقدام کیا رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ (آیت ۳۳) اے پروردگار مجھے اس سے قید محبوب ہے جس کی طرف مجھے یہ عورتیں بلاتی ہیں عزیز مصر کی عورت نے کہا وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ (آیت ۳۲) میں نے اسے اپنی طرف مائل کرنا چاہا لیکن وہ بچ گئے اور کردار حضرت یوسفؑ کے متعلق تحقیق کے بعد اس نے کہا الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ (آیت ۵۱) اب جبکہ حق واضح ہو گیا تو میں نے ہی اسے اپنی طرف راغب کرنے کے لئے چاہا تھا اس کے شوہر عزیز مصر کا صاف اعتراف ہے کہ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ (آیت ۲۸) تحقیق یہ تمہارا مکر و فریب ہے اور تمہارا مکر بہت بڑا ہے اور عورت سے کہا کہ اپنے گناہ کی معافی مانگ تو ہی خطا کار ہے شہر کی ان عورتوں نے جن کو دعوت دے کر بلایا گیا تھا امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (آیت ۳۰) کہ عزیز مصر کی بیوی ان کو اپنی طرف مائل کر رہی تھی وہ محبت میں بے قابو ہو چکی تھی اور ہم نے اس کو واضح گمراہی میں دیکھا ہے انہوں نے صاف الفاظ میں کہا حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ (آیت ۵۱) خدا کی پناہ ہم نے (یوسفؑ کے) دامن میں کوئی برائی کا داغ نہیں دیکھا پھر گواہ کا گواہی دینا تو اس بارے خدا فرماتا ہے شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا (آیت ۲۶) اسی عورت کے خاندان کے ایک بچے نے گواہی دی پھر اللہ کا گواہ ہونا کہ اللہ نے صاف الفاظ میں یہ کہا جو اس کا قول ہے كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ (آیت ۲۴) اسی طرح سے تا کہ ہم اس سے خیانت اور بدکاری کو دور رکھیں بے شک وہ

ہمارے مخلص بندوں میں سے تھے اور پھر ابلیس کا اس بات کا اقرار کرنا کہ اس کا قول اس طرح بیان ہوا ہے کہ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ (سورہ ص آیت ۸۲) إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ (سورہ ص آیت ۸۳) تیری عزت کی قسم کہ میں ان کو (اولاد آدمؑ کو) ضرور گمراہ کروں گا لیکن تیرے مخلص بندے (میرے دام سے بچ جائیں گے) گویا کہ اس نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ اللہ کے مخلص بندوں کو میں گمراہ نہیں کر سکتا اور اللہ نے حضرت یوسفؑ کے متعلق یہ گواہی دی إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ (آیت ۲۴) بے شک وہ (یوسفؑ) ہمارا مخلص بندہ تھا تو بڑے اور چھوٹے ملا کر اس کا نتیجہ یہی نکلا کہ ابلیس نے یوسفؑ کی پاک دامنی اور پاک بازی کا اعتراف کیا ہے جیسا کہ دعوت التزامی سے صاف واضح ہے یہاں پہنچ کر حضرت یوسفؑ کے دامنِ عصمت پر برائی کا دھبہ لگانے والوں سے ہم واضح بات کرتے ہیں کہ یہاں پر یہ واقعہ تو سب متعلقہ افراد کی طرف سے حضرت یوسفؑ کی عصمت کے ثبوب پر گواہ ہے اور اعتراف کئے ہیں تو عقل و انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اسی پر اکتفا کر کے مزید ثبوت طلب کرنے سے گریز کریں اور حضرت یوسفؑ پر ایمان کو مزید مستحکم کر لیں اور پھر یہ کہ اگر اللہ کو راضی کرنا ہے تو اللہ کی بات کو مان لیں کہ وہ حضرت یوسفؑ مخلص بندے تھے اور اگر شیطان کی اتباع کرنا ہے تو شیطان کی بات مان لیں کہ وہ پاک دامن تھے)

www.ahlehaqbooks.com

حضرت یوسفؑ کا ایک استدلال

19..... ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ لوگ اللہ کے اس فرمان کے بارے میں کیا کہتے ہیں لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ (آیت ۲۴) اگر انہوں نے اپنے رب کی طرف سے برہان نہ دیکھی ہوتی تو آپؑ کے ایک ساتھی نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب عزیز مصر کی عورت نے حضرت یوسفؑ کو گناہ کرنے کی پیش کش کی تو انہوں نے اسے قبول کر لیا تھا جب انہوں نے ارادہ کیا تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت یعقوبؑ اپنی انگلی کو حیرت و افسوس سے کاٹ رہے تھے اور ان کو وہاں پا کر اس گناہ سے بچ گئے تو آپؑ نے فرمایا اس طرح نہیں ہے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو میں نے عرض کیا پھر کیا بات تھی جو ظاہر ہوئی تھی تو آپؑ نے فرمایا لَمَّا هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا (آیت ۲۴) اگر وہ بھی برائی کا ارادہ کر لیتے پھر وہ عورت اٹھی اور اس بت کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی اور اس کے چہرے پر کپڑا ڈال دیا تو اس وقت حضرت یوسفؑ نے اس

سے کہا کہ تم نے اس طرح یہ کیوں کیا تو اس نے کہا کہ میں نے اس کے چہرے پر کپڑا اس لئے ڈالا کہ مجھے اس سے حیا آتی ہے کہ وہ مجھے اس حالت میں دیکھے تو حضرت یوسفؑ نے اس سے کہا کہ تم اس سے حیا کرتی ہو جو ایک بت ہے اور وہ نہ سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ کوئی بات سمجھ سکتا ہے اور جب کہ میرا رب یہ سب کچھ ہے اور تم مجھے اپنی طرف بلاتی ہو (بحار ج۵ ص۱۹۱، برھان ج۲ ص۲۴۸) یہاں سے پھر یہ حدیث پلٹتی ہے ابوحمزہ کی طرف حضرت یوسفؑ نے اپنے دامن کو چھڑایا تو قمیص پھٹ گئی تو حضرت یوسفؑ نکلے تو وہ بھی پیچھے پیچھے نکلی تو دونوں کی ملاقات عزیز مصر سے دروازہ پر ہوگئی وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (آیت ۲۵) جب عزیز مصر سے دروازے پر ان دونوں کی ملاقات ہوئی تو فوراً اس عورت نے کہا کہ اگر آپ کی بیوی کے ساتھ کوئی برائی کا ارادہ کرے تو اس کی سزا کیا ہے یہی کہ اسے قید کر دیا جائے یا کوئی سخت سزا دی جائے یہ سن کر عزیز مصر نے سزا دینے کا ارادہ کیا تو حضرت یوسفؑ نے اس سے کہا کہ حضرت یعقوبؑ کے خدا کی قسم میں نے اس سے برائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں کیا بلکہ اس نے خود مجھ سے برائی کرنے کا ارادہ کیا اگر آپ کو اس بات پر یقین نہ آئے تو اس بچے سے پوچھ لیں کہ کس نے بری نیت کا ارادہ کیا اور اس وقت بادشاہ کی بیوی کے پاس ایک بچہ کسی مہمان کے ساتھ آیا ہوا تھا جو اس وقت گود میں تھا تو اللہ نے اس کو گویا کر دیا تاکہ وہ صحیح فیصلہ کرے تو اس بچے نے فوراً کہا اے بادشاہ حضرت یوسفؑ کی قمیص کو دیکھو اگر اس کا دامن سامنے سے پھٹا ہوا ہے تو حضرت یوسفؑ قصوروار ہے اور اگر اس قمیص کا دامن پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو پھر یہ نہیں پھر یہ عورت قصوروار ہے جب بادشاہ نے بچے کی یہ بات سنی تو بہت گھبرایا اور فوراً حضرت یوسفؑ کی قمیص کو منگوانے کا حکم دیا کہ دیکھو کہ کہاں سے پھٹی ہوئی ہے پھر جب قمیص کو دیکھا تو وہ آگے سے نہیں بلکہ پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے تو اپنی عورت سے کہا اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ (آیت ۲۸) یہ سب تمہارا مکر و فریب ہے اور تیری چال بازی ہے جو بہت بری ہے اور حضرت یوسفؑ سے کہا سامنے سے چلا جا اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (آیت ۲۹) اس واقعہ کو پوشیدہ رکھنا اور کسی ایک سے بھی ظاہر نہ کرنا لیکن حضرت یوسفؑ نے یہ بات کسی سے نہ چھپائی اور پھر یہ پورا واقعہ شہر میں مشہور ہوگیا تو شہر کی چند عورتیں اِمْرَاَةُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ (آیت ۳۰) عزیز مصر کی عورت کو طعنے دینے لگیں کہ ایک نوجوان غلام سے اس

نے برا ارادہ کیا یہ خبر جب بادشاہ کی بیوی کو ہوئی تو اس نے ان کو اکٹھا کیا اور کھانے کی دعوت دے دی اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ (آیت ۳۱) ہر ایک کے ہاتھ میں ایک لیمو اور ایک چھری دے دی اور حضرت یوسفؑ کو حکم دیا کہ تم ان عورتوں کے سامنے سے جا کر گزرو جب حضرت یوسفؑ ان کے پاس سے گزرے فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ (آیت ۳۱) پس جب انہوں نے اس کو دیکھا تو اس کی عظمت کو مان گئیں اور اپنے ہاتھ محو حیرت ہو کر کاٹ ڈالے اور کہا جو کہا تو اس نے ان سے کہا کہ تم اسی پر میری ملامت کرتیں تھیں پھر وہ عورتیں اپنے گھروں کو واپس چلی گئیں اور ان میں ہر ایک نے حضرت یوسفؑ سے پوشیدہ ملنے کی التجا کی تاکہ ان سے بات کریں اور قَالَ رَبِّ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ (آیت ۳۳) کہا اور اگر تو مجھ سے ان کے مکر کو نہ پھیرے تو میں ان کی طرف جھک نہ جاؤں اور جاہلوں سے ہو جاؤں گا حضرت یوسفؑ نے ان سب سے انکار کر دیا اور آپؑ ان سب عورتوں کے کید و مکر میں نہ آئے مگر جب حضرت یوسفؑ اور عزیز مصر کی عورت کا یہ قصہ مشہور ہوا تو بادشاہ کو خیال آیا کہ اس جوان (یوسفؑ) کو قید کر دیا جائے پھر اس نے حضرت یوسفؑ کو قید کر دیا اور ان کے ساتھ قید میں دو جوان اور بھی تھے جن کا قصہ حضرت یوسفؑ کے قصہ کے ساتھ اللہ کی کتاب میں موجود ہے پھر ابوحمزہ کہتے ہیں کہ امام علی بن امام حسینؑ کا سلسلہ کلام منقطع ہوگیا (برھان ج۲ ص۲۴۸، بحار ج۵ ص۱۸۵)

حضرت یوسفؑ کا ایک عورت سے شادی کرنا

20..... محمد بن مروان کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت یوسفؑ نے ایک خوبصورت عورت کو شادی کے لئے پیغام بھیجا تو اس عورت نے کہا کہ میں بادشاہ کے ایک زرخرید غلام سے شادی کر لوں یہ ناممکن ہے پھر آپؑ نے اس سے شادی کا پیغام اس کے باپ کو بھیجا تو اس کے باپ نے کہا میری بیٹی کو اس معاملہ میں خود اختیار ہے وہ اس امر میں آزاد ہے پھر آپؑ نے رو رو کر اپنے رب سے اس کی دعا کی تو اللہ نے حضرت یوسفؑ کی طرف وحی کی کہ تم نے مجھ سے زوجہ کی دعا کی تو میں نے اس سے تیری شادی کر دی پھر اس کی طرف اسے بھیج دیا پھر حضرت یوسفؑ نے اس کے گھر پیغام بھجوایا کہ میں تم لوگوں سے ملنے آ رہا ہوں اس عورت نے جواب میں کہلوا بھیجا کہ آپؑ تشریف لے

www.shiabookspdf.com

آئیں جب آپؑ اس کے گھر پہنچے تو آپؑ کے حسن و جمال سے یہ پورا گھر نور سے روشن ہوگیا جب عورت نے آپؑ کے حسن و جمال کو دیکھا تو اس نے کہا هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (آیت ۳۱) یہ تو کوئی باکرامت فرشتہ ہے پھر آپؑ نے اس سے پانی طلب کیا پھر وہ اٹھی اور آپؑ کے لئے پانی لے آئی اور آپؑ کے ہاتھ میں پیالا دینے کے بجائے آپؑ کے منہ سے پیالا لگا دیا جب حضرت یوسفؑ نے اس کی یہ حالت دیکھی تو اس سے کہا کہ تم انتظار کرو اور جلدی نہ کرو پھر آپؑ نے اس سے شادی کر لی (برھان ج ۲ ص ۲۵۳، بحار ج ۵ ص ۱۹۱)

حضرت یوسفؑ سے قیدی کا اظہار محبت

21.....عباس بن ہلال کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن امام علی رضا سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ بے شک حضرت یوسفؑ نبی سے ایک دن ان کے اپنے قید کے ساتھی نے کہا مجھے تم سے محبت ہے تو یوسفؑ نے اس سے کہا تم اپنے اس قول کا خیال رکھنا زندگی میں مجھ پر جو بھی مصیبتیں آئی ہیں وہ سب محبت کی وجہ سے آئی ہیں میری خالہ کو مجھ سے محبت تھی تو اس نے مجھے چور قرار دیا اور میرے باپ نے مجھ سے محبت کی تو وہ حسد کا شکار ہو گئے تو میرے بھائیوں نے مجھ سے حسد کیا عزیز مصر کی عورت نے مجھ سے محبت کی میں زندان کا قیدی بن گیا (اس محبت کا کیا نتیجہ ہوتا ہے) (برھان ج ۲ ص ۲۵۴، بحار ج ۵ ص ۱۷۸، صافی ج ۱ ص ۸۳۱)

حضرت یوسفؑ کی دعا فرج

22.....ابن سنان کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ایک دن حضرت جبرائیلؑ حضرت یوسفؑ کے پاس قید خانے میں آئے اور کہا کہ آپؑ ہر فریضہ نماز کے بعد یہ پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ خدایا میرے لئے تنگی سے وسعت پیدا کر دے اس قید و تنگی سے راستہ فراہم کر دے اور مجھے رزق عطا کر جہاں سے مجھے گمان ہو اور جہاں سے مجھے گمان تک نہ ہو (برھان ج ۲ ص ۲۵۴، بحار ج ۵ ص ۱۹۱)

دو قیدیوں کے خواب کی تعبیر

23.....طربال کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک دفعہ جب بادشاہ کے حکم سے حضرت یوسفؑ قید خانے میں قید ہو گئے تو حضرت یوسفؑ کو اللہ نے خواب کی تعبیر کا علم الہام کر دیا آپؑ ان قیدیوں کو خواب کی تعبیر بتایا کرتے تھے تو بادشاہ کے دو غلام قید ہو کر آئے تو ان کو آپؑ کے پاس قید کیا گیا زندان میں جب ان کو صرف ایک رات گزری تو صبح کے وقت ایک نے کہا کہ کیا آپؑ خواب کی تعبیر جانتے ہیں تو آپؑ نے کہا ہاں میں خواب کی تعبیر کا علم رکھتا ہوں تو ان دونوں سے ایک نے کہا اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَّاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ (آیت ۳۶) میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں نے انگور کو شراب کے لئے نچوڑا ہے آپؑ نے فرمایا کہ تم رہا کئے جاؤ گے اور بادشاہ کو شراب پلاؤ گے اس کے خاص ساقی بنو گے اور تمہاری منزلت ان کے نزدیک بلند ہوگی پھر دوسرے نے کہا میں نے دیکھا کہ میرے سر پر روٹیاں ہیں اور پرندے اس سے نوچ رہے ہیں تو آپؑ نے اس سے فرمایا (اس نے خواب نہیں دیکھا تھا جھوٹ کہا تھا) یوسفؑ نے اس سے کہا کہ بادشاہ تجھے قتل کر دے گا اور دار پر لٹکا دے گا اور پرندے تیرے سر کا مغز کھائیں گے یہ سن کر اس شخص نے کہا کہ میں نے تو جھوٹ کہا تھا خواب نہیں دیکھا تھا تو حضرت یوسفؑ نے کہا کہ جو کچھ میں نے تم لوگوں سے کہہ دیا ہے وہ ضرور واقع ہوگا پھر آپؑ نے جس قیدی کو رہا ہونے کی خبر دی تھی اس سے کہا کہ تم رہا ہو جاؤ اور ساقی بن جاؤ تو وہاں بادشاہ کے پاس میرا ذکر کر دینا اس وقت حضرت یوسفؑ خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوئے تھے اس کے متعلق خدا فرماتا ہے فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ (آیت ۴۲) لیکن شیطان نے اس کے دل سے یہ بات بھلا دی کہ وہ بادشاہ سے اس کا ذکر کرتا اس کے بعد برسوں حضرت یوسفؑ زندان میں قید رہے پھر اللہ نے حضرت یوسفؑ کی طرف وحی کی اور فرمایا اے یوسفؑ تجھے بچپن میں وہ خواب کس نے دیکھایا تھا تو کہا تو نے ہی اے میرے رب دیکھایا تھا پھر فرمایا تیرے باپ کے دل میں تیری محبت کس نے ڈالی تھی تو عرض کیا تو نے ہی اے میرے رب ڈالی تھی پھر فرمایا تیری نجات کے لئے اس قافلے کو کنویں پر کس نے بھیجا تھا تو عرض کیا تو نے ہی اے میرے رب بھیجا تھا جس نے نکالا خدا نے فرمایا تجھے کنویں میں دعا کس نے تعلیم دی تھی کہ جس کے پڑھنے سے تم کنویں سے باہر نکلے تو عرض کیا تو نے ہی اے میرے رب تعلیم کی تھی

www.shiabookspdf.com

پھر فرمایا عورت کے مکروفریب سے کس نے تجھے بچایا تھا تو عرض کیا تو نے ہی اے میرے رب بچایا تھا پھر فرمایا معصوم بچے کو تیری بے گناہی کا گواہ بنانے کے لئے کس نے اسے بولنے کی طاقت عطا کی تھی تو عرض کیا تو نے ہی اے میرے رب عطا کی تھی پھر فرمایا عزیز مصر کی بیوی اور دوسری عورتوں کی چالوں سے تجھے کس نے بچایا تھا تو عرض کیا تو نے ہی اے میرے رب بچایا تھا پھر فرمایا تجھے خوابوں کی تعبیر کا علم کس نے دیا تھا تو عرض کیا تو نے ہی اے میرے رب دیا تھا پھر فرمایا پھر کس طرح تم نے میرے غیر سے مدد کی خواہش کی اور مجھ سے مدد طلب نہ کی اور کس لئے میرے ایک بندے سے یہ آرزو کی کہ وہ میری ایک مخلوق کے سامنے تمہیں یاد کرے جو میرے ہی قبضہ قدرت میں ہے اور میری طرف تم نے پناہ نہ لی اب اس کے سبب سے اتنی مدت تک اور قید خانے میں رہو ابوعمر کہتے ہیں ابن ابوحمزہ نے بیان کیا ہے کہ پھر وہ اس کے بعد بیس سال تک قید خانے میں رہے (برھان ج۲ص۲۵۴، بحارج۵ص۱۹۱، صافی ج۱ص۸۳۱)

24..... سماعہ کہتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا اُذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ (آیت۴۲) میرا ذکر بادشاہ سے کرنا تو فرمایا کہ اس سے مراد یہ تھی کہ عزیز مصر سے کہنا (بحارج۵ص۱۹۲، برھان ج۲ص۲۵۴)

25..... ابن ابی یعفور کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا دوسرے نے کہا اِنِّيْ اَرَانِيْ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا (آیت۳۶) میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر روٹیاں ہیں فرمایا وہ سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے تھا وہ ایک بڑا پیالا تھا اس میں روٹیاں تھیں اور پرندے اس سے کھا رہے تھے (بحارج۵ص۱۹۲، برھان ج۲ص۲۵۴)

26..... یعقوب بن شعیب کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت یوسفؑ کو وحی کی کہ کس نے تیری محبت تیرے باپ کے دل میں ڈالی اور تجھے لوگوں پر کس نے فضیلت حسن دی کس نے تمہیں کنویں سے نکالنے کے لئے قافلہ بھیجا جس نے تمہیں اس کنویں سے نکالا کس نے تجھے ان عورتوں کے مکروفریب سے بچایا جو تمہیں اپنی طرف رغبت دیتی تھیں پھر تو نے مخلوق کو پکار لیا اس کے سبب اب تم مزید کئی سال تک قید خانے میں رہو (بحارج۵ص۱۹۲، برھان ج۲ص۲۵۴)

حضرت یوسفؑ کا زندان میں گریہ

27..... عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ذکر کیا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت یوسفؑ نے ایک جوان سے کہا تھا کہ بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا تو اس وقت جبرائیلؑ زندان میں تشریف لائے اور انہوں نے پاؤں سے زمین پر ایک ٹھوکر ماری جس سے سات زمینیں (ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح) ظاہر ہوگئیں تو انہوں نے حضرت یوسفؑ سے کہا کہ دیکھو تمہیں اس میں کیا نظر آرہا ہے تو حضرت یوسفؑ نے کہا میں ایک چھوٹا سا پتھر دیکھ رہا ہوں پھر وہ پتھر پھٹ گیا پھر کہا اس میں کیا دیکھتے ہو تو حضرت یوسفؑ نے کہا اس میں ایک چھوٹا سا کیڑا دیکھ رہا ہوں تو جبرائیلؑ نے کہا اس کا رزق کس کے پاس ہے تو حضرت یوسفؑ نے کہا اللہ کے پاس ہے پھر جبرائیلؑ نے کہا کہ بے شک تیرا رب کہتا ہے کہ جب میں ان سات زمینوں پر موجود پتھر کے اندر رہنے والے کیڑے کو نہیں بھول سکتا تو پھر میں تجھے کس طرح بھول جاؤں پھر تم نے اس رہا ہونے والے جوان قیدی سے کہا تم میرا ذکر بادشاہ سے کرنا جب قید سے رہا ہونے کے بعد تمہیں وہ مقام ملے گا اب اس کے سبب مزید کئی سال تک اسی زندان میں رہو جبرائیلؑ کی یہ بات سن کر حضرت یوسفؑ نے بہت گریہ کیا اور اتنا گریہ کرتے تھے کہ آپؑ کے ساتھ زندان کی دیواریں بھی رونے لگ گئیں تھی اور قیدیوں کو اس سے اس قدر اذیت ہونے لگی کہ آپؑ نے قیدیوں سے اس بات پر مصالحت کی کہ ایک دن روئیں گے اور دوسرے دن خاموش رہیں گے اور پھر جس دن آپؑ خاموش رہتے تھے وہ دن آپؑ پر زیادہ سخت گزرتا تھا (بحارج۵ص۱۹۲، برھان ج۲ص۲۵۴، صافی ج۱ص۸۳۴)

سب سے زیادہ رونے والے

28..... ہشام بن سالم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رونے والوں میں سے ان تین کے برابر کوئی ایک بھی نہ رویا حضرت آدمؑ و حضرت یوسفؑ اور حضرت داؤدؑ تو میں نے عرض کیا کہ ان کے رونے کا سبب کیا تھا تو آپؑ نے فرمایا پھر حضرت آدمؑ جب جنت سے نکالے گئے تو اس کے بعد انہوں نے اس قدر گریہ کیا کہ ان کی آواز آسمان کے دروازوں تک پہنچ گئی اور اہل آسمان کو ان کے گریہ کرنے سے شکایت پیدا ہوئی اور پھر حضرت داؤدؑ تو انہوں نے اس قدر گریہ کیا کہ ان کی آنکھوں کے پانی سے گھاس پیدا ہوگیا اور ان کی ٹھنڈی آہ سبزیوں کو جلا دیا کرتی تھی اور پھر حضرت یوسفؑ

www.shiabookspdf.com

توانہوں نے اپنے باپ حضرت یعقوبؑ کی طرح گریہ کیا اوران کا گریہ کرنا اس وقت تھا جب وہ زندان میں قید تھے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے اس بات پر مصالحت کرلی تھی کہ وہ ایک دن گریہ کریں گے اور ایک دن خاموش رہیں گے (بحار ج۵ص۱۹۲، برہان ج۲ص۲۵۴، صافی ج۱ص۸۳۴، ۸۳۵)

حضرت یوسفؑ کی ایک دعا

29.....شعیب عقرقوفی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک جبرائیلؑ حضرت یوسفؑ کے پاس آئے اور کہا اے یوسفؑ رب العالمین تجھے سلام کہتا ہے اور سلام کے بعد تجھ سے کہتا ہے کہ تجھے اپنے مخلوق میں حسین وجمیل کس نے بنایا یہ سن کر حضرت یوسفؑ نے اپنے رخسار کو زمین پر رکھ کر کہا خدایا تو نے ہی بنایا ہے جبرائیلؑ نے کہا اللہ کہتا ہے تجھے تیرے بڑے بھائیوں کی موجودگی میں تیرے باپ کو تیرا محبت کرنے والا کس نے بنایا تو حضرت یوسفؑ نے اپنے رخسار زمین پر رکھ کر کہا خدایا تو نے ایسا کیا ہے جبرائیلؑ نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ تجھے کنویں سے کس نے نجات دی تو حضرت یوسفؑ کی چیخ نکل گئی کہ میں ہلاک ہوگیا پھر اپنے رخسار کو زمین پر رکھ دیا اور کہا خدایا تو نے ہی نجات دی اس کے بعد جبرائیلؑ نے کہا خدا نے فرمایا کہ پھر تم نے میرے علاوہ کسی ایک بندے کی مدد طلب کی اب تم اس سبب سے کچھ سال مزید زندان میں گزارو جب وہ عرصہ پورا ہوگیا تو اللہ نے آپؑ کو دعا فرج تعلیم فرمائی تو حضرت یوسفؑ نے اپنا رخسار زمین پر رکھ دیا پھر دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ ذُنُوْبِيْ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِيْ عِنْدَكَ فَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِوَجْهِ آبَائِيَ الصَّالِحِيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ خدایا اگر میرے گناہوں نے میرے چہرے کو تیرے نزدیک ذلیل کردیا ہے تو بے شک میں تیری طرف اپنے آباؤ اجداد ابراہیمؑ واسماعیلؑ واسحاقؑ ویعقوبؑ صالحین کی رو سے متوجہ ہوتا ہوں ان کے لئے یہی دعا فرج تھی میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان کیا ہم بھی یہ دعا اس طرح پڑھ سکتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا کہ تم اس دعا کو پڑھو تو اس طرح پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ ذُنُوْبِيْ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِيْ عِنْدَكَ فَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِوَجْهِ نَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خدایا اگر میرے گناہوں نے میرے چہرے کو تیرے نزدیک ذلیل کردیا ہے تو بے شک میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تجھے ان کا واسطہ دیتا ہوں جو تیرے نبیؐ ہیں اور رحمت کے نبیؐ ہیں

اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کا واسطہ دیتا ہوں (بحار ج۵ص۱۹۲، برہان ج۲ص۲۵۵، صافی ج۱ص۸۳۵)

30.....یعقوب بن یزید نے مرفوع بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ (آیت ۴۲) اور اس طرح حضرت یوسفؑ کئی سال قید خانے میں رہے تو آپؑ نے فرمایا کہ آٹھ (نو) سال تھے (بحار ج۵ص۱۹۲، برہان ج۲ص۲۵۵، صافی ج۱ص۸۵۳)

فاطمہ زہراؑ کا ایک ہولناک خواب دیکھنا

31.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک دفعہ جناب فاطمۃ الزہراؑ نے رات کو خواب دیکھا کہ حسنؑ وحسینؑ ذبح کردیئے گئے یا قتل کردیئے گئے ہیں اس کے بعد آپؑ پر بہت حزن وملال طاری ہوگیا اور آپؑ نے یہ خواب رسولؐ خدا سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا اے رویا تو مجسم ہوکر سامنے آتو وہ سامنے آگیا تو فرمایا کیا تو نے فاطمہؑ کو یہ مصیبت دکھلائی ہے تو اس نے کہا نہیں تو آپؐ نے فرمایا اے اضغاث کیا تم نے یہ بلا ومصیبت فاطمہؑ کو دیکھائی ہے تو اس نے کہا ہاں اے رسولؐ خدا تو آپؐ نے فرمایا اس میں کیا دیکھایا ہے تو اس نے کہا اس میں دیکھایا ہے کہ یہ حزن وملال میں مبتلا ہوں تو آپؐ نے فاطمہؑ سے فرمایا یہ سن لیا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے (برہان ج۲ص۲۵۵)

حضرت یوسفؑ کی رہائی کا وقت

32.....ابان کہتے ہیں کہ محمد بن مسلم نے دونوں میں سے ایک امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک رسولؐ خدا نے فرمایا جب حضرت یوسفؑ کی رہائی کا وقت آگیا تو بادشاہ کی طرف سے ان کے پاس ایک قاصد آیا تو اس نے آپؑ سے واقع ہونے والے ایک خواب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان کے ساتھ یہ شرط نہ لگائی کہ مجھے زندان سے نکالیں گے اور ان کا عجیب صبر تھا بادشاہ کی عورت کے بارے یہاں تک کہ ان کا عذر اللہ نے ظاہر کردیا (بحار ج۵ص۱۹۲، برہان ج۲ص۲۵۵، صافی ج۱ص۸۳۷)

33.....ابن یعفور کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے پڑھا سَبْعَ سُنْۢبُلَاتٍ خُضْرٍ (آیت ۴۳) سات سبز بالیا (برہان ج۲ص۲۵۵، بحار ج۵ص۱۹۲)

www.shiabooks.pdf.com

غلہ فروخت کرنے کا طریقہ

34..... حفص بن غیاث کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب وہ سال گزر گئے (جو تھے) تو حضرت یوسفؑ جب غلہ فروخت کرنے کے لئے متوجہ ہوتے تو اپنے وکیلوں سے کہتے کہ کل کی نسبت آج مہنگا فروخت کریں اور جس دن جانتے کہ نرخ زیادہ ہوگیا ہے اور مہنگا فروخت کرنا چاہیے تو کہتے کہ فلاں قیمت پر فروخت کرو اور لفظ گرانی ان کی زبان پر جاری نہ ہوتا ایک دفعہ کچھ تاجر آئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں مال دو تو کہا کتنا خریدنا ہے تو کہا اتنا اور اتنا دیں اور اس کی مقرر کی ہوئی قیمت پر دیتے اور وہ لے لیتے اور اس دفعہ جب انہوں نے غلہ خریدا تھا انہوں نے اپنے کچھ ساتھیوں کو حکم دیا یہ غلہ اٹھا کر لے جائیں تو انہوں نے اٹھالیا یہاں تک کہ وہ شہر میں داخل ہوئے تو ان کی ملاقات ایک قوم تجار سے ہوگئی تو انہوں نے کہا کس طرح تم نے لیا تو انہوں نے جواب میں کہا اس طرح اور اس طرح پھر وزن میں وہ آٹھ ہوگیا تو وہ وکیل حضرت یوسف کے پاس آیا اور کہا کس طرح دیں تو کہا پہلے کی طرح دو انہوں نے اسی طرح کیا پھر لینے والوں نے کہا ہم پہلے کی طرح ویسے ہی لے رہے ہیں پھر ان سے اب کس طرح خریدو گے انہوں نے کہا اسی طرح لیں گے جیسے پہلے لیا اتنا اور اتنا تو کہا وہی جو تم نے کہا ہے اور لیکن جب اتنا ہوگیا تو انہوں نے کہا پورا ہوگیا بس اتنا ہی بنتا ہے جو میں نے رقم دی ہے پھر وہ یہ لے کر شہر میں داخل ہوگیا پھر دوسرا آیا اس نے کہا کتنے کا دو گے تو کہا اتنے میں اتنا اور اتنا اس کا وزن آٹھ ہوگیا اس نے کہا ہم لوگوں کے لئے اتنا ہی غلہ کافی ہے میں نے اتنا ہی خریدا ہے پھر وہ رقم حضرت یوسفؑ تک پہنچادی گئی اور کہا ہم نے پہلے تو کہا ریٹ پر بیچا ہے اس طرح جیسے پہلے تو کہا کس طرح جواب دیا جیسے پہلے بیچا ہے وہ اس کے لئے کیا ہے اور لیکن اس قدر اس نے کہا اور شہر کی طرف واپس چلا گیا پس یہ خبر لوگوں تک پہنچی تو انہوں نے کہا جو ان کے لئے اس میں لے جانا ہے یہاں تک اس میں نقص ہے جیسا کہ غلہ میں خرابی ہے یہ رقم بھی حضرت یوسفؑ تک پہنچادی گئی پھر مال بیچا کس طرح جس طرح پہلے دیا اس طرح اور اس طرح تو اس شہر مصر میں اس کا اضافہ ہوگیا وہ اس طرح ہے اور لیکن اب اس طرح ہے جب شہر میں وہ لوگ گئے تو ان کی ملاقات لوگوں سے ہوئی تو سوال کیا کہ میں کس طرح بیچوں تو کہا اس طرح اس طرح پھر پہلے سے نصف کا اضافہ ہوا ہے جب وکیل ان کے پاس آیا تو ایک شخص آیا اور اس کو قیمت دے دی وکیل نے غلہ ناپنا شروع کیا ابھی گزشتہ دن کے نرخ کے مطابق ایک پیمانہ باقی تھا کہ خریدار نے کہا بس میں نے اتنی ہی رقم دی وکیل سمجھا اس کا نرخ ایک

پیمانہ گراں ہوا پھر دوسرا خریدار آیا اور اس نے غلہ کی قیمت دی ابھی تک ایک پیمانہ باقی تھا کہ پہلے شخص کے برابر ہوگیا تو اس نے کہا بس میں نے اتنی ہی قیمت دی ہے وکیل سمجھا ایک پیمانہ اور مہنگا ہوگیا یہاں تک کہ اس دن نصف کا فرق ہوگیا اور وہ ویسے ہی تھا جیسا کہ کہا گیا اور لیکن اس طرح لیا گیا اس میں کوئی اضافہ نہ ہوا یہاں تک کہ وہ سب مل کر سعر ہوا جیسا کہ پہلے ہوا تھا ایسا ہی اللہ کا ارادہ تھا (بحار ج۵ ص۱۹۲، برھان ج۲ ص۲۵۵)

بارشوں کا سال

35..... محمد بن علی صیرفی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ (آیت۴۹) ایک سال جس میں بارشیں ہوں گی اور وہ قحط سے نجات پائیں گے تو فرمایا تم نے خدا کا یہ فرمان نہیں سنا وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا اس سال بارش بہت زیادہ ہوگی یعنی وہ بارشوں کا سال ہوگا (بحار ج۵ ص۱۹۲، برھان ج۲ ص۲۵۵، صافی ج۱ ص۸۳۶)

36..... علی بن معمر کہتے ہیں میرے والد نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ (آیت۴۹) ایک سال جس میں بارشیں ہوں گی اور وہ قحط سے نجات پائیں گے تو فرمایا بارشیں ہوں گی پھر فرمایا وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا اس سال بارشیں بہت زیادہ ہوں گی (بحار ج۵ ص۱۹۲، برھان ج۲ ص۲۵۵، صافی ج۱ ص۸۳۶)

37..... سماعہ کہتے ہیں میں نے آپؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ (آیت۵۰) جاؤ اپنے مالک کے پاس اور اس سے پوچھو کہ جوان عورتوں کا معاملہ تھا وہ کیا تھا تو فرمایا کہ عزیز مصر سے جا کر پوچھو (بحار ج۵ ص۱۹۲، برھان ج۲ ص۲۵۵، صافی ج۱ ص۸۳۶)

نبی افضل یا وصی.....پ:13

38..... حسن بن موسیٰ کہتے ہیں ہمارے اصحاب نے بیان کیا ہے کہ امام علی رضاؑ سے ایک شخص نے کہا اللہ آپؑ کی اصلاح

www.shiabookspdf.com

کرے ہمیں تعجب ہے کہ آپؑ نے نہ قبول کرتے ہوئے بھی کیسے مامون کی ولی عہدی قبول کرلی جبکہ آپؑ اسے اچھا نہ سمجھتے تھے تو ابوالحسنؑ نے اس سے فرمایا اے شخص بتا کہ ان میں سے کون افضل ہے نبی یا اس کا وصی تو اس نے کہا نبی افضل ہے پھر فرمایا یہ بتا کہ مسلم افضل ہے یا مشرک تو اس نے کہا مسلم افضل ہے تو آپؑ نے فرمایا بے شک عزیز عزیز مصر مشرک تھا اور حضرت یوسفؑ نبی تھے اور بے شک مامون مسلم ہے اور میں اس کا وصی ہوں اور حضرت یوسفؑ نے عزیز سے کہا تھا مجھے ولی بنادے یہاں تک کہ ان کا قول ہے قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ (آیت ۵۵) کہا کہ مجھے زمین کے خزانوں کا نگران بنادے میں اس کی حفاظت کرنے والا اور علم رکھنے والا ہوں اور مامون نے مجھے زبردستی اپنا ولی عہد بنایا اور میں ان سے ہوں (برھان ج ۲ ص ۲۵۶، بحار ج ۵ ص ۱۸۳)

زمین کے خزانوں کا محافظ

39.....کہا گیا کہ آپؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ (آیت ۵۵) حفاظت کرنے والا جاننے والا ہوں تو فرمایا کہ اس کی حفاظت کرنا میرے ہاتھ میں دے دے عَلِیْمٌ جاننے والا یعنی میں ہر زبان کا جاننے والا ہوں (برھان ج ۲ ص ۲۵۶، بحار ج ۵ ص ۱۹۳)

40.....سلیمان کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ کوئی شخص اپنی تعریف بیان کر سکتا ہے تو آپؑ نے فرمایا ہاں جب کوئی مجبور ہو جائے پھر تم نے حضرت یوسفؑ کا قول سنا ہے اَجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ (آیت ۵۵) مجھے زمین کے خزانوں پر نگران بنادے میں اس کی حفاظت کرنے کا علم رکھتا ہوں اور عبد صالح کا قول اَنَا لَکُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ میں تمہارے لئے خیر خواہ امین ہوں (برھان ج ۲ ص ۲۵۶، بحار ج ۵ ص ۱۸۳، صافی ج ۱ ص ۹۳۸)

41.....ثمالی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ حضرت یوسفؑ کی حکومت مصر اور اس کے صحرا تک پھیلی ہوئی تھی اس سے زیادہ علاقے پر ان کی حکومت نہیں تھی (برھان ج ۲ ص ۲۵۷، بحار ج ۵ ص ۱۹۲)

غلہ کے لئے بھائیوں کا یوسفؑ کے پاس جانا

42.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ حضرت یعقوبؑ کا حزن وملال حضرت یوسفؑ کی جدائی پر بہت شدید ہوا اور وہ اس قدر روئے کہ ان کی آنکھیں سفید ہوگئیں اور پریشانی اور احتیاج بھی ان کو شدید ہوئی تو وہ ہر سال میں دو مرتبہ اپنے عیال کے لئے مصر سے گرمی اور سردی کے لئے غلہ منگواتے تھے (اپنے عیال کو جو دیتے تھے غلہ سے اور یہی اس غلے کا کھانا ہے جو ان کے لئے ہوتا ہے اور ایک ملک سے دوسرے ملک خشکی کے راستے لایا جاتا) پھر انہوں نے اپنے فرزندوں کی ایک جماعت کو ایک قلیل سرمایہ دے کر اپنے چند رفیقوں کے ساتھ جو مصر جارہے تھے روانہ کیا جب وہ لوگ حضرت یوسفؑ کی خدمت میں پہنچے اور یہ وہ وقت تھا جبکہ عزیز مصر نے مصر کی حکومت حضرت یوسفؑ کے سپرد کردی تھی حضرت یوسفؑ نے ان لوگوں کو پہچانا اور ان لوگوں نے حضرت یوسفؑ کو بادشاہ کی ہیبت ووقار کے سبب نہ پہچانا حضرت یوسفؑ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنے ساتھیوں سے پہلے اپنا سرمایہ لے آؤ اور اپنے غلاموں سے کہا کہ ان کو جلدی ناپ کر غلہ دے دو اور پورا پورا دینا اور جب فارغ ہونا تو ان کے سرمایہ کو ان کے اسی مال میں ان کو اطلاع دیئے بغیر رکھ دینا پھر حضرت یوسفؑ نے بھائیوں سے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تمہارے دو بھائی اور بھی تھے وہ کہاں گئے اور کیا ہوا تو انہوں نے کہا بڑے کو بھیڑیا کھا گیا اور چھوٹے کو اپنے باپ کے پاس چھوڑ آئے ہیں وہ ان کو جدا نہیں کرتے (اور اس کی حفاظت خود کرتے ہیں کسی دوسرے کی حفاظت میں نہیں دیتے) کیونکہ اس بارے میں وہ بہت ڈرتے ہیں تو حضرت یوسفؑ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ جب تم دوسری مرتبہ غلہ خریدنے کے لئے آؤ تو اسے اپنے ساتھ لے کر آنا فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا کَیْلَ لَکُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ (آیت ۶۰) اگر تم نہ لاؤ گے تو میں تمہیں غلہ نہ دوں گا اور نہ اپنے پاس آنے دوں گا قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ (آیت ۶۱) تو وہ کہنے لگے ہم اپنے باپ سے اس کا پرزور مطالبہ کریں گے اور ہم ایسا ضرور کریں گے فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓی اَبِیْهِمْ (آیت ۶۳) جب وہ واپس اپنے باپ کی خدمت میں آئے اور اپنے مال کو کھولا تو دیکھا کہ ان کا سرمایہ بھی اس غلہ میں موجود ہے قَالُوْا یٰٓاَبَانَا کہنے لگے بابا جان مَا نَبْغِیْ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا (آیت ۶۵) اور یہ سرمایہ بھی ہمیں واپس کردیا ہے اور ایک اونٹ کا وزن دوسروں سے زیادہ غلہ دیا

www.shiabooks.pdf.com

ہے فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (آیت ۶۲) ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیں تا کہ دوسرا غلہ لے آئیں اور ہم اس کی حفاظت کریں گے قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَى أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ (آیت ۶۳) تو کہا کیا میں اس پر تمہیں آمین سمجھوں نہیں مگر یہ کہ میں اس سے پہلے اس کے بھائی پر تمہیں آمین کر چکا ہوں جب چھ مہینے کے بعد پھر غلہ کی ضرورت ہوئی تو حضرت یعقوبؑ نے ان کو بھیجا اور ان کو سرمایہ بھی دیا جو ضرورت سے کم تھا اور ان کے ساتھ ابن یامیل (بن یامین) کو کر دیا اور ان سے متعلق ان سے عہد لیا مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ (آیت ۶۶) اللہ کی طرف سے پختہ عہد کرو گے کہ تم اسے ضرور واپس لاؤ گے مگر یہ کہ تم سب کے سب مارے جاؤ جب وہ لوگ حضرت یوسفؑ کی مجلس میں داخل ہوئے تو حضرت یوسفؑ نے ان سے کہا ابن یامیل (بن یامین) تمہارے ساتھ ہے تو انہوں نے کہا ہاں ہے اور وہ شخص جو ہمارے سامان کے پاس ہے تو کہا کہ اسے ہمارے پاس لے آؤ جب وہ لوگ اس کو لے آئے تو حضرت یوسفؑ شاہی مسند پر بیٹھے تھے تو فرمایا (بن یامین) تنہا آئیں اور اکٹھے نہ آئیں جب وہ تنہا حضرت یوسفؑ کے قریب پہنچے تو حضرت یوسفؑ نے ان کو گود میں لے لیا اور بہت گریہ کیا اور اس سے کہا إِنِّي أَنَا أَخُوكَ (آیت ۶۹) میں تمہارا بھائی یوسفؑ ہوں تم رنجیدہ نہ ہونا جو مصلحت کے طور پر تمہارے لئے انتظام کروں اور جو کچھ میں نے تم سے کہا اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا خوف نہ کرو اور غم نہ کرو پھر ان کے بھائیوں کے پاس بھیج دیا اور اپنے ملازموں سے کہا کہ یہ جو کچھ لے آئیں ہیں لے لو اور جلد ان کو غلہ دے دو اور جب فارغ ہو جاؤ تو اپنے پیمانہ کو ابن یامیل (بن یامین) کے بار میں رکھ دینا پھر ملازموں نے حضرت یوسفؑ کے حکم کے مطابق عمل کیا اور ان لوگوں کو رخصت کیا اور وہ سامان لاد کر اپنے رفیقوں کے ساتھ روانہ ہوئے تو حضرت یوسفؑ بھی اپنے ملازموں کے ساتھ ان کے پیچھے چلے اور ندا دی کہ قَالَ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ (آیت ۷۰) کہا اے قافلہ والو تم چور ہو قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا تمہاری کون سی چیز گم ہو گئی ہے قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ (آیت ۷۲) تو (ملازموں نے) کہا کہ بادشاہ کا صاع نہیں ملتا اور جو شخص اس کو لائے گا تو اسے ایک اونٹ گندم دی جائے گی قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ (آیت

۷۳) تو انہوں نے کہا خدا کی قسم تم جانتے ہو کہ ہم زمین میں فساد پھیلانے کے لئے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ (آیت ۷۴) تو (ملازموں نے) کہا اگر تم اس بات میں جھوٹے نکلے تو اس کی سزا کیا ہوگی قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ (آیت ۷۵) تو انہوں نے کہا جس کے سامان سے نکلے وہ خود اس کا بدلہ ہے تو کہا فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ (آیت ۷۶) پس پھر ان کے سامان کی تلاشی لینا شروع کر دی اور اپنے بھائی سے پہلے لی اور پھر اس سے وہ پیمانہ اپنے بھائی کے سامان سے نکال لیا اور اس طرح ہم نے حضرت یوسفؑ کو یہ تدبیر بتائی ورنہ وہ اپنے بھائی کو بادشاہ کے قانون کے مطابق روک نہ سکتے تھے مگر یہ کہ خدا چاہے ہم جس کے چاہیں درجے بلند کرتے ہیں اور ہر صاحب علم کے اوپر ایک جاننے والا موجود ہے قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ (آیت ۷۷) تو کہنے لگے اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس کا بھائی بھی چوری کر چکا ہے پھر حضرت یوسفؑ کے حکم سے ان کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور بھائیوں نے اس کی رہائی کے لئے ہر چند کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا پھر حضرت یوسفؑ سے کہا کہ ہم کس طرح اپنے ملک واپس جائیں قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا (آیت ۷۸) انہوں نے کہا اے عزیز بے شک اس کا باپ بوڑھا ہے اور بے شک اس نے ہم سے پختہ عہد لیا ہے کہ ہم اس کے بغیر واپس نہ آئیں گے فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (آیت ۷۸) پس ہم سے ایک کو اس کی جگہ رکھ لو بے شک ہم تمہیں محسن سمجھتے ہیں اگر میں ایسا کروں قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ (آیت ۷۹) تو حضرت یوسفؑ نے کہا نہیں ہم اس کے بدلے نہیں لیں گے مگر اس ہی کو جس کے ہاتھ سے یہ برتن برآمد ہوا ہے تو ان سے بڑے نے کہا أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ (آیت ۸۰) میں یہاں رہتا ہوں تم واپس اپنے باپ کے پاس جاؤ اور باپ سے اس کی اجازت لے آؤ جو اس بارے میں اللہ فیصلہ کرے پھر حضرت یوسفؑ کے بھائی واپس ہوئے اور حضرت یعقوبؑ کے پاس پہنچے تو حضرت یعقوبؑ نے ان سے کہا ابن یامیل (بن یامین) کہاں ہیں تو انہوں نے کہا کہ ابن یامیل (بن یامین) نے چوری کی اور بادشاہ کا پیالہ لے لیا اور

www.siabooks.com

اسی بادشاہ کے پیالے کی چوری کے بدلے میں اس علاقہ کے لوگوں نے اس کا اونٹ روک لیا اور اسے قید کر دیا ہے یہاں تک کہ یہ خبر جب حضرت یعقوبؑ نے سنی تو ان کے حزن وملال میں اور اضافہ ہو گیا اور ان کی پشت خم ہو گئی (بحار ج ۵ ص ۱۹۳، برہان ج ۲ ص ۲۵۷، صافی ج ۱ ص ۸۴۱)

43.....ابوحمزہ کہتے ہیں ابوبصیر نے ذکر کیا اس میں ہے کہ ان کا نام بن یامین تھا یہاں ابن یامین ذکر ہوا (بحار ج ۵ ص ۱۹۳، برہان ج ۲ ص ۲۵۷، صافی ج ۱ ص ۸۴۱)

44.....ابان احمر کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب حضرت یوسفؑ کے بھائی ان کے پاس پہنچے اور ان کا بھائی بھی ان کے ساتھ تھا تو ان کی یہ وضع دیکھی اور کھانا دیا گیا تو حضرت یوسفؑ نے کہا تم میں سے دو دو بھائی جو ایک ماں کے بطن سے ہوں ایک ایک خوان پر بیٹھیں یہ سن کر سب کے سب بیٹھ گئے مگر ایک بھائی (بن یامین) کھڑا رہا تو اس سے کہا کہ تمہارا کوئی بھائی نہیں کہ تم اس کے ساتھ بیٹھتے تو کہا کہ میرا کوئی بھائی میری ماں کے بطن سے نہیں ہے تو حضرت یوسفؑ نے کہا تیرا کوئی بھائی تیری ماں کے بطن سے نہیں تھا تو اس نے کہا تھا لیکن ان کا یہ خیال ہے کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے تو حضرت یوسف نے کہا ہاں ایسا ہی ہے تو اس نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ تم ان کے ساتھ کھانا نہیں کھاتے تو کہا کہ میں ان کے ساتھ کھانا نہیں کھاتا پھر حضرت یوسفؑ نے اپنے خوان پر کھانا کھلایا اس کے بعد کہا بن یامین کے بار میں پیمانہ پوشیدہ کر دینا تو ملازموں نے جب غلہ ناپ لیا تو پھر وہ صاع بن یامین کے بار میں رکھ دیا جب وہ وہاں سے چلے تو پیچھے سے آواز دی اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ (آیت ۷۰) کہا اے قافلہ والو تم چور ہو فَرَجَعُوْا انہوں نے رجوع کیا فَقَالُوْا انہوں نے کہا مَاذَا تَفْقِدُوْنَ تمہاری کون سی چیز گم ہوئی ہے قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ (آیت ۷۱) تو کہا کہ بادشاہ کا پیالا نہیں ملتا انہوں نے کہا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ (آیت ۷۵) کہ جس کے سامان سے وہ نکلے وہی خود اس کا بدلہ ہے پھر جب پیالا نکلا تو کہا یہ اسی طرح کا طریقہ ہے جو اس سے پہلے یہ کر چکے ہیں فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ (آیت ۷۶) پس پھر ان کے سامان کی تلاشی لینا شروع کر دی اور اپنے بھائی سے پہلے لی قَالُوْا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ (آیت ۷۷) تو کہنے لگے اس نے چوری کی

ہے تو اس سے پہلے اس کا بھائی بھی چوری کر چکا ہے حسن بن علی وشا کہتے ہیں میں نے امام علی رضاؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا جب یہ سب کھانے سے فارغ ہو گئے تو حضرت یوسفؑ نے بن یامین سے پوچھا کہ کیا تجھے اپنے بھائی کی جدائی کا شدید غم ہے تو کہا کہ میرے دس فرزند ہیں اور میں نے ان سب کے نام اپنے بھائی کے نام سے مشتق کیے ہیں تو حضرت یوسفؑ نے کہا پھر اس کا غم کس طرح ہے کہ تم نے ان کے بعد عورتوں سے شادی کر لی ہے اور اولاد ہوئی ہے تو کہا اے عزیز مصر بادشاہ میرا باپ بوڑھا آدمی ہے اور ایک صالح مرد ہے انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں شادی کر لوں شاید تم سے ایسی اولادیں پیدا ہوں جو خدا کی زمین کو خدا کی تسبیح سے وزنی کر دیں یا یہ کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کہیں ابومحمد عبداللہ بن محمد نے یہی روایت امام علی رضاؑ سے نقل کیا ہے (بحار ج ۵ ص ۱۹۳، برہان ج ۲ ص ۲۵۸، صافی ج ۱ ص ۸۴۳)

بن یامین اور حضرت یوسفؑ

45.....علی بن مہریار کہتے ہیں ہمارے اصحاب نے اپنے آباؤ سے نقل کیا ہے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب یہ سب کے سب کھانے کے لئے آئے اور داخل ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ ہر ایک خوان پر سب لوگ اس طرح بیٹھ جائیں کہ ان کی ماں ایک ہو پھر سب کے سب بیٹھ گئے اور بن یامین باقی رہ گئے جو کھڑے رہے تو اس سے حضرت یوسفؑ نے کہا کہ تم کیوں نہیں بیٹھتے ہو تو اس نے کہا میں نہیں بیٹھا کہ ان سب کے سب کی ایک ماں ہے جو خوان پر بیٹھے اور اس کے بارے میری ماں کا بیٹا کوئی نہیں ہے تو حضرت یوسفؑ نے اس سے کہا کہ کیا تمہارا ماں کی طرف سے کوئی بھائی نہ تھا تو بن یامین نے کہا کیوں نہیں یعنی تھا تو حضرت یوسفؑ نے اس سے کہا تو پھر اس کے ساتھ کیا ہوا تو بن یامین نے کہا کہ ان کا یہ خیال ہے کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے تو اس سے کہا کہ کیا تجھے اس کا حزن وغم بھی ہے تو اس نے کہا میرے گیارہ بیٹے ہیں اور میں نے ان سب کے نام اس کے نام سے مشتق کر کے رکھے ہیں تو حضرت یوسفؑ نے اس سے کہا کہ پھر تم نے عورتوں سے شادی کر لی اور اس کے بعد ان سے تیری اس قدر اولاد ہو گئی تو ان سے بن یامین نے کہا بے شک مجھ سے میرے باپ نے کہا جو ایک صالح آدمی ہیں میں شادی کر لوں تا کہ اس سے میری اولاد پیدا ہو اور وہ زمین کو اس کی تسبیح سے وزنی کر دیں پھر حضرت یوسفؑ نے اس سے کہا آپ بیٹھو اور یوسفؑ نے اس کے ساتھ کھانا کھایا اور کہا کہ میں تیرا بھائی حضرت یوسفؑ ہوں تو حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا بے شک یہ اللہ کا فضل ہے کہ وہ حضرتِ یوسفؑ کو بھائیوں پر فضیلت دیتا ہے یہاں تک

www.maktabkspdf.com

کہ بادشاہ نے اس کو اپنے مائدہ پر بٹھایا اور کھانا کھلایا (بحار ج۵ ص۱۹۳، برھان ج۲ ص۲۵۸، صافی ج۱ ص۸۴۳)

علیؑ کا لقب امیر المؤمنینؑ

46..... جابر بن یزید کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے میں نے کہا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں امیر المؤمنینؑ کو امیر المؤمنینؑ کیوں کہتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا اس لئے کہ آپؑ کو غلہ کے متعلق علم ہے (جیسے کہا جاتا ہے فلاں اپنے اہل کے لئے غلہ لاتا ہے جب وہ اپنی قوت سے اسے اٹھاتا اور دوسرے ملک سے لاتا ہے) پھر اللہ کا کلام تم نے نہیں سنا وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا (آیت ۶۵) اور ہم اپنے اہل کے لئے غلہ لائیں گے (بحار ج۵ ص۱۹۳، برھان ج۲ ص۲۵۸)

تقیہ کے متعلق گفتگو

47..... ابو بصیر کہتے ہیں میں نے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا اس میں خیر نہیں ہے جس میں تقیہ نہیں اور بے شک حضرت یوسفؑ نے کہا اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ (آیت ۷۰) اے قافلہ والو تم چور ہو یعنی یہی کہ کیا چیز چرائی گئی ہے (بحار ج۵ ص۱۹۳، برھان ج۲ ص۲۵۸)

48..... اور دوسری روایت میں ہے کہ ابو بصیر کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا تقیہ کرنا اللہ کے دین سے ہے اور حضرت یوسفؑ کا قول ہے اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ (آیت ۷۰) اے قافلہ والو تم چور ہو تو فرمایا اور خدا کی قسم انہوں نے چوری نہ کی تھی اور یہ جھوٹ بھی نہ تھا (بحار ج۵ ص۱۹۳، برھان ج۲ ص۲۵۸)

49..... اور ایک اور روایت میں ہے کہ ابو بصیر نے کہا کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے کہا گیا کہ بے شک سالم بن حفصہ اور اس کے ساتھی آپؑ کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ آپؑ کا کلام ستر ستر وجوہات رکھتا ہے جو اس سے نکلتی ہیں تو آپؑ نے فرمایا سالم مجھ سے کیا چاہتا ہے کہ میں ملائکہ کو اس کے سامنے لے آؤں اور خدا کی قسم نبیوں کو یہاں لے آؤں اور بے شک ابراہیمؑ نے کہا اِنِّيْ سَقِيْمٌ میں بیمار ہوں اور خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے اور انہوں نے جھوٹ بھی نہیں کہا تھا اور ابراہیمؑ نے کہا بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ بلکہ تم اس فعل کے متعلق ان کے بڑے سے پوچھو اور کیا یہ فعل اس بڑے نے کیا تھا اور جھوٹ بھی نہیں کہا اور بے

شک حضرت یوسفؑ نے کہا اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ (آیت ۷۰) اے قافلہ والو تم چور ہو اور خدا کی قسم انہوں نے چوری نہیں کی تھی اور یہ جھوٹ بھی نہیں تھا (بحار ج۵ ص۱۹۳، برھان ج۲ ص۲۵۸)

صاع کا ذکر

50..... ایک شخص نے کہا کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول کے متعلق پوچھا جو حضرت یوسفؑ نے کہا اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ (آیت ۷۰) اے قافلہ والو تم چور ہو تو فرمایا انہوں نے حضرت یوسفؑ کو اپنے والد سے چرایا تھا تم نے ان کے اس قول کو نہیں دیکھا انہوں نے وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ اس کی طرف توجہ کی اور کہا مَاذَا تَفْقِدُوْنَ (آیت ۷۱) قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ (آیت ۷۲) تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے تو کہا کہ بادشاہ کا پیالہ نہیں مل رہا اور انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم نے بادشاہ کا پیالا چوری نہیں کیا اور بے شک انہوں نے حضرت یوسفؑ کو اپنے باپ سے چوری کیا تھا (برھان ج۲ ص۲۵۸، بحار ج۵ ص۱۹۳)

51..... ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا بادشاہ کا پیمانہ پیالہ وہ برتن تھا جس میں وہ پانی پیتے تھے (برھان ج۲ ص۲۵۸، بحار ج۵ ص۱۹۳، صافی ج۱ ص۸۴۵)

52..... محمد بن ابو حمزہ کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق صُوَاعَ الْمَلِكِ (آیت ۷۲) بادشاہ کا صاع تو فرمایا کہ وہ سونے کا بنا ہوا تھا اور صواع حضرت یوسفؑ ناپنے کے لئے ایک پیمانہ تھا اس سے ناپتے تھے اور فرمایا اس سے یہ خوبصورت آواز آتی کہ خیانت کرنے والے پر اللہ لعنت کرتا ہے اور تم خیانت نہ کرنا (برھان ج۲ ص۲۵۸، بحار ج۵ ص۱۹۳، صافی ج۱ ص۸۴۵) (مجلسی نے کہا کہ کتاب فہرست میں ابو غالب زراری سے نقل ہے اور اس لفظ کے تحت ہے یہ ابو حمزہ بطائنی ہے اور اس کا نام سالم ہے بے شک حضرت یوسفؑ کے صاع نے ایسی آواز دو دفعہ ایک ایک کر کے دی تھی)

تہمت بند کا واقعہ

53..... اسماعیل بن ہمام کہتے ہیں امام علی رضاؑ نے اس قول خدا سے متعلق اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ

www.shabokapk.com

فَاَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَمْ یُبْدِهَا لَهُمْ (آیت ۷۷) حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا کہ اگر اس نے چوری کی تو کوئی تعجب نہیں کیونکہ اس کے ایک بھائی نے پہلے چوری کی تھی حضرت یوسفؑ نے اس بات کو اپنے دل میں مخفی رکھا آپؑ نے فرمایا اسحاقؑ کی کمر کا ایک پٹکا تھا (وہ جو کمر کے درمیان باندھتے تھے اسے حیاصہ کہتے تھے اور فارسی میں اسے کمر بند اور تہہ بند کہتے ہیں) جو وراثت میں بڑے انبیاءؑ کے پاس رہا اور اس وقت حضرت یوسفؑ کی پھوپھی کے پاس تھا اور حضرت یوسفؑ ان ہی کے پاس رہتے تھے اور وہ ان سے بہت محبت کرتی تھی ایک دفعہ حضرت یوسفؑ کے والد نے ان کے پاس ایک آدمی بھیجا کہ وہ حضرت یوسفؑ کو اس کے ساتھ میرے پاس بھیج دے تو انہوں نے کہلا بھیجا کہ ایک رات ان کو میرے پاس رہنے دیں تا کہ میں اس بچے کی خوشبو جی بھر کر سونگھ لوں کل صبح بھیج دوں گی پھر جب صبح ہوئی تو وہ پٹکا (کمر بند تہہ بند) نکالا اور حضرت یوسفؑ کی کمر میں باندھ دیا اور اوپر سے قمیص پہنا دی اس طرح ان کو بھیج دیا اس کے ساتھ یہ بھی کہلا بھیجا کہ ایک پٹکا (کمر بند) چوری ہو گیا تھا وہ اس کی کمر میں پایا گیا اور اس زمانے کا قانون یہ تھا کہ جو شخص چوری کرے گا وہ اس شخص کے حوالے کر دیا جائے گا جس کی اس نے چوری کی ہوگی پھر وہ اس کا غلام بن جائے گا (برہان ج۲ص۲۵۹، بحار ج۵ص۱۸۲، صافی ج۱ص۸۴۶)

54..... حسن بن وشاء کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضاؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی حکومت میں یہ دستور تھا کہ جو شخص کسی شخص کی چوری کرے گا تو وہ چرا لیا جائے گا اور حضرت یوسفؑ بچپن ہی سے اپنی پھوپھی کے پاس رہا کرتے تھے وہ ان سے بہت محبت کرتی تھی اور حضرت اسحاقؑ کا ایک کمر کا پٹکا تھا جو حضرت یعقوبؑ کبھی کبھی باندھا کرتے تے جو حضرت اسحاقؑ کی بیٹی کے پاس رہا کرتا تھا حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کو ان کی پھوپھی کے پاس بلا لینے کے لئے آدمی بھیجا تو ان کا اسے بہت دکھ ہوا اور کہلا بھیجا کہ آپؑ ان کو چھوڑ دیں میں خود ان کو بھیج دوں گی اور کچھ دن کے بعد انہیں بھیجا تو وہ پٹکا لے کر حضرت یوسفؑ کی کمر میں کپڑوں کے نیچے باندھ دیا جب حضرت یوسفؑ اپنے والد کے پاس پہنچے تو ان کی پھوپھی بھی ان کے بعد پہنچ گئیں اور کہا کہ وہ (بزرگوں کا پٹکا) چوری ہو گیا ہے ڈھونڈتے ڈھونڈتے حضرت یوسفؑ کی کمر کو دیکھا تو وہ پٹکا اس میں بندھا ہوا تھا اسی بنا پر حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے جبکہ ناپ تول کا پیمانہ حضرت یوسفؑ کے بھائی کے سامان میں ملا تو کہا اگر اس نے چوری کی تو کوئی تعجب نہیں اس کا بھائی بھی پہلے چوری کر چکا ہے تو حضرت یوسفؑ نے ان سے کہا

مَاجَزَآئُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ (آیت ۷۴) جس کے پاس وہ نکلے تو اس کی کیا سزا ہے تو انہوں نے کہا اسے اس کے بدلہ میں رکھ لیا جائے فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ (آیت ۷۶) پس پھر ان کے سامان کی تلاشی لینا شروع کی اور اپنے بھائی سے پہلے لی اور پھر اس کے سامان سے اس پیمانہ کو نکال لیا اس بنا پر ان لوگوں نے کہا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ (آیت ۷۷) اس نے چوری کی ہے تو کوئی تعجب نہیں اس کا بھائی پہلے چوری کر چکا ہے یعنی پٹکا کی چوری کی طرف اشارہ تھا مگر حضرت یوسفؑ اس کو پی گئے اور ان لوگوں پر اسے ظاہر نہیں کیا (برہان ج۲ص۲۵۹، بحار ج۵ص۱۷۸) حسن بن علی وشاء نے بھی امام رضاؑ سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے

بنی یعقوبؑ کے غصہ کی حالت

55..... حسین بن ابوعلاء کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس بنی یعقوبؑ کا ذکر ہوا تو فرمایا جب ان کو غصہ آتا تو وہ غصہ کی حالت میں سرخ ہو جاتے جیسے کہ ان کے بدن سے ابھی خون جاری ہوتا ہے اور زرد رنگ کے خون کی طرح پسینہ جاری ہوا اور انہوں نے کہا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ (آیت ۷۸) پس ہم سے ایک کو اس کی جگہ پکڑ لو یعنی اس کے بدلے میں جس کے پاس سے اپنے صاع (پیالے) کو پائیں گے (برہان ج۲ص۲۵۶، بحار ج۵ص۱۸۷)

56..... ہشام بن سالم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا انہوں نے حضرت یوسفؑ سے کہا کہ تم اس کے اخی ہو کر ہمارے حوالے کر دو جب وہ ناامید ہو گئے تو ان سے یہودا (بعض جگہ یہوذا ہے بعض روایت میں شمعون بعض میں لاوی ہے) نے کہا اور وہ ان سب سے بڑے تھے فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى یَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ (آیت ۸۰) لیکن میں اس وقت تک یہاں سے نہ جاؤں گا جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیں گے یا اللہ اس بارے کوئی حکم نہیں کرتا لِیْ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ (آیت ۸۰) اس بارے اور وہ بہتر حکم کرنے والا ہے تو فرمایا کہ انہوں نے کہا میں حضرت یوسفؑ سے اس بارے بات کرتا ہوں یہاں تک کہ ان کے بارے میں یہ بات ظاہر ہو جائے یہاں تک کہ یہودا کو غصہ آ گیا تو ان کے بدن کے بال کھڑے ہو گئے اور باہر نکل آئے اور ان سے ایسے لگتا کہ خون جاری ہو گیا (اور یہ اولاد یعقوبؑ میں اس وقت تک نہ رکتا تھا جب تک ان کے خاندان کا کوئی فرد اس کو مس نہ کر لیتا) یہودا یہاں ٹھہر گئے اور انہوں

www.shiabookspdf.com

نے بن یامین کے بارے میں بہت بحث کی انہوں نے بن یامین کے بارے بات کی لیکن حضرت یوسفؑ نے اسے ہی پکڑے رہنے کا اصرار کیا لیکن حضرت یوسفؑ نے اس کی کوئی بات نہ سنی انہوں نے کہا کہ آپ ان لوگوں سے اور شہر والوں سے بات کر لیں جن کے ساتھ ہم لوگ تھے تحقیق کر لیں مگر کچھ نہ ہو سکا یہاں تک کہ آوازیں بلند ہونے لگیں اولاد حضرت یعقوبؑ میں یہ چیز جاری تھی کہ غصہ میں ان کے بال کھڑے ہو جاتے تھے یہودا کو غصہ آ گیا ان کے شانے پر ایک بال تھا جب ان کو غصہ آتا تھا تو وہ بال کھڑے ہو جاتے تھے اور اس سے خون بہنے لگتا تھا اور جب تک اولاد یعقوبؑ سے کسی کا ہاتھ نہ لگتا تھا سکون نہ ہوتا تھا جب یوسفؑ نے دیکھا کہ یہودا کے بال سے خون جاری ہے تو حضرت یوسفؑ کے سامنے ان کے فرزندوں سے ایک فرزند موجود تھا اس کے پاس سونے کا ایک انار تھا جس سے وہ کھیل رہے تھے حضرت یوسفؑ نے اس سے انار لے کر یہودا کی طرف پھینک دیا وہ لڑکا انار کے پیچھے دوڑا اور چاہا کہ اس کو پکڑے اس کا ہاتھ یہودا سے مس ہو گیا اور ان کا غصہ ختم ہو گیا یہودا کو شک ہوا اور لڑکے نے انار کو لے لیا اور حضرت یوسفؑ کے پاس واپس آیا پھر حضرت یوسفؑ اور یہودا کے درمیان بات بڑھی یہاں تک پھر یہودا کو غصہ آیا اور ان کے شانہ کا بال بلند ہوا اور اس سے خون جاری ہو گیا پھر حضرت یوسفؑ نے انار لے کر ان کی طرف پھینکا اور لڑکا اس کے پیچھے گیا اور اس کا ہاتھ یہودا سے مس ہوا اور ان کا غصہ ختم ہو گیا اس طرح تین بار ہوا تو یہودا نے کہا شاید اس گھر میں کوئی اولاد یعقوبؑ میں سے ہے اور اسی کے متعلق حضرت یوسفؑ کا قول ہے هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ (آیت ۸۹) کیا تمہیں اس کی خبر ہے کہ جو کچھ تم نے یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا ہے جب کہ تم اس وقت نہ جانتے تھے اور ہشام بن سالم کی روایت میں اس طرح ہے کہ جب حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائی کو پکڑ لیا تو سب بھائی اکٹھے ہو کر آئے اور انہوں نے ان سے کہا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ (آیت ۷۹) کہ ہم سے ان کی جگہ ایک کو رکھ لیں اور ان کے بدن کے پاس کھڑے ہو گئے اور ان سے زرد رنگ کا خون نکلنے لگا اور کہا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ (آیت ۷۹) ہم میں سے اس کی جگہ ایک کو رکھ لیں پھر اگر باپ کا ان کے بارے کوئی حکم ہو تو پھر وہ یہاں سے چلے گئے تو پھر یہودا سے کہا هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ (آیت ۸۹) تمہیں معلوم ہے کہ تم نے یوسفؑ سے کیا کیا فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ

خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ (آیت ۸۰) لیکن میں اس وقت تک یہاں سے نہ جاؤں گا جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دے دیں یا اس بارے اللہ کی طرف سے کوئی حکم اس بارے میں آ جائے اور وہ بہتر حکم کرنے والا ہے تو وہ سب کے سب اپنے والد کی طرف واپس پلٹے اور یہودا نے اس سے تخلف کیا یعنی نہ پلٹے اور وہ حضرت یوسفؑ کے پاس آئے اور اپنی بھائی کے بارے میں بحث و تکرار کیا یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہو گئیں اور یہودا کو غصہ آ گیا ان کے شانہ پر ایک بال تھا اور وہ کھڑا ہو گیا اور اس سے خون بہنے لگا اور جب تک اولاد حضرت یعقوبؑ سے اسے کسی کا ہاتھ مس نہ کرتا سکون نہ ہوتا تھا جب حضرت یوسفؑ نے اس طرح دیکھا تو ان کے پاس ان کی اولاد سے ایک بچہ تھا اور اس کے ہاتھ میں سونے کا ایک انار تھا وہ اس سے کھیل رہے تھے جب حضرت یوسفؑ نے دیکھا کہ ان کا بال کھڑا ہے اور اس سے خون جاری ہے تو انہوں نے وہ انار اس بچے سے لیا اور یہودا کی طرف پھینک دیا تو وہ بچہ اسے پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے چل پڑا تو وہاں اس بچے کا ہاتھ یہودا سے مس ہو گیا تو ان کا غصہ ختم ہو گیا پھر وہ بچہ یہودا سے اس انار کو لے کر واپس حضرت یوسفؑ کے پاس آ گیا پھر ان کی بات ہوئی اور بحث و تکرار کے بعد ان کو غصہ آ گیا اور ان کے بال کھڑے ہو گئے اور اس سے خون جاری ہو گیا جب حضرت یوسفؑ نے اس طرح دیکھا تو پھر انار کو یہودا کی طرف پھینکا اور بچہ اس کے پیچھے گیا اور اسے لیا اور اس کا ہاتھ ان سے مس ہوا اور ان کا غصہ ختم ہو گیا تو یہودا نے کہا شاید اس گھر میں کوئی اولاد یعقوبؑ میں سے ہے اور یہ واقعہ تین دفعہ ہوا (برہان ج ۲ ص ۲۵۹، بحار ج ۵ ص ۱۹۳، صافی ج ۱ ص ۸۴۷)

صبر جمیل کا مطلب و مفہوم

57..... جابر کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے عرض کیا کہ اللہ آپؑ پر رحم کرے صبر جمیل سے مراد کیا ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ صبر جمیل یہ ہے کہ وہ لوگوں سے کسی طرح کوئی شکایت نہ کی جائے بے شک اللہ نے حضرت یعقوبؑ کو ایک رسالت کے ساتھ ایک راہب و عابد کے پاس بھیجا حضرت ابراہیمؑ کے بعد حضرت یعقوبؑ کو ان کی طرف بھیجا جب راہب کی نظر ان پر پڑی تو وہ سمجھا کہ یہ حضرت ابراہیمؑ ہیں اور وہ جلدی سے کھڑا ہو گیا اور آپؑ کی گردن میں ہاتھ ڈال کر کہا کہ مرحبا اے خدا کے خلیل تو حضرت یعقوبؑ نے کہا کہ میں حضرت ابراہیمؑ نہیں ہوں اور لیکن میں یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ ہوں تو راہب نے ان سے کہا میں دیکھ رہا ہوں اور تم اس قدر جلد کیوں بوڑھے ہو گئے تو حضرت یعقوبؑ نے کہا اس غم و حزن

www.sirat-e-mustaqeem.net

اور اندوہ نے مجھے ضعیف کر دیا ہے جس وقت واپس ہوئے تو اس راہب کے دروازے سے ابھی باہر نہ نکلے تھے کہ خدا کی طرف سے ان کو وحی ہوئی کہ اے یعقوبؑ میرے بندوں سے میری شکایت کرتے ہو تو حضرت یعقوبؑ اسی چوکھٹ کے قریب سجدے میں گر پڑے اور عرض کیا خدایا پھر ایسے فعل کا ارتکاب نہ کروں گا تو اللہ نے وحی فرمائی کہ میں نے تجھے معاف کر دیا لیکن آئندہ ایسا عمل نہ کرنا اس کے بعد حضرت یعقوبؑ نے کسی سے شکایت نہ کی اس کے بعد آپؑ سے جب کچھ مصیبتیں گزر گئیں سوائے اس کے کہ ایک دن کہا اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ (آیت ۸۶) بے شک میں اپنے غم وحزن کی اللہ سے ہی شکایت کرتا ہوں اور خدا کا کرم جس قدر میں جانتا ہوں (اے میرے فرزندو) تم نہیں جانتے ہو (برھان ج ۲ ص ۲۶۴، بحار ج ۵ ص ۱۹۴)

58.....ھشام بن سالم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے ہمارے بعض اصحاب نے عرض کیا کہ حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کی جدائی کا غم وحزن کس قدر تھا تو آپؑ نے فرمایا کہ ان کا حزن وغم ستر درجہ حرارت کے برابر تھا (برھان ج ۲ ص ۲۶۴، بحار ج ۵ ص ۱۹۴)

59.....اسی سند سے ہے کہ آپؑ سے کہا گیا کس کیفیت سے حضرت یعقوبؑ کا حضرت یوسفؑ کے لئے حزن تھا کہ اس بارے جبرائیلؑ نے ان کی موت کی خبر نہ دی تھی اور وہ واپس چلے گئے تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ اس کو بھول گئے تھے (برھان ج ۲ ص ۲۶۴، بحار ج ۵ ص ۱۹۴)

پانچ مشہور گریہ کرنے والے

60.....محمد بن سہل طبرانی کہتے ہیں بعض اصحاب نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ گریہ کرنے والے پانچ مشہور ہیں آدمؑ ویعقوبؑ ویوسفؑ وفاطمہؑ وعلیؑ بن حسینؑ اور پھر حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کی جدائی پر اس قدر گریہ کیا یہاں تک کہ ان کی آنکھوں سے بصارت جاتی رہی اور یہاں تک کہا گیا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهَالِكِيْنَ (آیت ۸۵) آپؑ ہمیشہ یوسفؑ کو یاد کرتے ہیں یہاں تک کہ بہت لاغر ہو جائیں یا مرنے والوں سے ہو جائیں گے (برھان ج ۲ ص ۲۶۴، بحار ج ۵ ص ۱۹۴)

حضرت یعقوبؑ کا ایک بادشاہ کے پاس جانا

61.....اسماعیل بن جابر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک حضرت یعقوبؑ ایک ضرورت کے لئے ایک بادشاہ کے پاس گئے تو ان سے اس بادشاہ نے کہا آپؑ ابراہیمؑ ہیں تو کہا نہیں اور اس نے کہا آپؑ اسحاقؑ بن ابراہیمؑ ہیں تو کہا نہیں تو اس نے کہا آپؑ کون ہیں تو انہوں نے کہا میں یعقوبؑ بن اسحاقؑ ہوں تو اس نے کہا کہ میں آپؑ کی شکل سے دیکھ رہا ہوں کہ آپؑ اس سن میں اتنے بوڑھے ہو گئے ہیں تو کہا کہ اپنے بیٹے حضرت یوسفؑ کے غم وحزن میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو اس نے کہا حزن وغم تو مبلغوں کو ہی درپیش ہوتا ہے حضرت یعقوبؑ اور مبلغ ہی اس میں مبتلا ہوتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا میں انبیاؑ سے ہوں اس لئے اس بلا میں مبتلا ہوا ہوں پھر ان پر اس طرح کی مصیبتیں نازل ہوتی ہیں جو ان کی مثل ہوتے ہیں پھر بادشاہ نے آپؑ کی حاجت پوری کر دی پھر آپؑ وہاں سے واپس ہوئے تو آپؑ دربار سے باہر آئے تو آپؑ پر جبرائیلؑ نازل ہوئے اور انہوں نے کہا اے یعقوبؑ تیرا رب تجھے سلام کہتا ہے اور تجھ سے کہتا ہے کہ تم نے میرا شکوہ میرے بندوں سے کیا ہے پس حضرت یعقوبؑ نے وہاں پر سر سجدہ میں رکھ کر عاجزی وزاری کی اور معافی مانگی اے میرے رب میرے لئے یہ ذلت ہے اس کے بعد میں کبھی بھی کسی سے یہ نہ کہوں گا پھر جبرائیلؑ نے ان کو پکارا اور کہا اے یعقوبؑ اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤ اور تیرا رب تجھے سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ آئندہ میرا شکوہ میری مخلوق سے نہ کرنا اس کے بعد پھر آپؑ نے کبھی کسی سے کوئی شکوہ نہ کیا اور آپؑ کا چہرہ مرجھا گیا تھا اور یہی کہا اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ (آیت ۸۶) کہ میں اپنا شکوہ اور حزن اپنے اللہ سے کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (بحار ج ۵ ص ۱۹۴، برھان ج ۲ ص ۲۶۴)

62.....اور دوسری حدیث میں ہے یعقوبؑ نمرود کے پاس حاجت کیلئے گئے جب اس کے پاس داخل ہوئے اور وہ حضرت ابراہیمؑ کے بالکل مشابہ تھے تو اس نے کہا آپؑ ابراہیمؑ خلیل الرحمٰن ہیں تو فرمایا نہیں (بحار ج ۵ ص ۱۹۴، برھان ج ۲ ص ۲۶۴)

63.....فضیل بن یسار کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ

www.sirat-e-mustaqeem.net

اِلَی اللّٰہِ (آیت ۸۶) بے شک میں اپنے حزن کا شکوہ اللہ سے کرتا ہوں فرمایا یہی ان کی طرف منسوب ہے (بحار ج ۵ ص ۱۹۴، برھان ج ۲ ص ۲۶۴)

حضرت یعقوبؑ کو یوسفؑ کے زندہ ہونے کا علم

64.....حنان بن سدیر کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا میں نے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے عرض کیا مجھے اس بارے میں بتائیں کہ جب حضرت یعقوبؑ نے کہا اِذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ (آیت ۸۷) جاؤ اور یوسفؑ اور اس کے بھائی کو تلاش کرو کیا ان کو علم تھا کہ حضرت یوسفؑ زندہ ہیں اور اس وقت ان کی جدائی کو بیس سال گزر چکے تھے اور آنکھیں بھی حزن وملال سے جا چکی تھیں تو فرمایا ہاں ان کو علم تھا کہ وہ زندہ ہیں تو عرض کیا وہ کیسے جانتے تھے تو فرمایا انہوں نے ایک دن صبح کے وقت دعا کی تھی کہ ملک الموت کو ان کے پاس بھیجا جائے پس ترباں (قوباں) جو ملک الموت ہیں ان کے پاس آئے اور دریافت کیا اے یعقوبؑ کیا حکم ہے تو پوچھا کہ تم روحوں کو ایک وقت میں قبض کرتے ہو یا الگ الگ اور پوچھا کہ حضرت یوسفؑ کی روح بھی تمہارے پاس سے گزری ہے عرض کیا نہیں اسی سے حضرت یعقوبؑ جانتے تھے کہ حضرت یوسفؑ زندہ ہیں اور بیٹوں سے کہا جاؤ اور حضرت یوسفؑ اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور دوسری حدیث میں ہے عزرائیل اور وہی ملک الموت ہیں باقی اسی طرح ذکر ہے (بحار ج ۵ ص ۱۸۶، برھان ج ۲ ص ۲۶۴، صافی ج ۱ ص ۸۳۹)

حضرت یعقوبؑ کا عزیز مصر کے نام خط

65.....ابو بصیر کہتے ہیں کہ گذشتہ حدیثوں کے ساتھ امام محمد باقرؑ نے یہ فرمایا جب ان کا حزن وملال شدید ہوا یعنی یعقوبؑ کا یہاں تک کہ آپؑ کی کمر جھک گئی اور دنیا نے آپؑ سے منہ موڑ لیا اور ان کے فرزندوں نے آپؑ کی طرف سے پیٹھ کر لی یہاں تک کہ وہ لوگ بالکل محتاج ہو گئے اور ان کا غلہ بھی ختم ہو گیا تو اس وقت حضرت یعقوبؑ نے اپنے فرزندوں سے کہا اِذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (آیت ۸۷) جاؤ یوسفؑ اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت

سے مایوس نہیں ہوتے مگر وہ جو کافر ہیں پھر ان کو کچھ قلیل سرمایہ دیا اور ان کو روانہ کیا اور ان کے ساتھ ایک خط لکھ کر دیا جو عزیز مصر کے نام تھا اس میں لکھا تھا مجھ سے اور میرے فرزندوں پر مہربانی کریں اور فرمایا اس سے پہلے کہ اپنے سرمایہ کو ظاہر کرو یہ خط عزیز کو دینا اس خط میں لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ خط عزیز مصر عدالت ظاہر کرنے والے پیمانہ کو پورا کرکے دینے والے کے نام ہے یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ خلیل اللہ کی طرف سے جن کے لئے نمرود نے آگ اور لکڑیاں جمع کیں تا کہ ان کو جلا دے لیکن اللہ نے اس کو ان پر سرد اور باعث سلامتی قرار دیا اور ان کو اس سے نجات دی اے عزیز میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ ہم ایسے قدیم خاندان کے لوگ ہیں کہ ہمیشہ ہم پر خدا کی طرف سے بلاؤں کا نزول ہوتا رہتا ہے اس لئے وہ نعمت وبلا کے ذریعہ سے ہمارا امتحان کرے اور بیس سال سے متواتر ہم مصیبت میں گرفتار ہیں سب سے پہلے یہ کہ میرا ایک فرزند تھا جس کا نام میں نے یوسفؑ رکھا تھا وہ میرے تمام فرزندوں میں میرے لئے راحت کا باعث تھا وہ میری آنکھ کی روشنی اور میوہ دل تھا اس کے سوتیلے بھائیوں نے مجھ سے اصرار کیا کہ اس کو ان کے ساتھ بھیج دے تا کہ وہ کھیلے اور خوش ہو میں نے ایک دن صبح کو ان کے ساتھ بھیج دیا اور وہ لوگ رات کے وقت روتے ہوئے اور کسی کے خون سے آلودہ کرتے میرے پاس ایک پیراہن لائے اور کہا کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے لہٰذا اس کے گم ہو جانے سے مجھے بہت صدمہ ہوا اور اس کی جدائی میں میں اس قدر رویا کہ میری آنکھیں سفید ہو گئیں حضرت یوسفؑ کا ایک بھائی اس کی خالہ کے بطن سے تھا میں اس کو بہت دوست رکھتا تھا وہ میرا مونس تھا جب حضرت یوسفؑ مجھے یاد آتا تھا تو اسی کو میں اپنے سینہ سے لگاتا تھا اس سے میرے صدمہ میں کچھ کمی ہو جاتی تھی اس کو بھی اس کے بھائی میرے پاس سے لے گئے اس لئے کہ تم نے اس کے حالات ان لوگوں سے دریافت کئے تھے اور حکم دیا تھا کہ اس کو تمہارے پاس لے جائیں اگر نہ لے آئیں گے تو ان کو غلہ نہ ملے گا اس بنا پر میں نے اس کو ان کے ساتھ بھیج دیا تا کہ ہمارے لئے گندم مل سکے وہ لوگ جب واپس آئے اور اسے نہیں لائے اور کہا کہ اس نے بادشاہ کا پیمانہ چوری کر لیا ہے حالانکہ ہم لوگ اس خاندان کے ہیں جو چوری نہیں کرتے تم نے اس کو قید کر لیا اور میرے دل کو رنجیدہ کیا اور میرا غم اس کی جدائی میں اور زیادہ بڑھ گیا ہے یہاں تک کہ میری کمر خم ہو گئی اور میری مصیبت ان مصیبتوں کے ساتھ اور زیادہ ہو گئی جو متواتر مجھ پر آتی رہیں لہٰذا اس کی راہ کھول کر اور اس کو قید سے آزاد کرکے مجھ پر احسان کرو اور کافی گندم ہمارے لئے بھیج دو اور اس کے نرخ میں کشادہ دلی سے کام لو اور کم قیمت پر دو اور آل یعقوبؑ

www.shiabooksndf.com

کوجلدروانہ کرنا پھر یہ خط لے کر یعقوبؑ کے بیٹے روانہ ہوئے تو جبرائیلؑ حضرت یعقوبؑ پر نازل ہوئے اوران سے کہا اے یعقوبؑ تیرارب تجھے فرماتا ہے کہ تمہیں کس نے مصیبتوں میں مبتلا کیا ہے کہ عزیز مصر کولکھا ہے تو حضرت یعقوبؑ نے کہا اے اللہ تو نے ہی ان عقوبتوں اور بلاؤں میں مبتلا کیا ہے اللہ نے فرمایا کہ کیا میرے سوا کوئی اوراس پر قادر ہے کہ ان بلاؤں کوتم سے دور کردے تو حضرت یعقوبؑ نے کہا کہ نہیں اے میرا خدا تو اللہ نے فرمایا کہ پھر تم نے میرے غیر سے شکایت کرتے ہوئے شرم نہیں کی اور مجھ سے فریاد نہ کی اور اپنی بلاؤں کی مجھ سے فریاد نہ کی تو حضرت یعقوبؑ نے عرض کیا اے پالنے والے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں اور اپنے رنج وغم وحزن کی شکایت تجھ سے کرتا ہوں اس وقت اللہ نے فرمایا تمہاری اور تمہارے خطا کار فرزندوں کی تادیب ومصیبت کو انتہا پر پہنچادیا ہے اور اگر اے یعقوبؑ اس وقت مجھ سے اپنے مصائب کی شکایت کرتا جس وقت یہ بلا تم پر نازل ہوئی اور اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کرتے تو بے شک میں تم سے ان بلاؤں کو ہٹا دیتا اس کے بعد جبکہ میں نے تمہارے لئے مقدر کر دیا تھا لیکن شیطان نے میری یاد کو تمہارے دل سے بھلا دیا تھا اور تم میری رحمت سے ناامید ہو گئے تھے لیکن میں تو بخشنے والا اور مہربان خدا ہوں میں استغفار اور توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہوں جو میری طرف رحمت اور مغفرت کی امید پر رغبت کرتے ہیں اے یعقوبؑ میں حضرت یوسفؑ اور اس کے بھائی کو واپس کرتا ہوں اور جو کچھ تمہارے مال خون اور گوشت سے ضائع ہوا ہے یہ سب تمہیں عطا کرتا ہوں تمہاری آنکھوں کو روشن اور تمہاری جھکی ہوئی کمر کو تیر کی طرح سیدھی کئے دیتا ہوں پس تمہارا دل شاد اور آنکھیں روشن ہوں میں نے جو تمہارے ساتھ کیا ایک قسم کی تادیب تھی جو تمہیں کی لہٰذا میرا ادب قبول کرو ادھر جب حضرت یعقوبؑ کے بیٹے خط لے کر حضرت یوسفؑ کے پاس پہنچے تو وہ شاہی تخت پر رونق افروز تھے قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا (آیت ۸۸) کہا اے عزیز ہماری پریشانی وبدحالی معلوم ہے ہم لوگ قلیل سرمایہ لائے ہیں لیکن ہمیں کافی غلہ دے دیں اور بن یامین ہمارے بھائی کو بھیک میں دے دیں یہ خط ہمارے باپ حضرت یعقوبؑ کا ہے جوانہوں نے ہمارے بھائی کے بارے میں لکھا ہے اور سوال کیا ہے کہ ان کے پاس ان کے فرزند کو واپس کر کے احسان کر دیں حضرت یوسفؑ نے حضرت یعقوبؑ کے خط کو لے کر بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا اور گریہ کیا اوران کے گریہ کی آواز بلند ہوئی یہاں تک کہ جو قمیص پہنے ہوئے تھے وہ ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر

اپنے بھائیوں کو اپنے کو پہنچوایا ان لوگوں نے کہا خدا کی قسم خدا نے تمہیں ہم پر مختار کیا ہے لہٰذا ہمیں سزا نہ دو اور رسوا نہ کرو پھر پہلے والی بات کا ذکر کیا هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ (آیت ۸۹) کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے یوسفؑ کے ساتھ کیا کیا اور وَاَخِيْهِ اوراس کے بعد بھائی کے ساتھ کیا کیا قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ (آیت ۹۰) تو انہوں نے کہا کیا آپ یوسفؑ ہیں قَالَ اَنَا يُوْسُفُ (آیت ۹۰) کہا میں یوسفؑ ہوں وَهٰذَآ اَخِيْ (آیت ۹۰) اور یہ میرا بھائی ہے قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا (آیت ۹۰) بے شک اللہ نے ہم پر احسان کیا قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا (آیت ۹۱) بے شک اللہ نے ہم پر احسان کیا کہنے لگے خدا کی قسم بے شک اللہ نے آپؑ کو ہم پر فضیلت دی اور ہم سے مؤاخذہ نہ کر اور آج ہمیں سزا نہ دے اور ہمیں معاف کر دے قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (آیت ۹۲) فرمایا میں تمہیں آج سرزنش نہیں کرتا اللہ تمہیں بخش دے اور ایک روایت میں ابوبصیر نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اسی طرح نقل کیا ہے (بحار ج۵ ص۱۹۵، برھان ج۲ ص۲۶۵، صافی ج۱ ص۸۵۲)

66.....عمرو بن عثمان کہتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا کہ یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ (آیت ۸۸) اے عزیز ہماری پریشانی اور بدحالی معلوم ہے تو حضرت یوسفؑ اس پر صبر نہ کر سکے کہ آل یعقوبؑ اس طرح کی پریشانی میں مبتلا ہو تو اس سے کہا هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ (آیت ۸۹) کیا تم جانتے ہو کہ تم نے یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا ہے (برھان ج۲ ص۲۶۵، بحار ج۵ ص۱۹۵)

67.....احمد بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسنؑ امام علی رضاؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ (آیت ۸۸) اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں تو فرمایا وہ مال کپاس تھا اور یہ ہمارے ملک کا مال ہے جو ہمارے ملک میں ہوتا ہے اور یہی تاحال مال تھا وہ مال تھا جس کی طرف رغبت نہ کی جائے واپس کیا جائے اور کہا جائے کہ یہ درہم بے کار ہیں اور کہتے ہیں کہ صوف اور سمن ہے اور کہتے ہیں وہ صنوبر کا مال تھا اور بازار میں اسے کپاس کہتے ہیں

www.shiabookspdf.com

حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کی خوشبو محسوس ہونا

68.....ابن ابوعمیر کہتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت یعقوبؑ نبی نے حضرت یوسفؑ کی طرف خط لکھا یہ خط یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ خلیل اللہ کی طرف سے عزیز مصر کے نام ہے اَمَّا بَعْدُ بے شک ہم اس خاندان سے ہیں جس کی طرف اسباب بلا آئے ہوئے ہیں میرے جد ابراہیمؑ کو خدا کی اطاعت کے سبب آگ میں ڈالا گیا (اور خدا نے ان پر آگ کو سرد اور باعث سلامتی قرار دیا) اور خدا نے میرے جد کو اسحاقؑ کے ذبح کرنے کا حکم دیا (پھر خدا نے ان کو بخشا جو کچھ بخشا) پس میرا ایک فرزند تھا جو میرے نزدیک سب سے زیادہ عزیز میوہ دل تھا وہ میری نظروں سے گم ہو گیا اور اس کے غم میں روتے روتے میری آنکھوں کی بصارت جاتی رہی اور اس کا ایک بھائی تھا کہ اس پر الزام لگایا گیا کہ اس نے تیری چوری کی اور تم نے اسے قید کر لیا اور بے شک ہم اہل خاندان چوری نہیں کرتے اور نہ ہی اس نے چوری کی ہے (ہماری پہچان چوری کرنا نہیں ہے) تمہارے اس کام سے میرا غم اور زیادہ ہو گیا ہے پھر حضرت یوسفؑ نے یہ خط لے کر پڑھا اور دیکھا پھر کھڑے ہو گئے اور اپنے مکان میں داخل ہو گئے پھر پڑھا اور گریہ کیا اور آپؑ کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا پھر باہر نکل کر اپنے بھائیوں کے پاس آئے پھر اس خط کو پڑھا اور گریہ کیا پھر اپنے مکان میں داخل ہو گئے پھر خط پڑھا اور گریہ کیا پھر آپؑ کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا پھر اپنے بھائیوں سے کہا هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ (آیت ۸۹) کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا جبکہ تم اس سے ناواقف تھے پھر انہوں نے ان کو اپنی قمیص دی اور یہ وہ قمیص تھی جو حضرت ابراہیمؑ کی تھی اور حضرت یعقوبؑ اس وقت علاقہ رملہ میں تھے (رملہ کا واحد رمل ہے اور یہ فلسطین کے علاقہ کا ایک شہر تھا اور اس علاقے کا ایک دیہات تھا لیکن آج نہیں ہے اور مسلمانوں کے رابطہ کا علاقہ تھا) جب وہ قمیص لے کر مصر سے چلے تو یعقوبؑ نے کہا اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ (آیت ۹۴) میں یوسفؑ کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ (آیت ۹۴) اگر تم مجھے گیا گزرا نہ سمجھو تو قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ (آیت ۹۹) کہنے لگے خدا کی قسم آپ تو اپنی بات پر ہی قائم ہیں (بحار ج ۵ ص ۱۹۵، برہان ج ۲ ص ۲۶۶)

اقرار فضیلت و معرفت

69.....مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اولاد فاطمہؑ سے اس وقت تک کسی کی موت واقع نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ دنیا سے جاتا ہے یہاں تک کہ اسے موجودہ امامؑ کے بعد آنے والے امامؑ کی پہچان ہو جاتی ہے اور وہ اس کا اقرار کرتا ہے جیسا کہ حضرت یعقوبؑ کی اولاد نے حضرت یوسفؑ کا اقرار کیا یہاں تک کہ انہوں نے کہا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا (آیت ۹۱) خدا کی قسم اللہ نے ہی آپؑ کو ہم پر فضیلت دی ہے (بحار ج ۵ ص ۱۹۵، برہان ج ۲ ص ۲۶۶)

70.....مرازم کے بھائی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ (آیت ۹۴) قافلہ ابھی (مصر) سے چلا تھا تو فرمایا حضرت یعقوبؑ نے قمیص ابراہیمؑ کی خوشبو محسوس کر لی تھی یہاں تک کہ قافلہ مصر سے چلا تھا اور وہ فلسطین میں تھے (بحار ج ۵ ص ۱۹۵، برہان ج ۲ ص ۲۶۶)

قمیص کا تعارف

71.....مفضل جعفی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے مجھ سے فرمایا کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ کی قمیص کون سی تھی میں نے عرض کیا نہیں تو فرمایا بے شک جب ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تو جبرائیلؑ ان کے پاس تشریف لائے اور وہ اپنے ساتھ جنت سے یہ قمیص بھی لائے تھے جب انہوں نے یہ قمیص پہنی تو اس آگ کی حرارت نے ان پر کوئی اثر نہ کیا اور آگ ٹھنڈی ہو گئی جب حضرت ابراہیمؑ کی رحلت کا وقت قریب آیا تو اس قمیص کو لپیٹ کر تعویذ بنایا گیا (اسی طرح یا اس کی مثل تعویذ بنا کر اعراب (دیہاتی) اپنی اولاد کو ڈالتے ہیں اور وہ اس کے ذریعہ نظر بد اور شر جنات سے محفوظ رہتے ہیں) اور وہ تعویذ اسحاقؑ کے گلے میں ڈال دیا گیا اور پھر وہ تعویذ حضرت اسحاقؑ سے حضرت یعقوبؑ کی طرف منتقل ہوا پھر وہ تعویذ اولاد یعقوبؑ میں سے حضرت یوسفؑ کے گلے میں ڈال دیا گیا اور وہ ان ہی کے گلے میں رہا یہاں تک کہ اس کا امر ظاہر ہو گیا تو پھر حضرت یوسفؑ نے وہ تعویذ گلے سے کھولا جو قمیص تعویذ تھا تو حضرت یعقوبؑ نے اس کی خوشبو کو محسوس کیا اور اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنَ (آیت ۹۴) میں یوسفؑ کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں اگر تم مجھے گیا گزرا نہ سمجھو پس وہ قمیص وہی تھی جو جنت سے نازل کی گئی تھی میں نے عرض کیا

www.sibtainkspdf.com

پھر وہ قمیص کہاں گئی جس کا آپؑ نے ذکر کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ اس کے اہل کے پاس پلٹ گئی پھر فرمایا انبیاء نے جو بھی علم اور مال واسباب چھوڑے ہیں ان کے اپنے وارث ہوتے ہیں غیر نہیں ہوتے پھر وہ محمدؐ کی طرف پلٹ گئے (پھر ان کے بعد ان کے وارث کے پاس ہوئے ہیں) (بحار ج۵ ص۱۷۸، برہان ج۲ ص۲۶۶)

72.....ابراہیم بن ابوعلاء نے ذکر کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا وہ قمیص جو حضرت ابراہیمؑ پر جنت سے نازل ہوئی تھی وہ قمیص چاندی چاندیا حدید میں تھی اور جب کہ اس میں کوئی وسعت اور بڑائی نہ ہوئی تھی اس سے نکالا جب وہ اس قمیص کو لے کر چلے تو اس وقت حضرت یعقوبؑ رملہ کے علاقے میں تھے تو اس وقت حضرت یعقوبؑ نے کہا اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ (آیت ۹۴) کہ میں یوسفؑ کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں وہ جنت کی خوشبو تھی یہاں تک کہ وہ قمیص انہوں نے لی بے شک وہ جنت سے تھی (برہان ج۲ ص۲۶۶، بحار ج۵ ص۱۸۶)

73.....محمد بن اسماعیل بن بزیع نے مرفوع بیان کیا اسی سند سے کہ آپؑ نے فرمایا کہ بے شک حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کی قمیص کی خوشبو محسوس کی جبکہ یہاں سے دس راتوں کا فاصلہ تھا اور اس وقت حضرت یعقوبؑ بیت المقدس میں تھے حضرت یوسفؑ مصر میں تھے اور وہی قمیص تھی جو حضرت ابراہیمؑ پر جنت سے نازل ہوئی تھی اور حضرت ابراہیمؑ سے حضرت اسحاقؑ کی طرف پلٹی اور حضرت اسحاقؑ سے حضرت یعقوبؑ کی طرف پلٹی اور پھر حضرت یعقوبؑ سے حضرت یوسفؑ کو ملی تھی (برہان ج۲ ص۲۶۶، بحار ج۵ ص۱۹۶، صافی ج۱ ص۸۵۵)

74.....شیط بن صالح بجلی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ کیا حضرت یوسفؑ کے بھائی انبیاء میں سے تھے تو آپؑ نے فرمایا نہیں تو میں نے عرض کیا کہ کیا وہ اللہ کے متقی لوگوں سے تھے تو فرمایا وہ اس طرح کیسے ہوتے اور انہوں نے اپنے باپ حضرت یعقوبؑ سے اس طرح کہا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ (آیت ۹۵) خدا کی قسم بے شک تم تو پرانی بات پر ہی قائم ہو (برہان ج۲ ص۲۶۶، بحار ج۵ ص۱۹۶، صافی ج۱ ص۸۵۵)

75.....سلیمان بن عبداللہ طلحی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا اولاد یعقوبؑ کا کیا حال تھا وہ ایمان سے خارج ہو گئے تھے تو آپؑ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا تو آپؑ آدمؑ کے بارے میں کیا کہتے ہیں تو فرمایا آدمؑ کو چھوڑ دیں (برہان ج۲ ص۲۶۶، بحار ج۵ ص۱۸۹، صافی ج۱ ص۸۵۶)

76.....بعض اصحاب نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اولاد یعقوبؑ یہ سب کچھ یوسفؑ کے ساتھ کرنے کے بعد جو گناہ انہوں نے کیا تھا وہ انبیاء ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں) (برہان ج۲ ص۲۶۶، بحار ج۵ ص۱۹۵)

77.....شیط ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سوال کیا کہ اولاد یعقوبؑ انبیاء تھے تو فرمایا نہیں تو میں نے عرض کیا کیا وہ متقی لوگوں سے تھے تو فرمایا وہ اس طرح کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ انہوں نے اپنے والد یعقوبؑ سے یہ کہا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ (آیت ۹۵) خدا کی قسم تم تو اپنی پرانی بات پر ہی قائم ہو (برہان ج۲ ص۲۶۶، بحار ج۵ ص۱۹۵)

عزیز مصر کا حضرت یعقوبؑ کے نام خط

78.....مقرن (حمران) کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا عزیز مصر نے حضرت یعقوبؑ کو خط لکھا کہ عزیز مصر کا خط یعقوبؑ کے نام اَمَّا بَعْدُ یہاں پر تمہارا فرزند حضرت یوسفؑ ہے جسے میں نے بہت ہی کم قیمت پر خریدا اور وہ آٹھ کھوٹے محدود درہم ہیں اور اسے اپنا غلام بنایا اور تمہارے دوسرے بیٹے بن یامین سے میری چوری کردہ وہ چیز ملی تو میں نے اسے بھی غلام بنا لیا پس کوئی امر حضرت یعقوبؑ پر اس خط سے زیادہ دشوار نہیں گزرا تو بھیجے ہوئے قاصد سے کہا ذرا ٹھہر تا کہ میں جواب لکھ دوں تو آپؑ نے بڑا محبت بھرا خط لکھا اَمَّا بَعْدُ میں نے تمہارے خط کو سمجھا کہ جو تم نے اس میں لکھا کہ آپ نے میرے ایک بیٹے کو آٹھ کھوٹے درہموں میں خریدا ہے اور اسے غلام بنایا ہے اور میرے دوسرے بیٹے بن یامین کو چوری کے الزام میں پکڑا اور اسے بھی غلام بنا لیا ہے اور بے شک ہم وہ خاندان ہیں جو چوری نہیں کرتے اور لیکن ہمارا خاندان اس وقت بلاؤں میں مبتلا ہے اور بے شک ہمارے باپ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا اور اللہ نے ان کو جلنے سے محفوظ رکھا اور پھر میرے باپ اسحاقؑ مشکلات میں مبتلا ہوئے کہ ان کو ذبح کیا جائے تو اللہ نے ان کو محفوظ رکھا اور میں بھی بلاؤں میں مبتلا ہوں اور آنکھوں کی بصارت سے محروم میرا ایک بیٹا تھا وہ اللہ کے حکم سے گم ہو گیا یہ سب میرے بیٹے اسے مجھ سے لے گئے پس وہ قاصد کو دیا پھر اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا پھر فرمایا یَا اَحْسَنَ الصَّاحِبَةِ یَا کَرِیْمَ الْمَعُوْنَةِ یَا خَیْرًا کُلِّهٖ اٰتِنِیْ بِرَوْحٍ مِنْكَ وَفَرَجٍ مِنْ عِنْدِكَ اے اچھے مصاحب اے کرم کرنے والے مددگار اے خیر جو

www.sabooks.pdf.com

سب خیر ہے اپنی طرف سے مجھے خوشی عطا فرما اور مجھے غم سے نجات عطا فرما پس جبرائیلؑ نازل ہوئے اور حضرت یعقوبؑ سے کہا مگر کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں کچھ دعائیں بتائی جائیں تا کہ اللہ تمہاری بصارت پلٹا دے اور تمہارے بیٹوں کو واپس پلٹا دے تو کہا ہاں تو یعقوبؑ سے کہا کہ تم پڑھا کرو یَامَنْ لَا یَعْلَمُ اَحَدٌ کَیْفَ هُوَ حَیْثُ هُوَ وَقُدْرَتُهٗ هُوَ اِلَّا هُوَ یَامَنْ سَنَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَآءِ وَکَبَسَ الْاَرْضَ عَلَی الْمَآءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهٖ اَحْسَنَ الْاَسْمَآءِ اَنْتَنِیْ بِرَوْحٍ مِنْكَ وَفَرَجٍ مِنْ عِنْدِكَ اے وہ جس کی کسی کیفیت کو کوئی ایک بھی نہیں جانتا وہ کیسے ہے وہ قدرت رکھتا ہے اس کی قدرت کو کوئی نہیں جانتا جس نے ہوا کو آسمان میں بلند کیا ہے اور زمین کو پانی پر بنایا ہے جس طرح اپنے لئے اچھے اچھے نام اختیار کئے تو اپنی طرف سے مجھے خوشی عطا فرما اور مجھے غم سے نجات دے پس ابھی صبح نہیں ہوئی تھی کہ قمیص کو لایا گیا او آپؑ کے چہرہ پر ڈالا گیا تو ان کی آنکھوں کی بصارت پلٹا دی اور ان کو ان کا بیٹا واپس کر دیا گیا (یعنی جس طرح زمین سے پانی نکلتا ہے اس طرح قمیص سے سر نکالا جاتا ہے اور ڈالا جاتا ہے چاہے پوشیدہ ہو چاہے ظاہر ہو) (برھان ج۲ ص۲۶۶، بحار ج۵ ص۱۸۵)

حضرت یعقوبؑ کے چہرہ پر قمیص کا ڈالا جانا

79.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا (اور یہ حدیث نمبر۴۲ کے ساتھ اور نمبر۶۵ کے ساتھ بھی ہے) قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (آیت۹۲) آج تم پر کوئی گرفت نہیں اللہ تمہاری خطا کو معاف کرے اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا میری یہ قمیص لے جاؤ اور وہ بینا ہو جائے گا فَاَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ اَبِیْ (آیت۹۳) اور میرے باپ کے چہرے پر ڈال دینا یَاْتِ بَصِیْرًا (آیت۹۳) تو وہ بینا ہو جائیں گے اگر چہ ان کو خوشبو مل رہی ہے وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ (آیت۹۳) پھر سارا خاندان لے کر میرے پاس آجاؤ اور وہ یعقوبؑ کی طرف واپس ہوئے اور یہ وہ دن تھا کہ جب یہ سب کے سب اسی کے محتاج تھے اور جبکہ اس وقت وہ قافلہ مصر سے چلا تھا تو یعقوبؑ نے یوسفؑ کی خوشبو محسوس کی اس وقت جو آپؑ کے بیٹے آپؑ کے پاس موجود تھے ان سے کہا اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ (آیت۹۴) اگر تم

مجھے گیا گزرا نہ سمجھو اور جب ان کے بیٹے وہاں سے قمیص لے کر چلے تھے تو ان کو خوشی ہوئی اور انہوں نے حضرت یوسفؑ کا حال دیکھا کہ ان کو اللہ نے ملک عطا کیا اور یہ عزت ان کو عطا کی گئی کہ حضرت یوسفؑ بادشاہ ہو گئے اور اس وقت مصر سے حضرت یعقوبؑ کے علاقہ تک کا راستہ نو دن کا تھا فَلَمَّا اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا (آیت ۹۶) جب بشیر نے وہ قمیص ان کے چہرے پر ڈالی تو وہ بینا ہو گئے اور ان سے کہا ابن یامیل (بن یامین) کا کیا ہوا ہے تو اس نے کہا کہ میں اسے اس کے بھائی کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں تو حضرت یعقوبؑ نے کہا پس حمد اللہ ہی کے لئے ہے اس کے بعد حضرت یعقوبؑ نے اپنے رب کا سجدہ کیا اور یہ سجدہ شکر کا تھا اور ان کی آنکھوں کی بصارت پلٹ آئی اور ان کی خم کر سیدھی ہو گئی اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ ابھی سے انتظام کرو اور روانہ ہو جاؤ اسی دن سے سب کے سب تیار ہو کر حضرت یوسفؑ کی طرف روانہ ہو گئے اور ان کے ساتھ حضرت یعقوبؑ بھی تھے اور خالہ یوسف و یامیل (یامین) بھی ساتھ تھی مصر کی طرف روانہ ہو گئے اور بڑی خوشی کے ساتھ وہ نو دن میں مصر میں پہنچے (بعض حدیثوں سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بن یامین حضرت یوسفؑ کی ماں کے بطن سے نہ تھے بلکہ ان کی خالہ کے بطن سے تھے اور مفسرین کی کثیر جماعت بھی اس کی قائل ہے وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ آیات میں واقع ہوا ہے کہ حضرت یوسفؑ اپنے باپ و ماں کو تخت پر لے گئے یہ مجاز کے طریقہ سے تھا اور اس سے مراد (وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ) (آیت۱۰۰) باپ اور خالہ ہیں کیونکہ خالہ کو بھی ماں کہتے ہیں جس طرح چچا کو باپ کہتے ہیں اور حضرت یوسفؑ کی ماں راحیل کا انتقام ہو چکا تھا اور بعض نے کہا کہ راحیل کو خدا نے زندہ کر دیا تھا تا کہ ان کا خواب درست ہو اور بعض نے کہا کہ ان کی ماں اس وقت تک زندہ تھیں لیکن پہلا قول زیادہ قوی ہے حدیث نمبر۸۴ کے تحت ہے کہ وہ بھائی ان کی ماں کے بطن سے نہ تھے) (برھان ج۲ ص۲۶۹، بحار ج۵ ص۱۹۶)

حضرت یعقوبؑ کا فرزندوں کی مغفرت کے لئے دعا کرنا

80.....محمد بن ابوعمیر کہتے ہیں کہ بعض اصحاب نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ (آیت ۹۸) میں عنقریب اللہ سے تمہاری بخشش کی دعا کروں گا تو فرمایا جب سحر آئے گی تو اس وقت دعا کروں گا پھر کہا اے میرے رب ان کے گناہ کو بخش دے جو ان کے اور میرے درمیان تھا تو اللہ نے

www.shabookspdf.com

ان کی طرف وحی کی کہ میں نے ان کو بخش دیا (برھان ج۲ص۲۷۱، بحار ج۵ص۱۹۶، صافی ج۱ص۸۵۵)

81.....محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ (آیت۹۸) میں اپنے رب سے تمہارے لئے استغفار کروں گا تو فرمایا کہ شب جمعہ کی سحر ہونے کے وقت استغفار کروں گا (برھان ج۲ص۲۷۱، بحار ج۵ص۱۹۶، صافی ج۱ص۸۵۵)

82.....محمد بن سعید ازدی صاحب نموی بن امام محمد تقیؑ بن امام علی نقیؑ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میرے بھائی نے کہا بے شک یحییٰ بن اکثم نے اس کی طرف خط لکھا اور اس میں اس مسئلہ کے متعلق پوچھا کہ مجھے اس قول خدا سے متعلق بتائیں خدا فرماتا ہے وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا (آیت۱۰۰) اور وہ اپنے والدین کو اپنے تخت پر لے گئے اور وہ اس کی تعظیم کے لئے جھکے کہ حضرت یعقوبؑ اور ان کے بیٹوں کا حضرت یوسفؑ کو سجدہ کرنا کیا تھا تو یہ سوال میرے بھائی نے آپؑ سے کیا تو آپؑ نے فرمایا پھر حضرت یعقوبؑ اور ان کے بیٹوں کا حضرت یوسفؑ کو سجدہ یہ تھا کہ یہ سجدہ اللہ کے شکر کرنے کے لئے تھا آپ سب نے اس متعلق اللہ کے اس فرمان کو نہیں دیکھا کہ وہ فرماتا ہے کہ جب وہ وقت آیا تو اس کا شکر ادا کیا اور کہا رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ (آیت۱۱۱) میرے رب تو نے مجھے ملک عطا کیا اور تو نے مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم دیا (برھان ج۲ص۲۷۱، بحار ج۵ص۱۷۸)

83.....گذشتہ حدیث کے ساتھ یہ بھی ہے (حدیث۴۲و۶۵و۷۹ کے ساتھ) ابوبصیر کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ وہ سب کے سب نو دن کے بعد مصر پہنچے اور پھر حضرت یوسفؑ کے پاس گئے جہاں وہ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنے باپ کو گلے لگایا پھر گریہ کیا پھر ان کو اور اپنی خالہ کو تخت حکومت پر بٹھایا پھر وہ اندر داخل ہوئے اور اپنے جسم پر خوشبو دار تیل لگایا اور سرمہ لگایا اور شاہانہ لباس پہنا جو حکومت ظاہر کرتا ہے پھر وہاں سے باہر نکلے اور ان کی طرف آئے جب ان سب نے دیکھا تو ان کی تعظیم کے لئے اور شکر خدا کے لئے سب سجدے میں گر پڑے اس وقت حضرت یوسفؑ نے کہا يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَایَ مِنْ قَبْلُ (آیت۱۰۰) اے باباجان یہ اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا تھا بَيْنِیْ وَبَيْنَ اِخْوَتِیْ (آیت۱۰۰) جو ان کے درمیان اور آپ کے درمیان اور بھائیوں کے درمیان تھا اور اللہ نے اسے

سچ کر دیکھایا جبکہ مجھے قید خانہ سے رہا کیا اور آپ لوگوں کو قریہ سے میرے پاس پہنچایا اور اس کے بعد کہ شیطان نے میرے بھائیوں کے درمیان وسوسہ ڈالا حضرت یوسفؑ نے ان بیس سالوں میں نہ روغن ملا تھا اور نہ تیل لگایا تھا اور نہ ہی اپنے جسم کو معطر کیا تھا اور نہ ہنسے تھے اور نہ عورتوں کے قریب گئے تھے یہاں تک کہ اللہ نے اس کے بعد حضرت یعقوبؑ اور ان کی اولاد اور بھائیوں کو ایک جگہ جمع کر دیا (برھان ج۲ص۲۷۱، بحار ج۵ص۱۹۶) (یہ حدیث اور بہت سی حدیثوں کا ظاہر یہ ہے کہ حضرت یوسفؑ سے حضرت یعقوبؑ کی جدائی کا عرصہ بیس سال ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے عورتوں کو مس کرنے سے پرہیز کیا اور اس لذت کے نزدیک نہ گئے اور نہ ہی شہوت پرستی کی اور نہ ہی اس طرح ہوا مگر یہ کہ ایک لڑکا جو ایک انار سے کھیل رہا تھا وہ انار انہوں نے اپنے بھائی کی طرف پھینکا تھا اور اس نے ان کو مس کیا جیسا کہ اس کے بھائی نے کہا کہ میں نے شادی اس لئے کی تا کہ اللہ کی تسبیح میری اولاد کے کرنے سے یہ زمین وزنی ہو جائے)

حضرت یعقوبؑ وغیرہ کا سجدہ کرنا

84.....حسن بن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن امام علی رضاؑ سے سوال کیا حضرت یوسفؑ کے پاس حضرت یعقوبؑ کے کتنے بیٹے آئے تھے تو فرمایا کہ ان کے ان کے ساتھ گیارہ بیٹے آئے تھے تو ان سے عرض کیا گیا وہ اسباط تھے تو آپؑ نے فرمایا ہاں پھر آپؑ سے سوال کیا حضرت یوسفؑ اور ان کے بھائی کے متعلق کیا وہ ایک ہی ماں کے بطن سے تھے یا ان کی خالہ سے تھے تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ ان کی خالہ کے لڑکے تھے (برھان ج۲ص۲۷۱، بحار ج۵ص۱۹۶)

85.....ابن ابوعمیر کہتے ہیں کہ بعض اصحاب نے کہا ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ (آیت۱۰۰) اور انہوں نے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا تو فرمایا حکومت کے تخت پر اور اس قول سے متعلق وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا (آیت۱۰۰) تو سب کے سب سجدے میں گر گئے فرمایا یہ سجدہ انہوں نے (حضرت یوسفؑ کا نہیں بلکہ) اللہ کی عبادت کا کیا تھا (برھان ج۲ص۲۷۱، بحار ج۵ص۱۹۶)

حضرت یعقوبؑ وحضرت یوسفؑ کی بات چیت

86.....محمد بن بہروز کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ سے کہا

www.shabookspdf.com

اے میرے بیٹے مجھے بتاؤ کہ تمہارے ساتھ تمہارے بھائیوں نے کیا سلوک کیا جس وقت تمہیں یہ میرے پاس سے لے آئے تھے تو حضرت یوسفؑ نے ان سے کہا کہ یہ نہ پوچھو تو بہتر ہے کچھ سن لیں کہ جس وقت وہ مجھے کنویں کے پاس لائے تو انہوں نے مجھ سے کہا قمیص اتار دو تو میں نے ان سے کہا میں تم سے سوال کرتا ہوں اپنے باپ صدیق حضرت یعقوبؑ کے واسطے سے کہ تم مجھے برھنہ نہ کرو اور میری قمیص نہ اتارو مگر انہوں نے اتار لی اور کنویں میں ڈال دیا جب حضرت یعقوبؑ نے یہ سنا تو ایک نعرہ مارا اور بے ہوش ہو گئے پھر جب ہوش میں آئے تو کہا اے بیٹے پھر کیا ہوا تو حضرت یوسفؑ نے کہا بابا جان آپؑ نہ سنیں تو یہی بہتر ہے تو پھر حضرت یعقوبؑ خاموش ہو گئے (برھان ج ۲ ص ۲۷۲، بحار ج ۵ ص ۱۹۶، ۱۹۰)

87..... محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کے ساتھ مصر میں ان کے اکٹھے ہونے کے بعد حضرت یعقوبؑ نے کتنی زندگی گزاری تھی حضرت یوسفؑ کے اس سچے خواب کی تاویل و تعبیر دیکھنے کے بعد تو آپؑ نے فرمایا دو سال زندگی گزاری تھی میں نے عرض کیا اس وقت زمین پر اللہ کی حجت حضرت یعقوبؑ تھے یا حضرت یوسفؑ تھے تو فرمایا اس وقت حجت خدا حضرت یعقوبؑ تھے اور حضرت یوسفؑ سے متعلق بادشاہی تھی جب حضرت یعقوبؑ رحلت کر گئے تو حضرت یوسفؑ حضرت یعقوبؑ کے جسد اطہر کو ایک تابوت میں رکھ کر شام لے گئے اور ان کو بیت المقدس میں دفن کیا پھر حضرت یعقوبؑ کے بعد حضرت یوسفؑ حجت خدا ہوئے (برھان ج ۲ ص ۲۷۲، بحار ج ۵ ص ۱۹۶)

یوسفؑ کی محمدؐ و آلؑ محمدؐ کے وسیلہ سے دعا کرنا

88..... اسحاق بن یسار کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اللہ نے یوسفؑ کو وحی کی کہ اے ابن یعقوبؑ یوسفؑ تجھے زندان میں کس چیز نے ساکن کیا کہ تم خطا کرنے والوں کے ساتھ تھے تو کہا میرے جرم نے تو اللہ نے فرمایا کہ کیونکہ تم نے جرم کا اعتراف کیا ہے تو اللہ نے وحی کی کہ کیونکہ اب تم نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا ہے اور اس کے اہل سے ہوئے (یہ حدیث تقیہ پر محمول ہے جیسا کہ پہلے حدیث ۱۸ میں ذکر ہوا) تو تم یہ دعا پڑھو یَا کَبِیرُ کُلِّ کَبِیرٍ یَا مَنْ لَا شَرِیكَ لَهُ وَلَا وَزِیرَ یَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِیرِ یَا عِصْمَةَ الْمُضْطَرِّ الضَّرِیرِ یَا قَاصِمَ كُلِّ

جَبَّارٍ عَنِیدٍ یَا مُغْنِیَ الْبَائِسِ الْفَقِیرِ یَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِیرِ یَا مُطْلِقَ الْكَمِیلِ الْأَسِیرِ أَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ تَجْعَلَ لِی مِنْ أَمْرِی فَرَجًا وَمَخْرَجًا وَتَرْزُقَنِی مِنْ حَیْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ لَا أَحْتَسِبُ اے کبیر تو کبیر ہے اے وہ جس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی تیرا کوئی وزیر ہے اے سورج اور چاند جو روشن ہے اس کے خالق اے مضطر کو اس حالت سے بچانے والے اے سزا دینے والے سب سے زیادہ جابر سزا دینے والے اے غنی فقیر کو عطا کرنے والے اے جابر بڑے عظمت کو توڑنے والے اے مطلق قید سے اسیر کو رہائی دینے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمدؐ و آلؑ محمدؐ کے واسطہ سے میرے لئے گشائش کر دے اور اس بلا سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دے اور مجھے وہاں سے رزق عطا کر جہاں سے مجھے گمان ہو اور وہاں سے پیدا کر دے جہاں سے مجھے گمان نہ ہو جب صبح ہوئی تو بادشاہ نے ان کو طلب کیا اور انہوں نے قید سے نجات پائی اس کے متعلق خدا فرماتا ہے وَقَدْ أَحْسَنَ بِی إِذْ أَخْرَجَنِی مِنَ السِّجْنِ (آیت ۱۰۰) اور مجھ پر احسان فرمایا جب اس نے مجھے قید سے نکالا (برھان ج ۲ ص ۲۷۲، بحار ج ۵ ص ۱۹۶)

89..... عباس بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا رسولؐ خدا اور اہل بیتؑ ایک دفعہ بیٹھے تھے تو حضرت یوسفؑ کی محبت کا ذکر ہوا پھر اس وقت اس نے اپنے نفس سے متعلق ہی سوال کیا کہا گیا کیا آپؑ اسے جانتے ہیں فرمایا ہاں اس شخص کا حال عزیز مصر کی طرح ہے جب مصر سے نکلے تو وہ جدید نئے لباس پہنے تھے یا کہا نفیس لباس والے تھے اور اس زمین سے باہر نکلے پھر انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی جب اس سے فارغ ہوئے تو ان کے ہاتھ سے کوئی چیز نکل کر آسمان کی طرف چلی گئی تو کہا رَبِّ قَدْ آتَیْتَنِی مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِی مِنْ تَأْوِیلِ الْأَحَادِیثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِیِّی فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ (آیت ۱۰۱) اے میرے رب تو نے مجھے ملک عطا کیا اور تو نے مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم دیا اے آسمانوں اور زمین کے خالق تو ہی میرا دنیا اور آخرت میں ولی ہے تو جبرائیلؑ نازل ہوئے اور ان سے کہا اے یوسفؑ تیری کیا حاجت ہے تو کہا میرے رب تَوَفَّنِی مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِی بِالصَّالِحِینَ (آیت ۱۰۱) مجھے مسلم حالت میں موت دینا اور مجھے صالحین کے ساتھ ملحق کر دے تو ابوعبداللہ امام جعفرؑ صادقؑ نے فرمایا یہ اس لئے کہا کہ ان کو فتنے کا خوف تھا (برھان ج ۲ ص ۲۷۲، بحار ج ۱۳ ص ۱۹۶)

www.shiabookspdf.com

شرک کی وضاحت

90.....زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفرامام محمد باقرؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھاوَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (آیت۱۰۶)اوران کے اکثراللہ پرایمان نہیں لاتے مگر یہ کہ وہ مشرک ہوتے ہیں تو فرمایا یعنی وہ شخص کہ جو یہ کہتا ہے نہیں اوراس کی زندگی سے متعلق ہو(برھان ج۲ص۲۷۴، بحارج۱۵ص۶، صافی ج۱ص۸۶۰)

91.....یعقوب بن شعیب کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفرصادقؑ سے پوچھا کہ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (آیت۱۰۶)اوران کے اکثراللہ پرایمان نہیں لاتے مگر یہ کہ وہ مشرک ہیں تو فرمایا تواس طرح کہتے ہیں اگرفلاں نہ ہوتا تو فلاں چیز حاصل نہ ہوتی اوراس میں وہ بھی شامل ہے جو یہ کہے کہ اس میں اس کی قوت نہ ہوتی تو وہ بھی ان کہنے والوں میں شامل ہے(برھان ج۲ص۲۷۴، بحارج۱۵ص۶)

92.....محمد بن فضیل کہتے ہیں امام علی رضاؑ نے فرمایا شرک تبلیغ نہ کرنا کفر کے ساتھ ہے(برھان ج۲ص۲۷۴، بحارج۱۵ص۶)

93.....زرارہ کہتے ہیں ابوجعفرامام محمد باقرؑ نے فرمایا شرک کی اطاعت یہ ہے کہ ایک شخص کہے کہ نہیں خدا کی قسم اورفلاں اور اگرنہیں خدا کی قسم اگرفلاں نہ ہوتا اور یہ بھی معصیت میں شامل ہے(برھان ج۲ص۲۷۴، بحارج۱۵ص۶)

94.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابواسحاق نے کہا کہ آپؑ نے فرمایا وہ اس شخص کا قول ہے جو کہتا ہے خدا کی قسم اگر وہ نہ ہوتا تو میرا کام نہ ہوتا اوراسی طرح اوراسی طرح اورتو کہے نہیں خدا کی قسم اگرتم نہ ہوتے تو میرا مال ضائع ہوجاتا اور بھی اس طرح ہے جو اشیاء کے بارے اس طرح کہے(برھان ج۲ص۲۷۴، بحارج۱۵ص۶)

95.....زرارہ کہتے ہیں ابوجعفرامام محمد باقرؑ نے فرمایا شرک میں اطاعت کرنا اور یہ عبادت میں شرک نہیں اور گناہ یہ ہے کہ اس کو چھوڑ دینا جواللہ نے واجب کیا ہے اور جہنم شرک کی اطاعت کرنے والے کے لئے ہے کہ وہ شیطان کی اطاعت کرے اوراللہ کے ساتھ اطاعت میں شریک کرے اور عبادت میں شرک نہیں ہے مگر یہ کہ وہ غیر کو اس کی عبادت میں شامل کرے (برھان ج۲ص۲۷۴، بحارج۱۵ص۶)

96.....مالک بن عطیہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفرصادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق فرمایاوَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ

بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (آیت۱۰۶)اوران میں سے اکثراللہ پرایمان نہیں لاتے مگروہ مشرک ہیں فرمایا وہ اس طرح ہے کہ کوئی شخص کہے اگرفلاں نہ ہوتا تو میں ہلاک ہوجاتا اوراگرفلاں نہ ہوتا تو میں یہ ہوتا اس طرح اگرفلاں نہ ہوتا تو میرا مال ضائع ہوجاتا کیا تم نے ان مثالوں کو حاصل کرلینا نہیں دیکھا جواللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں ان کو رزق دے سکتے ہیں اور کیا بلاؤں کو ہٹا سکتے ہیں میں نے عرض کیا اگر کوئی یہ کہے اگرفلاں کے ذریعہ سے اللہ نے مدد نہ کرائی ہوتی تو میں ہلاک ہوجاتا تو آپؑ نے فرمایا ہاں یہ ٹھیک ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے(برھان ج۲ص۲۷۴، بحارج۱۵ص۶، صافی ج۱ص۸۶۰)

97.....زرارہ وحمران ومحمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفرامام محمد باقرؑ وابوعبداللہ امام جعفرصادقؑ سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا یہ نعمت میں شرک کرنا ہے(برھان ج۲ص۲۷۴، بحارج۱۵ص۶)

98.....زراہ کہتے ہیں ابوجعفرامام محمد باقرؑ نے فرمایا شرک اطاعت کرنا ہے اور شرک عبادت میں نہ کرنا ہے اور گناہ اس میں یہ ہے کہ اسے چھوڑ دیا جائے اور یہی شرک اطاعت کرنا ہے اور شیطان کی اطاعت یہ ہے کہ اسے اللہ کا شریک اس کے غیر کو قرار دینا ہے اور عبادت میں شریک نہیں مگر یہ کہ غیر اللہ کی عبادت کی جائے (برھان ج۲ ص۲۷۵، بحارج۱۵ص۶، صافی ج۱ص۸۶۰)

www.shabooksPdf.com

پیروی کرنے والوں کا راستہ

99.....اسماعیل جعفی کہتے ہیں ابوجعفرامام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (آیت۱۰۸) آپ کہہ دیں کہ یہ میرا راستہ ہے میں خدا کی طرف بلاتا ہوں میں خود بھی بصیرت پر ہوں اور جن لوگوں نے میری پیروی کی وہ بھی بصیرت پر ہیں تو فرمایا اس سے خاص علی بن ابی طالبؑ مراد ہیں اور مگر یہ کہ وہ اس کے خاندان سے ہیں جو شفاعت کرنے والے اوصیاء ہیں(برھان ج۲ص۲۷۵، بحارج۹ص۹۴)

100.....علی بن اسباط کہتے ہیں کہ ابوالحسن ثانی امام محمد تقیؑ سے عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں لوگ آپؑ کے بارے میں بہت کچھ کہتے ہیں اور کہتے ہیں آپؑ کی بات کی کوئی حیثیت نہیں آپؑ نے فرمایا بے شک اللہ فرماتا ہے قُلْ

هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (آیت ۱۰۸) آپ کہہ دیں کہ یہ میرا راستہ ہے میں خدا کی طرف بلاتا ہوں میں خود بھی بصیرت پر ہوں اور جن لوگوں نے میری پیروی کی وہ بھی بصیرت پر ہیں اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں خدا کی قسم سب سے پہلے علیؑ نے ابتاع کیا اس وقت ان کی عمر نو سال کی تھی اس میں کیا حرج ہے اور میں بھی اس وقت نو سال کی عمر کا ہوں ان سے لوگوں نے انحراف کیا اور انکار کیا پھر یہ امامت بھی اس میں سے ہے اور اس سے پہلے بھی تھی اور ان دونوں کا طریقہ جو بعد کا ہے ایک ہی ہے جو ظاہری طور پر مختلف نظر آتا ہے اور وہ یقین کا سر ہے بے شک اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ اِلٰى قَوْلٍ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یہ اس وقت تک تیرے رب پر ایمان نہ رکھیں گے جب تک تیرے حکم کو تسلیم نہ کرلیں جس طرح تسلیم کرنا چاہیے (برہان ج۲ص۲۷۵، بحار ج۹ص۹۴) (اس آیت سے بعض علماء نے یہ حاصل کیا کہ اللہ کی طرف بلانے والا اور مبلغ اسلام عالم اور مجتہد ہو اور مقلد کے لئے یہ جائز نہیں ہے اور پھر آیت وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ (آل عمران) اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو رسولؐ خدا کی متابعت کریں اور وہ اس کی قابلیت بھی رکھتے ہوں تو وہ دعوت حق و تبلیغ اور احکام بیان کرسکتے ہیں)۔

101.....سلام بن مستنیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ (آیت ۱۰۸) کہہ دو کہ یہ میرا راستہ ہے وَاَنَا مَنِ اتَّبَعَنِيْ (آیت ۱۰۸) اور جو بھی میری پیروی کرے تو فرمایا اس سے مراد علیؑ ہیں اور زاد سے مراد رسولؐ خدا ہیں اور علیؑ اور اوصیاء ہیں جو ان کے بعد ہوئے ہیں (برہان ج۲ص۲۷۵، بحار ج۹ص۹۴)

102.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ و ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا (آیت ۱۱۰) یہاں تک کہ جب رسولؑ لوگوں سے مایوس ہوگئے تو لوگوں نے بھی سمجھ لیا کہ ان سے جھوٹ بولا گیا تھا فرمایا پوشیدہ ہوگئے تو انہوں نے کہا رسولوں نے سمجھ لیا کہ شیاطین تمثل ملائکہ کی صورت میں ہوگئے ان کی امتوں نے یہ سمجھ لیا تھا (برہان ج۲ص۲۷۶، بحار ج۶ص۳۶۱، صافی ج۱ص۸۶۱)

103.....ابن شعیب کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اور ان سب کے سب کے لئے اللہ کی طرف سے جو

بھی آئے تھے ان کا ایک ہی واضح طریقہ تھا (برہان ج۲ص۲۷۶، بحار ج۶ص۳۶۱، صافی ج۱ص۸۶۱)

104.....یعقوب کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا پھر مدینہ والے تو بے شک جب ان کا جھوٹ ظاہر ہوگیا اور وہ بھی یہ کہنے والے تھے تو ان سب کی طرف اللہ نے یمن سے ان پر رسولؐ بھیج دیا یعنی ان کا خیال تھا کہ رسولؐ نہیں آئے گا مگر آگیا تو ان کا جھوٹ ظاہر ہوگیا (برہان ج۲ص۲۷۶)

105.....محمد بن ہارون کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ کا علم کیسا تھا کہ جو جبرائیلؑ اللہ کے پاس سے لائے مگر وہی جو اس کی توفیق کے مطابق ہے (برہان ج۲ص۲۷۶، بحار ج۶ص۳۶۰)

106.....زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کیسے رسولؐ خدا سے وہ چیز پوشیدہ تھی جو پہلے اللہ کی طرف سے تھی اگر وہ اس طرح ہے جو کچھ شیطان کی طرف سے بیان کیا جاتا ہے تو فرمایا بے شک جب اللہ نے اپنے بندوں سے رسولؐ بنائے تو ان پر سکینہ وقار اور مدد کو نازل کیا پہلے جو کچھ ہوگزرا تھا بالکل اسی کے مطابق اس امت میں بھی واقع ہوا ہے (بحار ج۶ص۳۶۱، برہان ج۲ص۲۷۶)

www.shiabookspdf.com

سورہ رعد.....پ13

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ رعد کے فضائل

1.....عثمان بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ حسین بن ابوعلاء نے کہا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص سورہ رعد کی تلاوت کثرت سے کرے گا تو اس پر آسمانی بجلی کبھی بھی نہیں گرے گی اگرچہ وہ ناصبی ہی کیوں نہ ہو (ایسا نہ ہو ناصب کے شر میں سے بھی) اگر کوئی مومن اس کی تلاوت کثرت سے کرے گا تو وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا اور جو بھی ان لوگوں سے ہوں جن کی پہچان اس کے اہل بیتؑ سے ہوگی اور اس کے بھائی جو مؤمنین میں سے ہوں گے ان سب کی شفاعت کرے گا (برہان ج۲ص۲۷۷، بحار ج۱۹ص۷۰)

حروف مقطعات کی تشریح

2.....ابولبید مخزومی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا اے ابولبید بے شک ان قرآن کے حروف میں ہمارے لئے علم جمع شدہ ہے بے شک اللہ نے الٓمٓ ذَالِكَ الْكِتَابُ کو نازل کیا اس کے تحت محمدؐ رسولؐ خدا نے قیام کیا یہاں تک کہ آپ کا نور ظاہر ہو گیا اور آپ کی بات قائم ہو گئی اور آپ کی ولادت اسی دن ہوئی کہ اس وقت ساتویں الف سے ایک سو تیس سال گزرے گئے تھے پھر فرمایا اس کا واضح بیان اللہ کی کتاب کے ان حروف مقطعات میں موجود ہے جب تم ان حروف کو تکرار کے بغیر گنو گے تو کوئی حروف ایسا نہ ہو گا کہ جس کے ختم ہونے پر کوئی نہ ہو مگر یہ کہ اس دن ہمارا کوئی قائم ہو گا جو بنی ہاشم سے ہو موجود ہو گا پھر فرمایا الف کا عدد ایک اور لام کے عدد تیس اور میم کے عدد چالیس اور صاد کے عدد نوے ہیں یہ سب مل کر ایک سو اکسٹھ بن گئے اس کے آخر پر امام حسینؑ بن علیؑ نے الٓمٓ کے عدد کے مطابق قیام کیا جب اس کی مدت پوری ہو گئی تو الٓمٓصٓ کے تحت اولاد عباس میں سے ایک نے قیام کیا پھر اس کے بعد الٓرٰ کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو گیا تو پھر ہمارا قائم قیام کرے گا اسے سمجھ لو اور اسے یاد کر لو اور اسے چھپا کے رکھو (برھان ج۲ص۲۷۷، بحار ج۱۹ص۹۴) (ان حروف مقطعات کی تفصیل اس جلد کے شروع میں موجود ہے وہاں پر ملاحظہ کر سکتے ہیں)

آسمان کے ستون

3.....حسن بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن امام علی رضاؑ سے عرض کیا مجھے اس قول خدا کے متعلق آگاہ کریں وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ (سورہ ذاریات آیت ۷) اور قسم ہے راستوں والے آسمان کی فرمایا اس سے زمین کی طرف کھلے ہوئے راستے ہیں پھر اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر فرمایا کہ اس طرح پھر کسی نے عرض کیا اس سے زمین کی طرف کھلے ہوئے راستے کس طرح ہو سکتے ہیں جبکہ خدا فرماتا ہے رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا (آیت۲) اس نے آسمان کو ستونوں کے بغیر قائم کیا ہے جو تمہیں دکھائی دیتا ہے تو آپؑ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ کیا خدا یہ نہیں فرماتا بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا (آیت۲) بغیر ستون کے تم دیکھتے ہو میں نے عرض کیا کیوں نہیں تو فرمایا یہی تو فرماتا ہے ستون ہیں اور

لیکن تم اسے نہیں دیکھتے میں نے عرض کیا وہ کس لئے ہیں تو آپؑ نے اپنی بائیں ہتھیلی پھیلائی اور اپنا دایاں ہاتھ اس کے اوپر رکھا پھر فرمایا تو یہ زمین دنیا ہے اور اس کے اوپر آسمان ہے جو قبے کی صورت میں ہے (برھان ج۲ص۲۷۸، بحار ج۱۴ص۳۰۲، صافی ج۱ص۸۶۳)

4.....خطاب اعور نے مرفوع بیان کیا کہ اہل علم وفقہ آل محمدؐ نے اس قول خدا سے متعلق وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ (آیت۴) زمین کے مختلف قسم کے ٹکڑے ایک دوسرے کے پاس پاس ہیں فرمایا یہ زمین طیبہ ہیں جو ایک دوسرے کے پاس پاس ہیں اور یہ اس کے ساتھ کڑوے ہیں اور ایک دوسرے سے نہیں ملتے جیسا کہ قومیں ساتھ ساتھ ہوتی ہیں اور کوئی ان کے مزاج کے موافق نہیں ہوتے (برھان ج۲ص۲۸۷، بحار ج۱۴ص۳۰۲، صافی ج۱ص۸۶۴)

ہر قوم میں ھادی

5.....مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کیا ہے کہ امیر المؤمنینؑ نے اس آیت کے نازل ہونے کے متعلق کہ اِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (آیت۷) (اے رسولؐ) تم تو ڈرانے والے ہو اور ہر قوم میں ایک ہادی ہوا کرتا ہے تو فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور تم اے علیؑ ہادی ہو پھر فرمایا کہ تمہارے ہی ذریعہ لوگ ہدایت پائیں گے اور ان کی نجات ہو گی اور قیامت کے دن سعادت مند ہوں گے (برھان ج۲ص۲۸۱، بحار ج۹ص۷۶)

6.....عبدالرحیم قیصر کہتے ہیں کہ میں ایام ہفتہ میں سے ایک دن ابوجعفر امام محمد باقرؑ کے پاس تھا تو آپؑ نے فرمایا اے عبدالرحیم میں نے کہا میں حاضر ہوں پھر فرمایا خدا فرماتا ہے اِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (آیت۷) (اے رسولؐ) تم تو ڈرانے والے ہو اور ہر قوم میں ایک ہادی ہوا کرتا ہے جبکہ رسولؐ خدا نے فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ ہادی ہیں اور آج ہدایت کرنے والا کون ہے پھر کافی دیر تک خاموش رہے پھر اپنے سر کو بلند کیا تو میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں اس میں یہی ہے کہ ان میں وارث در وراثت ہدایت کرتا چلا آتا ہے یہاں تک کہ اب آپؑ ھادی ہیں میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں اور اب آپؑ ہی ہادی ہیں تو فرمایا تم نے سچ کہا اے عبدالرحیم بے قرآن موجود ہے اور اسے موت

www.shiabooks.net

نہیں آتی اور اس کی آیات زندہ ہیں ان کو موت نہیں آتی پس اگر اس کی آیت کسی قوم کے بارے میں نازل ہوئی تو وہ قرآن میں موجود ہے اور لیکن وہ جاری ہے اور باقیوں میں باقی ہے جیسا کہ اس سے پہلے ماضی میں جاری رہی ہے اور عبدالرحیم نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا قرآن زندہ ہے مرا نہیں ہے اور بے شک یہ اس طرح جاری ہے جیسا کہ رات اور دن چل رہے ہیں اور جیسا کہ سورج اور چاند چل رہے ہیں اور اسی طرح یہ سلسلہ ہمارے آخر تک جاری رہے گا اور جیسا کہ ہمارے اوّل سے جاری ہے (برھان ج۲ص۳۸۱، بحار ج۹ص۷۶)

7.....حنان سدیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (آیت ۷) (اے رسولؐ) بے شک تم ڈرانے والے ہو اور ہر قوم میں ہدایت کرنے والا ہوا کرتا ہے تو فرمایا رسولؐ خدا نے فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ ہادی ہیں اور سب کے سب امام ھادی ہیں جو ہر صدی میں سے ہے وہ بھی اسی میں سے ہیں (برھان ج۲ص۲۸۲، بحار ج۲ص۱۳۱، صافی ج۱ص۸۶۵)

8.....یزید بن معاویہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (آیت ۷) (اے رسولؐ) بے شک تم ڈرانے والے ہو اور ہر قوم میں ایک ہدایت کرنے والا ہوا کرتا ہے تو فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور آپؐ نے فرمایا ہر زمانے میں ہم میں سے ایک ہدایت کرنے والا ہوتا ہے جو لوگوں کو ہدایت کرتا ہے ان امور کی طرف جو رسولؐ خدا اپنے رب کی طرف سے لائے اور آپؐ کے بعد ہدایت کرنے والے علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں پھر ان کے بعد اوصیاء ایک کے بعد دوسرے ہیں پھر خدا کی قسم ہم میں سے کوئی نہ کوئی ہوتا ہے اور اس میں کوئی ایک ساعت بھی خالی نہیں ہوتی رسولؐ خدا ڈرانے والے ہیں اور علیؑ ہدایت کرنے والے ہیں اور ان ہی کے ذریعہ ہدایت پائی جاتی ہے (برھان ج۲ص۳۸۱، بحار ج۹ص۱۷۶، اثبات الھداہ ج۳ص۵۱۵، ۵۴۸)

9.....جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ اس امر کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں (برھان ج۲ص۳۸۱، بحار ج۹ص۷۶، اثبات الھداہ ج۳ص۵۱۵، ۵۴۸)

مدت حمل نو ماہ سے کم یا زیادہ

10.....حریز نے مرفوع بیان کیا ہے کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ (آیت ۸) اللہ جانتا ہے کہ ہر مادہ کے حمل میں کیا ہوتا ہے اور ارحام کتنی کمی رکھتے ہیں اور کتنی بیشی تو فرمایا تَغِيْضُ یعنی تمام حمل نو ماہ میں وَمَا تَزْدَادُ اور اس میں اضافہ کل چیز میں ہے اور اضافہ نو ماہ میں ہو اور یہ سب کے سب کا خون دیکھنا اس مدت میں حیض کا زیادہ ہونا ان ایام میں جوان سے عام ہوتا ہے اور اس مدت میں خون دیکھنا حیض ہوگا (برھان ج۲ص۲۸۳، بحار ج۲ص۱۳۱، صافی ج۱ص۸۶۵)

11.....زرارہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى (آیت ۸) ہر مادہ کے حمل میں کیا ہوتا ہے یعنی لڑکا یا لڑکی وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ (آیت ۸) اور ارحام میں کتنی کمی رکھتے ہیں فرمایا یعنی نو ماہ ہے جو مدت کم ہو جائے وَمَا تَزْدَادُ اور یہ کہ اس سے زیادہ ہو جائے حالت حمل میں جتنے دن خون حیض آتا رہا تو مہینے سے اتنے دن ہی اور بڑھیں گے (برھان ج۲ص۲۸۲، بحار ج۲ص۱۳۱، صافی ج۱ص۸۶۵)

12.....محمد بن مسلم و حمران و زرارہ کہتے ہیں آپؑ نے اس آیت کے متعلق مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى (اَوْ ذَكَرٍ) وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ (آیت ۸) ہر حمل میں کیا ہوتا ہے لڑکا یا لڑکی اور ارحام اس میں کتنی کمی رکھتے ہیں فرمایا یہ حمل میں نہیں ہوتا اور جس اس میں اضافہ ہوتا ہے کہ لڑکی ہے یا لڑکا (برھان ج۲ص۲۸۲، بحار ج۲ص۱۳۱، صافی ج۱ص۸۶۵)

13.....محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا اس قول خدا سے متعلق اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ (آیت ۸) اللہ جانتا ہے کہ ہر مادہ کے حمل میں کیا ہوتا ہے اور ارحام اس میں کتنی کمی رکھتے ہیں تو فرمایا یہ حمل میں نہیں ہوتا وَمَا تَزْدَادُ (آیت ۸) کہ اس میں کتنا اضافہ ہے اور فرمایا لڑکا ہے یا لڑکی سب کے سب (برھان ج۲ص۲۸۳، بحار ج۲ص۱۳۱، صافی ج۱ص۸۶۵)

14.....زرارہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى (آیت

www.shiabooks.pdf.com

۸) وہ جانتا ہے کہ ہر مادہ کے حمل میں کیا ہے فرمایا لڑکی ہے یا لڑکا جانتا ہے وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ (آیت ۸) اور ارحام میں کتنی کمی رکھتے ہیں وہ نو مہینے کی مدت ہے اور وہ کمی ہے وَمَا تَزْدَادُ (آیت ۸) اور اس میں اضافہ فرمایا جو خون دیکھے اس حالت حمل کے دوران جو اس سے زیادہ ہے اور وہ نو مہینے ہوتے ہیں اس کا یہ خون دیکھنا پانچ دن ہو یا کم ہو یا اس سے زیادہ اور پس یہی اس کے لئے نو مہینے ہوتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۲۸۳، بحار ج ۲ ص ۱۳۱، صافی ج ۱ ص ۸۶۵)

ہر ایک کے محافظ فرشتے

15..... برید عجلی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کو سنا آپؑ نے پڑھا لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ (آیت ۱۱) ہر ایک کے پیچھے اور آگے نگران مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں پھر فرمایا اور کیسے ہر ایک کے لئے یہ حفاظت کے لئے آگے پیچھے ہیں اور بے شک ہر ایک کی اس کے پیچھے سے کس طرح حفاظت کرتے ہیں بے شک اللہ فرشتے نازل کرتا ہے جو ہر ایک کی اس کے آگے پیچھے سے حفاظت کرتے ہیں اور وہ اللہ کے حکم سے محافظ ہیں (برہان ج ۲ ص ۲۸۳)

16..... مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ (آیت ۱۱) اللہ کے حکم سے حفاظت کرنے والے ہیں فرمایا اللہ کے حکم سے پھر فرمایا کوئی ایسا بندہ نہیں مگر یہ کہ اس کے ساتھ دو فرشتے محافظ ہیں پس جب کوئی حکم ان کے لئے اللہ کی طرف سے آجائے تو وہ اللہ کے امر سے اس کی حفاظت کرتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۲۸۳)

17..... فضیل بن عثمان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ (آیت ۱۱) ہر ایک کے آگے اور پیچھے نگران مقرر ہیں تو فرمایا کہ مقدمات اور مؤخرات میں سے ہیں اور نگران یعنی اس کے باقی صالح اعمال ہیں جو محافظ ہیں (برہان ج ۲ ص ۲۸۳)

قوم کا بدلنا خود ان کا اختیار

18..... سلیمان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ کے پاس تھا آپؑ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جس کا

چہرہ پیچھے کی طرف پھرا ہوا تھا اور اس عورت کے رشتہ داروں نے آپؑ سے عرض کیا کہ آپؑ اس کے چہرہ کو سیدھا کر دیں آپؑ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر جھٹکا دیا تو اس کا چہرہ سیدھا ہو گیا پھر آپؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ (آیت ۱۱) اللہ کسی قوم کے احوال کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدل دے اس کا چہرہ واپس سیدھا ہو گیا اور فرمایا تم نے جو فعل سرانجام دیا ہے جس کی وجہ سے تمہیں یہ تکلیف پہنچی ہے آئندہ نہ کرنا پھر لوگوں نے آپؑ سے پوچھا اے ابن رسولؐ اللہ اس نے کون سا فعل سرانجام دیا ہے تو کہا اسے ظاہر نہ کیا جائے مگر یہ کہ وہ عورت خود ہی اسے بیان کر دے پھر لوگوں نے اس عورت سے پوچھا کہ تم اس کی وجہ بتا دو تو اس عورت نے کہا میرے شوہر کی دو بیویاں ہیں میں اور (ایک دوسری بیوی میرے شوہر کی) ہے ایک دن میں نماز پڑھ رہی تھی کہ اس وقت میرا شوہر گھر میں داخل ہوا تو میں نے خیال کیا کہ وہ اس دوسری بیوی کے پاس بیٹھا ہوا ہوگا میں نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا تو وہ اس کے ساتھ موجود نہیں تھا اس وقت میرا چہرہ پھر گیا اور پھر میں نے اسے سیدھا کرنے کی جتنی بھی کوشش کی ہر کوشش میں ناکام رہی اور میرا چہرہ سیدھا نہ ہوا یہاں تک کہ اسے میرے سردار و آقا نے سیدھا کر دیا (برہان ج ۲ ص ۲۸۴، بحار ج ۱۱ ص ۲۴۲، اثبات الھداہ ج ۵ ص ۵۵۰)

19..... ابوعمرو مدائنی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میرے والد نے فرمایا کہ بے شک اللہ اپنے لازمی فیصلہ کرنے کے بعد کہ وہ کسی بندے کو نعمت عطا کر دینے کے بعد اس وقت تک اس سے وہ نعمت سلب نہیں کرتا جب تک وہ بندہ کوئی ایسا گناہ نہ کرے جو اس نعمت کے سلب ہونے کا سبب بن جائے اس کے متعلق خدا فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ (آیت ۱۱) بے شک اللہ کسی قوم کی حالت کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو نہ بدل دے (برہان ج ۲ ص ۲۸۴، بحار ج ۱۱ ص ۲۴۲، اثبات الہداہ ج ۵ ص ۵۵۰)

20..... احمد بن محمد کہتے ہیں کہ ابوالحسن امام علی رضاؑ نے اس قول خدا سے متعلق إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ (آیت ۱۱) بے شک اللہ کسی قوم کی حالت کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو نہ بدل دے جب اللہ کسی قوم کی بدی چاہتا ہے تو اس کا دفعیہ

www.shiabooks.pdf.com

کچھ نہیں تو فرمایا کہ اللہ کی طرف سے یہ حکم جاری ہو جائے پھر یہ بدلا نہ جا سکے گا (برہان ج ۲ ص ۲۸۴، بحار ج ۳ ص ۱۰۸، صافی ج ۱ ص ۸۶۶)

21..... حسین بن سعد مکفوف کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو ایک خط لکھا جس میں لکھا کہ میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں اے میرے سردار اپنے غلام کو یہ سمجھا دیں کہ جو یہ پہلے کہا جاتا ہے اور یہ کہ اس میں فاعل کے لئے مؤخر کرنا نہیں ہے اور استغفار کی اس میں کیا چیز ہے جس طرح کہ نوحؑ سے وعدہ کیا گیا ہے اور استغفار وہ چیز ہے کہ اس کے کرنے والے پر عذاب نہیں ہوگا اور کیسے یہ لفظ اس میں ہے اور اس قول خدا کے معنی کیا ہیں وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ جو اللہ پر بھروسہ کرے اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اور اللہ کا قول وَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ جو میرا اتباع کرے وہ ہدایت پائے گا اور مَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي جب میرے ذکر سے دور ہو جائے اور خدا فرماتا ہے إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ (آیت ۱۱) بے شک اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے آپؑ کو نہ بدل دے اور یہ کیسے ہے کہ کسی قوم کی تبدیلی کی حالت خود اس سے متعلق ہے پھر لکھا اللہ کی آپؑ پر رحمت نازل ہو اور اللہ آپؑ کی حفاظت کے لئے کافی ہے اس کا ثواب اور جزا اچھی اور خوبصورت آپؑ کو ملے آپؑ پر اور آپؑ سب پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات نازل ہوں آپؑ نے جواب میں لکھا استغفار ہزار مرتبہ کرنا اور توکل و بھروسہ جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس کے لئے حساب کتاب ہے اور اللہ پر بھروسہ یہ ہے کہ اس نے اس کے لئے یہ بنا کر نکالا اور اس کا اس کے لئے رزق ہے کہ جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا اور اللہ کا یہ قول اور اس کا اتباع کرنا ہدایت ہے وہ یہ ہے کہ وہ امامت کا قائل ہے اور اس امر میں اس کی بہتر طریقہ سے اطاعت کرے اور پھر کسی قوم کی تبدیلی یہ کہ اللہ کوئی نعمت سلب نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ قوم خود اپنے آپ کوئی ایسی خطا کر دے اور ایسے فعل کا ارتکاب کرے جس سے اسے منع کیا ہو اس سبب سے اس کی یہ نعمت اس سے سلب ہو جائے گی یہی آپؑ نے خط کے جواب میں تحریر فرمایا (برہان ج ۲ ص ۲۸۴، بحار ج ۳ ص ۱۰۸)

رعد و برق کی تسبیح

22..... یوسف بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ بے شک داؤد نے کہا کہ ہم آپؑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو بادل آسمان سے بلند

آواز سے گرجا آپؑ نے فرمایا یہ اس کی تسبیح اور حمد ہے خدا فرماتا ہے يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ (آیت ۱۳) رعد اس کی تسبیح اور حمد کرتا ہے اور ملائکہ اس کے خوف سے تسبیح کرتے ہیں پھر ابوبصیر نے آپؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں کیا رعد کلام کرتا ہے تو آپؑ نے فرمایا اے ابومحمد (ابوبصیر) وہ سوال کرو جس سے تجھے فائدہ ہو جس کا تجھے فائدہ نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے (برہان ج ۲ ص ۲۸۵، بحار ج ۱۴ ص ۲۷۷)

23..... ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے رعد کے متعلق سوال کیا یہ کیا چیز ہے تو فرمایا جس طرح ایک شخص ساربان اپنے اونٹوں کو ہانکتا ہے اور ہائے ہائے کی آواز دیتا ہے یہ آواز بھی اس طرح کی ہے میں نے عرض کیا پھر برق کیا چیز ہے تو مجھ سے فرمایا یہ وہ روشنی ہے جو فرشتے کے ایک مخصوص کوڑے سے نکلتی ہے جس سے وہ بادل ہانک کر وہاں لے جاتے ہیں اور اس متعلق کہ اس سے بارش برسنے کے لئے جس موضع کا فیصلہ ہوا ہو وہاں جا کر بارش شروع ہو جائے (برہان ج ۲ ص ۲۸۵، بحار ج ۱۴ ص ۲۷۷)

24..... عبداللہ بن میمون قداح کہتے ہیں کہ میں نے زید بن علیؑ سے سنا انہوں نے کہا اے لوگو ہماری محبت سے ہے ہماری مدد کسی ایک آدمی تک لازمی کرنا ہے پس بے شک لوگ اگر اس کی استطاعت رکھتے ہوں اگرچہ یہ ہماری محبت ہے اور یہ ہم سے محبت ہے خدا کی قسم ہم سے سخت محبت سونے اور چاندی کا خزانہ بے شک اللہ نے خلق کیا ہے جو بھی اس نے خلق کیا ہے پھر اس میں سایہ بھی بنایا پھر اس آیت کی تلاوت کی وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا (آیت ۱۵) اور اللہ کو سجدہ کرتی ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی کے ساتھ بھی اور مجبوری کے ساتھ بھی ہمارا میثاق لیا اور ہمارے شیعوں کا میثاق لیا پس اس میں کوئی ایک نقص (کمی) نہیں ہے اور اس میں کوئی ایک اضافہ نہیں ہے (برہان ج ۲ ص ۲۸۶)

تفکر کی اہمیت

25..... عقبہ بن خالد کہتے ہیں کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس گیا میں نے اجازت لینا چاہی اور کہا بیٹھو آپؑ بیٹھے نہ تھے پس وہ وہاں سے نکلے اور گھر کی طرف چلے گئے اور عورتوں کے پاس گئے اور ان کی طرف کوئی توجہ نہ کی پس میں

www.shiabooks.com

نے ان کی طرف محبت سے دیکھا کہ ان سے ملاقات ہو جائے پھر کچھ دیر کے بعد آئے اور بیٹھے پھر فرمایا کیا تم اللہ کی کتاب سے نصیحت حاصل کرتے ہو کہ خدا فرماتا ہے اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ (آیت ۱۹) پس صاحبان عقل ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۲۸۷، بحار ج ۱۵ ص ۱۱۱، صافی ج ۱ ص ۸۷۰)

26..... ابی عباس کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک گھنٹے کا تفکر ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے خدا فرماتا ہے اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ (آیت ۱۹) بے شک صاحبان عقل ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۲۸۷)

رحم کیا ہے

27..... علاء بن فضیل کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا رحم عرش سے معلق ہے وہ کہتا ہے خدایا جو مجھے ملائے تو بھی اسے ملائے رکھ اور جو مجھے قطع کرے تو بھی اسے قطع کر اور یہ آل محمدؐ کا رحم ہے اور ہر مومن کا رحم ہے خدا فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ (آیت ۲۱) اور وہ جو ملاتے ہیں اسے جس کا ان کو اللہ نے حکم دیا ہے (برہان ج ۲ ص ۲۸۸، بحار ج ۱۵ ص ۶۸، صافی ج ۱ ص ۸۷۱)

28..... جابر کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا والدین سے نیکی کرنا اور صلہ رحم کرنا حساب ہونے کو آسان کرتا ہے پھر اس آیت کی تلاوت کی وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ (آیت ۲۱) وہ جو ملاتے ہیں اس سے جس کے ملانے کا حکم اللہ نے دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور سخت حساب سے ڈرتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۲۸۸، بحار ج ۱۵ ص ۲۸، صافی ج ۱ ص ۸۷۱)

29..... محمد بن فضیل کہتے ہیں کہ میں نے عبد صالح امام موسیٰ کاظمؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ (آیت ۲۱) وہ جو ملاتے ہیں اس سے جس کے ملانے کا حکم اللہ نے دیا ہے پھر فرمایا وہ رحم آل محمدؐ ہے جو عرش سے معلق ہے وہ کہتا ہے اے اللہ جو مجھے ملائے اسے ملائے رکھ جو مجھے قطع کرے تو اسے قطع کر اور یہ کل رحم میں جاری ہے (برہان ج ۲ ص ۲۸۹، بحار ج ۱۵ ص ۲۸، صافی ج ۱ ص ۸۷۱)

30..... عمر بن مریم کہتے ہیں میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ (آیت ۲۱) وہ جو ملاتے ہیں اس سے جس کے ملانے کا حکم اللہ نے دیا ہے تو فرمایا یہ رحم میں سے ہے اور اس کی تاویل کی غایت تمہارا صلہ رحم کرنا ہمارے لئے ہے (برہان ج ۲ ص ۲۸۹، بحار ج ۱۵ ص ۲۸، صافی ج ۱ ص ۸۷۱)

31..... صفوان بن مہران کہتے ہیں عبداللہ بن حسن اور امام جعفر صادقؑ کے درمیان ایک واقعہ ہوا کہ کسی معاملے میں ان کا اختلاف ہوا یہاں تک کہ ان کے جھگڑے کی آواز بلند ہوئی اور لوگ یہ بلند آواز سن کر اکٹھے ہو گئے پھر دونوں الگ ہو کر اپنے اپنے گھر چلے گئے جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ کو عبداللہ بن حسن کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا کہ ایک کنیز باہر آئی اور آپؑ نے اس سے کہا اے کنیز ابو محمد سے کہو دروازے پر ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ آئے ہیں پھر عبداللہ بن حسن باہر آئے تو انہوں نے کہا اے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ آپؑ صبح سویرے کیسے آئے ہیں تو فرمایا میں نے رات کو ایک آیت قرآن میں پڑھی جس کی وجہ سے بہت پریشان تھا انہوں نے کہا وہ کون سی آیت ہے تو فرمایا وہ آیت یہ ہے الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ (آیت ۲۱) وہ جس کو ملانے کا اللہ نے حکم دیا وہ ملاتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب سے خوف کرتے ہیں راوی نے کہا پھر اس کے بعد میں وہاں سے چلا گیا اور دونوں وہاں رہ گئے پھر عبداللہ بن حسن نے کہا خدا کی قسم اے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ آپؑ نے سچ کہا اور مجھے بھی ایسے لگ رہا ہے کہ میں نے بھی یہ آیت پڑھی یہ کہہ کر دونوں گلے لگے اور رونے لگے (برہان ج ۲ ص ۲۸۹، بحار ج ۱۵ ص ۲۸) یہ عبداللہ بن حسن بن حسنؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ان کا لقب محض ہے اور اسی نام سے پکارے جاتے ہیں کہ محض بن حسن بن حسنؑ اور ان کی والدہ فاطمہؑ بن حسینؑ ہیں شبیہ رسولؐ تھے اور یہ بنی ہاشم کے اپنے وقت کے بزرگ تھے اور امیر المومنینؑ کے صدقات کے متولی تھے اپنے باپ حسن کے بعد تھے اخبار سے یہی ظاہر ہوتا ہے

32..... فضل بن شاذان کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا حدیث میں ہے کہ ابراہیم بن عبدالحمید کہتے ہیں سالمہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ کی ایک کنیز (نوکرانی) تھی وہ کہتی ہے کہ جب ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ کا احتضار کا وقت آیا جس میں آپؑ کی شہادت ہوئی تو میں اس وقت موجود تھی تو آپؑ پر غشی طاری ہو گئی جب آپؑ کو آفاقہ ہوا تو آپؑ نے فرمایا

www.shabooksppdf.com

حسن بن علیؑ بن حسینؑ جن کو افطس کہتے ہیں کو ستر دینار دے دینا تو میں نے آپؑ سے کہا آپؑ اس شخص کو رقم دے رہے ہیں جس نے آپؑ کو قتل کرنے کے لئے حملہ کیا تھا (خنجر سے) تو فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ میں ان لوگوں سے نہ بنوں تو اس نے کہا ہاں تو فرمایا پھر اللہ کا یہ قول سن لے وہ فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ (آیت ۲۱) وہ جس کو اللہ نے ملانے کا حکم دیا وہ ملاتے ہیں اور اپنے رب سے برے حساب سے ڈرتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۲۸۹)

33.....اور فرمایا یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ (آیت ۲۱) جو اللہ نے حکم دیا ملانے کا وہ اسے ملاتے ہیں تو فرمایا وہ امامؑ سے صلہ رحم کرنا ہے (برہان ج ۲ ص ۲۸۹)

34.....حسن بن موسیٰ کہتے ہیں ہمارے اصحاب نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا اَلَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ (آیت ۲۱) وہ جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے وہ ملاتے ہیں تو فرمایا وہ امامؑ سے ہر سال ایک دفعہ صلہ کرنا ہے چاہے وہ کم ہو یا زیادہ ہو پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا میں تمہاری دولت کی ضرورت نہیں رکھتا مگر یہ کہ تمہیں پاک کر دیا جائے (برہان ج ۲ ص ۲۸۹، بحار ج ۲۰ ص ۵۶)

فقراء کا حق

35.....سماعہ کہتے ہیں میں نے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا اَلَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ (آیت ۲۱) وہ جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے وہ ملاتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا یہ وہ قرض ہے جو مال میں سے ہے اور یہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے اور اسے ادا کرنا اللہ نے ان پر فرض کیا ہے پس اس کو اس طرح ادا کرو (برہان ج ۲ ص ۲۸۹)

36.....سماعہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ نے فقراء کے لئے اغنیاء کے اموال میں قرض رکھا ہے جو فرض ہے یہ نہیں ہے کہ اسے اٹھا کر ان کو ادا کر دیا جائے اور وہ یہی زکوٰۃ ہے اسی میں ان کا حق ہے اور اسے ان کو دینا ہے اور وہ جن کو مسلمان کے نام سے پکارا جاتا ہے اور لیکن اللہ نے اموال کے حقوق میں یہ بھی فرض کیا ہے جو زکوٰۃ کے علاوہ ہے اور ان میں جو اللہ نے مال میں فرض کیا ہے وہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے خدا فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ (آیت ۲۱) وہ

جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے وہ ملاتے ہیں اور اس کا ادا کرنا اللہ کی طرف سے فرض ہے پس اس کو ادا کرو اور ان کو دے دو یہ اللہ کا شکر ادا کرنا اس مال میں سے ہے جب وہ یہ اٹھاتا ہے تو یہ اس کی نعمت ہے یہ اس کا فضل اس کی وسعت سے ہے اس کے علاوہ ہے اور اس کا ادا کرنا جو اللہ نے فرض کیا ہے اور اس کی مدد کی ہے (برہان ج ۲ ص ۲۸۹)

برا حساب کتاب

37.....ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سنا آپؑ نے اس قول کے متعلق سُوْٓءَ الْحِسَابِ (آیت ۲۱) برے حساب سے فرمایا اس کی نیکیاں قبول نہ ہوں گی اور ان کی برائیاں سامنے ہوں گی (برہان ج ۲ ص ۲۸۹، صافی ج ۱ ص ۸۷۱)

38.....ہشام بن سالم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ (آیت ۲۱) برے حساب سے ڈرتے ہیں تو فرمایا ان سے برائیوں کا حساب لیا جائے گا اور ان سے نیکیوں کا حساب نہ لیا جائے گا اور وہ استقصاء ہے (برہان ج ۲ ص ۲۸۹، صافی ج ۱ ص ۸۷۱)

39.....ہشام بن سالم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ (آیت ۲۱) وہ برے حساب سے ڈرتے ہیں فرمایا یہ ذرا ذرا اور مداقہ ہے اور فرمایا کہ ان سے برائیوں کا حساب لیا جائے گا اور ان سے نیکیوں کا حساب نہ لیا جائے گا (برہان ج ۲ ص ۲۸۹، صافی ج ۱ ص ۸۷۱)

ذرے ذرے کے حساب سے خوف کھانا

40.....حماد بن عثمان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے ایک شخص سے پوچھا اے فلاں تو نے اپنے بھائی سے حساب کس طرح کیا تو اس نے کہا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں نے اس سے اپنے حق کے ذرے ذرے کا حساب لیا جو اس میں میرا حق تھا تو ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا میں تجھے اللہ کے اس قول کی خبر دیتا ہوں وہ فرماتا ہے وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ (آیت ۲۱) اور وہ برے حساب سے ڈرتے ہیں فرمایا کیا وہ اس لئے خوف کرتے ہیں کہ یہ ان کے لئے جواز نہ بن جائے یا یہ کہ ان پر ظلم ہو خدا کی قسم ان کو خوف ہوتا ہے کہ پس ان سے ذرے ذرے اور قطرے قطرے کا حساب نہ لیا جائے (برہان ج ۲ ص ۲۸۹، صافی ج ۱ ص ۲۸۹)

www.shiabookspdf.com

41.....محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا اسی سند سے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے اپنے ایک دینی بھائی کی شکایت کی تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص بھی آ گیا تو اس سے فرمایا تمہارا فلاں بھائی کیوں شکوہ کر رہا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے اس سے ذرے ذرے کا حساب لیا ہے جو میرا حق تھا تو آپؑ بیٹھے تھے تو غضبناک ہوئے پھر فرمایا کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ تو نے اس سے اپنے ذرے ذرے کا حساب لیا کیا تم نے اپنے اللہ کے حکم کے متعلق نہیں سنا کہ وہ فرماتا ہے وَيَخَافُونَ سُوْءَ الْحِسَابِ (آیت ۲۱) اور وہ برے حساب سے ڈرتے ہیں فرمایا وہ ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ اللہ کی طرف سے ان کے لئے جواز نہ بن جائے نہیں خدا کی قسم وہ اس سے نہیں ڈرتے مگر وہ اس سے ڈرتے ہیں کہ ان سے ذرے ذرے کا حساب نہ ہو اس بارے اللہ نے اس کا نام سُوْءَ الْحِسَابِ برا حساب رکھا ہے اور اسی میں ذرے ذرے کا حساب ہے جو ہوگا (برہان ج۲ ص۲۸۹، صافی ج۱ ص۸۷۱)

42.....حسین بن عثمان نے ذکر کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک صلہ رحم کرنا اعمال کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور میں تمہارے اموال کو پاک کرنا چاہتا ہوں اور تمہارے حساب کی آسانی چاہتا ہوں اور تم سے بلاؤں کے دفعہ ہونے کو چاہتا ہوں اور تمہارے اموال میں اضافہ چاہتا ہوں (برہان ج۲ ص۲۹۰)

جنت میں فرشتوں کا سلام کرنا

43.....حسن بن محبوب کہتے ہیں کہ ابو ولاد نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں اصحاب میں سے ایک ایسا شخص ہے دیکھنے میں وہ مسلمان ہے کثرت سے نماز پڑھتا ہے اور بے شک وہ حب دلہو میں مبتلا ہے اور اسے غنی کے نام سے پکارا جاتا ہے تو آپؑ نے فرمایا کیا یہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھنے سے منع کرتا ہے یا روزے کو یا مریض کی عیادت کرنے سے یا کسی کے جنازہ میں جانے سے یا کسی مومن بھائی سے ملاقات کرنے کو منع کرتا ہے تو میں نے عرض کیا نہیں اس میں سے کسی چیز کو منع نہیں کرتا جو خیر اور نیکی سے ہیں تو فرمایا یہ شیطان کے نقش قدم پر چلنا ہے انشاء اللہ اسے معاف کر دیا جائے گا پھر فرمایا کہ ملائکہ کے ایک گروہ نے اولاد آدمؑ پر لذات و شہوات جو ان کے لئے حلال ہیں اور حرام نہیں ہیں اعتراض کیا فرمایا اس طرح جو مادہ مؤمنین میں ہے جو اولاد آدمؑ سے ہے ان ملائکہ میں ڈال دیا تو فرمایا جب اللہ نے ان ملائکہ پر لذات و شہوات ڈال دیں تا کہ وہ مؤمنین پر اس طرح کا عیب نہ لگائیں جب انہوں نے

اپنے اندر اس چیز کو محسوس کیا کہ اللہ نے ان میں یہ چیز ڈال دی تو انہوں نے فوراً کہا اے ہمارے رب ہمیں معاف کر دے ہمیں معاف کر دے اور ہمیں اپنی اصلی خلقت میں پلٹا دے اور ان پر جبر پلٹے گا بے شک ہمیں اس بات کا خوف ہے اگر تم نے اس امر میں ہماری مدد نہ کی تو ہم اس طرح ہو جائیں گے (مخلط یا ملتبس ہونا) پھر فرمایا تو اللہ نے ان سے اس مادہ کو ختم کر دیا پس جب قیامت کا دن آئے گا تو تمام جنتی لوگ جنت میں جائیں گے تو وہی ملائکہ ان جنتیوں سے ملاقات کی اجازت مانگیں گے اور جب ان کو اجازت مل جائے گی تو ان کو سلام کریں گے اور کہیں گے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ (آیت ۲۴) تم پر سلام ہو کہ تم نے اس (دنیا کی لذات و شہوات) پر صبر کیا اور دنیا میں رہتے ہوئے لذات و شہوات حلال کو ہی کافی سمجھا (بحار ج۳ ص۳۳۱، برہان ج۲ ص۲۹۱)

44.....محمد بن ہیثم کہتے ہیں ایک شخص نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ (آیت ۲۴) تم پر سلام ہو اس پر تم نے صبر کیا فرمایا یعنی انہوں نے دنیا میں فقر پر صبر کیا فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (آیت ۲۴) اور آخرت کا گھر بہتر ہے فرمایا یعنی شہداء کا (بحار ج۳ ص۳۳۱، برہان ج۲ ص۲۹۱)

دلوں کا اطمینان

45.....خالد بن نجیح کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (آیت ۲۸) اللہ کے ذکر سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں تو فرمایا کہ محمدؐ کے نام لینے سے دل مطمئن ہوتے ہیں اور وہ اللہ کا ذکر ہیں اور اس کا حجاب ہیں (برہان ج۲ ص۲۹۱)

جناب فاطمہؑ کی شادی کا ذکر

46.....عمرو بن شمر کہتے ہیں جابر نے بیان کیا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ بن امام علی زین العابدینؑ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے آباء سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ہمارے درمیان ایک دن رسولؐ خدا بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ام ایمن آئی اور انہوں نے پلو میں کوئی چیز اٹھا رکھی تھی (لباس تمام لباسوں کے اوپر) تو رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا اے ام

www.shiabookspdf.com

ایمن تم نے کیا چیز اٹھائی ہوئی ہے تو اس نے کہا اے رسولؐ خدا فلانہ بنت فلانہ (لڑکی) کی شادی تھی میں اس کے نکاح پر گئی تھی تو اس کے خاندان والوں نے اس موقع پر چھوارے نثار کئے تھے یہی میرے پاس ہیں پھر ام ایمن نے گریہ شروع کر دیا تو اس سے رسولؐ اللہ نے فرمایا تم روتی کیوں ہو تو اس نے کہا آپؐ نے فاطمہؑ کی شادی کی تو آپؐ نے کچھ بھی نثار نہ کیا تو رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا تم مت گریہ کرو مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے کہ جب فاطمہؑ کی رخصتی ہوگی تو اس وقت جبرائیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ ہزاروں فرشتوں کے ہمراہ نازل ہوں گے اور جب فاطمہؑ کی رخصت کا وقت آیا تو بے شک اللہ نے ان کو طوبیٰ کے نثار کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے فاطمہؑ کی شادی کے موقع پر سندس و استبرق کی پوشاکیں اور زمرد و یاقوت و عطریات لے کر نثار کیا جو اس سے اخذ کی گئیں تھیں جو اہل جنت کو ملتی ہیں اور بے شک طوبیٰ کے درخت نے یہ تمام چیزیں فاطمہؑ کے مہر میں کی تھیں اور یہ درخت علیؑ بن ابی طالبؑ کے گھر میں ہے (بحار ج ۳ ص ۳۳۱، برہان ج ۲ ص ۲۹۲)

شجرہ طوبیٰ کا ذکر

47.....ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا اکثر اپنی بیٹی فاطمہؑ کو چوما کرتے تھے تو اس پر حضرت عائشہ نے بہت تعجب کیا اور رسولؐ خدا سے کہا اے رسولؐ خدا آپؐ فاطمہؑ کو بہت زیادہ کیوں چومتے ہیں آپؐ نے فرمایا تجھ پر ویل ہو جب میں معراج کے لئے آسمان پر گیا اور جنت میں داخل ہوا تو جبرائیلؑ مجھے طوبیٰ کے درخت کے پاس لے گئے اور انہوں نے اس درخت کا پھل مجھے دیا اور میں نے اسے تناول کر لیا پھر وہ غذا میری صلب میں مادہ منویہ بن گیا پھر جب میں وہاں سے واپس زمین پر آیا تو خدیجہؓ سے ہم بستر ہوا تو فاطمہؑ حمل میں آ گئیں پھر جب جنت کی خوشبو لینا ہو تو میں فاطمہؑ کو چومتا ہوں اور اس سے میں طوبیٰ کے درخت کی خوشبو حاصل کرتا ہوں جو مجھے آتی ہے (بحار ج ۳ ص ۳۳۲، برہان ج ۲ ص ۲۹۲)

48.....ابوحمزہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا طوبیٰ وہی درخت ہے جو جنت سے نکلتا ہے اور جنت عدن کی طرف اس کی شاخیں ہیں ہمارے رب نے اسے اپنی قدرت سے بنایا (بحار ج ۳ ص ۳۳۲، برہان ج ۲ ص ۲۹۳)

49.....ابوتمیمہ تمیم بن ثابت کہتے ہیں ابن سیرین نے اس قول خدا کے متعلق طُوبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ (آیت ۲۹) طوبیٰ ہے اور اچھی بازگشت ہے تو کہا طوبیٰ وہ درخت ہے جو جنت میں ہے اور اس کی شاخیں علیؑ کے گھر میں ہیں اور جنت

میں کوئی ایسا گھر نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی شاخ ہر گھر میں ہوگی (برہان ج ۲ ص ۲۹۳، بحار ج ۳ ص ۳۳۲)

50.....ابوبصیر کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک مؤمن جب اپنے بھائی سے ملاقات کرتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اس وقت ان کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح درختوں سے پتے جھڑ جاتے ہیں پھر جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں تو دونوں فرشتے (کراماً کاتبین) ان سے کہتے ہیں اللہ تمہیں جزائے خیر دے اگر ان دونوں میں سے کوئی دوسرے مؤمن کو گلے لگاتا ہے تو اس وقت منادی یہ ندا دیتا ہے کہ تم دونوں کے لئے طوبیٰ ہے اچھی بازگشت ہے اور طوبیٰ وہ درخت ہے جو جنت میں ہے اور اس کی بنیاد (جڑیں) امیر المؤمنینؑ حضرت علیؑ کے گھر میں ہیں اور اس کی شاخیں اہل جنت کے گھروں میں ہیں پس جب وہ مؤمن ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں تو دونوں (کریمین) فرشتے کہتے ہیں اے اللہ کے ولی تجھے بشارت ہو جو اللہ نے تمہیں یہ کرامت عطا کی ہے اور جنت میں تیرا گھر ہے جو تمہارے لئے ہے (برہان ج ۲ ص ۲۹۳، بحار ج ۱۵ ص ۲۵۵)

مؤمن کی چند علامات

51.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا بے شک اہل تقویٰ کی علامات کی میں تمہیں معرفت کراتا ہوں کہ ان میں سے 1.....سچ بولنا 2.....امانت ادا کرنا 3.....عہد کی وفا کرنا 4.....عاجزی و بخل نہ کرنا 5.....صلہ رحم کرنا 6.....کمزور پر شفقت کرنا 7.....جنسی تسکین کے لئے عورتوں کی طرف مائل نہ ہونا 8.....لوگوں سے اچھا سلوک کرنا 9.....حسن اخلاق اپنائے رکھنا 10.....با اخلاق رہنا 11.....وسعت بردباری کرنا 12.....علم کا اتباع کرنا جس میں اللہ کا تقرب حاصل ہو اور اس کا انجام بہتر ہو۔ طُوبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ (آیت ۲۹) ان کے لئے طوبیٰ ہے اور وہ اچھا ٹھکانا ہے اور طوبیٰ وہ درخت ہے جو جنت میں ہے اور اس کی جڑیں رسولؐ خدا کے گھر میں ہیں پس کوئی ایسا مومن نہیں ہے مگر یہ کہ اس کے گھر ایک شاخ ہے اور اس میں سے وہ جو چیز چاہے گا وہی اسے مل جائے گی اور اس کا سایہ اتنا وسیع ہوگا کہ ایک تیز رفتار سوار اس میں ایک سو سال تک سفر کرے تو بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا وہ درخت اتنا بلند ہوگا کہ اگر کوئی اس کی جڑ سے اوپر تک پرواز کرے تو وہ پرواز کرتے ہوئے بوڑھا ہو کر گر پڑے لیکن وہ اس کی بلندی تک نہ پہنچ سکے گا اس لئے تم اس کی طرف رغبت کرو اور مؤمن خود کو اپنے کام میں مصروف رکھتا ہے اور لوگ اس سے امن میں رہتے ہیں اور راحت

www.shiabookspdf.com

میں رہتے ہیں اور جب باقی رات کو سو جاتے ہیں اور اپنے چہرے سمیٹ لیتے ہیں تو وہ اللہ کے لئے سر کو جھکا دیتا ہے کہ اللہ اس کے بدن کو نجات عطا کرے جس طرح اس کی خلق کو آزادی ہوتی ہے جس طرح ان کی گردن بندی ہوتی ہے اور لوگو تم بھی اس طرح رہنے کی کوشش کرو (بحار ج۱۵ ص۹۵، برہان ج۱ ص۲۹۳)

52.....معاویہ بن وھب کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا اللہ کی حمد ہے جس نے بنایا اس آل عمر (نافع عبدعمر) نے کہا میں حفصہ کے گھر میں تھا تو لوگوں کے وفود آئے اس میں کوئی زمانہ پر عجیب نہ تھا اور نہ ہی ان کے لئے یہ قبیح تھا اور بے شک اقوام نے اس میں رسولؐ خدا کے صلہ کو پایا اور ہم اس سے خوف کرتے تھے ڈرنے والوں کی طرح کہ اس میں عجیب ہے اور یہ ان کے لئے قبیح ہے اور اس بارے خدا فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً (آیت ۳۸) اور بے شک ہم نے تجھ سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لئے ہم نے ازواج کا انتظام کیا اور ان کے لئے اولاد کا یہ جو رسولؐ اللہ کے لئے بنایا مگر ان میں سے ہر ایک کے لئے اللہ نے ان کے لئے ازدواج بنائی اور ان کے لئے ان کی ذریت کو بنایا پھر وہ انبیاء میں سے کسی ایک پر ایمان نہ لائے جو اسلام لائے رسولؐ خدا پر لائے وہ اس کے اہل بیتؑ پر بھی لائے ان کو اللہ نے اپنے اس رسولؐ کے ساتھ مکرم کیا (بحار ج۳ ص۲۳۴، برہان ج۲ ص۲۹۷، صافی ج۱ ص۸۷۷)

53.....بشیر دھان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو بھی اللہ نے کسی بھی مرسلین کے لئے کسی چیز کو قرار دیا وہی کچھ محمدؐ کو بھی دیا گیا اور بے شک اللہ نے محمدؐ کو اسی طرح دیا جس طرح دوسرے مرسلین کو ان سے پہلے دیا پھر اس آیت کی تلاوت کی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً (آیت ۳۸) اور بے شک ہم نے تجھ سے پہلے رسول بھیجے اور ہم نے ان کے لئے ازواج کا انتظام کیا اور ان سے ان کی اولاد قرار دی (بحار ج۳ ص۲۳۴، برہان ج۲ ص۲۷۹)

54.....علی بن عمر بن ابان کلبی کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا میں اپنے باپ کا گواہ ہوں کہ بے شک انہوں نے کہا تم میں سے کسی ایک کے درمیان اور غبط یا دیکھنے کے درمیان جو تقرب ہے بالکل اسی طرح ہے مگر یہ کہ یہ ان کے نفس کے لئے ہے اور یہ خواہش حلقہ کی طرف ہے خدا فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً

(آیت ۳۸) اور بے شک ہم نے تجھ سے پہلے رسول بھیجے اور ہم نے ان کے لئے ازواج کا انتظام کیا اور اولاد کا بھی پھر فرمایا وہ جن کا ذکر اس آیت میں ہے وہ رسولؐ اللہ کی ذریت ہم ہیں (بحار ج۷ ص۲۳۴، برہان ج۲ ص۲۷۹)

55.....مفضل بن صالح کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے فرمایا رسولؐ خدا نے فرمایا اللہ کی مخلوق کی دو قسمیں ہیں ہر ایک کی الگ قسمیں ہیں مس والی دو قسمیں ہیں پھر ان قسم میں سے الگ تین قسمیں ہیں پھر اس تین کی تین قسمیں ہیں پھر ان تین سے قریش کو اختیار کیا پھر اس قریش سے بنی عبدالمطلب کو اختیار کیا پھر بنی عبدالمطلب سے رسولؐ اللہ کو اختیار کیا اور ہم ان کی ذریت ہیں بے شک لوگوں سے رسولؐ اللہ نے کہا یہ میری ذریت ہے اس کے متعلق خدا فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً (آیت ۳۸) اور ہم نے تم سے پہلے بھی رسول بھیجے ان کے لئے ہم نے ازواج کا انتظام کیا اور ان کی ذریت بھی قرار دی فرمایا ہم ان کی ذریت ہیں میں نے عرض کیا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؑ ان کی ذریت ہیں پھر میں نے عرض کیا آپؑ اللہ کی طرف بلانے والے ہیں میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں کیا آپؑ کو ان کے ساتھ دنیا و آخرت میں اس کی طرف بلانے میں قرار دیا ہے تو فرمایا اور ہم اس سے باطن کے ساتھ ہوئے ہیں (برہان ج۲ ص۲۹۷)

www.shiabookspdf.com

56.....شعیب کی روایت میں ہے کہ آپؑ نے فرمایا ہم رسولؐ خدا کی ذریت ہیں خدا کی قسم جو تم نے پایا ہمارے علاوہ کوئی ہے مگر یہ کہ ہم ہی رسولؐ خدا کے قرابت دار ہیں (برہان ج۲ ص۲۹۹، بحار ج۲ ص۲۳۴)

57.....علی بن عبداللہ مروان کہتے ہیں کہ ابوایوب بن نوح نے کہا کہ میں ابوالحسن امام حسنؑ عسکری کے پاس مدینہ میں حاضر تھا تو آپؑ نے میرے سوال کئے بغیر ہی مجھ سے فرمایا اے ابوایوب بے شک اللہ نے اپنے نبیوں میں سے کسی کو اس وقت تک نبی نہیں بنایا جب تک ان سے ان تین خصلتوں کی گواہی نہیں لی یہ کہ تم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ کسی دوسرے کو اللہ کا شریک نہ قرار دیں اور یہ کہ بے شک اللہ کی اس میں مشیت پہلے سے ہے جو وہ چاہے کرے اور بعد میں جو چاہے کرے اسے اختیار ہے پھر اس میں سے یہ ضرور ہے جبکہ اس کے جاری ہونے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پھیل جائے اور ان کے درمیان کوئی اختلاف رہے تو وہ اس قوم میں رہے گا جب تک صاحب امر ظہور نہ فرمائے (برہان ج۲ ص۲۹۹، بحار ج۲ ص۱۳۴)

58.....محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ نے کوئی نبی مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ ان میں یہ تین خصلتیں ہیں جن کا اللہ نے اقرار لیا اسی کی عبادت کریں اور اس کے علاوہ اس کا کسی کو شریک نہ بنائیں اور یہ کہ بے شک اللہ پہلے جو چاہے کرے اور جو چاہے مؤخر کرے (برھان ج ۲ ص ۲۹۹، بحار ج ۲ ص ۱۳۶)

اللہ جو چاہے لکھے جو چاہے مٹائے

59.....محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا اس شب قدر میں اللہ ملائکہ اور کاتبین کو نازل کرتا ہے جو دنیا کے آسمان تک ہوتے ہیں اور وہ اس میں لکھتے ہیں جو آئندہ سال تک ہونے والے حالات ہوتے ہیں اور جو بندوں سے متعلق ہوتے ہیں اور جو حکم اس کے نزدیک موقوف ہونے والا اس کی مشیت سے ہوتا ہے جو پہلے کرنا چاہے اس میں وہ ہوتا ہے جو چاہتا ہے اور جو مؤخر کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت کرتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے (برھان ج ۲ ص ۲۹۹، بحار ج ۲ ص ۱۳۸)

60.....زرارہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا امام علی بن امام حسینؑ کہا کرتے تھے اگر قرآن میں یہ آیت نہ ہوتی تو میں تمہیں قیامت تک کے واقعات کی اطلاع کر دیتا ہے (کیا ہونے والا پہلے ہے اور کس طرح ہونے والا ہے) تو میں نے عرض کیا کہ وہ آیت کون سی ہے تو فرمایا اللہ فرماتا ہے يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ (آیت ۳۹) اللہ مٹاتا ہے جو چاہتا ہے اور ثبت کرتا ہے جو چاہتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے (برھان ج ۲ ص ۲۹۹، بحار ج ۲ ص ۱۳۹، صافی ج ۱ ص ۸۸۷)

61.....جمیل بن دراج کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ (آیت ۳۹) اللہ جسے چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت کرتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے تو فرمایا ثبت تو وہی چیز کی جائے گی جو پہلے سے ہو اور محو وہی چیز کی جائے گی جو پہلے سے نہ ہو (برھان ج ۲ ص ۲۹۹، بحار ج ۲ ص ۱۳۹، صافی ج ۱ ص ۸۷۸)

62.....فضیل بن یسار (بشار) کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا بعض چیزیں وہ ہیں جو ہر حالت میں ہو کر رہیں گی جو

کتاب میں درج ہیں اور بعض چیزیں ایسی ہیں جو مشروط ہیں اور خدا کے نزدیک کسی چیز پر موقوف ہیں ان میں سے جس کو چاہتا ہے مقدم کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مؤخر کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے محو یا ثبت کر دیتا ہے ان امور کی خدا نے کسی کو اطلاع نہیں دی (برھان ج ۲ ص ۲۹۹، بحار ج ۲ ص ۱۳۹، صافی ج ۱ ص ۸۷۸)

63.....حمران کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ (آیت ۳۹) اللہ جسے چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثبت کرتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے تو فرمایا اے حمران جب شب قدر ہوتی ہے کاتبین فرشتے اور روح نازل ہوتے ہیں دنیا کے آسمان تک پھیلے ہوتے ہیں اور جو کچھ اس سال میں ہونے والا ہوتا ہے اور اس کا فیصلہ ہوتا ہے اور جو حکم جاری ہوتا ہے وہ لکھ لیتے ہیں پھر جس چیز کو اللہ کا مقدم کرنے یا مؤخر کرنے کا ارادہ ہو کم یا زیادہ کرنے کا ہو تو فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ اس کی مشیت و ارادہ کے مطابق محو یا ثبت کر دے میں نے عرض کیا یہ اس کے پاس ہے اور تمام چیزوں کے متعلق اسی طرح ہوگا وہ اللہ کے پاس کتاب میں ہے تو فرمایا ہاں میں نے عرض کیا ہو جا اسی طرح اور اسی طرح پھر اسی طرح اسی طرح یہاں تک کہ آخر تک پہنچ جاتا ہے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کوئی چیز اس کے بعد ہوگی تو فرمایا سبحان اللہ پھر جو خدا واقع کرے اسی میں ہے جو وہ چاہے برکت والا اور بلند ہے (برھان ج ۲ ص ۲۹۹، بحار ج ۲ ص ۱۳۹، صافی ج ۱ ص ۸۷۸)

64.....فضیل کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا علم دو طرح کا ہے ایک علم وہ ہے جو اللہ نے ملائکہ رسول اور انبیاء کو عطا کیا ہے اور ایک علم وہ ہے جو اس کے پاس مخزون ہے اس سے کوئی ایک بھی واقف نہیں کہ کیا واقعہ ہوگا اسی میں ہے جو وہ چاہتا ہے (برھان ج ۲ ص ۲۹۹، بحار ج ۲ ص ۱۳۹، صافی ج ۱ ص ۸۷۸) (اس علم میں نادر بھی ہے کہ جو مخزون علم ہے بعض رسولوں کو دیا جیسا کہ اخبار میں آیا ہے اس حدیث سے منطبق ہوتا ہے بعض نے کہا کہ محو و ثبت کرنے سے پہلے کسی کو اس کا علم نہیں ہوتا کسی اخفا کے ظاہر ہونے سے پہلے نہیں ہوتا)

65.....فضیل بن یسار کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اللہ نے کتاب میں لکھا ہوا ہے اس میں یہ بھی ہے وہ اس کو پہلے سے جانتا ہے جو واقع ہونے والا ہوتا ہے وہ اسے بھی جانتا ہے جو مقدم ہوگا اور وہ اسے بھی جانتا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.net

جو مؤخر ہوگا اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ محو ہوگا اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ ثبت ہوگا وہ یہ بھی جانتا ہے کہ یہ ہوگا اور یہ بھی جانتا ہے کہ یہ نہ ہوگا (برھان ج ۲ ص ۲۹۹، ۳۰۰، بحار ج ۲ ص ۱۳۹)

66..... فضیل کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے سنا کہ آپؑ نے امور کے متعلق فرمایا کہ بعض چیزیں ایسی ہیں جو لازمی ہو کر رہیں گی اور کچھ امور وہ ہیں جو مشروط ہیں اور اللہ کے نزدیک کسی چیز پر موقوف ہیں ان میں سے جس کو چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے یا مؤخر کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے محو کر دیتا ہے یا ثبت کر دیتا ہے ان امور میں خدا نے کسی کو اطلاع نہیں دی ہے یعنی جن کو موقوف کیا ہے لیکن جو باتیں رسولوں سے (بغیر کسی قید کے) خدا کی طرف سے پہنچی ہیں اور ان سے بیان کی ہیں اور ضرور بالضرور پہنچائی ہیں ان میں ردو بدل کر کے خدا اپنے رسول اور ملائکہ کو اور اپنے کو جھوٹا نہ کرے گا (برھان ج ۲ ص ۳۰۰، بحار ج ۲ ص ۱۳۹)

67..... ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ و ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا اے ابوحمزہ اگر ہم تمہیں کسی واقعہ کے وقوع ہونے کی متعلق بتائیں کہ یہ واقعہ آج ہوگا اور اتفاق سے وہ واقعہ کل واقع ہو تو اس میں شک نہ کرنا اس لئے کہ بے شک اللہ محو کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ثبت کرتا ہے جسے چاہتا ہے (برھان ج ۲ ص ۳۰۰، بحار ج ۲ ص ۱۳۹)

68..... حماد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ ربعی نے کہا فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا علم دو طرح کا ہوتا ہے ایک علم جو اللہ کے پاس مخزون ہے اس سے اس کی مخلوق سے کوئی ایک بھی مطلع نہیں ہے اور دوسرا علم وہ جو ملائکہ اور اس کے رسول اور انبیاء جانتے ہیں پھر ملائکہ (جو علم ملائکہ جانتے ہیں) بے شک وہی ہوتا ہے جو عنقریب واقع ہوتا ہے اس کی اس میں تکذیب نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی ملائکہ کی اور نہ ہی رسولوں کی اور وہ علم جو اس کے پاس مخزون ہے اس میں جو وہ چاہتا ہے مقدم کرتا ہے اور جو وہ چاہتا ہے مؤخر کرتا ہے اور جو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت کرتا ہے (بحار ج ۲ ص ۱۳۹، برھان ج ۲ ص ۳۰۰)

69..... عمرو بن حمق کہتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے پاس گیا جس وقت آپؑ کو (مسجد کوفہ میں) ضرب لگی تا کہ عیادت کروں تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا میں تم سے جدا ہونے والا ہوں پھر فرمایا یہ آزمائش ستر سال تک رہے گی آپؑ نے یہ جملہ تین دفعہ بیان فرمایا میں نے عرض کیا تو کیا اس آزمائش کے بعد آسانی پیدا ہوگی تو آپؑ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا اور تکلیف سے آپؑ پر غشی طاری ہوگئی یہ دیکھ کر ام کلثوم نے گریہ کرنا شروع کر دیا پھر جب آپؑ کو آفاقہ ہوا تو فرمایا اے ام کلثوم

جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہی میں دیکھ رہا ہوں کہ ساتوں آسمانوں سے فرشتے جوق در جوق ایک دوسرے کے پیچھے نازل ہو رہے ہیں اور ان کے پیچھے انبیاء بھی آ رہے ہیں یہ میرے سامنے محمدؐ ہیں اور مجھ سے کہہ رہے ہیں اے علیؑ تم میرے بعد ان کے لئے اچھے امام تھے انہوں نے تم سے یہ کیا میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان مجھے بتائیں ان ستر آزمائش کے سالوں کے بعد کیا آسانی ہوگی تو فرمایا ہاں اے عمرو اور بے شک اس آزمائش کے بعد آسانی ہوگی اور فرمایا يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ (آیت ۳۹) اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت کرتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب میں ہے (بحار ج ۲ ص ۱۳۹، برھان ج ۲ ص ۳۰۰)

70..... ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے عرض کیا بے شک حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ستر سال آزمائش کے بعد آسانی ہوتی ہے اور بے شک ان ستر سالوں میں واقعہ ہوتا ہے تو کیا اس کے بعد آسانی نہیں ہوتی تو ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا اے ثابت بے شک اللہ [illegible] سے یہ واقعہ اس امر کے ستر سالوں کے بعد ہوتا ہے پس جب امام حسینؑ شہید ہو گئے تو اللہ اہل زمین پر سخت غضب ناک ہوا تو اسے ایک سو چالیس سال تک مؤخر کر دیا ہم نے تمہیں اس واقعہ سے آگاہ کر دیا اور اس کا ذکر کر دیا اور اللہ نے اسے ظاہر کرنے کے بعد پوشیدہ کر دیا اور اسے اب بھی نہیں جانتے کہ اس کا وقت کب مقرر ہے پھر یہ آیت پڑھی يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ (آیت ۳۹) اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت کرتا ہے اور وہ اس کے پاس ام الکتاب میں ہے (بحار ج ۲ ص ۱۳۹، برھان ج ۲ ص ۳۰۰)

71..... ابو جارود کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا بے شک جب اللہ ارادہ کرتا ہے کہ کسی قوم کو فنا کر دے تو فلک کو حکم دیتا ہے کہ اپنے دورے کی رفتار کو تیز کر دے تو وہ اپنی گردش کو تیز کر دیتا ہے تو وہ قوم جلد ہی نقصان میں جا پہنچتی ہے اور جب اللہ ارادہ کرتا ہے کہ کسی کو باقی رکھے تو فلک کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی رفتار کو کم کر دے تو فلک اپنی رفتار کو کم کر دیتا ہے تو پھر ان تک زیادہ دیر تک کوئی چیز بری نہیں پہنچتی بے شک اللہ فرماتا ہے يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ (آیت ۳۹) اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے جو چاہتا ہے ثبت کرتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے (بحار ج ۲ ص ۱۳۹، برھان ج ۲ ص ۳۰۰)

72..... ابن سنان کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اللہ جو چاہتا ہے مقدم کرتا ہے اور جو چاہتا ہے مؤخر کرتا ہے اور جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت کرتا ہے اور وہ اس کے پاس ام الکتاب میں ہے اور فرمایا اللہ کو ہر چیز کا

www.siabookspdf.com

علم ہے جس کام کا ارادہ کرتا ہے کرنے سے پہلے بھی وہ خدا کے علم میں ہوتا ہے جن جن چیزوں میں خدا کی مصلحت ہوتی ہے خدا کو ان سب مصلحتوں کا علم پہلے سے ہوتا ہے کیونکہ جہالت اس پر محال ہے (بحار ج ۲ ص ۱۳۹، برہان ج ۲ ص ۳۰۰)

73.....ابراہیم (ابن میثم) (ابی میثم) بن ابو یحییٰ کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو بھی مولود پیدا ہوتا ہے مگر یہ ابلیس اس کو مس کرنے کے وقت موجود ہوتا ہے بے شک اللہ کو اس کا علم ہے اور ہمارے شیعہ اس سے حجاب میں ہیں یہ کہ شیطان اس میں مس کرے اور اگر اس طرح ہمارے شیعوں کے لئے ثبت نہ ہوتا تو شیطان سبابہ انگلی دبر میں دیتا جو اس طرح ہوتا ہے اور یہ ذکر منہ سے نکلتا ہے پس اگر عورت کے لئے اس کی فرج میں ثبت ہے اور وہ فاجرہ ہے پس اس کے پاس جب بچہ گریہ کرتا ہے تو اس کا گریہ بہت سخت ہوتا ہے جس وقت وہ اپنی ماں کے بطن سے پیدا ہوتا ہے خدا کی قسم اس کے بعد يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ (آیت ۳۹) اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت کرتا ہے اور وہ اس کے نزدیک ام الکتاب میں ہے (بحار ج ۲ ص ۱۳۹، برہان ج ۲ ص ۳۰۰)

اللہ کا اولاد آدمؑ سے میثاق لینا

74.....ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کی طرف ملائکہ کو آدمؑ کے پاس بھیجا اور یہ وہ وادی ہے کہ جسے روحا کہا جاتا ہے اور وہ وادی طائف اور مکہ کے درمیان واقع ہے اور تربت آدمؑ سے ایک مشت خاک لی (اور اسے آب شریں سے تر کیا اور چالیس دن تک چھوڑ دیا پھر آب شور سے تر کیا اور چالیس دن تک چھوڑ دیا جب اس مٹی کا خمیر بن گیا) تو جبرائیلؑ نے اسے خوب ملا تو اس میں سے چیونٹیوں کے برابر ذرے داہنے اور بائیں گرے پھر ان کو جمع کیا ان سے یہ وادی بھر گئی تو پھر اللہ نے آدمؑ سے فرمایا اے آدمؑ کیا ان کی طرف دیکھتے ہو تو آدمؑ نے کہا میں کثیر ذرے اس بھری ہوئی وادی میں دیکھتا ہوں تو اللہ نے آدمؑ سے فرمایا اے آدمؑ یہ تیری ذریت ہے اسے تیری مٹی سے ہی نکالا ہے تاکہ ان سے اپنی ربوبیت کا میثاق لے لوں اور محمدؐ کی نبوت کا اقرار لوں اس طرح یہ سب آسمان تک بھر گئے تھے میثاق لیا تو آدمؑ نے کہا کہ میری ذریت واولاد کس قدر زیادہ ہے تو اللہ نے آدمؑ سے فرمایا اے آدمؑ یہ میری صنعت کا لطف ہے اور میری قدرت نافذ ہے تو آدمؑ نے کہا اے میرے رب آپ نے ان سے میثاق کس لئے لیا ہے تو اللہ نے فرمایا اس لئے تاکہ یہ

میری عبادت کریں اور کسی شئے کو میرا شریک نہ بنائیں تو آدمؑ نے کہا ان میں سے جو تیری اطاعت کرے اے میرے رب اس کے لئے کوئی جزا ہے تو اللہ نے فرمایا میں اسے جنت میں ساکن کروں گا آدمؑ نے کہا جو تیری نافرمانی کرے گا اس کی سزا ہے تو فرمایا اسے میں جہنم میں ساکن کروں گا آدمؑ نے کہا اے میرے رب یہ تیرا اس بارے میں عدل ہے اور ان سے اکثر تیری نافرمانی کریں گے کم ہی فرماں بردار ہوں گے ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا پھر اللہ نے آدمؑ کو انبیاء کے اسماء اور ان کی عمریں پیش کیں جب حضرت داؤدؑ کے نام پر پہنچے تو ان کی عمر چالیس سال دیکھی تو عرض کیا اے میرے رب اس میں حضرت داؤدؑ کی عمر کم ہے باقی اکثر کی عمر زیادہ ہے اے میرے رب بے شک میری عمر میں سے تیس سال کم کر کے ان کی عمر میں اضافہ کر دے اللہ نے فرمایا اے آدمؑ ٹھیک ہے اس طرح کر دیتے ہیں پھر ان کی تیس سال عمر کم کر کے داؤدؑ کی عمر میں اضافہ کر دیا گیا ان کی عمر میں اضافہ ہو گیا اور اسے ثبت کر دیا اور اللہ نے حضرت داؤدؑ کی عمر میں تیس سال کا اضافہ ثبت کر دیا اور یہ نہیں ہوا اللہ کے نزدیک ان کا ثبت ہونا اور محو ہونا آدمؑ کی تیس سال کی عمر کا مگر یہ کہ وہ اللہ کے نزدیک ثبت کیا ہوا ہے ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا اسی کے بارے خدا فرماتا ہے يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ (آیت ۳۹) اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت کرتا ہے اور اللہ کے پاس ام الکتاب میں ہے اور اللہ نے محو کیا جو اس کے پاس ثبت تھا آدمؑ کے متعلق اور ثبت کیا داؤدؑ کے لئے جو اس سے پہلے ثبت نہ تھا پس جب آدمؑ کا آخری وقت آیا تو ان کے پاس ملک الموت آئے تاکہ ان کی روح قبض کریں تو آدمؑ نے کہا ابھی تو میری عمر کے تیس (یا ساٹھ) سال باقی ہیں تو ملک الموت نے ان سے کہا کیا تمہیں یاد نہیں کہ تم نے اپنے بیٹے داؤدؑ نبی کو یہ عمر دی تھی جس وقت اللہ نے آپؑ پر انبیاء کے نام پیش کئے تھے جو تیری ذریت سے ہیں اور ان کی عمریں پیش کی گئی تھیں اور وہ دن وادی روحا میں واقع ہوا تھا تو آدمؑ نے کہا اے ملک الموت یہ کس کا ذکر کرتے ہیں تو ملک الموت نے آدمؑ سے کہا اے آدمؑ انکار نہ کرو کیا تم نے اللہ سے سوال نہیں کیا تھا تمہاری عمر کم کر کے داؤدؑ کو دے دو تمہاری عمر اس سے مٹا دی گئی اور داؤدؑ کے لئے لکھ دی گئی یہ بات تو داؤدؑ کی کتاب زبور میں بھی ثبت ہے تمہاری عمر محو کر دی گئی جس کا ذکر تمہیں معلوم نہیں ہے تو آدمؑ نے کہا کہ وہ کتاب لے آؤ تاکہ مجھے اس بات کا علم ہو جائے تو ابو جعفر امام

www.shabookspdf.com

محمد باقرؑ نے فرمایا جب آدمؑ نے دیکھا تو کہا کہ آپ سچ کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہ تھا (اور ان الفاظ سے واقف نہ تھا) ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا تو اسی دن لوگوں کے لئے اللہ کا حکم ہوا کہ وہ اپنے درمیان معاہدہ لکھ لیا کریں کہ کسی کو موت آجائے اور یا وہ بھول جائے جیسے آدمؑ بھول گئے تھے اور یہ تحریر اس کی یاد دہانی کے لئے ہو وہ انکار نہ کر سکے (برہان ج۲ص۳۰۰، بحار ج۵ص۳۳۴، علل ج۲ص۲۳۹)

دعا سے قضاء کا ٹلنا

75.....عمار بن موسیٰ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق سوال کیا یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ (آیت ۳۹) اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت کرتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے تو فرمایا اس کتاب سے مراد ایک ایسا نوشتہ ہے جس میں سے اللہ جس چیز کو چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے ثبت کر دیتا ہے اسی لئے دعا کی وجہ سے قضاء پلٹ جاتی ہے اور یہ بھی اس میں لکھا ہوگا کہ فلاں دعا سے یہ قضاء ٹل جائے گی مگر جو باتیں ام الکتاب میں ہوں (لوح محفوظ) تو ان میں کبھی دعا کا کوئی اثر نہ ہوگا (برہان ج۲ص۳۰۱، بحار ج۲ص۱۳۹)

صلہ رحم عمر میں اضافہ کا سبب

76.....حسن بن زید بن علیؑ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد امام محمد باقرؑ سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا جو بھی صلہ رحم کرتا ہے تو حواس کی عمر باقی ہوتی ہے اس میں تین سال کا اضافہ کر دیا جاتا ہے بلکہ تینتیس سال تک اضافہ ہو سکتا ہے اور بے شک جو قطع رحم کرتا ہے تو اس کی جو عمر باقی رہتی ہے اس کے تینتیس سال میں سے اللہ تین سال کم کر دیتا ہے حسین نے کہا کہ پھر امام جعفر صادقؑ نے یہ آیت تلاوت کی یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ (آیت ۳۹) اللہ جو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت کرتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے (برہان ج۲ص۱۰۳، بحار ج۲ص۱۳۹)

رسولؐ کے گواہ اللہ اور صاحب علم کتاب

77.....برید بن معاویہ عجلی کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ (آیت ۴۳) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان ایک تو گواہی کے لئے اللہ کافی ہے اور (دوسرا) وہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علیؑ ہم سے افضل ہیں اور ہمارے پہلے ہیں اور رسولؐ خدا کے بعد سب سے بہتر ہیں (برہان ج۲ص۳۰۲، بحار ج۹ ص۸۲، صافی ج۱ص۸۸۰)

78.....عبداللہ بن عطا کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے کہا کہ عبداللہ بن سلام بن عمران ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ فرماتا ہے قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ (آیت ۴۳) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان ایک تو گواہی کے لئے اللہ کافی ہے اور (دوسرا) وہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے یہ میرے باپ کے بارے میں ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے وہ تو علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں (برہان ج۲ص۳۰۲، بحار ج۹ص۱۳۹، صافی ج۱ص۸۸۰)

79.....عبداللہ بن عجلان کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا کہ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ (آیت ۴۳) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے ایک تو اللہ کافی ہے (دوسرا) وہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے تو فرمایا یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے رسولؐ خدا کے بعد وہ عالم ہیں اور ان کے بعد دوسرے آئمہؑ ہیں اور علیؑ وہ ہے کہ جو پوری کتاب کا علم رکھتے ہیں (برہان ج۲ ص۳۰۳، بحار ج۹ص۸۳، صافی ج۱ص۸۸۰)

80.....فضیل بن یسار کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ (آیت ۴۳) کہ ان کے پاس پوری کتاب کا علم ہے تو فرمایا یہ آیت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور بے شک علیؑ اس امت کے رسولؐ خدا کے بعد عالم ہیں (برہان ج۲ص۳۰۳، بحار ج۹ص۸۳، صافی ج۱ص۸۸۰)

www.shiabooks.pdf.com

سورہ ابراہیمؑ پ13

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سہارا اللہ کے نام کو جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے

سورہ ابراہیمؑ کے فضائل

1 ..عنبسہ بن مصعب کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو سورہ ابراہیمؑ اور سورہ حجر کو اپنی دو رکعت نماز میں ہر جمعہ کو پڑھے گا (پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ابراہیم اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ حجر کو) تو وہ کبھی فقر میں مبتلا نہ ہوگا اور نہ ہی دیوانگی میں مبتلا ہوگا اور اچانک نازل ہونے والی بلاؤں سے بھی محفوظ رہے گا (برہان ج۲ ص۳۰۵، بحار ج۱۹ص۷۰، صافی ج۱ص۸۸۱، ۸۹۶)

اللہ کے ایّام سے مراد

2 .....ابراہیم بن عمر کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ (آیت۵) اور ان کو اللہ کے ایام یاد دلاؤ تو فرمایا یعنی اس سے مراد وہ ایام ہیں جن میں اللہ کی نعمت کو نازل کیا گیا ہے (برہان ج۲ص۳۰۵، بحار ج۹۱ص۷۰، صافی ج۱ص۳۹۶)

3 .....ابوعمرو مدائنی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں پر اس کا دل معرفت حاصل کرے اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ دل میں یہ پڑھے اللہ کی حمد ہے اس پر کہ وہ زبان سے نہ کہے اس پر کوئی بھی نفع ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ اس کی نعمت میں بھی اضافہ کر دیتا ہے (برہان ج۲ص۳۰۶، بحار ج۱۵ص۱۳۶)

اللہ کا شکر ادا کرنا

4 .....اور ایک روایت میں ہے کہ ابواسحاق مدائنی نے کہا یہاں تک کہ اللہ کے اذن سے اس میں اضافہ ہو جاتا ہے اور خدا

فرماتا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (آیت۷) اگر تم نے شکر کیا تو میں اس میں اضافہ کروں گا (برہان ج۲ ص۳۰۷، بحار ج۱۵ص۱۳۶)

5 .....ابوولاد کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ اگر ہم دیکھیں کہ ظاہری نعمت اللہ کی طرف سے ہمیں مل رہی ہے اور کیا ہم اس کا شکر ادا نہ کریں اور صرف اللہ کی حمد کریں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تو اس میں اضافہ ہوگا جیسا کہ خدا فرماتا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (آیت۷) اگر تم نے شکر کیا تو میں اس میں اضافہ کروں گا تو فرمایا ہاں وہ اللہ کی نعمت پر اس کی حمد کرے اور شکر ادا کرے اور جان لو کہ یہ اسی کی طرف سے ہے کسی غیر کی طرف سے نہیں ہے تو اللہ نعمت میں اضافہ کر دیتا ہے (برہان ج۲ص۳۰۸، بحار ج۱۵ص۱۳۶)

6 .....حسن (حسین) بن ضریف کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے بارے میں وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ (آیت۱۲) بھروسہ کرنے والوں کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے تو فرمایا اس سے مراد زراعت کرنا ہے کہ وہ بیج ڈال دیتا ہے اور اس پر بھروسہ کرتا ہے (بحار ج۲۳ص۱۹، برہان ج۲ص۳۰۸)

جہنمیوں کی حالت

7 ..... مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ میرے والد نے اپنے جد سے روایت کیا ہے کہ امیر المؤمنینؑ حضرت علیؑ نے فرمایا بے شک دوزخیوں کو زقوم اور دھوئیں کی غذا دی جائے گی (رسولؐ خدا کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا ضریع ایک چیز جہنم میں ہے اور وہ شوک کی طرح ہے اس کو صبر کا حکم ہے اور وہ اس سے دھوئیں کی طرح نکلے گا اور آگ کی سخت ترین حرارت سے نکلے گا) اور ان کے سر کا چمڑا اتر جائے گا اس کے سبب سے ان کے پیٹوں میں سخت خشکی ہو جائے گی اور وہ پانی مانگیں گے تو ان کو پیپ سے ملا ہوا خون دیا جائے گا (وہ پانی جس میں پیپ و خون ہو وہ دوزخیوں کے لئے ہے یہ پانی وہ ہے جسے غسق کہتے ہیں ان کے سوال پر یہی ان کے لئے ہوگا اور وہ ایسا پانی ہے جو گلے میں رک کر تکلیف دیتا ہے اور وہی پانی ان دوزخیوں کو دیا جائے گا) (مجمع) خدا فرماتا ہے يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ (آیت۱۷) اور وہ اس پانی کو

www.shiabookspdf.com

گلے سے زبردستی نیچے اتارنے کی کوشش کریں گے اور وہ مشکل سے ہی ان کے گلے سے نیچے اترے گا اور ان کو ہر طرف سے موت گھیرے ہوگی لیکن ان کو موت نہ آئے گی اور ان کے آگے سخت عذاب ہوگا اور یہی غلیظ پیپ ملا ہوا ان کی غذا ہوگی جو تانبے کی طرح گرم ہوگی اور ان کے چہروں کو جھلسادے گی اور اس سبب سے ان کے چہروں پر گرمی کا سخت پسینہ جاری ہوگا (برھان ج۲ص۳۰۹، بحار ج۳ص۲۷۸، صافی ج۱ص۸۸۴)

8.....حریز نے ذکر کیا ہے کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے متعلق وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ (آیت ۲۲) جب فیصلہ کر دیا جائے تو شیطان کہے گا وہ ثانی ہے اور قرآن میں کوئی شئے چھوڑی نہیں گئی ہے وَقَالَ الشَّيْطَانُ (آیت۲۲) شیطان کہے مگر یہ کہ وہ ثانی ہے (برھان ج۲ص۳۰۹، بحار ج۳ص۲۲۰، صافی ج۱ص۸۸۵)

9.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک جب قیامت کا دن ہوگا تو ابلیس کو ستر طوقوں اور ستر جولانوں کے ساتھ باندھ کر محشور کیا جائے گا لیکن ایک دوسرے شخص کو ایک سو بیس طوقوں اور ایک سو بیس جولانوں میں جڑ کر لایا جائے گا تو شیطان اسے دیکھ کر حیرت زدہ ہوگا اور کہے گا یہ کون ہے جو میری طرح اس عذاب میں مجھ سے زیادہ ہے اور میں وہ ہوں کہ جس نے اس ساری مخلوق کو گمراہ کیا ہے تو کہا جائے گا کہ یہ زفر ہے تو کہے گا تو اس کی اس حد تک عذاب کی حالت کیوں ہے تو کہا جائے گا کہ یہ وہ ہے کہ جس نے علیؑ پر بغاوت کی تھی تو ابلیس اس وقت اس سے کہے گا تم پر بربادی نازل ہو اور تم پر ثبور ہو پھر مجھے تو اس وقت علم ہو گیا تھا کہ جس وقت اللہ نے مجھے آدمؑ کے سجدہ کا حکم دیا تھا اور میں نے نافرمانی کی تھی اور تو سوال کیا اگرچہ میرے لئے محمدؐ اور ان کے اہلبیتؑ اور ان کے شیعہ حاکم بنائے گئے اس پر اور میں ان کی طرف نہ پلٹا اور قَالَ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ (سورہ حجر آیت ۴۲) بے شک مجھے تیرے خالص بندوں پر دسترس حاصل نہ ہوگی مگر وہ جو میرا اتباع کریں گے ان کو گمراہ کروں گا اور میں نے اس وقت یہ جان لیا تھا اس میں یہی استثنا تھا جب کہا تھا وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ کہ تو ان سے اکثر کو شکر کرنے والا نہ پائے گا میری اس قیاس آرائی نے مجھے مغرور بنا دیا اور میں نے خلائق کے درمیان توقف کیا تو اس سے کہا جائے گا پھر تم نے اس علیؑ کی دشمنی کا بوجھ کیسے اٹھا لیا تو وہ کہے گا اس لئے کہ تو نے ہی مجھے ان کے خلاف کام کرنے کے لئے کہا تھا پس شیطان کہے گا اور وہی ٹھیک تھا جو اللہ نے کہا تھا تو وہ ابلیس سے کہے گا کہ تو نے ہی مجھے اس کام کا حکم دیا تھا تو اس وقت ابلیس کہے گا

میرے رب میں نے اسے نافرمانی کے لئے نہیں کہا تھا اور میں نے اپنی اطاعت کے لئے نہیں کہا تھا پھر اس کی طرف پلٹ کر کہے گا کہ اللہ فرماتا ہے وَإِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ تا آخر (آیت۲۲) بے شک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا نہیں کیا تھا اور میں نے تمہیں زبردستی سے نہیں کہا تھا (برھان ج۲ص۳۱۰، بحار ج۸ص۲۲۰)

شجرہ طیبہ کی مثال

10.....محمد بن علی حلبی کہتے ہیں کہ زرارہ و حمران نے کہا ابوجعفر امام محمد باقرؑ و ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق پوچھا ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (آیت۲۴) اللہ نے پاک کلمے کی کیسی مثال بیان کی ہے کہ وہ ایک عمدہ درخت کی مانند ہے اس کی جڑ قائم ہے اور اس کی شاخیں آسمان پر پہنچی ہوئی ہیں تو فرمایا یعنی رسولؐ خدا اور ان کی آلؑ اور ان کے بعد ہونے والے آئمہؑ ہیں ہم اس کی جڑ بنیاد ہیں اور اس کی شاخیں ولایت ہیں جو اس میں شامل ہیں (برھان ج۲ص۳۱۱)

11.....محمد بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق سوال کیا وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (آیت۲۴) اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں تو فرمایا رسولؐ خدا اس کی اصل جڑ قائم ہیں اور امیر المومنین علیؑ اس کا تنہ ہیں اور آئمہؑ جو ان دونوں کی ذریت اور اولاد ہیں وہ اس کی شاخیں ہیں اور آئمہؑ کا علم اس درخت کا پھل ہے اور ان کے شیعہ اس کے پتے ہیں کیا تم نے اس میں اس فضیلت کو نہیں دیکھا میں نے عرض کیا نہیں خدا کی قسم پھر فرمایا خدا کی قسم جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو اس درخت سے ایک پتا گر جاتا ہے اور بے شک جب کوئی مومن پیدا ہوتا ہے تو اس درخت میں ایک نیا پتا پیدا ہو جاتا ہے میں نے عرض کیا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا (آیت۲۵) ہر زمانہ میں وہ خدا کے اذن سے اپنا پھل دیتا رہتا ہے تو فرمایا یعنی اس سے لوگوں کے لئے علم امام سے ہر زمانہ میں نکلتا رہتا ہے جب بھی وہ ان سے سوال کرتے ہیں (برھان ج۲ص۳۱۱، بحار ج۷ص۱۲۰)

www.shabookspdf.com

روزہ نذر وشکر کا وقت

12.....اسماعیل بن ابی زیادہ سکونی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ بے شک علیؑ نے فرمایا جب ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ ایک شخص نے نذر کی ہو تو اس کے روزہ رکھنے کا زمانہ کون سا ہے تو فرمایا اس کا زمانہ پانچ مہینے کے درمیان رکھنا ہے اور اس وقت تک کہ سال کے سات مہینے پورے ہو جائیں یہ بھی ہے کہ خدا فرماتا ہے تُؤْتِیْ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا (آیت ۲۵) ہر زمانہ میں وہ خدا کے اذن سے اپنا پھل دیتا رہتا ہے (برہان ج ۲ ص ۳۱۲، بحار ج ۲۳ ص ۱۴۷)

13.....حلبی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ ایک شخص کے لئے ہر زمانہ میں شکر کا روزہ رکھنا ہے تو فرمایا اسی طرح کا سوال علیؑ بن ابی طالبؑ سے کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا وہ سات مہینوں کا زمانہ ہے بے شک اللہ فرماتا ہے تُؤْتِیْ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا (آیت ۲۵) ہر زمانہ میں وہ خدا کے اذن سے اپنا پھل دیتا رہتا ہے فرمایا اس کا زمانہ سات مہینے کا ہے (برہان ج ۲ ص ۳۱۲، بحار ج ۲۳ ص ۱۴۷)

14.....خالد بن جریر کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے ایک شخص کے متعلق پوچھا کہ فقط اللہ کی ذات کے لئے روزہ رکھتا ہے تو اس کا وقت کون سا ہے اور یہ اس کا روزہ شکر کا ہے تو ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ علیؑ سے بھی اس طرح کا سوال ہوا تو آپؑ نے فرمایا اس روزے کا سات مہینے کا وقت ہے بے شک اللہ فرماتا ہے تُؤْتِیْ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍ ہر زمانہ میں وہ پھل دیتا ہے یعنی سات مہینے ہیں (برہان ج ۲ ص ۳۱۲، بحار ج ۲۳ ص ۱۴۷)

شجرہ خبیثہ کی مثال

15.....عبدالرحمٰن بن سالم کہتے ہیں میرے والد نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ (آیت ۲۴) (دونوں آیات) اللہ پاکیزہ کلمہ کی مثال پاکیزہ درخت سے دیتا ہے فرمایا یہ اللہ کی مثال ہم اہل بیتؑ نبی کے لئے ہے جو ہم سے دشمنی کرتا ہے اس کی مثال یہ ہے مَثَلُ

كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ (آیت ۲۶) اور ناپاک درخت کی مثال اس خبیث درخت کی طرح ہے کہ زمین کے اوپر ہی اوپر نوچ لیا جائے اس کا قیام کچھ بھی نہ ہو (برہان ج ۲ ص ۳۱۲، صافی ج ۱ ص ۸۸۷)

دنیا وآخرت میں ثابت قدم

16.....صفوان بن مہران کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب ہمارے کسی دوست کو موت آتی ہے تو شیطان اس کے دائیں اور بائیں طرف سے آتا ہے تاکہ اس کے عقیدہ کو مٹا دے جس پر وہ قائم ہے پس اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرنے دیتا اور یہ بات اللہ کے اس قول سے ثابت ہے یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ (آیت ۲۷) جو ایمان لائے ہیں ان کو اللہ دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں پکی بات (ثابت) پر قائم رکھے گا (برہان ج ۲ ص ۳۱۲، صافی ج ۱ ص ۸۸۷)

قبر میں دو فرشتے منکر ونکیر

17.....زرارہ وحمران ومحمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب ایک شخص مرجاتا ہے تو اس کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں ایک فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا اور ایک اس کے بائیں طرف ہوتا ہے اور ان کے درمیان شیطان کو کھڑا کیا جاتا ہے اور رسولؐ اللہ بھی ہوتے ہیں اور اس کی آنکھیں تانبے کی طرح ہوتی ہیں اس وقت مرنے والے سے کہا جاتا ہے اس شخص کے بارے میں تو کیا گمان کرتا ہے جو یہ سامنے کھڑا ہے تو وہ اس کو رسولؐ اللہ سمجھتا ہے اس وقت وہ گھبرا جاتا ہے اور اگر مومن ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تم آرام سے سو جاؤ (یہ سونا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے نیند ہوتی ہے کہ اس میں خیر اور قبیح بھی نظر آتا ہے اور اسی طرح خواب ہوتا ہے کہ اس میں وہ خیر اور حسن دیکھتا ہے) تمہیں کوئی پریشانی نہ ہوگی اور اس کی قبر ایک ذراع (ہاتھ) وسیع کر دی جاتی ہے اور وہ جنت میں اپنا مکان دیکھتا ہے اس کے بارے خدا فرماتا ہے یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (آیت ۲۷) وہ جو ایمان لائے ہیں ان کو اللہ دنیا کی زندگی میں (ثابت) پکی بات پر قائم رکھے گا اور اگر مرنے والا کافر ہوگا

www.shiabookspdf.com

تو کہے گا اس شخص کے بارے میں نہیں جانتا کہ کون ہے تو رسولؐ اللہ نہیں کہہ سکتا تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تم نہیں جانتے کہ ہمارے درمیان شیطان ہے تم اسی کے ہو (بحار ج ۸ ص ۱۵۸، برھان ج ۲ ص ۳۱۴)

قبر میں سوال وجواب ومومن وکافر کی حالت

18.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک جب مرنے والا شیعہ ہوتا ہے اور اس کی میت گھر سے قبر کی طرف لے جاتے ہیں تو ملائکہ کا ایک گروہ اس کے ساتھ ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ قبر میں پہنچ جاتا ہے تو وہ زمین اس سے کہتی ہے مرحبا تجھ پر اَھْلًا وَسَھْلًا خدا کی قسم بے شک جب تو مجھ پر اپنی زندگی گزار رہا تھا اور چل رہا تھا تو میں دیکھتی تھی کہ تم جرم نہیں کرتے تھے آج دیکھو کہ میں تجھ سے کیسا سلوک کرتی ہوں پھر جب وہ مؤمن قبر میں دفن ہو جاتا ہے تو اس کی قبر میں دو (فرشتے) منکر ونکیر داخل ہوتے ہیں اور وہ اس میں روح کمر تک پلٹا دیتے ہیں اور سیدھا بیٹھا دیتے ہیں اور پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ مَنْ رَبُّكَ تیرا رب کون ہے تو وہ کہتا ہے اللہ ہے پھر اس سے پوچھتے کہ مَنْ دِيْنُكَ تیرا دین کیا ہے تو وہ کہتا ہے اَلْاِسْلَامُ اسلام ہے پھر اس سے پوچھتے ہیں مَنْ نَبِيُّكَ تیرا نبی کون ہے تو وہ کہتا ہے مُحَمَّدٌ محمدؐ ہیں پھر اس سے پوچھتے ہیں مَنْ اِمَامُكَ تیرا امام کون ہے تو وہ کہتا ہے علیؑ ہے تو ایک منادی کرنے والا آسمان سے ندا دیتا ہے میرے اس بندے نے سچ کہا ہے اسے قبر میں جنت کا ایک بستر دے دو اور جنت کا لباس بھی اسے دے دو اور اس طرف کی جنت کا ایک دروازہ کھول دو یہاں تک کہ وہ اسے اپنے پاس پائے گا جو اس نے خیر کا عمل کیا ہوگا پھر اس سے کہا جائے گا کہ تم پر سکون نیند سو جاؤ جس طرح بے فکر جوان سویا کرتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اور اگر مرنے والا کافر ہوگا تو فرشتے اس کے گھر سے جنازے کے ساتھ ہوں گے اور یہ مرنے والا انتہائی بری شکل میں ہوگا اور وہ اس پر لعنت کریں گے یہاں تک کہ وہ قبر تک پہنچے اور وہ زمین اس پر لعنت کرے گی اور کہے گی لَا مَرْحَبًا اور لَا اَھْلًا پھر خدا کی قسم وہ زمین کہے گی کہ بے شک جب تو مجھ پر اپنی زندگی گزار رہا تھا اور تو مجھ پر چل رہا تھا تو مجھے تجھ پر بہت سخت ترین غصہ آتا تھا کہ مجھ پر چلتے ہوئے جرم کرتا ہے اور دیکھو کہ میں تجھ سے کس طرح برا سلوک کرتی ہوں پھر جب وہ زمین میں دفن کر دیا جائے گا اور وہ اس سے ملحق ہو جائے گا تو اس کی قبر میں دو (فرشتے) منکر ونکیر داخل ہوں گے اور اس کی روح کمر تک داخل کریں گے اور اسے

بیٹھا دیں گے یہاں پر راوی نے سوال کیا کہ میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں جب یہ فرشتے داخل ہوں گے تو کیا ان کی صورتیں مؤمن اور کافر کے لئے ایک جیسی ہوں گے تو آپؑ نے فرمایا نہیں بلکہ الگ صورتوں میں ہوتے ہیں پھر فرشتے اس سے کہیں گے کہ تیرا رب کون ہے تو وہ کہے گا کہ میں لوگوں کی بات سنتا تھا جو وہ کہتے تھے پھر اس سے کہا جائے گا کہ تیرا کوئی دین نہیں ہے تو وہ کہے گا کہ میں نے جو لوگوں سے سنا وہی لوگوں کی بات تھی پھر اس وقت اس کی زبان لڑکھڑانے لگے گی اور جواب نہ دے سکے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ تیرا نبی کون ہے تو کہے گا جو میں نے لوگوں سے سنا اور اس کی زبان لڑکھڑانے لگے گی اور وہ جواب نہ دے سکے گا تو اس سے کہا جائے گا تمہیں کوئی شعور نہیں ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا دے گا کہ میرا یہ بندہ جھوٹا ہے پھر اسے قبر میں لٹا دیا جائے گا اور جہنم کا ایک دروازہ اس کی قبر کی طرف کھول دیا جائے گا اور اسے جہنم کا لباس پہنا دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا مال اس کے پاس آئے گا جو اس کے لئے شر و مصیبت بن جائے گا پھر فرشتے اسے تین مرتبہ گرز ماریں گے تو اس کی قبر آگ سے بھر جائے گی وہ ان گرزوں کی وجہ سے ہوگی اور یہ ضرب اتنی شدید ہوگی کہ اگر تہامہ کے پہاڑوں پر ماری جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا پھر اللہ اس پر سانپوں اور چھوؤں کو مسلط کر دے گا جو اس کے بدن کو کاٹتے رہیں گے اور اس کا دماغ ناخنوں سے پگھل کر باہر آئے گا اور یہ عذاب ایسا ہوگا کہ اللہ کی تمام مخلوق اسے سنے گی لیکن جن اور انسان نہ سن سکیں گے اور وہ لوگوں کے چلنے کی آواز سنتا ہے اور ان کے ہاتھوں کی آواز سنتا ہے اور اللہ اسی کے بارے فرماتا ہے يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (آیت ۲۷) جو ایمان لائے ہیں اللہ ان کو (ثابت) پکی بات پر قائم رکھے گا دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی اور فرمایا موت کے وقت بھی اور آخرت میں بھی اور فرمایا قبر میں کافر کے لئے وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ (آیت ۲۷) خدا ظالموں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے (برھان ج ۲ ص ۳۱۴، بحار ج ۳ ص ۱۶۶)

19.....محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہے اور اسے قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کی قبر میں دو (فرشتے) ملائکہ داخل ہوتے ہیں ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف ہوتا ہے تو وہاں پر شیطان بھی ایک طرف کھڑا ہوتا ہے اور اس کی آنکھیں تانبے کی طرح ہوتی ہیں اس وقت مرنے والے سے کہا جاتا ہے کہ اس شخص

www.sirat-e-mustaqeem.net
www.shiabookspdf.com

کے بارے میں تم کیا کہتے ہو اس وقت وہ گھبرا جاتا ہے اور اگر وہ مؤمن ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ تم محمدؐ کے متعلق سوال کرتے ہو تو وہ میرا نبی ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تمہارا یہ کہنا اسی طرح درست ہے تم آرام سے سو جاؤ تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہے پھر اس کی قبر کو پانچ (یا سات) ذراع (ہاتھ) کھلا کر دیا جاتا ہے اور اسے جنت کی طرف سے خوشبو آتی ہے اور اگر مرنے والا کافر ہوتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو کہ یہ کون ہے تو وہ ان سے کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ ہمارے اور تمہارے درمیان شیطان ہے تو اسے گرز کی ایک شدید ضرب مارتے ہیں جو لوہے کا ہوتا ہے اور اس کی آواز تمام چیزیں سنتی ہیں اسی طرح اس کے بارے میں اللہ فرماتا ہے يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاتِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (آیت ۲۷) وہ جو ایمان لائے ہیں ان کو اللہ دنیا کی زندگی میں (ثابت) پکی بات پر قائم رکھے گا اور آخرت میں بھی قائم رکھے گا اور دوسروں کے بارے میں فرماتا ہے وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ (آیت ۲۷) اور خدا ظالمین کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے (بحار ج ۳ ص ۱۵۸، برہان ج ۲ ص ۳۱۵)

مرنے والے کے لئے مال واولاد وعمل کا کردار

20.....سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا کہ ابن آدم جب مرتا ہے اور اس کا دنیا کا یہ آخری دن ہوتا ہے اور آخرت کا یہ پہلا دن ہوتا ہے تو اس وقت اس کا مال ایک شکل میں اور اس کی اولاد ایک شخص اور اس کا عمل ایک شخص کی شکل میں آتے ہیں اور اس وقت وہ اپنے مال کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے خدا کی قسم اے مال میں تیرا بہت حریص تھا اور بڑی محنت سے تجھے جمع کیا تھا تم میری کیا مدد کرو گے تو وہ کہے گا میں تجھے کفن دے سکتا ہوں اور کچھ نہیں پھر وہ اپنی اولاد کی طرف متوجہ ہوگا اور اس سے کہے گا خدا کی قسم مجھے تم سے بہت محبت تھی اور زندگی بھر تمہاری خدمت کی تم میری کیا مدد کر سکتے ہو تو وہ کہے گی ہم تمہیں قبر تک لے جائیں گے اور وہاں تمہیں دفن کر کے واپس آ جائیں گے پھر وہ اپنے اعمال کی طرف متوجہ ہوگا اور کہے گا خدا کی قسم میں تجھ سے لاپرواہ تھا تو مجھے اس وقت تاوان معلوم ہوتا تھا اب تم میری کچھ مدد کر سکتے ہو تو وہ کہے گا کہ میں تیرے ساتھ ہوں تیری قبر میں حشر کے دن بھی اور خدا کے سامنے پیش ہونے تک تیرے ساتھ ہوں گا

اور ہم تمہارے اپنے رب کے حضور جانے تک ساتھ ہوں گے اگر وہ اللہ کا دوست ہوگا تو بہت خوبصورت منظر کے ساتھ اس کے سامنے آئے گا اور اس کو جنت کی بشارت دے گا اور اس کے لئے طیب خوشبو آئے گی اور اس کے لئے خوبصورت شکل ہوگی اور اسے فخر کرنے والا لباس پہنایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اے روح تجھے جنت کی بشارت ہو اور اس کی خوشبو بہتر ہوگی اور کہے گا کہ میں تیرے لئے حاضر ہوں تو وہ اس سے کہے گا کہ تم کون ہو تو وہ کہے گا میں تیرا عمل صالح ہوں جو تم نے کیا تھا میں دنیا سے جنت تک تیرے ساتھ ہوں اور وہ غسل دینے والوں اور میت کو اٹھانے والوں کو پہچانتا ہے اور ان کو جلدی کی تلقین کرتا ہے پس جب وہ قبر میں پہنچتا ہے تو دو فرشتے آتے ہیں جن کے بال اور دانت زمین تک پھیلے ہوتے ہیں ان کی آواز رعد کی کڑک اور ان کی آنکھوں کی چمک بجلی کی چمک پیدا کرتی ہے پھر وہ منکر نکیر فرشتے اس کی روح کمر تک داخل کرتے ہیں اور بیٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا تھا تیرا نبی کون ہے وہ کہے گا اللہ میرا رب ہے اسلام میرا دین ہے اور محمدؐ میرے نبی ہیں تو اس سے کہا جائے گا خدا تجھے ثابت رکھے اور اسی سے متعلق خدا نے فرمایا يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاتِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (آیت ۲۷) جو اللہ پر ایمان لائے ان کو پکی بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں قائم رکھے گا پھر اس کی قبر میں حد نظر تک وسعت ہو جائے گی اور وہ اس کی قبر میں جنت کا دروازہ کھول دیں گے اور اس سے کہیں گے بڑی خوشی والی نیند میں سو جاؤ اور بے فکر رہو اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّأَحْسَنُ مَقِيْلًا جنت والوں کے لئے وہ دن ان کے قیام کے لئے بہتر ٹھکانا ہوگا اور اسی جگہ ہوگی پھر بے شک وہ جو اپنے رب کا دشمن ہوگا تو اس کے لئے وہ عمل بری شکل میں اس کے سامنے لایا جائے گا اور برے لباس میں ہوگا اس سے بدبو آئے گی اور اس سے کہا جائے گا جہنم کی بشارت ہو اور داخل ہو جاؤ اور اسے یہی دیا جائے گا اور وہ جانتا ہوگا اسے غسل دے کر اٹھا کر لایا جائے گا اور یہ دن اس کے حساب کا پہلا دن ہوگا پھر جب قبر میں دفن ہوگا تو دو فرشتے قبر میں آئیں گے اور اس کا کفن اتار لیں گے پھر اس سے کہیں گے تیرا رب کون ہے اور تمہارا دین کون سا ہے اور تیرا نبی کون ہے تو وہ کہے گا میں تو نہیں جانتا تو اس سے کہا جائے گا تم نہیں جانتے تو تیری نجات بھی نہیں ہے پس دو ضربیں سخت ترین لچک دار کوڑے سے جو اس طرح حرکت کرنے والا ہوگا اس گرز سے ماریں گے اور اس ضرب کی آواز کو تمام مخلوق جتنی بھی زمین پر چلنے پھرنے والی ہوگی وہ سنے گی اور گھبرا جائے گی سوائے جنوں اور انسانوں کے پھر اس کی

www.shabooks.com

طرف جہنم کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور جہنم کا فرش اور جہنم کا لباس اسے پہنایا جائے گا اور اس کے رہنے کے لئے یہی ہوگا اور اس کی حد جہنم کی تہہ رمح ہوگی یہاں تک کہ اس کا دماغ پگھل کر اس کے ناخنوں سے باہر نکلے گا اور گوشت نکلے گا اور اللہ اس پر زمین کے کیڑوں مکوڑوں کو اور سانپوں اور بچھوؤں کو مسلط کردے گا اور وہ اسے کاٹتے رہیں گے اور وہ اسی میں رہے گا یہاں تک کہ قبر سے مبعوث ہونے کا دن آئے گا تو اس دن بھی وہ اس حالت میں ہوگا اور اسی عذاب میں گرفتار ہوگا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی (برہان ج ۲ ص ۳۱۴، بحار ج ۳ ص ۱۵۵)

21..... جابر کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا رسولؐ خدا نے فرمایا جب کہ میں معراج پر گیا تو میں نے ایک قوم دیکھی جن کے ہونٹ اونٹ کی طرح بڑھے ہوئے تھے اور وہ کاٹ کر کھا رہے تھے اور ان میں نبی نہیں تھا مگر اپنی مرضی سے کام کرتے تھے اس طرح ان کو دیکھا کہ جیسے لوگ میری نبوت سے پہلے تھے اور یہ اپنے مکینوں میں متمکن ہوں گے اور جبرائیلؑ نے اس جہنم میں ایک پتھر پھینکا تھا اس وقت اس کی آواز دھماکے کی طرح آئی اور جہنم کے شعلوں کو دیکھا یہ بڑا عجیب منظر تھا اس کے بعد رسولؐ خدا کبھی نہ ہنسے یہاں تک کہ جبرائیلؑ نے وضاحت کی اور اگر کافر ہوگا تو اسے ایسی ضرب لگائیں گے کہ اس کی آواز زمین کے تمام کیڑے مکوڑے اور ہر مخلوق سنے گی مگر جن اور انسان نہ سنیں گے پس اس کو جان لیا بے شک یہ ضرب کافر کو ماری جائے گی پس میں اللہ کی اس قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں (برہان ج ۲ ص ۳۱۵)

اللہ کی نعمت کو بدلنے والے

22..... عمرو بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق پوچھا اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (آیت ۲۸) وہ لوگ کہ جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر پہنچایا تو فرمایا کہ تم اس بارے میں کیا کہتے ہو تو کہا اس سے مراد قریش کے فاجر بنو امیہ و بنو مغیرہ ہیں تو آپؑ نے فرمایا کیوں نہیں یہی قریش کے سردار ہیں بے شک اللہ نے اپنے نبی کو مخاطب کر کے فرمایا بے شک میں نے قریش کو عرب پر فضیلت دی ہے اور ان پر میں نے اپنی نعمت کو تمام کیا اور ان کی طرف رسول کو بھیجا تو انہوں نے اس نعمت کو بدل دیا اور میرے رسول کو جھٹلایا (برہان ج ۲ ص ۳۱۵، بحار ج ۴ ص ۶۱)

23..... اور ایک روایت میں ہے زید شحام کہتے ہیں اور اس روایت میں ہے کہ میں نے آپؑ سے عرض کیا کہ

امیر المؤمنینؑ سے اس متعلق سوال ہوا تو آپؑ نے فرمایا اس سے مراد قریش کے فاجر امیہ اور مخزوم ہیں پھر مخزوم تو وہ اللہ کے حکم سے یوم جنگ بدر قتل ہو گیا اور پھر امیہ تو ان کو تھوڑے فائدہ کے لئے رہنے دیا تو ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اسی طرح ہے خدا کی قسم قریش تو وہ ہیں کہ جنہوں نے رسولؐ خدا سے دشمنی رکھی اور آپؐ کے وصی کا انکار کیا اور آپؑ سے جنگیں کی ہیں (برہان ج ۲ ص ۳۱۶)

24..... اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علیؑ نے اس قول خدا کے متعلق اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا (آیت ۲۸) کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا کہ جس نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا تو فرمایا کہ ہم اللہ کی وہ نعمت ہیں جو اللہ نے اپنے بندوں پر کی ہے (برہان ج ۲ ص ۳۱۶، بحار ج ۷ ص ۱۰۲)

25..... ذریح کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا آپؑ نے فرمایا کہ ابن کوا امیر المؤمنینؑ حضرت علیؑ کے پاس آیا اور اس نے آپؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (آیت ۲۸) کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا کہ جس نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو جہنم میں لے گیا اور وہاں ٹھہرایا تو فرمایا یہ قریش کے وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اپنے نبی کو جنگ بدر کے دن جھٹلایا (برہان ج ۲ ص ۳۱۶، بحار ج ۷ ص ۱۰۲)

26..... محمد بن سابق بن طلحہ انصاری کہتے ہیں کہ جب ابو الحسن امام موسیٰؑ کاظم کو گرفتار کر کے ہارون کے پاس لے جایا گیا تو ہارون نے آپؑ سے کہا کہ دنیا کیا ہے اور یہ کس کے پاس ہے تو آپؑ نے فرمایا یہ ہمارے شیعوں کے لئے جزاء ہے اور اغیار کے لئے فتنہ ہے پھر ہارون نے کہا پھر اس گھر کا مالک اسے حاصل کیوں نہیں کرتا تو آپؑ نے فرمایا جب یہ اس سے لی گئی تو آباد تھی اور جب وہ واپس لے گا تو آباد ہوگی پھر ہارون نے کہا اے ابو الحسنؑ تمہارے شیعہ فقراء کہاں ہیں تو آپؑ نے یہ آیت پڑھی لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ (سورہ بینہ آیت ۱) اہل کتاب میں سے جو کافر ہو گئے اور مشرکین علیحدہ ہونے والے نہیں تھے جب تک کہ ان کے پاس دلیل نہ آجاتی تو ہارون نے کہا کیا ہم کافر ہیں تو آپؑ نے فرمایا نہیں لیکن خدا فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ

www.shabooksPdf.com

اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (آیت ۲۸) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور وہ اپنی قوم کو جہنم میں لے گئے جو ان کا ٹھکانہ ہے یہ سن کر ہارون سخت غضب ناک ہوا اور آپؑ پر غصہ کیا (برہان ج ۲ ص ۳۱۶، ۳۱۷)

27.....علی بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں پایا کہ حمزہ زیات نے کہا کہ عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ ابن عباس نے عمر سے کہا اے امیر المؤمنین یہ آیت کن کے بارے میں ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (آیت ۲۸) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور وہ اپنی قوم کو جہنم میں لے گئے جو برا ٹھکانہ ہے تو انہوں نے کہا وہ قریش کے فاجر ہیں ان کے بھائی اور ان کے چچا ہیں ان کے بھائی تو وہ جنگ بدر کے دن کاٹ دیئے گئے اور ان کے چچا تو ان کو کچھ وقت دیا گیا تا کہ فائدہ اٹھالیں (برہان ج ۲ ص ۳۱۷)

28.....مسلم مشوب کہتے ہیں علی بن ابی طالبؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (آیت ۲۸) وہ جس نے اپنی قوم کو جہنم میں جا پہنچایا تو فرمایا وہ قریش کے فاجر و بنو امیہ اور بنو مغیرہ ہیں (برہان میں اس کا نام معصم مسرف ہے اور یہ نام تمام کتب رجال میں سے کسی میں نہیں ہے) (برہان ج ۲ ص ۳۱۸، بحار ج ۸ ص ۳۸۱)

زکوٰۃ فقراء کی جان کی حفاظت کا ذریعہ

29.....زرعہ کہتے ہیں سماعہ نے کہا کہ بے شک اللہ نے فقراء کا حصہ اغنیاء کے اموال میں فرض کیا ہے یہ فرض اس کے علاوہ نہیں ہے جو ادا کیا جائے مگر وہ زکوٰۃ ہے اس سے ان کی جانوں کی حفاظت ہوتی ہے اور اسی وجہ سے ان کا نام مسلمان رکھا گیا اور لیکن اللہ نے ان کے اموال میں وہ حقوق بھی فرض کئے ہیں جو زکوٰۃ کے علاوہ ہیں اور خدا فرماتا ہے وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً (آیت ۳۱) اس سے خرچ کرو جو روزق ہم نے تمہیں دیا ہے پوشیدہ بھی اور ظاہر بظاہر بھی (برہان ج ۲ ص ۳۱۸)

30.....حسن بن ہارون شیخ اصحاب ابو جعفر امام محمد باقرؑ کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے میں نے سنا آپؑ نے یہ آیت

پڑھی وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ (آیت ۳۴) اللہ نے تمہیں وہ سب کچھ دیا ہے جو تم نے اس سے مانگا ہے پھر ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا یہ خدا کی شان ہے کہ کچھ چیزیں اس نے تمہیں بغیر سوال کئے بھی عطا کی ہیں مثلاً آدمی اللہ سے لباس طلب نہیں کرتا تو بھی اسے عطا کرتا ہے (برہان ج ۲ ص ۳۱۸، صافی ج ۱ ص ۸۸۹)

31.....زہری کہتے ہیں ایک شخص ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا اور اس نے کسی چیز کا سوال کیا تو آپؑ نے اسے کچھ جواب نہ دیا اس پر اس شخص نے کہا اگر آپؑ اپنے باپ کے بیٹے ہیں تو اس میں کچھ شک نہیں ہے آپؑ بت پرستوں کی اولاد میں سے ہیں آپؑ نے فرمایا تم نے غلط کہا ہے اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا تھا کہ حضرت اسماعیلؑ کو مکہ میں لا کر آباد کریں انہوں نے ایسا ہی کیا تو ابراہیمؑ نے عرض کیا رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ (آیت ۳۵) اے میرے رب اس شہر کو امن و امان والا قرار دے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش کرنے سے بچالے پس اولاد اسماعیلؑ میں سے کسی نے بھی بتوں کی پوجا نہیں کی ہاں عرب ضرور بت پرست تھے اور اولاد اسماعیلؑ میں سے جو بھی کافر ہو گئے انہوں نے یہ کیا هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا یہ بت ہمارے لئے اللہ کے ہاں سفارشی ہیں ان بتوں کی پوجا نہیں کی (برہان ج ۲ ص ۳۱۸، صافی ج ۱ ص ۸۸۹)

32.....ابو عبیدہ (ابی عبداللہ) کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو شخص ہم سے محبت رکھے گا وہ ہم اہلبیتؑ میں شمار ہوگا میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں وہ آپؑ میں سے ہوگا تو فرمایا ہاں ہم میں سے خدا کی قسم کیا تم نے ابراہیمؑ کے قول کو نہیں سنا جو قرآن میں ہے فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ (آیت ۳۶) جو میرا اتباع کرے گا پس بے شک وہ مجھ سے ہے (برہان ج ۲ ص ۳۱۸)

33.....محمد حلبی کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو اللہ سے ہمارے متعلق ڈرتا ہے اور صلح چاہتا ہے تو وہ ہم اہلبیتؑ میں سے ہے اور فرمایا وہ اہلبیتؑ سے ہوگا میں نے عرض کیا وہ ہم اہلبیتؑ میں سے ہوگا تو فرمایا اسی میں سے ہے حضرت ابراہیمؑ نے کہا تھا فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ (آیت ۳۶) جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہے (برہان ج ۲ ص ۳۱۸)

34.....ابو عمرو زبیری کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص آل محمدؐ سے تولا رکھے گا اور ان کو تمام لوگوں

www.Shiabooks.pdf.com

پر مقدم رکھے گا اور قرابت رسول کا خیال رکھے گا تو وہ ہم آل محمدؐ میں شمار ہوگا جو آل محمدؐ سے تولا رکھے وہ ان میں سے تو نہیں ہے وہ اسی طرح ہوگا اور یہ اس لئے کہ اس نے ہم سے تولا رکھا اور ہمارا اتباع کیا ہے اور اسی طرح کا حکم قرآن میں ہے وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ اور جو جس سے تولا رکھے گا وہ اس سے ہے جو مجھ سے رکھے وہ مجھ سے ہے اور ابراہیمؑ کا قول ہے فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي (آیت ۳۶) جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہے وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آیت ۳۶) اور جو میری نافرمانی کرے گا تو تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے (برہان ج ۲ ص ۳۱۸، بحار ج ۱۵ ص ۱۱۱)

ابراہیمؑ کی ذریت

35.....ایک شخص نے ذکر کیا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے متعلق رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (آیت ۳۷) اے میرے رب میں نے اپنی اولاد اس ایک غیر آباد وادی (بے سبزہ و شاداب) میں تیرے عزت والے گھر کے پاس ٹھہرائی ہے (ساکن کیا) تاکہ وہ تیرے لئے نماز کو قائم کریں لہٰذا کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف پھیر دے جو ان کی طرف متوجہ ہوں اور ان کو پھل نصیب فرما تاکہ وہ تیرے شکرگزار ہوں تو ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا وہ ہم ہیں اور ہم اس ذرّیت کا بقیہ ہیں (برہان ج ۲ ص ۳۱۹، صافی ج ۱ ص ۸۹۰)

36.....اور ایک دوسری روایت میں ہے حنان بن سدیر کہتے ہیں ہم اس کا بقیہ ہیں اور اس کی عترت ہیں (برہان ج ۲ ص ۳۱۹، صافی ج ۱ ص ۸۹۰)

37.....فضل بن موسیٰ کاتب کہتے ہیں کہ ابوالحسن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ اور ہاجرہ کو مکہ میں پہنچایا اور رخصت کیا تو اسماعیلؑ اور ہاجرہ رونے لگے تو ابراہیمؑ نے ان سے کہا تم کیوں روتے ہو میں نے تمہیں اس زمین میں چھوڑا ہے جو خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب زمین ہے اور اس کا حرم ہے تو ہاجرہ نے کہا

اے ابراہیمؑ میں نہیں جانتی تھی کہ کوئی پیغمبر تمہاری طرح اس طرح کا کوئی کام کرے گا جو تم نے کیا تو ابراہیمؑ نے کہا وہ کون سا کام ہے تو ہاجرہ نے ان سے کہا کہ ایک کمزور بچہ اور ایک کمزور عورت کو جو کچھ نہیں کر سکتے اس بے آب و گیاہ و غیر سرسبز بیابان علاقے میں چھوڑ رہے ہو جن کا کوئی مونس انسانوں میں سے نہیں ہے اور نہ ہی اس جگہ پانی ہے نہ زراعت ہے اور نہ ہی کوئی آبادی ہے یہ سن کر حضرت ابراہیمؑ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے پھر وہاں سے چلے گئے یہاں تک کہ بیت اللہ الحرام کے دروازے پر آئے جب یہاں پہنچے تو خدا سے دعا کی رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (آیت ۳۷) اے میرے رب میں نے اپنی اولاد اس ایک غیر آباد وادی میں تیرے عزت والے گھر کے پاس ٹھہرائی ہے تاکہ وہ تیرے لئے نماز کو قائم کریں لہٰذا تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف پھیر دے جو ان کی طرف متوجہ ہوں اور ان کو پھل نصیب فرما تاکہ وہ تیرے شکرگزار ہوں پھر ابوالحسن امام موسیٰ کاظم نے فرمایا پھر اللہ نے ابراہیمؑ کی طرف وحی کی کہ وہ کوہ ابوقبیس پر جا کر لوگوں کو آواز دیں کہ اے لوگوں کے گروہ خدا تمہیں اس مکان کے حج کرنے کا حکم دیتا ہے جو مکہ میں ہے وہ حرمت والا مکان ہے جو شخص اس کی طرف متوجہ ہو سکے خدا کی طرف سے یہ ایک فریضہ ہے لہٰذا ابراہیمؑ کوہ ابوقبیس پر گئے اور لوگوں کو آواز دی اور بلند آواز سے پکارا تو اللہ نے ان کی اس بلند آواز کو لوگوں کے کانوں تک پہنچا دیا اور مشرق و مغرب والوں کو سنا دی اور جو ان کے درمیان میں تھے سب نے سنی اور قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کو سنا دی اور ان کو جن کو ماؤں کے رحم میں مقرر فرمایا تھا سنوا دیا پس اس وقت تمام مخلوق پر حج واجب ہو گیا اور تلبیہ جو ایام حج میں حاجی کہتے ہیں وہ ابراہیمؑ کی اس آواز کا جواب ہے جو حضرت ابراہیمؑ نے خدا کے حکم سے حج کے لئے اس دن بلند کی تھی (برہان ج ۲ ص ۳۲۰، بحار ج ۵ ص ۳۲۰)

38.....احمد بن ابونصر کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن امام علی رضاؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کو مکہ میں ساکن کیا تو خدا سے دعا مانگی کہ اے میرے رب ان کو پھل عطا فرما تو خدا نے اردن کے زمین کے ایک ٹکڑے کو حکم دیا جو شام میں ایک مقام ہے تو وہاں سے پھلوں اور باغوں کو لئے ہوئے علیحدہ ہو کر مکہ آیا اور خانہ کعبہ کے گرد سات مرتبہ طواف کیا اور اس مقام پر ساکن ہو گیا اس سبب سے اس کا نام طائف ہو گیا (بحار ج ۵ ص ۱۴۲، برہان ج ۲ ص ۳۲۰)

www.shabooksPdf.com

39.....ابوجعفرامام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ (آیت ۳۷) اے اللہ ان لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف پھیر دے تو فرمایا اللہ نے سب لوگوں کے دل ہماری طرف ہونا مراد نہیں لیا بلکہ اس سے مراد تم ہو بے شک تمہاری مثال اور لوگوں میں اس طرح ہے کہ جیسے سیاہ رنگ کے بیل میں سفید رنگ کے بال ہوتے ہیں یا سفید رنگ کے بیل میں سیاہ رنگ کے بال ہوتے ہیں اس طرح لوگوں کو اس گھر بیت اللہ کے حج کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ عظمت والا ہے اور اللہ کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے ہے اور اس حج کرنے کے بعد جہاں بھی ہم ہیں ہم سے ملاقات کریں اور ہر ایک ہماری طرف متوجہ ہوگا اس لئے کہ ہم اللہ کی حجت ہیں (برھان ج ۲ ص ۳۲۰، بحار ج ۲۵ ص ۱۲۵، صافی ج ۱ ص ۸۹۰)

40.....ثعلبہ بن میمون کہتے ہیں کہ میسر نے بیان کیا کہ ابوجعفرامام محمد باقرؑ نے فرمایا بے شک ہمارے جد ابراہیمؑ نے اپنے رب سے یہ شرط رکھی تھی کہ فرمایا فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ (آیت ۳۷) اے میرے رب ان لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف پھیر دے (برھان ج ۲ ص ۳۲۰)

41.....ایک دوسری روایت میں ہے فسطاط کہتے ہیں کہ ابوجعفرامام محمد باقرؑ کے پاس اسی طرح جمعرات کے دن آدمی آئے اور کافی دیر تک خاموش بیٹھے رہے اور آپؑ کا خاموش رہنا کافی طویل تھا پھر فرمایا میں نے تم سے باتیں نہیں کیں کیونکہ تمہارا جو خیال ہے تم یہ خیال نہ کرو کہ میں نبی ہوں نہیں خدا کی قسم نہیں میں وہ نہیں ہوں یعنی نبی نہیں ہوں اور لیکن میں رسولؐ خدا کا قرابت دار قریبی رشتہ دار ہوں اور میں اس سے ہوں اور ہم اس سے ملے ہوئے ہیں اور جو ہمیں ان سے ملائے تو اللہ اسے ملاتا ہے اور جو ہم سے محبت رکھے اس سے اللہ محبت کرتا ہے جو ہماری عزت کرتا ہے اللہ اس کی عزت کرتا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کے نزدیک کون سا مقام افضل ہے پس کسی ایک نے بھی اس کے متعلق جواب نہیں دیا اور آپؑ کی طرف پلٹایا پھر فرمایا یہ مکہ الحرام وہ ہے کہ اس میں اس کی رضا ہے اور حرمت والا ہے اور اس میں وہ گھر ہے جو اس نے بنایا ہے پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مکہ میں کونسا افضل بقعہ ہے تو کسی ایک نے بھی اس کا جواب نہ دیا آپؑ کی طرف ہی پلٹایا آپؑ نے فرمایا حجر اسود اور باب کعبہ وہ مقام ہے جو حطیم ہے اور ابراہیمؑ نے اس مقام پر کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی پس خدا کی قسم اگر کوئی شخص اس جگہ جہاں قدموں کے نشان ہیں اس مکان میں کھڑے ہو کر پورا دن نماز پڑھے یہاں تک کہ وہاں اسے رات

ہو جائے اور اگر پوری رات کو قیام کر کے نماز ادا کرے یہاں تک کہ وہاں اسے دن ہو جائے پھر اگر ہم اہلبیتؑ کی معرفت نہیں رکھتا اور ہمارے حق و حرمت کی پروا نہیں کرتا تو اللہ اس کی کوئی چیز قبول نہیں کرے گا بے شک ہمارے جد ابراہیمؑ نے اپنے رب سے اس متعلق اس میں یہ شرط رکھی تھی فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ (آیت ۳۷) اے میرے رب لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف پھیر دے پھر فرمایا کہ اللہ کی مراد یہ ہے سب لوگ ہم سے محبت نہیں کریں گے اللہ کی مراد تم ہو اللہ تم پر رحم کرے بے شک تم لوگوں کی مثال لوگوں میں اس طرح ہے جیسے ایک سفید رنگ کے بیل میں سیاہ رنگ کے بال ہوں یا ایک سیاہ رنگ کے بیل میں سفید رنگ کے بال ہوں اور لوگوں کو اس گھر (بیت اللہ) کے حج کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کی عظمت ہے اور اللہ کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے ہے اور پھر جو اس کے بعد ہماری طرف پلٹے وہ اس کی طرف پلٹا اور ہم اس پر اللہ کی حجت ہیں (برھان ج ۲ ص ۳۲۰، بحار ج ۱۵ ص ۱۲۵)

42.....اور ایک اور روایت میں ہے کیا تمہیں معلوم ہے کہ حرمت کا سب سے بڑا بقعہ اللہ کے نزدیک کون سا ہے تو کسی ایک نے بھی اس کا جواب نہ دیا اور آپؑ کی طرف پلٹایا تو آپؑ نے فرمایا یہ رکن اسود اور مقام باب کعبہ تک کے درمیان ہے اور وہ حطیم اسماعیلؑ ہے اور انہوں نے اس مقام پر نماز ادا کی تھی باقی اوپر کی حدیث کی طرح ہے (برھان ج ۲ ص ۳۲۰، بحار ج ۱۵ ص ۱۲۵)

43.....فضیل بن یسار کہتے ہیں کہ ابوجعفرامام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ لوگوں کو میں نے طواف کرتے ہوئے دیکھا تو آپؑ نے فرمایا یہ کام تو لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی کرتے تھے اللہ نے لوگوں کو پہلے طواف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے بعد وہ ہماری طرف پلٹیں اور ہماری ولایت کا اقرار کریں اور ہم سے محبت کا اظہار کریں ہماری معرفت حاصل کریں اور ہماری مدد کریں پھر آپؑ نے یہ آیت پڑھی فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ (آیت ۳۷) لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف پھیر دے (برھان ج ۲ ص ۳۲۰، بحار ج ۱۵ ص ۱۲۵، صافی ج ۱ ص ۸۹۲)

44.....سدی کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے یہ آیت پڑھی رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ (آیت ۳۸) اے ہمارے رب بے شک تو جانتا ہے جو ہم چھپائیں یا ظاہر کریں اور اللہ سے کوئی چیز زمین میں پوشیدہ نہیں ہے تو فرمایا یہ اسماعیلؑ کی شان میں ہے اور ہم اہلبیتؑ بھی پوشیدہ نہیں ہیں (برھان ج ۲ ص ۳۲۱)

www.shiabooks.pdf.com

45.....حریز بن عبداللہ نے یہ ذکر دونوں اماموں سے امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے سنا کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ (آیت ۴۱) اے رب مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اس سے مراد اسماعیلؑ واسحاقؑ ہیں (برہان ج ۲ ص ۳۲۱، بحار ج ۵ ص ۱۳۲، صافی ج ۱ ص ۸۹۳)

46.....اور دوسری روایت میں ہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ (آیت ۴۱) اے رب مجھے اور میرے والدین کو بخش دے تو فرمایا یعنی اس سے مراد حضرت آدمؑ وحضرت حواؑ ہیں (برہان ج ۲ ص ۳۲۱، بحار ج ۵ ص ۱۳۲)

47.....جابر کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ (آیت ۴۱) اے رب مجھے اور میرے والدین کو بخش دے فرمایا اس سے مراد اسماعیلؑ واسحاقؑ ہیں اور یہ کہ میرے بعد آنے والے رسول کو حسنؑ وحسینؑ عطا کر دے اور اپنے والدین حضرت آدمؑ اور حضرت حوا کے لئے بھی استغفار کرتا ہوں (برہان ج ۳۲۱، بحار ج ۵ ص ۱۳۲)

48.....محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْۤا اَیْدِیَكُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ کیا تم نے اسے نہیں دیکھا کہ جس سے کہا گیا تم اپنے ہاتھ سے ادا کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو تو فرمایا اس سے مراد امام کی اطاعت کرنا ہے اور قتال طلب کرنا ہے تو پس ان کے لئے قتال کرنا امام حسینؑ کے ساتھ لکھ دیا گیا تو کہتے ہیں رَبَّنَا اے ہمارے رب اگر آخر میں ہمارے لئے یہ ہو گیا ہے اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ (آیت ۴۴) ہمیں تھوڑے سے عرصہ کی مہلت دے کہ ہم تیری دعوت قبول کر لیں اور تیرے رسولوں کے پیرو ہو جائیں تو فرمایا کہ ان لوگوں کا ارادہ یہ تھا کہ اس میں حضرت قائمؑ کے آنے تک تاخیر کی جائے (برہان ج ۲ ص ۳۲۱)، بحار ج ۵ ص ۱۳۶)

49.....سعد بن عمر (سعد بن عثمان (مسعدہ)) نے غیر واحد سے روایت کیا ہے کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس موجود تھا اور ایک شخص سے کہا بے شک صاع کا گھر پکا ہے اور عیسیٰ بن علی کا گھر پختہ ہے اور عباسیوں کے دور کا ذکر کیا تو اس شخص نے کہا ہم دیکھتے ہیں اللہ ان کو خراب کرے گا یا وہ ان کے اپنے ہاتھوں سے خراب ہوگا تو ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ

نے اس سے فرمایا ایسا نہیں جیسا تم کہتے ہو بلکہ اس میں حضرت قائمؑ اور ان کے اصحاب ساکن ہوں گے کیا تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا وَسَكَنْتُمْ فِیْ مَسٰكِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ (آیت ۴۵) اور تم ان لوگوں کے گھروں میں آباد تھے جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا (بحار ج ۱۳ ص ۱۹۰، برہان ج ۲ ص ۳۲۱)

مکروفریب کرنے والے

50.....جمیل بن دراج کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سنا خدا فرماتا ہے اِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ (آیت ۴۶) اگرچہ ان کی چال ایسی تھی کہ پہاڑ بھی اس سے ہل جائیں تو فرمایا اگرچہ یہ چال بنی عباس چلیں گے (اور بنی عباس نے یہ چال ۲۵۰ھ میں چلی) حضرت قائمؑ کے ساتھ تو اس سے لوگوں کے دل پہاڑ کی طرح متزلزل ہوں گے (برہان ج ۲ ص ۳۲۱)

51.....حارث کہتے ہیں حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ نے فرمایا ایک دفعہ نمرود نے چاہا کہ آسمان کا حال معلوم کرے (یوں سمجھو کہ اس نے توحید کو باطل کرنے اور عوام کو اپنے خام خیال میں پھنسانے کے لئے یہ ڈھونگ اور مکروفریب تیار کیا) کہ ایک غبارہ نما صندوق تیار کیا اور اس کے ساتھ لمبی لمبی لکڑیاں باندھ دیں اور چار گدھ گرفتار کئے اور ان کی تربیت کی اور اس صندوق میں ایک شخص کو بٹھایا اور خود بھی بیٹھا اور گدھوں کو چند دن بھوکا رکھا پھر اس صندوق کے پایہ کے نیچے ان کو باندھ دیا اور صندوق کے درمیان میں ایک لکڑی لگا کر ان میں گوشت لٹکا دیا تو وہ بھوکے گدھ گوشت کھانے کی غرض سے اڑے اور تابوت کو اس نمرود کے ساتھ لے کر اڑے اور آسمان کی طرف روانہ ہوئے اور گوشت تک نہ پہنچ سکے اور گوشت جو اوپر بندھا ہوا تھا وہ بھی بلند ہو گیا اور کسی قدر بلند ہو گیا تو اس نے زمین کی طرف دیکھا تو اسے زمین ایک مورچہ کی طرح نظر آئی اور آسمان کو دیکھا تو وہ اتنا ہی بلند نظر آیا جیسا پہلے دیکھا تھا پھر ایک مدت تک اوپر چلتے لگے پھر جب زمین کو دیکھا تو کچھ بھی نظر نہ آیا پھر آسمان کی طرف دیکھا تو وہ اتنا ہی بلند نظر آیا آخر کار تاریکی میں پڑھ گیا کہ نہ آسمان دیکھائی دیتا ہے اور نہ زمین دیکھائی دیتی ہے تو اسے خوف ہوا تو اس نے گوشت کو تابوت کے نیچے لٹکا دیا اور گدھوں نے زمین کی طرف رخ کر لیا اور زمین پر آ گئیں گدھیں گوشت کے پیچھے آئیں تو پہاڑ نے سنا کہ یہ گدھیں اڑ کر آئی ہیں تو وہ خوف زدہ ہوا کہ آسمان سے کوئی حکم آ جائے وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ

www.shiabookspdf.com

لَتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ (آیت ۴۶) اگر چہ ان کی چال و مکر ایسا تھا کہ اس سے پہاڑ بھی ہل جائیں (پھر گدھوں نے اس گوشت کو نیچے کی طرف دیکھا تو وہ نیچے کی طرف اڑیں اور زمین پر آ گئیں اور پہاڑ نے گدھوں کے اڑنے کو دیکھا تو قریب تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے) (وضاحت ان کا مکر و فریب اس قدر مضبوط تھا کہ وہ اپنے خام خیال میں ابراہیمؑ کی نبوت کو باطل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا دین اسلام کی بنیادیں مضبوط تر ہیں اور نمرود کا یہ مکر اتنا مضبوط تھا کہ پہاڑوں کے گرانے سے بھی زیادہ تھا اس لئے اس کی مثال دی گئی) (برہان ج ۲ ص ۳۲۲، بحار ج ۳ ص ۲۲۲)

قیامت کے دن زمین کا بدلنا

52.....ثویر بن ابوفاختہ کہتے ہیں علی بن حسینؑ امام زین العابدینؑ نے اس قول خدا کے متعلق تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ (آیت ۴۸) زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی تو فرمایا یہ زمین ایسی زمین سے بدل دی جائے گی جس پر گناہ نہ کئے گئے ہوں گے جس پر نہ پہاڑ ہوں گے نہ نباتات ہوگی جیسا کہ ابتداء میں بنائی گئی تھی (برہان ج ۲ ص ۳۲۳، بحار ج ۳ ص ۲۲۱، صافی ج ۱ ص ۸۹۴) (اس کے ٹیلے گھاٹیاں پہاڑ جھاڑیاں سب کی سب ختم کر دی جائیں گی بالکل صاف میدان ہوگا رہنے کے لئے کوئی مکان کا نشان تک نہ ہوگا اس پر کوئی آبادی نہ ہوگی اور وہ اس طرح ہوگی جیسے ہبط کے وقت تھی موجودہ صورت سے وہ الگ ہوگی خواہ اس کی کیفیت جو بھی ہو اور لوگ اپنی قبروں سے نکل کر اپنے حساب و کتاب کے لئے اپنے رب کے حضور پیش ہوں گے مجرمین زنجیروں میں جکڑے ہوئے محشور ہوں گے)

53.....زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ (ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ) سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ (آیت ۴۸) اس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی تو فرمایا روٹی کی شکل میں بدل جائے گی اور لوگ اسے کھاتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائیں گے اللہ فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ ہم نے کوئی ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانا نہ کھاتا ہو (بحار ج ۳ ص ۲۲۱، برہان ج ۲ ص ۳۲۳)

54.....محمد بن ہاشم کہتے ہیں کہ خبر میں ہے کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے ابرش کلبی نے عرض کیا آپؑ اس قول خدا سے آگاہ

کریں کہ خدا فرماتا ہے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ (آیت ۴۸) اس دن زمین دوسری زمین سے بدل جائے گی کیا یہ زمین روٹی کی شکل میں بدلے گی تو ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا تم نے ٹھیک کہا ہے یہ زمین روٹی کی شکل میں بدل جائے گی اور حساب و کتاب کے وقت تک وہ اسے کھاتے رہیں گے یہ سن کر ابرش ہنسا اور کہا کہ اس وقت ان کو کھانے کا وقت کہاں ملے گا کہ وہ اس سے کھائیں گے تو آپؑ نے فرمایا تم پرویل ہو اس چیز میں کیا وہ اس سے زیادہ سخت مقام نہیں ہے جب کہ موقف کا اس سے آسان ہے اور جہنم کا عذاب سخت ہے تو وہاں بھی وہ لوگ کھانے کی طلب کریں گے تو اس نے کہا نہیں جہنم میں نہیں مانگے گے تو آپؑ نے فرمایا تم پرویل ہو کیا خدا یہ نہیں فرماتا لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ان کے کھانے کے لئے شجر زقوم کا کھانا دیا جائے گا جو ان کے بطنوں میں جائے گا اور ان کو حمیم کا کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا اس کے پینے سے ان کے پیٹ جلیں گے پھر وہ خاموش ہو گیا (برہان ج ۲ ص ۳۲۳، بحار ج ۳ ص ۲۲۱) (ابرش وہی ہے اس کا نام ابومجاشع بن ولید ہے جو علما عامہ سے تھا اور ہشام بن عبدالملک کے خواص سے تھا اور باقی زمانہ منصور تک گزرا اور ان کی ایک حکایت قمی نے درج کی الکنی والقاب اس میں رجوع کر لیں)

55.....ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ جب دوزخ میں جائیں گے تو ان کو کھانا ملے گا اور ان کو حمیم کا گرم پانی دیا جائے گا اور وہ نہیں بھولیں گے تو پھر حساب و کتاب کے وقت کیسے بھولیں گے (برہان ج ۲ ص ۳۲۳، بحار ج ۳ ص ۲۲۱)

56.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ (آیت ۴۸) اس دن زمین دوسری زمین سے بدل جائے گی تو فرمایا کہ اس دن زمین روٹی کی شکل میں بدل جائے گی اور لوگ اسے کھاتے رہیں گے یہاں تک کہ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائیں تو میں نے کہا آپؑ اس کے قائل ہیں کہ اس دن وہ لوگ کھانے پینے میں مشغول ہوں گے تو مجھ سے فرمایا کہ ابن آدم کو نہیں بدلہ گیا کہ وہ کھانا نہ کھائے نہ پیئے جبکہ وہ جہنم میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے تو وہاں پر کیا وہ کھانے کے لئے آواز نہ دیں گے۔ خدا فرماتا ہے وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ (سورہ کہف آیت ۲۹)

www.shiapdfbooks.com

جان لیا تو فرمایا کہ وہ اس امت کے مؤمنین ہیں (برھان ج۲ص ۳۲۸، بحار ج۱۵ص ۲۶۳، صافی ج۱ص ۹۰۱)

آدمؑ کی مٹی

7.....جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ اللہ ملائکہ سے فرماتا ہے اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (آیت ۲۸) کہ بے شک میں سڑے ہوئے کیچر کی گھنگھناتی مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِیْنَ (آیت ۲۹) پس جب میں اسے درست کردوں اور اس میں اپنی ذرا سی روح پھونک دوں پھر تم سب اسے سجدہ کرنے کے لئے جھک جانا تو فرمایا کہ وہی پہلے والی بات جس کے متعلق ملائکہ نے اپنا احتجاج کیا تھا اس سے پہلے کہ ان کو خلق فرماتا اللہ اس وقت تک کسی قوم کو تبدیل نہیں کرتا کہ جب تک کہ ان پر اپنی حجت تمام نہ کردے اور اس کا کوئی عذر باقی نہ رہے اور یہ ملائکہ پر حجت تھا پھر اللہ نے اپنے دائیں دست قدرت سے مٹی لی اور پھر اسے اپنے دست قدرت سے آب شیریں سے خاک کو ملایا اور دست قدرت سے گوندھا پھر اس سے فرمایا کہ میں تم سے اپنے پیغمبروں اور مرسلین رسولوں اور صالحین بندوں اور ہدایت ہافتہ اماموں کو جو جنت کی طرف لوگوں کو بلائیں گے اور ان کی پیروی کرنے والوں کو قیامت تک پیدا کروں گا اور پروانہ کروں گا اور کوئی مجھ سے سوال نہ کرے گا جو کچھ میں نے کیا ہے اور ان لوگوں سے سوال کیا جائے گا پھر کچھ آب شور لے کر خاک میں ملایا اور اس سے فرمایا کہ میں تم سے جباروں فرعونوں عادیوں اور شیاطین کے بھائیوں کو جو لوگوں کو کفر کی طرف بلائیں گے اور ان کی پیروی کریں گے قیامت تک پیدا کروں گا اور مجھے کچھ پروا نہیں ہے اور کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ مجھ سے سوال کرے جو کچھ میں کرتا ہوں اور ان سب سے پوچھا جائے گا اور ان میں بدأ کی شرط قرار دی کہ اگر چاہے ان کو اصحاب یمین میں بدل دے اور اگر چاہے ان کو اصحاب شمال میں بدل دے پھر دونوں قسم کی مٹی کو اپنی قدرت سے ملا کر عرش کے سامنے ڈال دیا تو وہ دونوں مٹیوں کے چند ٹکڑے ہوگئے (برھان ج۲ص ۳۲۸، بحار ج۳ص ۶۶) (اللہ ہر قسم کے جسم وجسمانیت وغیرہ سے پاک وپاکیزہ ہے اس لئے اس کی تشبیہ کسی انسانی اعضاء سے نہیں دی جاسکتی اس کی سب قدرت کُنْ ہو جا فَیَکُوْنُ پس وہ ہو جاتی ہے اللہ کی یہ قدرت ہے دائیں طرف کا اشارہ ہے کہ اس کی اس طرف قدرت رحمت ونعمت وفضل ہے اور بائیں

طرف کی قدرت عذاب وقہر ابتلاء ہے اور بے شک عذاب قہر امراض وتکالیف وتمام مصائب وعقوبات وغیرہ ہیں)

روح کی حقیقت

8.....محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا سے متعلق پوچھا وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِیْنَ (آیت ۲۹) جب میں اپنی روح ڈال دوں تو تم اسے سجدہ کرنے کے لئے جھک جانا تو فرمایا وہ روح جو اللہ نے خلق کی اسے آدمؑ میں پھونک دیا وہ اسی سے ہے (بحار ج۲ص ۱۰۸، برھان ج۲ص ۳۴۲)

9.....محمد بن اورمہ کہتے ہیں ابوجعفر احول نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے روح کے متعلق سوال کیا کہ جو آدمؑ میں ڈالی گئی اور خدا فرماتا ہے فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (آیت ۲۹) پس جب میں اسے درست کردوں اور اپنی روح ڈال دوں تو فرمایا وہی مخلوق ہے جسے اللہ نے پیدا کیا اور وہ روح بھی اسی طرح تھی جو اللہ نے عیسیٰ بن مریمؑ کے لئے قرار دی تھی (بحار ج۲ص ۱۰۸، برھان ج۲ص ۳۴۲)

10.....ابوبصیر کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (آیت ۲۹) پس جب میں اسے درست کردوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو فرمایا اللہ نے خلق کیا اور روح کو بھی خلق کیا پھر ملائکہ کو حکم دیا ان میں پھونک دو اور کوئی اور چیز نہ تھی کہ جو اللہ کی ہو اور یہ اللہ کی وہی قدرت ہے (برھان ج۲ ص ۳۴۲، بحار ج۲ص ۱۰۸)

11.....اور روایت ہے سماعہ نے بیان کیا کہ اللہ نے آدمؑ کو خلق کیا اور اس میں روح پھونک دی تو آپؑ سے روح کے متعلق سوال کیا تو فرمایا یہ وہی قدرت ہے کہ جس قدرت سے ملکوت قائم ہیں (برھان ج۲ص ۳۴۲، بحار ج۲ص ۱۰۸) (روح اولاً بخار لطیف سے تعلق رکھتی ہے جو قلب سے اٹھتے ہیں پھر اسے شریانوں کے ذریعہ چھلایوں میں سے لئے ہوئے بدن کی گہرائیوں میں جاری ہو جاتی ہے اس کا تعلق بدن سے پھونک کے ذریعہ ہوتا ہے روح عالم مواد سے نہیں ہے بلکہ عالم ملکوت کی چیز ہے اور بدن اس کے لئے بمنزلہ چھلکے یا غلاف کے ہوتا ہے اور یہ اس پر غالب ہوتی ہے کیونکہ بدن کی زندگی روح ہی کے سبب سے ہوتی ہے اور روح ایک دوسری قسم کی مخلوق ہے جو عام مخلوق سے نہیں ملتی)

www.shiabooks.pdf.com

امام علیؑ بن حسینؑ کی ایک دعا

12.....ابان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک علیؑ بن حسینؑ امام زین العابدینؑ جب مقام ملتزم پر پہنچتے تھے تو بارگاہ خدا میں یہ دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَبْدِیْ اَفْوَاجًا مِنْ ذُنُوْبٍ وَاَفْوَاجًا مِنْ خَطَایًا وَعِنْدَکَ اَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَۃٍ وَاَفْوَاجٌ مِنْ مَّغْفِرَۃٍ یَامَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِہٖ اِلَیْہِ (جب کہ خدا فرماتا ہے فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ) (آیت ۳۶) اَسْتَجِبْ لِیْ وَافْعَلْ بِیْ کَذَا وَکَذَا خدایا میرے پاس کا ذخیرہ خطاؤں کا ذخیرہ ہے جبکہ تیرے پاس رحمت کا ذخیرہ ہے تیرے پاس مغفرت کا ذخیرہ ہے اے وہ ذات کہ جس نے اپنی ناپسندیدہ مخلوق کے فرد کو مہلت دی ہے اور دعا کو قبول کیا (پھر تو اس دن تک مجھے مہلت دے جبکہ لوگ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے) میری دعا کو بھی قبول فرما اور میری فلاں فلاں حاجب پوری کر دے) (برہان ج ۲ ص ۳۴۳، بحار ج ۲۱ ص ۴۴)

13.....حسن (حسین) بن عطیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا بے شک ابلیس نے اللہ کی عبادت چوتھے آسمان پر چار رکعت نماز ادا کی جس پر اس کے چھ ہزار سال خرچ ہوئے تو اللہ نے اس چیز کو سامنے رکھ کر اسے یوم وقت معلوم تک مہلت دی جو اس نے اس سے پہلے یہ عبادت کی تھی (برہان ج ۲ ص ۳۴۳، بحار ج ۱۴ ص ۶۲۸)

وقت معلوم کون سا وقت

14.....وھب بن جمیع غلام اسحاق بن عمار کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ ابلیس نے جو یہ کہا تھا کہ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ (آیت ۳۶) قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (آیت ۳۷) اے میرے رب پھر تو مجھے اس دن تک مہلت دے جب کہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے (اللہ نے) کہا کہ بے شک تو ان میں سے ہے ایک ہے جسے پوچھے ہوئے وقت تک مہلت دی گئی ہے تو وہب نے کہا میرے ماں

www.shiabookspdf.com

باپ آپؑ پر قربان ہو جائیں یہ کون سا وقت ہے تو فرمایا اے وھب کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ یہ وہ دن ہے جس میں سب لوگ مبعوث کئے جائیں گے ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ نے ابلیس کو اس دن تک کے لئے مہلت دی ہے جس دن حضرت قائمؑ ظہور فرمائیں گے اور ظہور کے وقت وہ مسجد کوفہ میں ہوں گے اور ابلیس سامنے آ کر گھٹنوں کے بل بیٹھے گا اور کہے گا کہ آج کے دن سے چھٹکارا معلوم نہیں ہوتا پس امام قائمؑ اس کی پیشانی کو پکڑ کر اس کی گردن مار دیں گے وقت معلوم کا دن یہ ہے (برہان ج ۲ ص ۳۴۳، بحار ج ۱۴ ص ۶۲۸، صافی ج ۱ ص ۹۰۶)

15.....ابو جمیلہ کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے انہوں نے اپنے بھائی سے روایت کیا ہے کہ خدا فرماتا ہے ھٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ (آیت ۴۱) یہ صراط مستقیم ہے تو فرمایا اس سے مراد امیر المؤمنینؑ ہیں (برہان ج ۲ ص ۳۴۴، صافی ج ۱ ص ۹۰۷) (ابو جمیلہ نے ابوعبداللہ سے اور جابر نے ابوجعفر سے نقل کیا جیسا کہ اگلی حدیث میں ہے)

16.....جابر کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے میں نے عرض کیا کہ اللہ کا میں یہ فرمان دیکھتا ہوں وہ فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ (آیت ۴۲) میرے خالص و مخلص بندوں پر تیرا بس نہ چلے گا تو آپؑ نے فرمایا اس کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ نے اس سے فرمایا کہ تیرا اس میں اختیار نہیں ہے کہ تو جنت و دوزخ میں کسی کو داخل کر سکے (برہان ج ۲ ص ۳۴۴، بحار ج ۱۴ ص ۶۲۸)

17.....علی بن نعمان کہتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ (آیت ۴۲) بے شک میرے بندوں پر تیرا بس نہیں چلے گا تو فرمایا کہ وہ اس کے خاص بندوں کو گمراہ نہیں کر سکے گا تو میں نے عرض کیا کیسے میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں اس میں کیا ہے تو فرمایا اس میں وہ چیز نہیں ہے خدا فرماتا ہے لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ (آیت ۴۲) تمہارا ان پر بس نہیں چلے گا اور اس سے محبت رکھنا کفر ہے اور اس سے بغض رکھنا ایمان ہے (برہان ج ۲ ص ۳۴۴، بحار ج ۱۴ ص ۶۲۸)

18.....ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا ہم اہلبیتؑ رحمت ہیں اور ہمارے

گھر نعمت ہیں اور ہمارا گھر برکت کا گھر ہے اور ہم زمین کی بنیاد ہیں اور ہمارے شیعہ اسلام کی رسی ہیں (وہ جو ایک مضبوط رسی ہوتی ہے جو توڑی نہیں جاسکتی اسے ایمان کی رسی کہتے ہیں اور اسے اسلام کی رسی کہتے ہیں اور یہ اس کی تشبیہ ہے کہ وہ اس رسی کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں اور رسی سے ملے ہوئے ہیں) اور بے شک ابراہیمؑ نے پہلے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے متعلق دعا کی تھی اس لئے اللہ نے ہمیں اور ہمارے شیعوں کو ابلیس کے تسلط سے قیامت تک محفوظ رکھا ہے اللہ فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ (آیت ۴۲) بے شک میرے بندوں پر تیرا بس نہیں چلے گا (برہان ج ۲ ص ۳۴۴، بحار ج ۱۵ ص ۱۱۱)

جہنم کے ابواب

19۔ ابوبصیر کہتے ہیں حضرت امام جعفر صادقؑ بن حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہیں۔ باب اوّل ظالموں کے لئے ہے اور اس کا نام زریق ہے۔ اور دوسرے دروازے کا نام حبتر ہے۔ اور تیسرے دروازے کا نام سوم اور چوتھے دروازے کا نام بنو امیہ کے خلیفہ کے نام ہے۔ اور پانچویں دروازے کا نام عبدالملک۔ اور چھٹے دروازے کا نام عسکم بن ھوم ہے اور ساتویں دروازے کا نام ابوسلامہ ہے۔ اور یہ سب دروازے ان کے لئے ہیں کہ جنہوں نے ان کا اتباع کیا ہے۔ (برہان، ج ۲ ص ۳۴۵، بحار ج ۴ ص ۴۷۸، ج ۸ ص ۲۲۰)

زریق کنایہ ہے کہ اہل عرب اسے زرقۃ العین کہتے ہیں۔ حبتر وہ ثعلبہ ہے حیلہ و مکر کرنے والوں کے لئے اور اس سے مراد یہی ہے۔ اسی سے شقی داخل ہوں گے۔ اور عسکر بن ھوسر سے کنایہ ہے کہ اس سے بعض خلفاء بنی اُمیہ داخل ہوں گے یا بنی عباس کے خلفاء داخل ہوں گے۔ اور ابوسلامہ سے کنایہ ہے کہ ابوجعفر منصور دوانیقی۔ عسکر سے کنایہ ہے کہ تمام دشمن جناب امیر حضرت علیؑ جنہوں نے آپ سے جنگ و قتال کیا۔ ایک لشکر کی شکل میں آئیں گے اور ایک دروازے سے آل مروان گزریں گے۔

جزو سے مراد

20..... احمد بن محمد بن ابونصر کہتے ہیں میں نے ابوالحسن امام علی رضاؑ سے پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں ایک شخص نے مرتے وقت ایک جزو کی وصیت کی کہ اسے اللہ کے راستہ پر صرف کرنا اس جزو سے مراد کون سا حصہ ہے تو آپؑ

نے فرمایا ساتواں حصہ بے شک اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ (آیت ۴۴) اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے کے لئے ایک حصہ ہوگا (بحار ج ۲۳ ص ۵۰، برہان ج ۲ ص ۳۴۵، ۳۴۶)

21..... اسماعیل بن ہمام کوفی کہتے ہیں کہ امام علی رضاؑ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو اپنے مال سے ایک حصے کی وصیت کر کے مرجائے تو فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ (آیت ۴۴) اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے کے لئے ایک حصہ ہوگا (بحار ج ۲۳، ص ۵۰، برہان ج ۲ ص ۳۴۵، ۳۴۶)

تختوں پر بیٹھنے والے

22..... ابوبصیر کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ (آیت ۴۷) وہ ایک دوسرے کے سامنے بھائیوں کی حیثیت سے تختوں پر بیٹھے ہوں گے تو فرمایا خدا کی قسم اس میں تمہارے سوا کسی اور کو نہیں سمجھا گیا ہے اس سے مراد تم ہی ہو (برہان ج ۲ ص ۳۴۷، ۳۴۸، بحار ج ۱۵ ص ۱۱۱، صافی ج ۱ ص ۹۰۸)

23..... عمرو بن ابومقدام کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد تم ہو کہ اللہ فرماتا ہے وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ (آیت ۴۷) اور ہم نے ان کے دلوں سے ہر قسم کی نزعت نکال دیں گے اور وہ ایک دوسرے کے سامنے بھائیوں کی حیثیت سے تختوں پر بیٹھے ہوں گے فرمایا کہ یہ ہمارے شیعہ ہیں چار اصحاب نہیں ہیں اس کے سامنے ان کے دماغوں سے اور ان کے دلوں سے اور تمام مخلوق سے ان کو اس طرح نکال لیں گے بے شک اللہ تمہاری آنکھوں کو روشن کردے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کردے گا (برہان ج ۲ ص ۳۴۷، ۳۴۸، بحار ج ۱۵ ص ۱۱۱، صافی ج ۱ ص ۹۰۸)

24..... محمد بن مروان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا تم میں سے ہر مرد و عورت ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ فرشتے تم پر سلام کرتے ہیں تمہارے بارے میں خدا فرماتا ہے وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ (آیت ۴۷) اور ہم ان کے دلوں سے ہر قسم کی نزاعت نکال دیں گے اور وہ ایک دوسرے کے سامنے

www.shabookspdf.com

بھائیوں کی طرح تختوں پر بیٹھے ہوں گے (برھان ج۲ص ۳۴۷، ۳۴۸، بحار ج۱۵ص ۱۱۱، صافی ج۱ص ۹۰۸)

ابراہیمؑ کی دعا اور اسماعیلؑ کی بشارت

25.....محمد بن قاسم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک سارہ نے ابراہیمؑ سے عرض کیا اب آپؑ بوڑھے ہو گئے ہیں اور اولاد سے محروم ہیں اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپؑ کو اولاد عطا فرمائے پھر حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ نے دعا کرنے کا وعدہ کیا کہ میں انشاء اللہ دعا کروں گا پھر حضرت ابراہیمؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ اپنی طرف سے مجھے ایک فرزند عطا فرمائے تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ میں تجھے ایک حلیم فرزند عطا کروں گا پھر اس کے ذریعہ سے امتحان لوں گا اور تیری اطاعت دیکھوں گا پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اس کے بعد جب ابراہیمؑ نے دعا کی تھی اسے تین سال گزر گئے پھر ان کو اللہ کی طرف سے اسماعیلؑ کی بشارت ملی پھر دوسری مرتبہ تین سال کے بعد بشارت دی گئی (برھان ج۲ص ۳۴۸، بحار ج۵ص ۱۴۷، صافی ج۱ص ۹۰۸)

قوم لوطؑ کے بخل کی تشریح

26.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے میں نے عرض کیا اللہ آپؑ کی حفاظت کرے کیا رسولؐ خدا بخل سے پناہ مانگتے تھے تو فرمایا ہاں اے ابومحمد رسولؐ خدا صبح و شام بخل سے پناہ مانگتے تھے اور ہم بھی بخل سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ جو اپنے نفس کو بخل سے محفوظ رکھتا ہے وہ رستگار ہے میں تمہیں بخل سے آگاہ کرتا ہوں بے شک قوم لوطؑ کے لوگ اس شہر کے رہنے والے تھے جو اپنے کھانے پر بہت بخیل تھے بخل نے ان لوگوں کو ان کی شرمگاہوں کے ایسے درد میں مبتلا کیا جس کا علاج نہ تھا میں نے عرض کیا ان کا کون سا بخل تھا تو فرمایا کہ قوم لوط کے شہر قافلوں کے راستوں پر آباد تھے جو شام اور مصر کی طرف جاتے تھے اور قافلے والے ان کے پاس قیام کرتے تھے اور وہ لوگ ان کی ضیافت کیا کرتے تھے جب ان کی یہ ضیافت زیادہ ہو گئی تو وہ لوگ نفس کی خباثت اور بخل کی وجہ سے تنگ آ گئے لہٰذا بخل اس کا باعث بن گیا کہ جب ان کے پاس کوئی مہمان آتا تو اس کو ذلیل کرتے تھے اور اس کے ساتھ اغلام کرتے تھے اور اس کے بغیر کہ اس عمل قبیح کے لئے ان کو جو شہوت یا خواہش پوری ہوتی ہو اس سے ان کی صرف یہ

غرض تھی کہ قافلے ان کے شہر میں قیام نہ کریں تا کہ ان کی ضیافت نہ کرنا پڑھے ان کے اس برے عمل کی دوسرے شہروں میں شہرت ہو گئی اور قافلوں نے ان کے پاس قیام کرنے سے پرہیز کیا غرض کہ بخل نے ان پر وہ بلا مسلط کی جسے وہ اپنے سے دفعہ نہ کر سکے یہاں تک کہ ان کے اس عمل کی خواہش ان کو اس حد تک ہوئی کہ شہروں سے مردوں کو اس فعل کے لئے اجرت پر بلانے لگے تو کون مرض بخل سے بدتر ہو سکتا ہے اور اس کا انجام خدا کے نزدیک بخیل ہونے سے زیادہ رسوا کرنے والا اور زیادہ قبیح ہے ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے عرض کیا اللہ آپؑ کو اپنی حفاظت میں رکھے کیا قوم لوط کے سب لوگ یہ فعل کرتے تھے تو آپؑ نے فرمایا ہاں مگر ایک گھر مسلمان تھا جو محفوظ تھا یہ اللہ کا فرمان تم نے نہیں سنا وہ فرماتا ہے فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ہم نے اس شہر میں سے مومنوں میں سے جو تھا اس کو باہر کر دیا پس ہم نے مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا کوئی مکان نہ پایا پھر ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ان کے درمیان حضرت لوطؑ تیس سال تک رہے اور ان کو خدا کی طرف بلاتے تھے اور ان کو عذاب الٰہی سے بچنے کی ہدایت کرتے تھے وہ ایسی قوم تھی جو اپنے پاخانہ تک سے پاک نہیں ہوتی تھی نہ غسل جنابت کرتی تھی حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کی خالہ کے بیٹے تھے اور ابراہیمؑ ان کی خالہ کے بیٹے تھے اور ابراہیمؑ کی زوجہ سارہ حضرت لوطؑ کی بہن تھی لوطؑ اور ابراہیمؑ دونوں مرسل نبی تھے اور لوگوں کو عذاب خدا سے ڈراتے تھے حضرت لوطؑ ایک سخی آدمی اور صاحب کرم انسان تھے جو مہمان ان کے پاس آتا تھا اس کی ضیافت کرتے تھے اور اپنی قوم کی شرارت سے اپنے مہمانوں کی حفاظت کرتے تھے آپؑ کی قوم جب کسی مہمان کو دیکھتی تھی تو حضرت لوطؑ سے کہتی تھی کہ کیا ہم لوگوں نے تمہیں منع نہیں کیا ہے کہ کہیں سے کوئی مہمان جو تمہارے پاس آئے تو اس کی مہمانی نہ کرنا ورنہ ہم لوگ تمہارے مہمانوں کو ذلیل اور تمہیں ان کی نظروں میں رسوا کریں گے پھر جب حضرت لوطؑ کے پاس کوئی مہمان آتا تو اس کو پوشیدہ رکھتے اس سبب سے کہ لوطؑ کا کوئی خاندان اور کوئی قبیلہ وہاں نہ تھا پھر آپؑ نے فرمایا اور ہمیشہ لوطؑ اور ابراہیمؑ اس قوم پر عذاب نازل ہونے کے امیدوار تھے اور ان کی خدا کے ہاں منزلت بلند تھی خدا جب اس قوم پر عذاب نازل کرنے کا ارادہ کرتا تو ابراہیمؑ کی محبت اور خلت اور لوطؑ کی محبت دیکھ کر عذاب میں تاخیر فرماتا پھر ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا آخر کار اللہ کا غضب ان پر سخت ہوا اور ان کے لئے عذاب کو مقدر فرمایا اور اس عذاب کے بدلے میں مقدر فرمایا کہ ابراہیمؑ کو ایک فرزند دانا عطا فرمائے جو ان کی تسلی کا باعث ہو اس تکلیف سے جو قوم لوطؑ

www.shiabookspdf.com

کے ہلاک ہونے سے سبب ان کو پہنچنے والی تھی ابراہیمؑ کے پاس فرشتوں کو بھیجا کہ ان کو اسماعیلؑ کی خوشخبری دیں وہ رات کے
وقت ابراہیمؑ کے گھر میں داخل ہوئے تو ابراہیمؑ کو ان سے خوف معلوم ہوا اور وہ ڈرے کہ چور ہوں گے جب فرشتوں نے
ان کو ہراساں اور خوفزدہ دیکھا تو سلام کیا تو ابراہیمؑ نے ان کے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ ہم لوگ تم سے خائف ہیں تو کہا
کہ تم خوف نہ کرو ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ (آیت
۵۳) ہم آپؑ کو ایک نیک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں پھر ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا وہ نیک لڑکا حضرت اسماعیلؑ تھے جو
ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہوئے ابراہیمؑ نے ان فرشتوں سے کہا قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ
تُبَشِّرُوْنَ (آیت ۵۴) قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ (آیت ۵۵) اس نے کہا کیا تم مجھے
خوشخبری دیتے ہو جب کہ مجھے بڑھاپا آپہنچا ہے پھر تم مجھے کس بات کی بشارت دیتے ہو تو انہوں نے کہا ہم نے تمہیں سچی
خوشخبری دی ہے پس تو ناامیدوں سے نہ ہو پھر ابراہیمؑ نے ان فرشتوں سے کہا اور کس کام کے لئے آئے ہو قَالُوْٓا اِنَّا
اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ (آیت ۵۸) قَوْمَ لُوْطٍ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ (آیت ۵۹) تو فرشتوں نے
کہا ایک گناہگار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں اور وہ حضرت لوطؑ کی قوم ہے اور بے شک وہ ایک فاسق قوم ہے ہم آئے ہیں
تاکہ ان کو عالمین کے رب سے ڈرائیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اس وقت ابراہیمؑ نے ان سے کہا اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا
قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ کہ لوطؑ ان میں موجود ہے انہوں
نے کہا ہم بہتر جانتے ہیں کہ کون اس جگہ ہے بے شک ان کو اور ان کے سب گھر والوں کو نجات ہوگی سوائے ان کی بیوی کے
کہ وہ عذاب میں باقی رہنے والی ہے پھر فرمایا فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِالْمُرْسَلُوْنَ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ
(آیت ۶۲) قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ (آیت ۶۳) جب وہ فرشتے آل لوطؑ کے پاس آئے تو لوطؑ
نے کہا کہ تم ایسے آدمی ہو ہم تمہیں نہیں پہچانتے ہیں انہوں نے کہا کہ تمہاری قوم خدا کے عذاب میں شک کرتی ہے اب ہم تمہارے
کے ساتھ تمہارے پاس آئے ہیں تاکہ تمہاری قوم کو عذاب سے ڈرائیں یقیناً ہم لوگ سچے ہیں فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ (آیت
۶۵) تم اپنے خاندان کو اے لوطؑ لے کر چلے جانا کہ سات دن اور سات راتیں گزر جائیں تو بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ

اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ (آیت ۶۵) اِلَّا امْرَاَتَكَ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ (سورہ ھود آیت ۸۱)
نصف رات کو تم اپنے گھر والوں کو لے کر شہر سے نکل جانا تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے ہاں تمہاری بیوی دیکھے گی اور اس
کو وہی عذاب ملے گا جو تمہاری قوم کو ملے گا پھر ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا پھر فرمایا لوطؑ سے کہا تم لوگ جہاں مامور ہوتا چلے
جانا جب صبح ہوگی تو قوم کے تمام افراد ہلاک ہو جائیں گے پھر ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا پھر جب آٹھویں دن کی صبح ہوئی
تو خدا نے پھر فرشتوں کو حضرت ابراہیمؑ کے پاس بھیجا کہ ان کو حضرت اسحاقؑ کی بشارت دیں اور قوم لوطؑ کے ہلاک ہونے پر
ان کو تسلی دیں جیسا کہ دوسری جگہ اللہ فرماتا ہے وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ
فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ہمارے رسول (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس آئے اور ان کو سلام کیا اور خوشخبری دی
ابراہیمؑ نے سلام کا جواب دیا اور فوراً ہی بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لائے یعنی وہ ذبح کیا ہوا بریاں اور عمدہ پکا ہوا گوشت تھا مگر
جب ابراہیمؑ نے دیکھا کہ اس گوشت کی طرف وہ ہاتھ نہیں بڑھاتے تو خوف محسوس کیا کیونکہ اس زمانہ میں ایک دوسرے
کے ساتھ کھانے میں شریک ہونا ایک دوسرے کے شر سے بے خوف ہونے کی دلیل تھا اور کھانا نہ کھانا دشمنی کی علامت تھا تو
ان فرشتوں نے کہا لَا تَخَفْ اِنَّا اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ (سورہ ھود آیت ۷۰) آپؑ خوف نہ کریں ہم ایک قوم کی
طرف بھیجے گئے ہیں جو لوطؑ کی قوم ہے پھر امام ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا پھر حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ پاس ہی کھڑی تھی
فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ (سورہ ھود آیت ۷۲) تا اِنَّهٗ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (سورہ ھود آیت ۷۳) پھر ان کو اسحاقؑ کی خوشخبری دی ان کے بعد یعقوبؑ کی خوشخبری دی یہ سن کر حضرت
سارہ نے تعجب کیا اور ہنس پڑی اور کہا يٰوَيْلَتٰٓى کیا میں لڑکا جنوں گی حالانکہ میں ایک بوڑھی عقیم عورت ہوں اور یہ میرے
شوہر بھی بوڑھے ہیں یقیناً یہ امر عجیب ہے ان فرشتوں نے کہا کہ کیا تم خدا کے امر میں تعجب کرتی ہو یقیناً خدا کی رحمت اور اس
کی برکتیں تم اہلبیتؑ پر نازل ہوں بے شک وہ حمید اور مجید ہے پھر ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب ابراہیمؑ نے اسحاقؑ
کی خوشخبری سنی اور ان سے خوف ختم ہو گیا تو اپنے رب سے قوم لوطؑ کی سفارش میں مناجات شروع کی اور خدا سے سوال کیا
کہ عذاب کو ان سے ہٹا دے تو اللہ نے ان کو وحی کی يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ وَاِنَّهُمْ

آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ (سورہ ہود آیت ۷۶) اے ابراہیمؑ تم ان باتوں سے درگزر کرو کیونکہ تمہارے پروردگار کی طرف سے ان کے لئے حکم آچکا ہے اور آج سورج طلوع ہونے کے بعد ان پر عذاب نازل ہوگا اور یہ حتمی ہے اور اس کا واپس ہونا ممکن نہیں ہے (بحار ج۵ ص۱۵۲، برہان ج۲ ص۳۴۸، صافی ج۱ ص۹۰۹)

27..... صفوان جمال کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے ساتھ نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو آپؑ نے یہ دعا مانگی اَللّٰهُمَّ لَا تُقْنِطْنِي مِنْ رَحْمَتِكَ اے میرے رب میں تیری رحمت سے مایوس نہیں ہوں پھر بلند آواز سے یہ آیت پڑھی وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ (آیت ۵۶) اور کون اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے مگر گمراہوں کے علاوہ (برہان ج۲ ص۳۴۹، بحار ج۱۸ ص۴۵۲)

اللہ کی نشانیاں

28..... محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ (آیت ۷۵) یقیناً اس (واقعہ) میں سمجھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں فرمایا اس سے مراد آئمہؑ ہیں اور رسولؐ خدا نے فرمایا مومن کی عقل دوربین سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ نور خدا کے ذریعہ سے دیکھ لیتا ہے خدا فرماتا ہے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ (آیت ۷۵) یقیناً اس (واقعہ) میں سمجھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں (برہان ج۲ ص۳۵۲، بحار ج۷ ص۱۱۸)

29..... اسباط بن سالم کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جو ہیت کے علاقہ کا رہنے والا تھا (یاقوت ہیت یہ علاقہ فرات کے شہر میں سے ہے اور بغداد کے نواح میں اوپر کی طرف ہے اس علاقے میں کھجور کے درخت بہت ہوتے ہیں) اس نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا اس قول خدا سے متعلق إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ (آیت ۷۵) وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ (آیت ۷۶) اس (واقعہ) میں سمجھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور یقیناً اس بستیوں کے نشان قائم راستہ پر موجود ہیں تو فرمایا ہم وہ نشانیاں ہیں اور ان راستوں میں قائم نشان موجود ہیں (برہان ج۲ ص۳۵۲، بحار ج۷ ص۱۱۶، ۱۱۸)

www.shiabookspdf.com

30..... عبدالرحمٰن بن سالم اشل نے مرفوع بیان کیا خدا فرماتا ہے لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ (آیت ۷۵) اللہ کی نشانیاں موجود ہیں تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ آل محمدؐ کے اوصیاء ہیں (برہان ج۲ ص۳۵۲، بحار ج۷ ص۱۱۸)

31..... ابوبصیر کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک امام ہی اس میں نشانیاں ہیں اور وہ راستے کے نشان ہیں جو قائم ہیں وہ اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں اور اللہ کے حکم سے بولتے ہیں وہ اس سے آگے نہیں بڑھتے وہ جانتے ہیں کہ کون کافر ہے اور کون مومن ہے پڑھ لیتے ہیں (برہان ج۲ ص۳۵۲، بحار ج۷ ص۱۱۸)

32..... جابر بن یزید جعفی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا ایک مرتبہ امیر المومنینؑ مسجد کوفہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک عورت آئی جس کا اس کے شوہر سے جھگڑا ہوا تھا آپؑ نے اس کے شوہر کے حق میں فیصلہ کیا تو اس عورت نے اس فیصلہ پر بہت غصہ کیا اور آپؑ سے کہا خدا کی قسم یہ آپؑ نے جو فیصلہ کیا ایسا نہیں خدا کی قسم آپؑ مساوی تقسیم نہیں کرتے اور رعایا کے درمیان عدالت نہیں کرتے اور آپؑ کا فیصلہ خدا کا پسندیدہ فیصلہ نہیں ہے یہ سن کر امیر المومنینؑ کو غصہ آگیا اور آپؑ نے اس عورت کو دیکھا اور فرمایا اے جرأت کرنے والی اے گالیاں بکنے والی پھر اس سے فرمایا تم جھوٹ کہتی ہو اے ملطیق یعنی اے عجیب جوئی کرنے والی اے عورت تو وہ ہے کہ دوسروں کی طرح حائض نہیں ہوتی یعنی تمہیں دوسری عورتوں کی طرح حیض نہیں آتا جب اس عورت نے یہ باتیں سنیں تو وہاں سے اٹھ کر بھاگی اور کہتی جاتی تھی کہ مجھ پر وائے ہو مجھ پر وائے ہو مجھ پر وائے ہو تین دفعہ کہا میرا پوشیدہ پردہ آپؑ نے چاک کر دیا اور مجھے رسوا کر دیا یہ دیکھتے ہیں عمرو بن حریث جو خوارج کا ایک سردار تھا اور وہاں پر موجود تھا (عمرو بن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبیداللہ مخزومی قرشی ملعون زندیق ۸۵ھ میں فوت ہوا اور اس نے کوفہ میں رہائش رکھ لی تھی اور اہل کوفہ کے امیروں میں سے تھا اور کوفہ میں بنی امیہ کا والی تھا اور دولت کا حریص تھا اس کی طرف مائل رہتا تھا ہوائے نفس کا دل دادہ تھا اس کی خباثت کی بہت سی روایات ہیں بعض کا ذکر تنقیح المقال میں ہے) اس عورت کے پیچھے دوڑا اور اس عورت سے کہا کہ شروع میں تو تم نے حضرت علیؑ سے ایسی باتیں بیان کی تھیں کہ میں ان سے بہت خوش ہوا لیکن پھر جب انہوں نے تجھ سے جو کچھ کہا تو پھر تو نے واویلا شروع کر دیا اور بھاگی آخر کیوں تو اس عورت نے کہا کہ خدا کی قسم امیر المومنینؑ نے میرے متعلق وہ بات بیان کی جو مجھ میں موجود ہے اور کوئی دوسرا اسے نہیں جانتا میں ہمیشہ پیچھے سے حائض ہوتی ہوں اور دوسری عورتیں اس طرح حائض نہیں

ہوتی ہیں یہ سن کر عمر بن حریث امیر المؤمنینؑ کے پاس واپس آیا اور کہا خدا کی قسم اے امیر المؤمنینؑ یہ کہانت کیا تھی جو آپؑ نے بیان کی تو آپؑ نے اس سے فرمایا کہ اے ابن حریث کون سی بات کی کہانت تو اس نے کہا اے امیر المؤمنینؑ اس عورت کے متعلق جو آپؑ نے بیان کی ہے جو آپؑ نے اس کے بارے کہی ہے اور اس میں بیان کیا ہے کہ وہ عورت پیچھے سے حائض ہوتی ہے اور دوسری عورتوں کی طرح حائض نہیں ہوتی ہے تو آپؑ نے اس سے فرمایا تجھ پر وائے ہو اے ابن حریث (یہ کوئی کہانت نہیں ہے کہ کسی جن نے خبر دی ہو) بلکہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارواح کو ان کے بدنوں کے خلق کرنے سے دو ہزار سال پہلے خلق فرمایا پھر جب ان ارواح کو ان کے بدنوں میں جگہ دی تو ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیا کہ یہ مومن ہے یا یہ کافر ہے اور جن باتوں میں وہ مبتلا ہوگا قیامت تک کے لئے اس کا ذکر کر دیا پھر اللہ نے اسے اپنے نبی محمدؐ پر نازل کیا اور فرمایا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ (آیت ۷۵) بے شک اس (واقعہ) میں سمجھنے والوں کے لئے نشانیاں موجود ہیں اور میرے بعد میری ذریت کے اوصیاء متوسم ہیں پس جب میں نے اس عورت کی پیشانی پر نظر کی اور اسے دیکھا تو اس کا تمام حال مجھ پر ظاہر ہو گیا اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے (برہان ج ۲ ص ۳۵۲، بحار ج ۷ ص ۱۱۷، اثبات الھداہ ج ۳ ص ۵۱ میں مختصر طور پر لکھا ہے)

سبع مثانی کی تشریح

33.....سورہ بن کلیب کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا ہم مثانی ہیں جو ہمارے نبی کو عطا کیا گیا (برہان ج ۲ ص ۳۵۳، صافی ج ۱ ص ۹۱۲)

34.....محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ دونوں میں سے ایک امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا گیا اس آیت کے متعلق وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ (آیت ۸۷) اور بے شک ہم نے تمہیں سات دوہرائی جائے والی آیتیں دی ہیں فرمایا سورہ فاتحہ ہے اسی میں اس کی ثناء موجود ہے (برہان ج ۲ ص ۳۵۳، صافی ج ۱ ص ۹۱۲)

35.....ابو بکر حضرمی کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب تمہیں کوئی حاجت درپیش ہو تو تم دو رکعت نماز پڑھو اور اس میں مثانی پڑھو اور اس کے ساتھ دوسری سورہ پڑھو میں نے عرض کیا اللہ آپؑ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور یہ مثانی

کیا ہے تو فرمایا سورہ فاتحۃ الکتاب یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (سورہ فاتحہ آیت ۱) سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رسان ہے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے (برہان ج ۲ ص ۳۵۳، صافی ج ۱ ص ۹۱۲، بحار ج ۱۸ ص ۹۶)

36.....سورہ بن کلیب کہتے ہیں میں نے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ ہم مثانی ہیں جو نبی کو عطا کیا گیا ہے اور زمین میں ہم ہی اللہ کی پہچان ہیں ہمارے ذریعہ سے دل اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اس کی معرفت کا ذریعہ ہم ہیں اور ہماری امامت یقین اور ہم سے انکار سعیر ہے (برہان ج ۲ ص ۳۵۴، بحار ج ۷ ص ۱۱۵) (شیخ صدوق نے ذکر کیا کہ اس قول کا یہ مطلب ہے کہ رسولؐ خدا نے ہمیں قرآن کے ساتھ ملایا ہے اور امت کو دونوں (قرآن اور ہمارے) ساتھ تمسک کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ خبر بھی دی ہے کہ حوض کوثر پر پہنچنے تک ہم دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے علامہ فیض بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے جو سات فرمایا ہے غالباً اس اعتبار سے کہ چودہ معصومینؑ کے اسماء مبارک سات ہی ہیں یعنی محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ و جعفرؑ و موسیٰؑ اصل اسماء مبارک یہی ہیں باقی تین محمدؐ ہیں تین علیؑ اور ایک حسنؑ ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ مثانی ثناء سے مشتق ہو جس کے معنی تعریف کے ہیں تو اس صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ ان سات ناموں کے حامل سب ممدوح و معروف ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ مثانی تثنیہ سے مشتق ہو تو اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ قرآن کا ثانی قرار دیا اور ایک یہ کہ سات سے دو چند گویا تعداد چودہ بتلا دی)

37.....یونس بن عبدالرحمٰن نے ذکر کیا ہے اور مرفوع بیان کیا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ (آیت ۸۷) اور یقیناً ہم نے تمہیں سات دوہرائی جانے والی (آیات) اور بڑی عظمت والا قرآن دیا ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ اس کا ظاہر سورہ فاتحہ ہے اور اس کا باطن آپؐ کی اولاد ہے اور ان میں سے ساتواں قائمؑ ہیں (برہان ج ۲ ص ۳۵۴، بحار ج ۷ ص ۱۱۵، اثبات الھداہ ج ۷ ص ۱۰۲)

38.....حسان عامری کہتے ہیں میں نے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ (آیت ۸۷) اور یقیناً ہم نے تمہیں سات دوہرائی جانے والی (آیات) اور بڑی

www.shiabookspdf.com

عظمت والا قرآن دیا ہے تو فرمایا کہ اس میں باطنی طور پر یہ مراد ہے کہ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي (آیت ۸۷) اس سے ہم مراد ہیں وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (آیت ۸۷) سے مراد یہ ہے کہ قرآن اور ان کو عظیم اولاد بھی دی گئی ہے (بحار ج ۷ ص ۱۱۵، برہان ج ۲ ص ۳۵۴)

39.....قاسم بن عروہ کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (آیت ۸۷) اور یقیناً ہم نے تمہیں سات دوہرائی جانے والی (آیات) اور عظمت والا قرآن دیا ہے تو فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ سات آئمہ ہیں اور قائمؑ ہیں وہ بھی سات دیئے ہیں (بحار ج ۷ ص ۱۱۵، برہان ج ۲ ص ۳۵۴، اثبات الھدہ ج ۳ ص ۵۲)

40.....سدی نے ذکر کیا کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا ہے سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي (آیت ۸۷) سات دوہرائی جانے والی (آیات) کہ اس سے مراد سورہ فاتحہ ہے (برہان ج ۲ ص ۳۵۴)

41.....سماعہ کہتے ہیں ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ نے اس آیت کے متعلق وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (آیت ۸۷) اور یقیناً ہم نے تمہیں سات دوہرائی جانے والی (آیات) اور عظمت والا قرآن دیا ہے فرمایا کہ یہ کسی کو نہیں دیا گیا مگر محمدؐ کو دیا گیا ہے اور وہ سات امام ہیں جن کے ذریعہ فلک اپنی گردش کرتا ہے اور قرآن عظیم سے مراد رسولؐ خدا کی ذات مقدس ہے (برہان ج ۲ ص ۳۵۴، بحار ج ۷ ص ۱۱۵، اثبات الہداہ ج ۳ ص ۱۵۲ اس سات کے جملہ سے بارہ بنتے ہیں جو امتیاز کے طور پر ذکر ہوئے اس کی بعض وجوہات اور بعض خصوصیات ہیں مزید حدیث ۳۶ میں دیکھیں)

دنیا کا مال چند روزہ

42.....حماد کہتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا ہے کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ (آیت ۸۸) اور ہم نے جوان (کافروں) میں سے کئی قسم کے لوگوں کو چند روزہ (دنیاوی) نفع اٹھانے کا سامان دے رکھا ہے اس کی طرف آنکھیں نہ اٹھاؤ تو آپؐ نے ایک یہودی سے

کچھ قرض مانگی تو اس یہودی نے کہا خدا کی قسم نہ تو محمدؐ کے پاس بھیڑ بکریاں ہیں اور نہ ہی اونٹ ہیں میں اسے قرض کس طرح دے دوں تو رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے زمین و آسمان کا امین بنایا ہے اگر تو مجھے قرض دے گا تو میں تجھے ضرور واپس کروں گا پھر آپؐ نے اس کے پاس کچھ ڈھالیں رہن رکھیں اور اس سے قرض لیا اس کے بعد آپؐ پر اللہ نے یہ آیات نازل کیں لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ (آیت ۸۸) اور ہم نے جوان (کافروں) میں سے کئی قسم کے لوگوں کو چند روزہ (دنیاوی) نفع اٹھانے کا سامان دے رکھا ہے اس کی طرف آنکھیں نہ اٹھاؤ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا یہ دنیا کی زینت کا مال ہے (بحار ج ۳ ص ۶۱، برہان ج ۲ ص ۳۵۴، صافی ج ۱ ص ۹۱۳)

43.....محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ (آیت ۹۱) جنہوں نے قرآن کو پارہ پارہ (تقسیم) کر دیا تو فرمایا اس سے مراد قریش ہیں (بحار ج ۴ ص ۶۱، برہان ج ۲ ص ۳۵۶، صافی ج ۱ ص ۹۱۳)

44.....زرارہ و حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ اور ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ (آیت ۹۱) جنہوں نے قرآن کو پارہ پارہ (تقسیم) کر دیا ہے تو فرمایا اس سے مراد قریش ہیں جنہوں نے اس قرآن کو تقسیم کر کے جواب لانے کی کوشش کی تھی (بحار ج ۴ ص ۶۱، برہان ج ۳۵۶، صافی ج ۱ ص ۹۱۳)

45.....ابو بصیرؒ کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا اور نہ تو بلند آواز سے اپنی نماز پڑھو اور نہ ہی آہستہ پڑھو تو فرمایا کہ اب اس کی نسخ یہ آیت ہے فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (آیت ۹۴) پس جو حکم تجھے دیا جاتا ہے وہ کھول کر سنا دو (بحار ج ۴ ص ۶۱، برہان ج ۲ ص ۳۵۶، صافی ج ۱ ص ۸۱۳)

ہنسی مذاق کرنے والے

46.....ابان بن عثمان احمر نے مرفوع بیان کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہنسی مذاق کرنے والے قریش کے پانچ آدمی تھے ولید بن مغیرہ مخزومی، عاص بن وائل سہمی، حارث بن حنظلہ (احتجاج وقمی میں حارث بن طلاطلہ ہے مجمع میں حارث بن قیس ہے)

www.shiabooksspdf.com

اسود بن عبد یغوث بن وھب زہری واسود بن مطلب بن اسدان ہی کے بارے میں خدا فرماتا ہے اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ (آیت ۹۵) یقیناً ہنسی مذاق کرنے والوں سے ہم تمہاری کفایت کریں گے تو رسولؐ خدا نے یہ سمجھ لیا کہ اللہ نے ان سب کو ذلیل کیا اور بری موت دی (برھان ج ۲ ص ۳۶۱، بحار ج ۱ ص ۶۱، صافی ج ۱ ص ۹۱۴) رسولؐ خدا کی ہنسی اڑانے والے ان پانچوں افراد سے اللہ نے انتقام لیا اور وہ اس طرح ہے کہ یہ پانچوں مختلف طور سے ایک ہی دن اور ایک ہی ساعت میں مار ڈالے گئے مگر اس طرح کہ ہر ایک کی موت دوسرے سے مختلف تھی ولید بن مغیرہ تو اس طرح مرا کہ وہ کہیں جا رہا تھا راستہ میں بنی خزاعہ میں سے ایک شخص نے تیر میں پر لگا کر رکھ دیا تھا ولید کے پاؤں میں اس کی پوری انی گھس گئی جس سے اس کو رگ کٹ گئی بدن کا خون بہنے لگا یہاں تک کہ وہ مر گیا مرتے وقت اس نے کہا مجھے محمدؐ کے پروردگار نے قتل کیا ہے اور عاص بن وائل سہمی وہ کسی کام کے لئے کسی ایک موقع پر گیا تھا جو ایک بڑے پتھر کے نیچے واقع تھا وہ پتھر اس پر گرا اور اس کے بدن کے ٹکڑے اڑا دیئے وہ مر گیا اور مرتے وقت کہتا تھا کہ مجھے محمدؐ کے خدا نے قتل کیا ہے اسود بن عبد یغوث کا یہ حال ہوا کہ وہ اپنے بیٹے زمعہ کے استقبال کے لئے گھر سے نکلا اور ایک درخت کے سایہ میں جا کر کھڑا ہوا پس جبرائیلؑ آئے اور اس کے سر کو درخت کے تنے پر دے مارا اس نے اپنے غلام سے کہا تو اس کو (جو میرا سر توڑے ڈالتا ہے) منع کر اس نے جواب دیا میں تو یہی دیکھ رہا ہوں کہ خود آپ اپنا سر درخت کے تنہ پر مار رہے ہیں اور کوئی یہاں موجود نہیں پس وہ مر گیا مرتے وقت اس نے کہا مجھے محمدؐ کے پروردگار نے قتل کیا ہے اسود بن مطلب کو جناب رسولؐ خدا نے بددعا دی تھی کہ خدایا تو اس کو اندھا کر دے اور اسے بیٹے کے غم میں مبتلا کر دے پس جب نزول عذاب کا دن آیا تو وہ اپنے گھر سے نکلا جب ایک مقام پر پہنچا تو جبرائیلؑ نے ایک سبز بتی اس کی آنکھوں میں لگا دی پس وہ اندھا ہو گیا پھر وہ زندہ رہا یہاں تک کہ وہ اپنے بیٹے کے غم میں ہلاک ہو گیا اور حارث بن حنظلہ وہ باد سموم کے موسم میں گھر سے باہر نکلا ہوا کی گرمی سے اس کا رنگ کالا ہو گیا پس جب وہ گھر میں جانے لگا تو اس کی اولاد نے اسے روکا اس نے کہا میں حارث ہوں یہ سن کر وہ لوگ اسے جھٹلانے لگے اور اس کو مار ڈالا قتل ہوتے وقت اس نے یہ کہا تھا کہ مجھے محمدؐ کے پروردگار نے قتل کیا ہے دوسری روایت میں ہے کہ اسود بن مطلب نے دریائے شور کی مچھلی کھائی تھی مچھلی کھاتے ہی اس پر پیاس کا غلبہ ہوا پانی پیتے پیتے اس کا پیٹ پھٹ گیا مرتے وقت اس نے کہا مجھے محمدؐ کے پروردگار نے قتل کیا ہے ان پانچوں کو ایک وقت میں یہ سزائیں اس لئے دی گئی تھیں کہ انہوں

نے جناب رسولؐ خدا سے یہ کہا تھا کہ اے محمدؐ ہم ظہر کے وقت تیرا انتظار کرتے ہیں یا تو اس عرصے میں آپؐ اپنے دعوائے نبوت سے باز آجایا ہم تمہیں قتل کر دیں گے جناب رسولؐ خدا کو ان کے اس قول سے بہت صدمہ پہنچا پھر آپ گھر میں تشریف لے گئے دروازہ بند کر دیا جبرائیلؑ اسی وقت اللہ کی طرف سے آپؐ کے پاس آئے اور آکر کہا اے رسولؐ اللہ اللہ آپ کو تحفہ درود وسلام کے بعد کہتا ہے فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ (آیت ۹۲) کہ آپ کو جو حکم ہوا ہے وہ کھلا دیتے رہیں اور ان مشرکین کی پرواہ نہ کریں جس کا یہ مطلب ہے کہ اہل مکہ پر امر دین کو ظاہر کر دو اور ان کو قبول کرنے اور ایمان لانے کی دعوت دو جناب رسولؐ خدا نے فرمایا اے جبرائیلؑ ان ہنسی مذاق اڑانے والوں کا اور جو دھمکی دے چکے ہیں اس کا کیا علاج کریں تو جبرائیلؑ نے کہا خدا فرماتا ہے اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ (آیت ۹۵) بے شک ان مذاق کرنے والوں سے حفاظت کے لئے اللہ کفایت کرے گا جبرائیلؑ ابھی ابھی تو وہ میرے سامنے موجود تھے تو جبرائیلؑ نے کہا اے رسولؐ اللہ ابھی ابھی ان کا فیصلہ کئے دیتا ہوں اور آپؐ اسی وقت حکم کی تعمیل کر دیں ان پانچ کے علاوہ جو دشمن بھی باقی رہے وہ سب کے سب بدر کے دن موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے)

www.shabookspdf.com

47.....محمد بن علی حلبی کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا رسولؐ خدا نے کچھ سال مکہ میں خفیہ طور پر تبلیغ کی اور حضرت علیؑ اور خدیجہؑ آپؐ کے ساتھ ہوتے تھے پھر اللہ نے آپ کو حکم دیا کہ اب آپؐ ظاہر بظاہر تبلیغ کریں تو پھر رسولؐ خدا عرب کے قبائل کے سامنے دین کی تبلیغ کرنے لگ گئے جب آپ کو گوں کے پاس جاتے تو وہ آپؐ سے برا سلوک کرتے اور کہتے تھے کہ جھوٹے یہاں سے چلا جا (برھان ج ۲ ص ۳۵۶، صافی ج ۱ ص ۹۱۴)

سورہ نحل پ 14

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے

سورہ نحل کے فضائل

1.....محمد بن مسلم کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو شخص سورہ نحل ہر مہینے میں ایک دفعہ پڑھے گا تو وہ دنیا کے تاوان

سے محفوظ رہے گا اور ستر قسم کی مصیبتوں میں گرفتار نہ ہوگا جن میں کم از کم دیوانگی برص اور جذام ہیں اور قیامت کے دن اس کا ٹھکانا جنت عدن میں ہوگا اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس کا ٹھکانہ جنت عدن ہوگا اور وہ جنتوں کا وسط ہے (برھان ج۲ص۳۵۹، بحار ج۹۱ص۷۰، صافی ج۱ص۹۴۸)

اللہ کا امر اور واقعہ کا ہونا

2.....ہشام بن سالم کہتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا ہے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ اللہ فرماتا ہے اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰهِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡهُ (آیت۱) اللہ کا حکم آچکا پس تم جلدی نہ کرو تو فرمایا جب اللہ اپنے نبی کو کسی واقعہ کی خبر دے دیتا ہے تو وہ اس وقت پر ضرور واقع ہوتا ہے اس کے متعلق خدا فرماتا ہے اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰهِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡهُ (آیت۱) اللہ کا حکم آچکا پس تم جلدی نہ کرو یہاں تک کہ وہ واقعہ ہو کر رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا وقت آگیا اور فرمایا اللہ جب کسی واقعہ کی خبر دیتا ہے تو ہر حالت میں ہو کر ہی رہتا ہے (بحار ج۲ص۳۵۹، برھان ج۲ص۳۶۰، صافی ج۱ص۹۱۶)

3.....ابان بن تغلب کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک سب سے پہلے قائمؑ کی بیعت حضرت جبرائیل کریں گے اور وہ سفید پرندے کی شکل میں نازل ہوں گے اور ان کی بیعت کریں گے پھر وہ ایک قدم بیت اللہ پر رکھیں گے اور دوسرا قدم بیت المقدس پر رکھیں گے اور بلند آواز سے اعلان کریں گے کہ جس آواز کو تمام خلائق سنے گی اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰهِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡهُ (آیت۱) اللہ کا حکم آچکا ہے پس تم جلدی نہ کرو (برھان ج۲ص۳۶۰)

4.....اور دوسری روایت میں ہے کہ ابان کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو اوپر روایت میں ہے وہی ہے (برھان ج۲ص۳۶۰، بحار ج۱۳ص۱۷۵)

حج کا ذکر

5.....کاہلی کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے حج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا حج دو جہادوں میں سے ایک جہاد ہے حج کمزوروں کا جہاد ہے اور ہم کمزور ہیں اور بے شک کوئی چیز حج سے افضل نہیں ہے مگر اس سے افضل نماز ہے اور حج میں نماز شامل ہے اور جبکہ نماز میں حج شامل نہیں ہے تمہارے لئے حج کا ادا کرنا کمزوری میں نہیں ہے اور ہاں اگر

تمہیں قدرت میسر ہو تو پھر حج کو ترک نہ کرو کیا تمہیں یہ نظر نہیں آتا کہ حج ادا کرنے کے دوران تمہارا سر غبار آلود ہوتا ہے تیری جلد کی رنگت تبدیل ہو جاتی ہے اور تجھے عورتوں کی طرف دیکھنے سے روک دیا جاتا ہے جبکہ ہم لوگ تو مکہ کے قریب ہیں اور ہمیں مکہ تک جگہ جگہ پانی بھی ملتا ہے اس کے باوجود حج ہمارے لئے مشقت کا سبب ہے دور کے شہر میں رہنے والوں کا کیا حال ہوتا ہے حج کے لئے جو بھی آتا ہے بڑی زحمت اور مشقت اٹھا کر ہی آتا ہے اس کے لئے اس بات کی بھی تبدیلی ہوتی ہے کھانا یا پینا یا آب وہوا یا سورج کی حرارت اس میں واپس پلٹنے کی استطاعت تک نہیں رہتی خدا فرماتا ہے وَتَحۡمِلُ اَثۡقَالَكُمۡ اِلٰى بَلَدٍ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا بٰلِغِيۡهِ اِلَّا بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ اِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ (آیت۷) اور وہی چوپائے تمہارے بھاری بوجھ ان شہروں تک لاد کر لے جاتے ہیں جہاں تک تم بغیر سخت مشقت کے پہنچ ہی نہ سکتے تھے بے شک تمہارا رب بڑا شفقت کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے (برھان ج۲ص۳۶۱، بحار ج۲۱ص۳)

سواری کے جانور

6.....زرارہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے گھوڑوں خچروں اور گدھوں کے پیشاب کے متعلق پوچھا کہ اس کا شرعی حکم کیا ہے تو آپؑ نے کراہت کا اظہار کیا پھر میں نے عرض کیا کیا ان کا گوشت حلال نہیں ہے تو فرمایا کیا اللہ تمہارے لئے یہ واضح بیان نہیں فرماتا وَالۡاَنۡعَامَ خَلَقَهَا لَكُمۡ فِيۡهَا دِفۡءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ (آیت۵) اور چوپائے اسی نے پیدا کئے کہ تمہارے لئے ان میں گرمی کا سامان (لباس) بھی موجود ہے اور نفع بھی اور ان ہی میں سے تم کھاتے ہو اور گھوڑوں کے متعلق فرمایا اللہ فرماتا ہے وَالۡخَيۡلَ وَالۡبِغَالَ وَالۡحَمِيۡرَ لِتَرۡكَبُوۡهَا وَزِيۡنَةً (آیت۸) اور اللہ نے گھوڑوں خچروں اور گدھوں کو سواری کے لئے پیدا کیا اللہ نے ان جانوروں کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور گھوڑوں خچروں اور گدھوں کو سواری کے لئے پیدا کیا ہے اور ان کا گوشت حرام نہیں ہے اور لیکن لوگ ان سے کراہت کرتے ہیں اور یہ مکروہ ہے (اسے کھاتے اور پیتے نہیں ہیں ان کے کھانے اور پینے میں سخت کراہت ہے) (بحار ج۶۴ص۵۷۷، برھان ج۲ص۳۶۱)

www.shiabooks.pdf.com

علامات اور ستارہ

7.....مفضل بن صالح کہتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے کہا امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (آیت ۱۶) اور اس نے علامات مقرر کیں اور وہ ستارے سے ہدایات پاتے ہیں تو فرمایا اس سے مراد امیر المؤمنینؑ ہیں (بحار ج ۷ ص ۱۰۸، برہان ج ۲ ص ۳۶۲، صافی ج ۱ ص ۹۱۹، اثبات الھداہ ج ۳ ص ۵۳)

8.....معلی بن خنیس کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (آیت ۱۶) اور اس نے علامات مقرر کیں اور وہ ستارے سے ہدایت پاتے ہیں تو فرمایا نجم سے مراد رسولؐ خدا ہیں اور علامات سے مراد اوصیاء ہیں جو ہدایت کرتے ہیں (بحار ج ۷ ص ۱۰۸، برہان ج ۲ ص ۳۶۲، صافی ج ۱ ص ۹۱۹، اثبات الھداہ ج ۳ ص ۵۳)

9.....ابوبخلد (ابوخالد) خیاط کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا سے متعلق پوچھا وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (آیت ۱۶) اور اس نے علامات مقرر کی ہیں اور وہ ستارے سے ہدایت پاتے ہیں فرمایا نجم سے مراد محمدؐ رسولؐ خدا ہیں اور علامات سے مراد اوصیاء ہیں (بحار ج ۷ ص ۱۰۸، ص ۱۵۲، برہان ج ۲ ص ۳۶۲، صافی ج ۱ ص ۹۱۹)

10.....محمد بن فضیل کہتے ہیں ابوالحسن امام علی رضاؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (آیت ۱۶) اور اس نے علامات مقرر کی ہیں اور وہ ستارے سے ہدایات پاتے ہیں تو فرمایا علامات ہم ہیں اور نجم رسولؐ خدا ہیں (بحار ج ۷ ص ۱۰۸ ص ۱۵۲، برہان ج ۲ ص ۳۶۲، صافی ج ۱ ص ۹۱۹)

11.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (آیت ۱۶) اور اس نے علامات مقرر کی ہیں اور وہ ستارے سے ہدایت پاتے ہیں تو فرمایا اس سے مراد آئمہؑ ہیں (بحار ج ۷ ص ۱۰۸، ص ۱۵۲، برہان ج ۲ ص ۳۶۲، صافی ج ۱ ص ۹۱۹)

12.....اسماعیل بن ابوزیادہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد امام محمد باقرؑ سے انہوں نے اپنے اجداد سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے اس آیت کے متعلق وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (آیت ۱۶) اور وہ ستارے سے ہدایت پاتے ہیں تو فرمایا وہ جدی ستارہ ہے وہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا اور لوگ قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لئے اسی سے مدد لیتے ہیں اور بحر و بر (سمندر اور خشکی) میں راستوں کی راہنمائی اسی سے لی جاتی ہے اور منزل مقصود کا راستہ پالیتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۳۶۲، بحار ج ۷ ص ۱۰۷، صافی ج ۱ ص ۹۱۹) علامہ فیض کہتے ہیں اس میں ظاہری معنی جدی ہے اور اس کے باطن کے معنی سے مراد رسولؐ خدا ہیں امداد حسین کاظمی لکھتے ہیں کہ جدی ستارہ سے مراد قطبی ستارہ ہے جو ظاہری نظروں میں ایک ہی جگہ پر قائم رہتا ہے حالانکہ وہ بھی حرکت کرتا ہے لیکن اس کی حرکت اتنی خفیف ہوتی ہے کہ ہماری آنکھوں کو معلوم نہیں ہوتی علمائے ھیئت کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ ستارہ ہمارے نظام شمسی کا نہیں بلکہ کسی اور نظام سے تعلق رکھتا ہے (قرآن ص ۳۴۷) شمال کی طرف ہمیشہ نظر آنے ستارہ قطبی ستارہ ہے اور جنوب کی طرف نظر آنے والا ستارہ جدی ستارہ ہے اس علاقے کے لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ یہی ستارہ حضرت علیؑ کے گھر میں اترا تھا اس لئے وہ اسے ستارہ حیدری بھی کہتے ہیں رسولؐ خدا نے ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ اہل آسمان اور اہل زمین کے لئے میں اور میرے اوصیاء امان ہیں جس طرح زمین پر پہاڑ میخوں کی طرح ہیں اور اسے اپنی رفتار سے تیز نہیں ہونے دیتے اسی طرح اوصیاء بھی ہیں اگر زمین پر ایک لمحہ کے لئے اللہ کی کوئی حجت نہ ہو تو زمین تباہ ہو جائے اس سے واضح ہے کہ اب بھی کوئی نہ کوئی اللہ کی حجت موجود ہے جو اہل زمین کے لئے امان ہے)

تکبر نہ کرو

14.....جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے میں نے اس قول خدا سے متعلق پوچھا وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ (آیت ۲۰) اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (آیت ۲۱) اور اللہ کے سوا یہ جن کو پکارتے ہیں وہ ایک چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں مردے ہیں زندہ نہیں ہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ دوبارہ کب اٹھائے جائیں گے تو فرمایا کہ اللہ کے سوا یہ جن کو پکارتے ہیں اول و ثانی

www.shiabooks4pdf.com

وثالث ہیں کہ جنہوں نے رسولؐ خدا کی تکذیب کی اوران سے کہا گیا کہ تم حضرت علیؑ کا اتباع کروتو انہوں نے علیؑ سے عداوت کی اوران کی ولایت نہ مانی اورلوگوں کو اپنی طرف بلایا وہ ان کی ولایت کو مانیں ان ہی کے متعلق خدا فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (آیت ۲۰) اوراللہ کے سوایہ جن کو پکارتے ہیں پھر فرماتا ہے وہ ایک چیز بھی پیدا نہیں کرسکتے ان ہی سے ہے یعنی کسی چیز کی عبادت نہیں اوروہ خدا کے پیدا کئے ہوئے ہیں اوروہ یعنی وہ ان کی عبادت کریں اور پھر فرماتا ہے اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ (آیت ۲۱) مردے ہیں زندہ نہیں ہیں یعنی کفار جومومن نہیں ہیں اور فرماتا ہے وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (آیت ۲۱) اوروہ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ دوبارہ کب اٹھائے جائیں گے بے شک وہ یعنی اس پر ایمان لانے والے نہیں ہیں وہ شرک کرنے والے ہیں اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (آیت ۲۲) تمہارا معبود معبود یکتا ہے اوراسی طرح اللہ فرماتا ہے فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ (آیت ۲۲) وہ لوگ جوایمان نہیں رکھتے اس پر یعنی رجعت پر ایمان نہیں رکھتے اور بے شک وہ حق ہے پھر اللہ فرماتا ہے قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ (آیت ۲۲) ان کے دل انکار کرتے ہیں اس سے یعنی ان کے دل کافر ہیں اور پھر فرماتا ہے وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ (آیت ۲۲) اوروہ تکبر کرنے والا بننا چاہتے ہیں اس سے یعنی علیؑ کی ولایت سے تکبر کرنے والے ہیں بے شک اللہ ان کو جو یہ کام کرتے ہیں وعید سناتا ہے لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ (آیت ۲۳) بے شک یہ ضرور ہے کہ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اس سب کو اللہ جانتا ہے البتہ وہ تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اس سے مراد علیؑ کی ولایت ہے (بحار ج۹ ص۱۰۲، برھان ج۲ ص۳۶۳) ابوحمزہ ثمالی نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے بھی اسی کی مثل روایت کی ہے (بحار ج۹ ص۱۰۲، برھان ج۲ ص۳۶۳)

15.....مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ کا گزر کچھ مسکینوں کی طرف سے ہوا جنہوں نے اپنی چادر بچھا رکھی تھی اوراس پر روٹیوں کے ٹکڑے پڑے تھے اوروہ کھا رہے تھے جب انہوں نے آپؑ کو دیکھا تو انہوں نے کہا یا ابن رسولؐ اللہ آیئے تو آپؑ دوزانو ان کے ساتھ بیٹھ گئے اوران کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہوئے اس لئے کہ صدقہ ان کے لئے جائز نہ تھا لیکن تکبر نہ کیا اوران کی حوصلہ افزائی کی پھر یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ

(آیت ۲۳) بے شک اللہ تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا پھر فرمایا میں نے تمہاری دعوت قبول کی اب تم بھی میری دعوت قبول کرتے ہوتو انہوں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے سر آنکھوں پر پھر وہ سب آپؑ کے ساتھ اٹھے یہاں تک کہ آپؑ کے گھر مہمان خانہ میں پہنچے پھر آپؑ نے اپنی زوجہ رباب سے فرمایا کہ جو کچھ گھر میں پکا ہوا ہے وہ ان مساکین کے لئے بھجوادو (برھان ج۲ ص۳۶۳، بحار ج۱۰ ص۱۴۳، صافی ج۱ ص۹۲۰)

قیامت کے دن دوسروں کا بوجھ اٹھانے والے

16.....ابوحمزہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ (آیت ۲۵) وہ یہ باتیں اس لئے کرتے تھے کہ قیامت کے دن اس بوجھ کو اٹھائیں تو فرمایا یعنی وہ لوگ قیامت کے دن اپنے کفر کی تکمیل کرسکیں وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ (آیت ۲۵) اور ساتھ ساتھ ان لوگوں کا بھی کچھ بوجھ اٹھائیں جن کو بغیر علم کے یہ گمراہ کررہے تھے یعنی جنہوں کے اپنے کفر کی وجہ سے ان کو اپنی ولایت کی طرف بلایا ان کا بوجھ بھی ان کی گردن پر ہے اللہ فرماتا ہے اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ (آیت ۲۵) خیال تو کرو کہ یہ کیسا مال سمیٹتے جاتے ہیں (بحار ج۱۵ ص۳۳)

17.....ابوحمزہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جبرائیلؑ رسولؐ خدا پر یہ آیت لے کر نازل ہوئے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ (آیت ۲۴) اور جس وقت ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے یہ کیا نازل کیا ہے یعنی علیؑ کے متعلق قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (آیت ۲۴) کہتے ہیں یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں یعنی بنی اسرائیل کی کہانیاں ہیں (برھان ج۲ ص۳۶۳، بحار ج۹ ص۱۰۲، صافی ج۱ ص۹۲۰)

18.....جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ (آیت ۲۴) اور جس وقت ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے یہ کیا نازل کیا ہے یعنی علیؑ کی شان میں قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (آیت ۲۴) کہتے ہیں یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں فرمایا جو اہل جاہلیت اپنے زمانہ جاہلیت میں بیان کرتے تھے

www.shabbirspdf.com

اس کے متعلق خدا فرماتا ہے اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (آیت ۲۴) یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں اور خدا فرماتا ہے لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ (آیت ۲۵) اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو یہ پورے پورے اٹھائیں گے اسی طرح یعنی قیامت کے دن وہ اپنے کفر کی تکمیل کر سکیں پھر اللہ فرماتا ہے وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ (آیت ۲۵) اور ان لوگوں کو بغیر جانے بوجھے گمراہ کرتے ہیں یعنی ان کے کفر کو بھی اپنی گردن پر لئے ہیں اللہ فرماتا ہے اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ (آیت ۲۵) ان کے وبال کا بھی حصہ لیں گے خیال تو کرو یہ کیسا وبال سمیٹتے جاتے ہیں (بحار ج۹ ص۱۰۲، برہان ج۲ ص۳۶۳)

مکر و فریب و دھوکہ دینے والوں کا انجام

19..... محمد بن مسلم کہتے کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ (آیت ۲۶) پھر اللہ نے ان کی جڑ بنیاد سے اکھیڑ دی تو فرمایا ان گھروں کو جن میں یہ جمع ہوتے تھے تباہ کر دیا (برہان ج۲ ص۳۶۷، صافی ج۱ ص۹۲۱)

20..... ابو سفاتح کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے یہ آیت پڑھی فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ (آیت ۲۶) پھر اللہ نے ان کی جڑ بنیاد سے اکھیڑ دی تو فرمایا ان سے ان کے گھر مراد ہیں جن کی بنیادیں اکھیڑ دیں یعنی وہ گھر جن میں یہ مکر و فریب کیا کرتے تھے (برہان ج۲ ص۳۶۷، صافی ج۱ ص۹۲۱)

21..... کلیب کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ (آیت ۲۶) پھر اللہ نے ان کی جڑ بنیاد سے اکھیڑ دی تو فرمایا نہیں بلکہ پھر اللہ نے ان کے گھروں کی بنیادیں اکھیڑ دیں اور بے شک یہی جوان کے گھر تھے (برہان ج۲ ص۳۶۷، صافی ج۱ ص۹۲۱)

22..... حسین بن زیاد صیقل کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا آپؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ (آیت ۲۶) جو ان سے پہلے تھے مکر و فریب تو انہوں نے بھی کیا تھا پھر اللہ

نے ان کی جڑ بنیاد سے اکھیڑ دی جو ایمان لانے والے نہیں تھے فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ (آیت ۲۶) پھر اللہ نے ان کے گھروں کو اکھیڑ دیا فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ (آیت ۲۶) پھر رو بید سے ان پر چھت گر پڑی تھی محمد بن کلیب نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے ان کے گھروں کو ان پر گرا دیا (برہان ج۲ ص۳۶۷، صافی ج۱ ص۹۲۱)

23..... محمد بن مسلم کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ان کے گھروں کو بنیادوں سے اکھیڑ دیا اور فرمایا کہ ان کے گھروں کو تباہ و برباد کر دیا جن میں یہ جمع ہوتے تھے اور شرارتوں کے منصوبے بناتے تھے (برہان ج۲ ص۳۶۷، صافی ج۱ ص۹۲۱)

24..... ابن مسکان کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ (آیت ۳۰) اور متقیوں کا گھر اور بھی اچھا ہے تو فرمایا اس دنیا میں ان کا گھر اچھا ہے (برہان ج۲ ص۳۶۷، صافی ج۱ ص۹۲۱، بحار ج۱۵ ص۳۳)

جھٹلانے والوں کا انجام

25..... خطاب بن سلمہ کہتے ہیں ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا اللہ نے جس نبی کو مبعوث کیا ہماری ولایت کے ساتھ اور ہمارے دشمنوں سے برأت کے ساتھ بھیجا اور خدا فرماتا ہے وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ (آیت ۳۶) اور بے شک ہم نے ہر امت میں ایک رسول (اس پیغام کے ساتھ) بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو تو فرمایا کہ گمراہی ان کی ثابت ہوئی جنہوں نے آل محمدؐ کی تکذیب کی اور اللہ فرماتا ہے کہہ دو فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ (آیت ۳۶) پس تم زمین میں چلو پھرو اور غور سے دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا (برہان ج۲ ص۳۶۸، صافی ج۱ ص۹۲۳)

جھوٹی قسمیں کھانے والے

26..... ابو بصیر کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ (آیت ۳۸) اور انہوں نے اللہ کی سخت سے سخت قسم کھا کر کہا کہ جو مر جائے گا اسے اللہ ہرگز

www.shiabooks4pdf.com

مبعوث نہیں کرے گا تو آپؑ نے ابوبصیر سے پوچھا کہ لوگ اس آیت کا مطلب کیا بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا وہ کہتے ہیں کہ مشرکین کا یہ خیال تھا اور وہ رسولؐ خدا سے قسمیں کھا کھا کر یہی کہتے تھے کہ جو مر گئے ہیں ان کو اللہ دوبارہ مبعوث نہ کرے گا تو فرمایا جو اس کے قائل ہوئے وہ ہلاک ہوئے ذرا ان سے یہ تو پوچھو کہ مشرک اللہ کی قسم کھایا کرتے تھے یا لات وعزیٰ کی ابوبصیر کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان مجھے اس کا مطلب بتا دیں تو آپؑ نے فرمایا کہ جس وقت ہمارا قائمؑ آل محمدؐ قیام کرے گا تو اللہ ہمارے شیعوں کے ایک گروہ کو مبعوث فرمائے گا اور وہ اس طرح آ کر آپؑ کی بیعت کریں گے کہ ان کی تلواریں ان کے کندھوں میں لٹکی ہوں گی یہ خبر ہمارے شیعوں کے ایک گروہ کو جو اس وقت زندہ ہوں گے پہنچے گی اور یہ ذکر کرنے لگیں گے کہ وہ کہنے والے کہیں گے کہ اور فلاں اور فلاں زندہ ہو گئے اور آل محمدؐ کی خدمت میں ہیں تب یہ خبر ہمارے شیعوں کے ایک گروہ کو پہنچے گی تو وہ کہیں گے اے گروہ شیعہ تم سے زیادہ جھوٹا کون ہو سکتا ہے یہ تو تمہاری سلطنت کا زمانہ ہے پھر بھی تم اس میں جھوٹ بولتے ہو خدا کی قسم نہ وہ لوگ زندہ ہوئے اور نہ قیامت تک زندہ ہوں گے پھر آپؑ نے فرمایا کہ خدا نے یہاں ان ہی کی حکایت کو بیان فرمایا ہے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ (آیت ۳۸) انہوں نے اللہ کی سخت سے سخت قسم کھائی ہے (برہان ج۲ ص۳۶۸، بحار ج۱۳ ص۲۲۳)

27..... ابوعبداللہ کہتے ہیں صالح بن میثم نے کہا کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا اور جو کچھ بھی زمین اور آسمان میں ہے وہ سب خوشی سے یا مجبوری سے اس کے آگے جھکے ہوئے ہیں تو فرمایا اس کے ساتھ یہ آیت بھی ہے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (آیت ۳۸) انہوں نے اللہ کی سخت سے سخت قسم کھا کر کہا کہ جو مر جائے اس کو اللہ ہرگز مبعوث نہیں کرے گا (ضرور مبعوث کرے گا) اس کے بارے میں پکا وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ (آیت ۳۹) مبعوث کرنے کی غرض یہ ہوگی تا کہ جس کے بارے میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے وہ ان کیلئے کھول کر بیان کر دے اور جو کافر ہو گئے تھے وہ یہ جان لیں کہ خود وہ یقیناً جھوٹے تھے (بحار ج۱۳ ص۲۱۲، برہان ج۲ ص۳۶۸)

28..... سیرین کہتے ہیں (اسی میں ہے کہ اس کی طرف منسوب مصحف سری ہے اور وہ امام جعفر صادقؑ کے اصحاب میں معروف مشہور تھا یہی اس کا حال معلوم ہے) کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس گیا تو آپؑ نے اس سے کہا کہ لوگ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ (آیت ۳۸) اور انہوں نے اللہ کی سخت سے سخت قسم کھا کر کہا کہ جو مر گئے ہیں اللہ ان کو مبعوث نہیں کرے گا تو کہا کہ لوگ کہتے ہیں قیامت نہیں ہے اور مبعوث ہونا نہیں ہے اور حساب کتاب نہیں ہے تو آپؑ نے فرمایا وہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں خدا کی قسم اس سے مراد یہ ہے کہ جب ہمارا قائمؑ ظہور کرے گا تو یہ مکر کرنے والے جو مکر کرتے تھے تو یہ کہیں گے کہ اے گروہ شیعہ اب تو تمہاری حکومت ہے اور پھر بھی تم جھوٹ بولتے ہو کہ فلاں وفلاں نے رجعت کی تھی نہیں خدا کی قسم نہیں اللہ نے ان کو مبعوث نہیں کیا ہے کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ ان ہی کے متعلق خدا فرماتا ہے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ (آیت ۳۸) اور انہوں نے اللہ کی سخت سے سخت قسمیں کھا کر کہا وہ مشرکین تھے جو سخت لات وعزیٰ کی تعظیم کرتے ہوئے ان ہی کی قسمیں کھاتے تھے اس کے بغیر پھر اللہ فرماتا ہے بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا (آیت ۳۸) لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ (آیت ۳۹) ضرور (مبعوث کرے گا) اس کے بارے میں پکا وعدہ ہے اور فرماتا ہے مبعوث کرنے کی غرض یہ ہوگی تا کہ جس کے بارے میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے وہ ان کے لئے کھول کر بیان کر دے اور جو کافر ہو گئے تھے وہ یہ جان لیں کہ خود وہ یقیناً جھوٹے تھے اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (آیت ۴۰) بے شک ہم جس چیز کا ارادہ کرتے ہیں کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے (بحار ج۱۳ ص۲۱۷، برہان ج۲ ص۳۶۸)

29..... فضیل کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ آپؑ قرآن کی اس آیت کو جانتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا اس آیت کی علامت لکھ لو اس طرح اور اس طرح ہے اور اس آیت کو قرآن سے پڑھا تو فضیل نے کہا اور یہ کون سی آیت ہے فرمایا یہ جو کسی سے بیان نہیں کی سوائے برید عجلی کے زرارہ نے کہا میں نے اس حدیث میں یہ آیت دیکھی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ (آیت ۳۸) اور انہوں نے اللہ کی سخت سے سخت قسمیں کھائیں آخر تک آیت تو فضیل خاموش ہو گیا اور کوئی بات نہ کی نہیں اور نہیں ہاں (برہان ج۲ ص۳۶۸)

www.shiabookspdf.com

اہل ذکر کون

30.....حمزہ بن محمد طیار کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے سامنے میرے والد کے بعض کلام کو پیش کیا ایک مقام پر پہنچ کر آپؑ نے فرمایا اگر کوئی چیز تمہارے سامنے ایسی آجائے جس کو نہ سمجھو تو رک جایا کرو اور ثابت قدم رہ کر آئمہؑ کی طرف رجوع کیا کرو وہ تمہیں راہِ راست پر چلائیں گے اور تم سے بے علمی کو دور کریں گے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (آیت ۴۳) پس تم اہل ذکر سے پوچھو اگر تم کسی چیز کو نہیں جانتے (برھان ج ۲ ص ۳۷۱، بحار ج ۷ ص ۳۷)

31.....حمزہ بن طیار کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے سامنے میرے والد کے بعض خطبات پیش کئے گئے تو ایک مقام پر پہنچ کر آپؑ نے فرمایا یہاں ٹھہر جاؤ اور خاموش ہو جاؤ پھر ان سے فرمایا اگر کوئی بات تیری سمجھ میں نہ آئے باقی روایت اوپر کی حدیث میں بیان کی ہے (برھان ج ۲ ص ۳۷۱، بحار ج ۷ ص ۳۷)

32.....محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے مجھ سے فرمایا اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ یہ جو اللہ فرماتا ہے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (آیت ۴۳) پس تم اہل ذکر سے پوچھو اگر تم کسی چیز کو نہیں جانتے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ لئے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ نے ہمیں ان کے دین کو قبول کرنے کی دعوت دی ہے پھر اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا وہ اہل ذکر ہم ہیں اور ہم سے ہی پوچھنے کا حکم دیا پھر ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا ذکر سے مراد قرآن ہے (بحار ج ۷ ص ۳۷، برھان ج ۲ ص ۳۷۱، صافی ج ۱ ص ۹۲۵)

33.....احمد بن محمد کہتے ہیں کہ ابوالحسن امام علی رضاؑ نے اپنے شیعوں کو ان کی بہتر عاقبت کے لئے لکھا کہ ہمارا شیعہ وہ ہے جو ہماری اتباع کرے اور ہماری مخالفت نہ کرے جس مقام پر ہم ڈریں وہ بھی ڈرے اور جہاں ہم پر امن ہوں وہ بھی امن سے رہے اللہ فرماتا ہے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (آیت ۴۳) پس تم اہل ذکر سے پوچھو اگر تم کسی چیز کے بارے میں نہیں جانتے اور اللہ فرماتا ہے فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ (سورہ توبہ آیت ۱۲۲) پس ان کے لئے ہر بڑے گروہ میں سے ایک چھوٹا گروہ اس غرض

کے لئے کیوں نہیں نکلتا کہ وہ دین کا علم حاصل کریں اور اپنی قوم کو عذاب خدا سے ڈرائے تمہارا کام ہم سے مسائل کا پوچھنا ہے اور ہمارا کام تمہیں جواب دینا ہے اور ہم پر جواب دینا واجب نہیں ہے اور تم زیادہ سوال نہ کرو کہ اگر ہم اس کا جواب دیں اور تم نہ سمجھ سکو اور یا اس پر عمل نہ کرو تو یہ تمہاری ہلاکت کا سبب نہ بن جائے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا کہ انہوں نے اپنے انبیاء پر بہت زیادہ سوال کئے تھے اس کے متعلق خدا فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ اے ایمان والو تم کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرو کہ وہ تم سے تمہارے بھول جانے کی وجہ سے تبدیل ہو جائے اور تمہاری ہلاکت کا سبب نہ بن جائے (بحار ج ۲ ص ۳۷، برھان ج ۲ ص ۳۷۱، وسائل ج ۱۳ ابواب صفات قاضی باب ۷)

امام قائمؑ کا ذکر

34.....ابراہیم بن عمر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا بے شک نبیؐ کا عہد امامت علیؑ بن حسینؑ تک پہنچا پھر ان کے بعد محمدؑ بن علیؑ تک پہنچا پھر اس کے بعد اللہ جو چاہے وہ سرانجام دے تم ان سے وابستہ رہو اور جب ان میں سے ایک شخص خروج کرے گا اور اس کے ساتھ تین سو آدمی ہوں گے اور اس کے پاس رسولؐ خدا کا پرچم ہوگا اور وہ مدینہ کی طرف جا رہا ہوگا اور جب وہ میدان بیداء میں پہنچے گا تو وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ اس مقام پر اللہ ہمارے دشمنوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور اسی کے متعلق اللہ فرماتا ہے اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ (آیت ۴۵) کیا بری چال چلنے والے لوگ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِىْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ (آیت ۴۶) یا اچانک انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے یہ لوگ خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہیں (برھان ج ۲ ص ۳۷۳، صافی ج ۱ ص ۹۲۶)

35.....ابن سنان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق پوچھا اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ (آیت ۴۵) کیا بری چال چلنے والے لوگ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے تو فرمایا اس سے مراد ہے کہ وہ خدا کے دشمن ہیں ان کو

www.shiabookspdf.com

مختلف شکلوں میں مسخ کرے گا اور انہیں زمین میں پھینک دیا جائے گا (برہان ج ۲ ص ۳۷۳، صافی ج ۱ ص ۹۲۶)

36.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (آیت ۵۱) کہ تم دو معبود مت بناؤ معبود تو فقط ایک ہی ہے تو آپؑ نے فرمایا (جس طرح دو معبود بنانا غلط ہے) اسی طرح اس سے مراد ہے کہ دو امام نہ بناؤ امام تو فقط ایک ہی ہے (برہان ج ۲ ص ۳۷۳، بحار ج ۷ ص ۴۷)

37.....سماعہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے اس قول خدا سے متعلق پوچھا وَّلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا (آیت ۵۲) ہمیشہ کے لئے اسی کے لئے اطاعت ہے تو فرمایا کہ یہ واجب ہے (برہان ج ۲ ص ۳۷۴)

38.....حمران کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا موت وہی ہے جو لیلۃ القدر میں طے ہوتی ہے وہ ہی قطعی ہوتی ہے اللہ فرماتا ہے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ (آیت ۶۱) پس جب ان کی موت کا وقت آجائے تو ایک ساعت نہ پیچھے ہوگی اور نہ ہی آگے ہوگی (برہان ج ۲ ص ۳۷۴)

مؤمنین کے امیر حضرت علیؑ

39.....انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا اے انس میرے لئے وضو کے لئے پانی لے آؤ پس میں رسولؐ خدا کے لئے برتن میں پانی لایا اور گھر میں رکھ دیا پھر آپؐ اٹھے اور حوائج ضروریہ سے جب فارغ ہوئے تو گھر میں تشریف لے آئے اور آکر بیٹھ گئے پھر اپنے سر کو بلند کیا مجھ انس کی طرف دیکھا پھر فرمایا اے انس جو آج یہاں سب سے پہلے داخل ہوگا وہ مؤمنین کا امیر ہوگا اور مسلمین کا سردار اور چمکتے ہوئے چہرے والوں کا قائد ہوگا انس کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت اپنے دل میں یہی خیال کیا کہ اللہ کرے کوئی شخص میری قوم سے آجائے تھوڑی دیر کے بعد دروازے پر دستک ہوئی تو میں اٹھا اور دروازہ کھولا میں نے دیکھا کہ دروازے پر حضرت علیؑ کھڑے ہیں پھر آپؑ اندر تشریف لائے اور رسولؐ خدا نے آپؑ کا استقبال کیا اور حضرت علیؑ کو گلے لگایا اور اپنی آستین سے اپنا چہرہ صاف کیا اور علیؑ کے چہرہ پر مس کیا اور پھر حضرت علیؑ کا چہرہ صاف کیا اور اپنے چہرہ کو مس کیا پھر حضرت علیؑ نے عرض کیا اے رسولؐ خدا آج آپؐ نے مجھ سے وہ سلوک کیا کہ جو اس سے پہلے کبھی نہیں کیا تھا تو رسولؐ خدا نے فرمایا مجھے اس سے کیا چیز مانع ہے جب کہ تم میرے

وصی ہو اور میرے خلیفہ ہو اور میرے بعد لوگ جس چیز میں اختلاف کریں گے تو آپؑ ان کیلئے اس چیز کی وضاحت کرو گے اور تم لوگ میری نبوت کی طرف بلانے والے اور تعلیم کو عام کرنے والے ہو گے (برہان ج ۲ ص ۳۷۴، بحار ج ۹ ص ۲۹۰)

40.....سعید بن یسار کہتے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے حضرت نوحؑ کو حکم دیا تھا کہ وہ ہر چیز کا جوڑا لے کر کشتی میں سوار کر لیں آپؑ نے عجوہ کھجور اور اس کے نر کھجور کو بھی سوار کیا اور اس طرح یہ ایک جوڑا بنا جب پانی خشک ہو گیا (یہی پانی جب زمین میں جذب ہو گیا) تو اللہ نے حضرت نوحؑ کو حکم دیا وہ انگور کاشت کریں (بعض روایات میں نخلہ ہے) جب آپؑ نے انگور کاشت کرنے کا ارادہ کیا تو ابلیس آپؑ کے پاس آیا اور آپؑ کو انگور کاشت کرنے سے روکا کہ آپؑ انگور کاشت نہ کریں تو آپؑ نے ابلیس سے کہا کہ میں انگور ضرور کاشت کروں گا تو ابلیس نے کہا کہ میں آپؑ کو انگور ہر حالت میں کاشت نہ کرنے دوں گا کیونکہ انگور آپؑ کے لئے نہیں ہے بلکہ میرے لئے اور میرے ساتھیوں کے لئے ہے پھر یہ تنازع جب تک اللہ نے چاہا چلتا رہا پھر حضرت نوحؑ اور ابلیس کے درمیان صلح ہو گئی کہ اس کا تیسرا حصہ ابلیس کے لئے ہو گا اور اس کا تیسرا حصہ حضرت نوحؑ کے لئے ہو گا اور بے شک اللہ نے اپنے نبیؐ پر یہ آیت نازل فرمائی وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا (آیت ۶۷) اور اسی طرح سے کھجور کے درختوں اور انگور کی بیلوں سے بھی ایک چیز پلاتے ہیں جسے تم نشہ آور بھی بنا لیتے ہو اور پاک رزق بھی اور مسلمان ابتدائی زمانہ میں انگور سے شراب کشید کرتے تھے اس کے متعلق پھر اللہ نے آیت تحریم جو یہ ہے نازل کی اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ تا مُّنْتَهُوْنَ (سورہ مائدہ آیت ۹۰، ۹۱) شراب جوابت اور پانسے (فال نکالنے کے تیر) شیطانی عمل کی پلیدی ہیں پس تم اس شیطانی عمل سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ ماسوا اس کے نہیں کہ شیطان شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈالنا چاہتا ہے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکتا ہے یہ آیات نازل ہوئیں تو مسلمانوں نے شراب چھوڑ دی تو یہ آیت تحریم نازل ہوئی اور یہ آیت اس آیت کی ناسخ ہو گئی (برہان ج ۲ ص ۳۷۴، بحار ج ۱۶ ص ۲۲)

نحل (شہد) میں شفا

41.....محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے میں نے اس قول خدا سے متعلق سوال

www.shiabooks.pdf.com

کیاوَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ (آیت ۶۸) تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کی طرف وحی فرمائی تو آپؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اسے الہام کیا (برہان ج۲ ص۳۷۴)

42.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا دردوں کے لئے شہد میں شفا ہے خدا فرماتا ہے مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (آیت ۶۹) ان مکھیوں کے پیٹ سے مختلف رنگ کے شہد نکلتے ہیں (بعض سفید بعض زرد بعض سرخ اور بعض سبزی مائل ہوتے ہیں) اس میں لوگوں کے لئے (دردوں اور تکلیفوں کے لئے) شفا ہے (برہان ج۲ ص۳۷۵، بحار ج۱۴ ص۸۷۴)

43.....مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ (آیت ۶۸) تمہارے پرودگار نے شہد کی مکھی کو وحی (الہام) کیا کہ وہ شہد کے لئے پہاڑوں اور درختوں پر اپنے چھتے بنائے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (آیت ۶۹) بے شک اس میں (خدا کے وجود اس کے علم وقدرت کی) فکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑی نشانیاں ہیں تو فرمایا لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (آیت ۶۲) مؤمنین کے لئے نشانیاں ہیں آپؑ نے فرمایا پس نحل سے مراد آئمہؑ ہیں اور جبال سے مراد عرب ہیں اور شجر سے مراد آزاد کردہ غلام ہیں اور مِمَّا يَعْرِشُوْنَ (آیت ۶۸) سے مراد لڑکے اور غلام ہیں جو آزاد نہیں ہوئے ہیں اور خدا اور رسولؐ اور آئمہؑ سے محبت رکھتے ہیں اور مختلف قسم کے ثمرات سے مراد مختلف علم ہیں جن کی آئمہؑ اپنے شیعوں کو تعلیم دیتے ہیں فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (آیت ۶۹) اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے یعنی علم لوگوں کے لئے شفا ہے اور لِّلنَّاسِ سے مراد ہمارے شیعہ ہیں اور ان کے علاوہ لوگوں کو خود خدا بہتر جانتا ہے کہ کیا چیز ہیں اگر اس آیت کے معنی وہی مراد ہوں جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ ایک قسم کا شہد ہے جسے لوگ کھاتے ہیں لہٰذا اگر کھائے گا تو ضرور شفا پائے گا کیونکہ خدا کا وعدہ غلط نہیں ہوتا اور خدا کے وعدہ میں وعدہ خلاف نہیں ہے بلکہ شفا علم قرآن میں ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ میں قرآن میں سے وہ چیز نازل کرتا ہوں جس میں مؤمنین کے لئے شفا اور رحمت ہے اور یہ قرآن اپنے اہل کے لئے شفا ورحمت ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اور چیز

اور اس کے اہل ہم آئمہؑ ہیں جو ھدایت کرنے والے ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (سورہ فاطر آیت ۳۲) ہم نے قرآن کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا ہے (بحار ج۷ ص۱۱۴، برہان ج۲ ص۳۷۵، صافی ج۱ ص۹۳۱)

44.....ایک روایت میں ہے جو ابوربیع شامی نے بیان کی ہے اس قول خدا سے متعلق وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ (آیت ۶۸) اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کو وحی کی تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس نحل سے مراد رسولؐ خدا ہیں اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا (آیت ۶۸) شہد کے لئے پہاڑوں پر چھتے بنائے اس سے مراد ہے کہ قریش کی عورت سے نکاح کرو وَمِنَ الشَّجَرِ (آیت ۶۸) درختوں میں بھی اس سے مراد ہے تمام عرب سے بھی وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ (آیت ۶۸) اپنے چھتے بنائے اس سے مراد اہل عجم اور غلام ہیں يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ (آیت ۶۹) ان مکھیوں کے پیٹ سے مختلف رنگ کے شہد نکلتے ہیں اس سے مراد مختلف قسم کے علوم ہیں فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (آیت ۶۹) اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے یعنی امراض دل کے لئے شفا ہے (بحار ج۷ ص۱۱۴، برہان ج۲ ص۳۷۵، صافی ج۲ ص۹۳۱) وضاحت: جو کچھ قرآن میں جسمانی غذاؤں اور ظاہری زندگی اور ظاہری لذتوں کے متعلق ہے ان کے ساتھ آیات کے باطن میں اغذیہ روحانی اور لذت معنوی اور حیات ابدی واخروی کی طرف بھی اشارہ ہے جیسے پانی کی تاویل علم اور نور کی حکمت سے ہے لہٰذا بعید نہیں ہے کہ نحل کی مثال رسولؐ خدا اور آئمہؑ سے ہو کیونکہ جس طرح شہد کی مکھیاں لطیف غذاؤں کو جمع کرتی ہیں جن سے سب سے بہتر غذا حاصل ہوتی ہے اور جو جسمانی بیماریوں کی شفا کا باعث ہوتی ہے اور مختلف مقامات پر گھر بناتی ہیں اور ان کے بادشاہ حسن تدبیر میں ایسے ہوتے ہیں کہ بنی آدمؑ کے بادشاہ ان سے تعلیم پاتے ہیں اسی طرح دین کے پیشوا خلائق سے اشرف اور اعلیٰ ہیں اور ان پر بقدر قابلیت اضافہ کرتے ہیں اور نہ ختم ہونے والی روحانی لذتیں ان کی روحوں کو پہنچاتے ہیں اور شیعہ روحانی تکلیفیں اور بیماریوں اور اپنے نفسیاتی امراض کا جو جہالت وضلالت ہے اس سے علاج کرتے ہیں نیز اکثر آئمہؑ مخالفوں سے مظلوم ومغلوب ہونے کے اعتبار سے اور ان سے اپنے علوم کے حصہ کو پوشیدہ رکھنے کے لئے اور ہر قوم قبیلہ کے شیعوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے نحل کی مانند

www.shiabooksndf.com

ہیں جس سے تمام حیوانات اس چیز کے سبب جوان کے پیٹ میں ہے دشمن ہوتے ہیں اور شہد کی مکھیاں اس خوف سے ان سے بھاگتی ہیں اور اپنے مکانات ایسے مقامات پر بناتی ہیں جہاں ان کے ضرر سے محفوظ رہیں اسی لئے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ تم خود کو دشمنوں سے محفوظ رکھو تم مخالفتوں میں شہد کی مکھی کی مانند ہو جو پرندوں کے درمیان ہوتی ہے اگر پرندوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان مکھیوں کے پیٹ میں کون سی چیز ہے تو وہ کسی کو زندہ نہ چھوڑیں اور سب کو کھا جائیں کہ تمہارے سینوں میں کیا ہے یعنی اہل بیتؑ کی دوستی کہ تم ان کو دوست رکھتے ہو تو اپنی زبان سے تمہیں کھا جائیں اور ظاہر و پوشیدہ طور پر تمہیں اذیت پہنچائیں خدا اس پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دل میں معتقد ہو اور اسے پوشیدہ رکھے اور تشبیہ عرب پہاڑ سے اس بنا پر ہے کہ عرب بھی دین میں مضبوط اور ثابت قدم ہیں یا یہ کہ قبیلے کے قبیلے اکٹھے ہیں اور درختوں سے اہل عجم کو تشبیہ اس وجہ سے ہے کہ وہ متفرق ہیں یا یہ کہ ان سے بہت فائدے حاصل ہوتے ہیں یا اس لئے کہ وہ جلد مطیع و فرمانبردار ہو جاتے ہیں اور کمالات کی قابلیت ان میں بہت زیادہ ہے اور غلاموں اور آزاد کئے گئے یا قبائل سے ملحق ہونے والوں کی تشبیہ چھتوں سے اس لئے ہے کہ وہ استعارات آیتوں میں بہت ہیں جن کے ظاہری معنی سے کوئی اختلاف نہیں ہے اس کے علاوہ بہت سی حدیثیں بھی ظاہری معنی پر دلالت کرتی ہیں (بحار ج۱۶ ص۲۲)

حرام میں شفا نہیں

45.....سیف بن عمیرہ شیخ سے روایت ہے اور وہ کہتے ہیں ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے آپؑ سے کہا کہ جب بھی مجھے بدن میں درد ہوتا ہے تو میں اس درد سے نجات کے لئے نبید (کھجور سے بنی ہوئی) شراب پیتا ہوں اس شخص کی یہ بات سن کر آپؑ نے اس سے فرمایا کہ کس چیز نے تمہیں روکا ہے کہ تم پانی نہیں پیتے تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اسی پانی سے ہر چیز کو زندگی عطا کر رکھی ہے جو بھی زندہ ہے تو اس نے کہا کہ مجھے یہ پانی موافق نہیں آتا تو ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس سے فرمایا تمہیں شہد پینے سے کون سی چیز مانع ہے جبکہ اللہ فرماتا ہے فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ کہ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے تو اس نے کہا کہ مجھے شہد نہیں ملتا تو آپؑ نے اس سے فرمایا کہ پھر تمہارے لئے کون سی چیز دودھ کے استعمال کرنے میں مانع ہے جبکہ اس سے تمہارا گوشت پیدا ہوا ہے اور اسی سے ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں تو اس نے کہا کہ وہ میرے بدن کو موافق نہیں آتا تو ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ

میں تمہیں شراب پینے کی اجازت دے دوں خدا کی قسم میں تمہیں شراب پینے کی کبھی اجازت نہیں دوں گا یاد رکھ کہ حرام میں ہرگز شفا نہیں ہے (برہان ج۲ ص۳۷۵، بحار ج۱۶ ص۲۲)

46.....عبدالرحمان اشل کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً (آیت۷۲) اسی نے تمہارے لئے تمہاری ازواج سے تمہیں بیٹے اور پوتے عطا کئے تو فرمایا اور ان کا اطلاق نواسے پر بھی ہوتا ہے اور ہم رسولؐ خدا کے نواسے ہیں (برہان ج۲ ص۳۷۹، صافی ج۱ ص۹۳۲)

47.....جمیل بن دراج کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً (آیت۷۲) ہم نے تمہاری ازواج سے تمہیں بیٹے اور پوتے نواسے عطا کئے تو فرمایا ہم ان کے نواسے ہیں اور وہی ان میں بیٹے کے بیٹے ہیں یعنی ان کے بیٹے ہیں (برہان ج۲ ص۳۷۶، صافی ج۱ ص۹۳۲)

مملوک کے متعلق اختیار

48.....محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا کہ وہ اس سے نکاح کرے تو فرمایا بے شک وہ غلام ہو ان کے درمیان فرق ہے جبکہ اسی کے متعلق اللہ فرماتا ہے عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ (آیت۷۵) جو دوسرے کی ملک ہو اور کسی چیز کا اختیار نہ رکھتا ہو اور فرمایا ایسا نہیں ہے کہ وہ کسی شئے کا اختیار رکھتا ہو اور اس کے شوہر پر ہے اس کا آزاد کرنا اور طلاق بھی اسی کی گردن پر ہے (برہان ج۲ ص۳۷۶، بحار ج۲۳ ص۷۹)

49.....محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے ایک مرتبہ اپنے ایک غلام سے کہا کہ ادھر آؤ پھر فرمایا تم اسے لینا چاہتے ہو اس فلانہ سے تمہارا ارادہ ہے کہ تم اسے کچھ درہم (حق مہر) دے دے تو میں نے کہا میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں بے شک علیؑ کی روایت ہے کہ بے شک علیؑ نے اس کے لئے ہدیہ کیا اس کو ایک کنیز خرید دی تو سوال ہوا تم فارغ ہو یا مشغول تو اس نے کہا مشغول ہوں تو فرمایا جاؤ اور اپنے شوہر سے کہو میں نے خریدا ہے اور اس شوہر کو ایک سو پچاس درہم دے دو تو آپؑ نے فرمایا کہ یہ حضرت علیؑ پر جھوٹ ہے اور اس طرح حفاظت نہیں ہے کیا تم نے اللہ کا قول نہیں سنا کہ اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ (آیت۷۵) اللہ نے ایک ایسے غلام کی

www.shiabookspdf.com

مثال دی ہے جو دوسرے کی ملک ہو اور کسی چیز کا اختیار نہ رکھتا ہو (برہان ج ۲ ص ۳۷۷، بحار ج ۲۳ ص ۷۹)

50.....زرارہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا مملوک (غلام) کے طلاق اور نکاح کا اس کے اذن سے اس کے مالک کے اختیار میں ہے میں نے عرض کیا اگر وہ خود مالک کے اپنے تصرف میں ہو تو پھر کیا ہے تو فرمایا پھر بھی اس کے مالک کے اختیار میں ہے اللہ فرماتا ہے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ (آیت ۷۵) اللہ نے ایک ایسے غلام کی مثال دی ہے جو دوسرے کی ملک ہو اور اسے کسی چیز کا اختیار نہ ہو یہ شئے اس سے مراد طلاق ہے (برہان ج ۲ ص ۳۷۷، بحار ج ۲۳ ص ۷۹)

51.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ آپؑ سے پوچھا کہ ایک شخص ایک عورت سے نکاح کرتا ہے جبکہ وہ شخص اس کا مالک ہوتا ہے تو ان دونوں میں جدائی اس طرح ہوگی کہ جب وہ چاہے تو فرمایا کہ وہ اس کی مملوک ہے اور ان دونوں میں جدائی اس طرح ہوگی جب وہ چاہے بے شک اللہ فرماتا ہے عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ (آیت ۷۵) وہ غلام ہے جو دوسرے کی ملک ہو اور کسی چیز کا اختیار نہ رکھتا ہو ایسا نہیں ہے کہ وہ غلام کسی شے کا اختیار رکھتا ہو اور بے شک اس کا آزاد کرنا اس کے شوہر پر ہے جب وہ جدا ہونا چاہے تو صاحب ملک کو اختیار ہے (برہان ج ۲ ص ۳۷۷، بحار ج ۲۳ ص ۷۹)

52.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا آپؑ نے فرمایا جب شوہر مرد اپنی غلام کنیز کے درمیان جدائی کرنا چاہے جب چاہے کر سکتا ہے (برہان ج ۲ ص ۳۷۷، بحار ج ۲۳ ص ۷۹)

53.....حلبی کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی کنیز سے نکاح کرتا ہے تو فرمایا جب ان میں تنازع ہو (جدا ہونا چاہیں) جب چاہے بغیر طلاق کے جدا ہو جائیں گے اس کے متعلق خدا فرماتا ہے عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ (آیت ۷۵) جو دوسرے کی ملک ہو اور کسی چیز کا اختیار نہ رکھتا ہو (بحار ج ۲۳ ص ۷۹، برہان ج ۲ ص ۳۷۷)

54.....احمد بن عبداللہ علوی کہتے ہیں حسن بن حسین نے کہا کہ حسین بن زید بن علیؑ نے بیان کیا کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ امیر المؤمنینؑ نے اس طرح اس قول خدا کے متعلق ضَرَبَ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ (آیت ۷۵) اللہ نے ایک ایسے غلام کی مثال دی ہے جو دوسرے کی ملک ہو اور اسے کسی چیز کا اختیار نہ ہو تو فرمایا مملوک کے طلاق اور نکاح کا اختیار اس کے آقا کے پاس ہے اور لوگوں کی رائے کے

خلاف ہے جبکہ آقا کو اس کے اذن سے اختیار ہے اس میں کوئی خلاف نہیں ہے اور ان میں جدائی کر دی جائے گی (برہان ج ۲ ص ۳۷۸، صافی ج ۱ ص ۹۳۵)

55.....جعفر بن احمد کہتے ہیں کہ عمر کی نے نیشاپوری سے روایت کیا ہے علی بن امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ سے روایت کیا ہے کہ موسیٰ بن امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق سوال کیا يَعْرِفُوْنَ نِعْمَةَ اللّٰهِ (آیت ۸۳) وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں تو فرمایا کہ وہ اس نعمت کو جانتے ہیں پھر انکار کرتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۳۷۸، صافی ج ۱ ص ۹۳۵)

قرآن میں سب کچھ موجود

56.....یونس کہتے ہیں کہ ہمارے بہت سے اصحاب نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا میں آسمان کی خبریں اور زمین کی خبریں اور جو ان کے درمیان ہے اس کی خبریں اور جو ہوئی ہیں وہ خبریں اور جو ہونے والی ہیں وہ خبریں میں ان سب کو جانتا ہوں وہ ہماری مٹھی میں ہیں پھر فرمایا یہ میں اس کتاب اللہ کے ذریعہ سے جانتا ہوں اور وہ فرماتا ہے فِيْهِ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (آیت ۸۹) اس قرآن میں ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے (برہان ج ۲ ص ۳۸۰، صافی ج ۱ ص ۹۳۶)

ہر امت میں گواہ اور رسولؐ خدا سب پر گواہ

57.....منصور کہتے ہیں کہ حماد لحام نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہم خدا کی قسم یہ جانتے ہیں کہ آسمان میں کیا ہے اور زمین میں کیا ہے اور جنت میں کیا اور جہنم میں کیا ہے اور ان سب کے درمیان کیا ہے پھر میں اپنی نظروں سے ان کو حیران ہو کر دیکھنے لگا پھر فرمایا اے حماد یہ سب کچھ اللہ کی کتاب میں موجود ہے اور یہ تین بار فرمایا پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ (آیت ۸۹) اور جب ہم ہر امت میں سے ان کے لئے ان ہی سے گواہ لائیں گے اور ہم ان کے لئے آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے آپؐ پر وہ کتاب نازل کی جو ہر چیز کو واضح بیان کرتی ہے اور فرمانبردار لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور بشارت دینے والی ہے پھر

www.shabooksPdf.com

فرمایا بے شک اس کتاب میں ہر چیز کا واضح طور پر بیان درج کیا ہے (برھان ج ۲ ص ۳۸۰، صافی ج ۱ ص ۹۳۶)

58.....عبداللہ بن ولید کہتے ہیں ابوعبداللہ نے فرمایا کہ اللہ نے موسیٰ سے فرمایا وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ (سورہ اعراف آیت ۱۴۵) ہم نے موسیٰ کے لئے الواح میں کچھ نہ کچھ لکھ دیا تھا اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ موسیٰ کے لئے ہر چیز کا بیان موجود نہیں تھا اور اللہ عیسیٰ کے متعلق فرماتا ہے لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي فِيهِ يَخْتَلِفُونَ تا کہ وہ ان کے لئے مسائل کو بیان کرے جن میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اللہ اپنے نبی محمدؐ سے فرماتا ہے وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (آیت ۸۹) اور ہم ان کے لئے آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے آپؐ پر وہ کتاب نازل کی جو ہر چیز کو واضح بیان کرتی ہے (برھان ج ۲ ص ۳۸۰، صافی ج ۲ ص ۹۳۶)

عدل واحسان

59.....سعد کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے متعلق إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (آیت ۹۰) بے شک اللہ عدل اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے تو آپؑ نے فرمایا اے سعد بے شک اللہ نے عدل کرنے کا حکم دیا اس سے مراد ہے کہ وہ محمدؐ ہیں اور احسان سے مراد ہے کہ وہ علیؑ ہیں وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ (آیت ۹۰) اور رشتہ داروں سے نیکی کرنے سے مراد وہ قرابت دار ہم ہیں اللہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ ہم سے مودت کریں اور ہم سے نیکی کا حکم دیا وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ (آیت ۹۰) برائیوں اور ناپسندیدہ افعال سے منع کرتا ہے وَالْبَغْيِ ظلم سے منع کرتا ہے یعنی جو ان کے اہلبیتؑ پر ظلم کرتا ہے اور ہم سے غیر کی طرف ہوتا ہے (برھان ج ۲ ص ۳۸۱، صافی ج ۱ ص ۹۳۷، بحار ج ۷ ص ۱۳۰)

60.....اسماعیل حریری کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ (آیت ۹۰) بے شک اللہ عدل وانصاف اور احسان اور رشتہ داروں سے نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے اور برائیوں اور ناپسندیدہ فعل اور ظلم سے منع کرتا ہے تو فرمایا اس آیت کو اس طرح بھی پڑھا گیا ہے اے اسماعیل إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ

(آیت ۹۰) بے شک اللہ عدل وانصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں سے نیکی کا حکم دیتا ہے یعنی حَقَّهُ کہ ان کا حق ادا کرو میں نے عرض کیا کہ زید کی قرائت میں تو اس طرح نہیں ہے تو آپؑ نے فرمایا اور لیکن ہم نے حضرت علیؑ کی قرأت میں اس طرح پایا ہے میں نے عرض کیا کہ اس میں عدل سے کیا مراد ہے تو فرمایا گواہی دینا کہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں نے عرض کیا اور احسان سے کیا مراد ہے تو فرمایا گواہی دینا کہ بے شک مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں میں نے عرض کیا اور قریبی رشتہ داروں کے حق ادا کرنے سے کیا مراد ہے تو آپؑ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ہر امام کا پہلے والے امام کو امامت کا سپرد کرنا ہے وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ (آیت ۹۰) برائیوں اور ناپسندیدہ فعل سے مراد فلاں وفلاں کی روایت ہے (برھان ج ۲ ص ۳۸۱، بحار ج ۷ ص ۱۲۹، صافی ج ۱ ص ۹۳۱)

61.....عمرو بن عثمان کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ گھر سے نکل کر اپنے اصحاب کے پاس آئے اس وقت وہ مقام مروت پر بحث کر رہے تھے تو آپؑ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے اللہ کی کتاب میں اس کا تذکرہ نہیں دیکھا کہ جو تم بحث کر رہے ہو تو انہوں نے کہا اے امیر المؤمنینؑ قرآن میں وہ کس مقام پر ہے تو فرمایا خدا فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ (آیت ۹۰) بے شک اللہ عدل اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے اور رشتہ داروں سے نیکی کرنے کا اور فحش اور منکر سے منع کرتا ہے فرمایا عدل سے مراد انصاف اور احسان سے مراد تفضل (مہربانی) ہے (برھان ج ۲ ص ۳۸۱)

62.....عامر بن کثیر اور جو داعیہ تھے حسین بن علی (بن حسن بن حسن بن حسنؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ صاحب فخ ان کے خروج کا قصہ جو انہوں نے بنی عباس کے خلاف کیا تھا اور ان کا قتل ہونا مشہور ہے جو کتب تواریخ میں درج ہے) کہتے ہیں کہ موسیٰ بن ابی عذیر نے بیان کیا کہ عطا ہمدانی نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے متعلق إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ (آیت ۹۰) بے شک اللہ عدل اور احسان اور رشتہ داروں سے نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے تو آپؑ نے فرمایا عدل سے مراد گواہی دینا کہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور احسان سے مراد امیر المؤمنینؑ کی ولایت ہے اور وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ (آیت ۹۰) فحش سے منع کرتا ہے اس سے مراد پہلا ہے

www.shiabookspdf.com

وَالْمُنْكَرِ (آیت ۹۰) سے مراد دوسرا وَالْبَغْيِ (آیت ۹۰) سے مراد تیسرا ہے (برھان ج ۲ ص ۳۸۱، بحار ج ۷ ص ۱۳۰)

63..... سعد اسکاف کی روایت میں ہے آپؑ نے فرمایا اے سعد اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ (آیت ۹۰) بے شک اللہ عدل کرنے کا حکم دیتا ہے تو فرمایا اس سے مراد رسولؐ خدا ہیں کہ جس نے آپؐ کی اطاعت کی اس نے عدل کیا اور احسان سے مراد امیر المؤمنینؑ ہیں کہ جس نے آپؑ کی ولایت اختیار کی اس نے احسان کیا اور محسن یعنی نیکی کرنے والے کی جگہ بہشت میں ہے اور ذی القربیٰ سے مراد ہماری قرابت کی رعایت کرنا ہے کیونکہ خدا نے ہماری اور ہمارے فرزندوں کی مودت ومحبت کا حکم دیا ہے اور لوگوں کو فحش ومنکر وبغی سے منع کیا ہے یعنی ان لوگوں سے محبت کرنے کو جنہوں نے ہم سے بغاوت کی

[illegible] ج ۲ ص ۳۸۱، بحار ج ۷ ص ۱۳۰

حضرت علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرنا

64..... زید بن جہم کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا آپؑ نے فرمایا کہ جب حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت کا حکم نازل ہوا تو رسولؐ خدا نے سب سے فرمایا کہ اس وقت سے سب علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرو اور اس کی تاکید اسی دن سے اللہ نے فرمائی رسولؐ خدا نے پہلے سے کہا کہ اٹھو اور علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرو تو اس نے کہا کیا یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہے اے رسولؐ خدا تو آپؐ نے فرمایا ہاں یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہے پھر اس کے صاحب سے فرمایا کہ اٹھو اور علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرو تو اس نے کہا کیا یہ اللہ کی طرف سے اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہے تو فرمایا ہاں اللہ کی طرف سے اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہے پھر فرمایا اے مقداد اٹھو اور علیؑ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تو انہوں نے اس پر پہلوں کی طرح کوئی بات نہ کی پھر فرمایا اے ابوذرؓ اٹھو اور علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرو پھر وہ اٹھے اور انہوں نے سلام کیا پھر فرمایا اے سلمانؓ اٹھو اور علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرو وہ اٹھے اور انہوں نے علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کیا یہاں تک کہ سب وہاں سے چلے گئے اور ان سے کئی یہ کہتے تھے نہیں خدا کی قسم نہیں ہم اسے کبھی بھی سلام نہیں کریں گے اس پر اللہ نے اپنے نبیؐ پر یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا (آیت ۹۱) اور قسموں کو ان

کے پختہ کر دینے کے بعد نہ توڑا جس حال میں کہ تم اللہ کو ضامن دے چکے ہو ان کا قول کہ کیا یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہے اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ (آیت ۹۱) وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ (آیت ۹۲) بے شک جو کچھ تم کرو گے اللہ اس سے خوب واقف ہے اور تم اس عورت کی مانند نہ ہو جانا جو اپنے کاتے ہوئے کو مضبوط ہو جانے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کرتی تھی کہ تم بھی اپنی قسموں کو باہمی مکر وحیلہ وفریب کا سبب بنا لو (اس خیال سے) کہ ایک گروہ دوسرے سے بڑھا چڑھا رہے اس سے مراد ہے کہ وہ آئمہؑ ہیں اور وہی زکی تمہارے لئے آئمہ سے ہیں تو میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں اس آیت سے مراد کیا ہے اَنْ تَكُونَ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ (آیت ۹۲) کہ ایک گروہ دوسرے سے بڑھا چڑھا رہے تو فرمایا تجھ پر وائے ہو اے یزید اس سے کون سا گروہ مراد ہے جو بڑھا چڑھا رہے خدا کی قسم وہ گروہ ان آئمہ کا ہی ہے خدا فرماتا ہے اِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهِ (آیت ۹۲) سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تمہاری اس سے آزمائش کرتا ہے یعنی علیؑ کے متعلق ہے اور اللہ فرماتا ہے وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (آیت ۹۲) اور جو کچھ تم کہا کرتے تھے اس سب کو ضرور تمہارے لئے قیامت کے دن صاف صاف کھول دے گا وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (آیت ۹۳) اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن وہ جس سے چاہتا ہے توفیق ہدایت سلب کر لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے اور تم جو کچھ کرتے رہتے ہو اس بات کی تم سے ضرور باز پرس کی جائے گی وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا (آیت ۹۴) اور تم اپنی قسموں کو باہمی مکر وحیلہ کا سبب نہ بناؤ کہ جمنے کے بعد پھر قدم اکھڑ جائیں یعنی اس کے بعد کہ تم علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرو وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ (آیت ۹۴) اس کے بدلے میں کہ تم خدا کے راستہ سے روکتے رہتے تھے یعنی جو علیؑ کا راستہ ہے اس سے روکتے تھے وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (آیت ۹۴) اور تمہارے لئے سخت عذاب ہو پھر مجھ سے فرمایا کہ جب

www.shiabookspdf.com

رسولؐ خدا نے (غدیر میں) حضرت علیؑ کا بازو پکڑ کر علیؑ کی ولایت کا اعلان کیا تو سب نے کہا خدا کی قسم اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور یہ کچھ نہیں اور یہ کوئی چیز نہیں ہے یہ تو بس اپنے چچا کے بیٹے کو ہی شرف بخشا ہے تو اس بارے میں اللہ نے یہ آیات نازل کیں وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ O لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ O ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ O فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ O وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ O وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ (سورہ حاقہ آیت ۴۴ تا ۴۹) اور اگر (رسولؐ) ہمارے خلاف کچھ باتیں بنا لیتے تو ہم اپنی قدرت سے ان کو گرفتار کرتے پھر ہم ان کی شہ رگ کاٹ دیتے تو تم میں سے کوئی ان کی طرف سے دفع کرنے والا نہ ہوتا اور یہ پرہیزگاروں کے لئے ضرور نصیحت ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ جھٹلانے والے بھی ہیں یعنی اس سے مراد فلاں اور فلاں ہیں وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (سورہ حاقہ آیت ۵۰) اور اس میں شک نہیں کہ یہ کافروں کے لئے حسرت ہے یعنی علیؑ کی ولایت سے ان کا انکار کرنا وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ (سورہ حاقہ آیت ۵۱) اور یہ قطعی سچ ہے یعنی علیؑ کی ولایت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ (سورہ حاقہ آیت ۵۲) پس (اے رسولؐ) تم اپنے عظمت والے پروردگار کے نام کی تسبیح پڑھے جاؤ (بحار ج ۹ ص ۱۱۱، برہان ج ۲ ص ۳۸۳، اثبات الھداۃ ج ۳ ص ۵۴۸)

65.....عبدالرحمٰن بن سالم اشل نے بیان کیا کہ اس آیت کے متعلق كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا (آیت ۹۲) جو اپنے کاتے ہوئے کو مضبوط ہو جانے کے بعد ٹکڑے کر دیا کرتی تھی تو فرمایا اس سے مراد عائشہ اور ان کا عہد توڑ دینا مراد ہے (برہان ج ۲ ص ۳۸۳، بحار ج ۷ ص ۴۵۴) وہ عورت جو کاتا کرتی تھی اور توڑا کرتی تھی یہ عورت قبیلہ بنی تمیم ابن مرہ سے تھی اور اس کا نام ریطہ بن کعب تھا یہ بڑی بے وقوف تھی اون کاتا کرتی تھی اور کاتنے کے بعد پھر توڑ دیا کرتی تھی اور پھر کاتا کرتی تھی پس اس کا کاتنا اور توڑنا عہد کرنے اور توڑ ڈالنے کے لئے ضرب المثل ہو گیا تھا پس اسی کی مثال اللہ نے دی ہے (قمی)

شیطان کن پر مسلط ہو سکتا ہے

66.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا کہ آپؑ نے اس آیت کے متعلق وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (آیت ۹۸) اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (آیت ۹۹) اِنَّمَا سُلْطَانُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ (آیت ۱۰۰) پھر جس وقت تم قرآن پڑھنا چاہو تو شیطان رجیم کے شر سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو بے شک اس کا کوئی قابو ان لوگوں پر نہیں ہے جو ایمان لائے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اس کا قابو تو ان ہی لوگوں پر (چلتا) ہے جو اس کے دوست بنتے ہیں اور ان پر اس کو شریک کرنے والے ہیں تو فرمایا کہ اے محمدؐ کہ وہ مؤمنین کے بدن پر تو مسلط ہو سکتا ہے لیکن ان کے دین پر مسلط نہیں ہو سکتا (آج کے دور میں مساجد و امام بارگاہ اور مجالس و جلوس عزا میں بم دھماکے ہونے لوگوں کے شہید ہونے ان کی اولاد کے مارے جانے ان کے زخمی اور دیگر سختیوں کے باوجود کسی ایک نے بھی اپنے عقیدہ و دین مذہب اہلبیتؑ کو نہیں چھوڑا یہی بات ان کے حق پر ہونے کی دلیل بھی ہے اور شیطان کا ان کے دین کے معاملہ میں مسلط نہ ہونے کی دلیل بھی ہے) چنانچہ حضرت ایوبؑ کے بدن پر تو شیطان مسلط ہوا تھا لیکن ان کے دین پر مسلط نہیں ہوا تھا اور ان ہی کے متعلق اس آیت میں ذکر ہوا کہ خدا فرماتا ہے اِنَّمَا سُلْطَانُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ (آیت ۱۰۰) اس کا قابو تو ان ہی لوگوں پر (چلتا) ہے جو اس کے دوست بنتے ہیں اور ان پر جو اس کو شریک کرنے والے ہیں تو فرمایا کہ وہ ان کے جسم اور بدن پر تو مسلط ہو کر ان کے بدن کو تو نقصان پہنچاتا ہے لیکن ان کے دین پر مسلط نہیں ہو سکتا ہے (بحار ج ۱۴ ص ۶۲۸، برہان ج ۲ ص ۳۸۴، صافی ج ۱ ص ۹۴۰)

67.....سماعہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (آیت ۹۸) پھر جس وقت تم قرآن پڑھنا چاہو تو شیطان رجیم کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو تو میں نے عرض کیا کہ کیسے پناہ مانگ لیا کریں تو آپؑ نے فرمایا کہ اس طرح پڑھو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ

www.shabookspdf.com

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو سننے والا اور جاننے والا ہے اس شیطان کے شر سے جو رجیم (دھتکارا ہوا) ہے اور فرمایا بے شک رجیم شیطان کی خباثت ہے تو میں نے عرض کیا کہ اس کا نام تو رجیم نہیں ہے تو فرمایا کہ یہ رجم ہے میں نے عرض کیا تو پھر اسے رجیم کے نام سے کیسے مان لیں کہ اس کے بعد رجم ہے تو فرمایا یہ علم میں سے ہے کہ وہ بے شک رجیم (دھتکارا ہوا) ہے (برھان ج۲ص۳۸۴، بحارج۱۴ص۶۲۸، صافی ج۱ص۹۳۹)

68.....حلبی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے عرض کیا کہ کیا تعوذ شیطان سے ہر سورہ کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں تو فرمایا ہاں کہ اس طرح پڑھو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس شیطان سے جو رجیم ہے اور پھر ذکر کیا کہ رجیم یہی شیطان کی خباثت ہے تو میں نے عرض کیا کہ کیا اس کا نام رجیم نہیں ہے تو فرمایا اور بے شک یہ رجم سے ہے ہم نے عرض کیا کیا یہ اس کا کسی شئے میں تخلص ہے تو فرمایا کہ نہیں اور لیکن یہ علم میں سے ہے اور بے شک وہ رجیم (دھتکارا ہوا) ہے (برھان ج۲ص۳۸۴، بحارج۱۹ص۵۴)

69.....حماد بن عیسیٰ نے مرفوع بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا کہ اللہ فرماتا ہے اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (آیت۹۹) اِنَّمَا سُلْطَانُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ (آیت۱۰۰) بے شک اس کا قابو ان لوگوں پر نہیں ہے جو ایمان لائے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اس کا قابو تو ان ہی لوگوں پر (چلتا) ہے جو اس کے دوست بنتے ہیں اور ان پر جو اس کے شریک کرنے والے ہیں تو فرمایا اس میں یہ نہیں کہ وہ اس کے ذیل میں ہے بلکہ اس سے مراد ولایت ہے پھر وہ گناہ ہیں جو اس کی مثل ہیں اور وہ اسی سے اس میں ہیں جیسا کہ اس کے علاوہ بھی وہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں (برھان ج۲ص۳۸۴، بحارج۱۴ص۶۲۸، صافی ج۱ص۹۴۰)

70.....محمد بن عرامہ صیرفی نے یہ خبر بیان کی کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے روح القدس کو خلق کیا اور نہ ہی کسی مخلوق سے کوئی مخلوق ایسی ہے جو اللہ کے زیادہ قریب ہو اور وہی اللہ کے قریب ہے اور اس سے زیادہ مکرم بھی اس کی مخلوق کوئی نہیں ہے پھر جب اللہ اس کے القا کرنے کا ارادہ کرتا ہے کہ اس کا القا کرے تو اسے نجوم کی طرف رجوع کا حکم دیتا ہے (برھان ج۲ص۳۸۴، صافی ج۱ص۹۴۰)

71.....عباس بن ہلال کہتے ہیں کہ ابوالحسن امام علی رضاؑ نے اس جھوٹے آدمی کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ خدا فرماتا ہے اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ (آیت۱۰۵) سوائے اس کے نہیں کہ جھوٹ تو وہی لوگ باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے ہیں (برھان ج۲ص۳۸۵، بحارج۱۵ص۴۳)

کلمہ کفر کہنے میں دل کا ایمان پر مطمئن ہونا

72.....محمد بن مروان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میثم تمار اللہ اس پر رحم کرے کہ انہوں نے تقیہ نہ کیا اس لئے کہ وہ جانتے تھے اس آیت کے متعلق یہ ہمارے اور اس طرح کے اصحاب کے متعلق نازل ہوئی ہے اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ (آیت۱۰۶) سوائے اس صورت کے کہ اس پر جبر کیا جائے اس حالت میں کہ اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو (بحارج۱۵ص۲۹۸) عمار کا قصہ اس طرح ہے کہ قریش نے عمار کو اور اس کے والد یاسر اور ان کی والدہ سمیہ کو مرتد ہو جانے پر مجبور کیا ان کے ماں باپ نے تو انکار کیا اور وہ دونوں قتل کر دیئے گئے اور وہ دونوں اسلام میں پہلے شہید ہیں اور عمار نے مجبوراً وہ کلمہ کہا جو وہ کہلوانا چاہتے تھے وہ فقط زبان سے کہہ دیا تھا کسی نے رسولؐ خدا کو اس کی اطلاع دی کہ عمار تو کافر ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ ہرگز ایسا نہیں ہے عمار تو سرتاپا ایمان سے مملو ہے اور اس کے گوشت و پوست میں ایمان محفوظ ہے وہاں سے رہا ہو کر عمارؓ روتے ہوئے رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے اپنے دست مبارک سے ان کی آنکھوں سے آنسو صاف کئے اور فرمایا تمہارا کیا نقصان ہوا اگر پھر وہ لوگ تمہیں تکلیف دیں تو وہ کہہ دینا جو تم پہلے کہہ چکے ہو (صافی ج۱ص۹۴۰)

73.....معمر بن یحییٰ بن سالم (معویہ بن یحییٰ) کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے میں نے پوچھا کہ کوفہ کے لوگ یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے کوفہ کے منبر پر یہ فرمایا کہ اے لوگو کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ تم سے یہ کہا جائے گا کہ مجھے برا بھلا کہو تو تم مجھے برا بھلا کہہ دینا اور پھر تم سے کہا جائے گا کہ تم مجھ سے برأت کا اظہار کرو تو یہ نہ کرنا کہ میں دین محمدؐ پر ہوں تو آپؑ نے فرمایا کہ حضرت علیؑ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم مجھ سے برأت ظاہر نہ کرنا بلکہ فرمایا کہ میں محمدؐ کے دین پر ہوں میں نے عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں کیا رائے ہے کہ اگر ایک شخص مجھے یہ کہا جائے کہ یا تو قتل ہونے کے لئے تیار ہو جا یا

www.sialabookspdf.com

حضرت علیؑ سے برأت کا اظہار کرتو اس وقت وہ کیا اختیار کرے کہ جس وقت اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو اگر ظاہری طور پر وہ برأت کا اظہار کرے تو آپؑ نے فرمایا اس کے ذمہ کوئی الزام نہیں ہے اور اس کی حالت وہی ہوگی جو عمار بن یاسر کی گزری ہے جس کے بارے میں اللہ نے اپنے نبیؐ پر یہ آیت نازل کی ہے اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ (آیت ۱۰۶) سوائے اس صورت کے کہ اس پر کوئی جبر کیا گیا ہو اس حالت میں کہ اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو اور تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ اگر وہ پھر تم کو ستائیں تو تم ویسا ہی کہہ دینا پھر اس کے بعد بیان کیا کہ تقیہ تمام ضرورتوں میں سے ہے (برہان ج ۲ ص ۳۸۵، بحار ج ۱۵ ص ۲۲۸، صافی ج ۱ ص ۹۴۲)

74.....ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ حروریہ (خوارج کی صفت) جو ہیں میرے لئے اگر ایسا کوئی دن آجائے کہ مجھے ان کی متابعت میں کچھ کہنا پڑے تو ہم اس طرح کر سکتے ہیں جب ہمیں اپنی جان بچانا ہو تو آپؑ نے فرمایا کہ تمہیں اس میں رخصت ہے کہ تم اپنی جان بچانے کے لئے قسم کھاؤ اور طلاق کہو جیسا کہ بعض کہتے ہیں کہ تم جان بچاؤ اس حالت میں کہ تمہاری محبت اس طرف ہو پھر حضرت علیؑ سے ظاہری طور پر برأت کرو فرمایا کہ اس میں رخصت ہے اور تمہاری محبت ان کی طرف ہو کیا تم نے عمار کے متعلق اللہ کا فرمان نہیں سنا کہ وہ فرماتا ہے اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ (آیت ۱۰۶) سوائے اس صورت کے کہ اس پر جبر کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو (برہان ج ۲ ص ۳۸۵، بحار ج ۱۵ ص ۲۲۸، وسائل ج ۲ باب امر بالمعروف باب ۲۷)

75.....عمرو (عمر) بن مروان کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا میری امت کو چار خصلتوں سے معاف کیا گیا ہے 1.....اگر اس سے کوئی خطا ہو جائے 2.....اور اگر وہ کچھ بھول جائے 3.....اور وہ بات کہ جس سے اس پر جبر کیا جائے 4.....اور وہ کہ جس کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ ہو ان ہی کے متعلق خدا فرماتا ہے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ (سورہ بقرہ آیت ۲۸۶) اے ہمارے پروردگار اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو اس سے مؤاخذہ نہ کر اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ان پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے تھے اے ہمارے

پروردگار اور ہم سے اتنا بار نہ اٹھوا جس کی ہم میں طاقت نہیں اور اللہ فرماتا ہے اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ (آیت ۱۰۶) سوائے اس صورت کے کہ اس پر جبر کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو (برہان ج ۲ ص ۳۸۶، وسائل ج ۱۶ ابواب امر بالمعروف باب ۲۵، بحار ج ۱۵ ص ۲۲۸)

76.....عبداللہ بن عجلان کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ ضحاک (بن قیس خارجی) کوفہ پر قبضہ کر چکا ہے اور اب وہ ہمیں حضرت علیؑ سے برأت کرنے کا حکم دے گا اس حالت میں ہم کیا کریں تو آپؑ نے فرمایا کہ برأت کر دینا تو میں نے عرض کیا کہ کیا ہم اس طرح کریں کہ جب ہمارا دل اس کی طرف ہو تو آپؑ نے فرمایا یہ اس طرح کرنا ہے کہ جس طرح عمار بن یاسر نے کیا جب ان سے مکہ والوں نے مطالبہ کیا تھا تو انہوں نے اس سے کہا تھا کہ تم رسولؐ خدا سے بیزاری کرو تو انہوں نے ان کے کہنے پر اس طرح کہہ دیا تھا اور اللہ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ (آیت ۱۰۶) سوائے اس صورت کے کہ اس پر جبر کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو (برہان ج ۲ ص ۳۸۶، بحار ج ۱۵ ص ۲۲۸، وسائل ج ۱۲ ابواب امر بالمعروف باب ۲۷)

احکام خدا سے لاپرواہ لوگوں کی حالت

77.....اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ بے شک رسولؐ خدا احکام تو اپنے سب اصحاب کو سناتے تھے لیکن جن کو خیر کی توفیق اللہ کی طرف سے ہوتی تھی وہ تو سنتے رہتے اور ان احکام کی خوبیوں کو سمجھتے بھی تھے اور وہ جن سے ہٹ دھرمی کی وجہ سے خیر کی توفیق سلب ہو گئی تھی ان کے دلوں پر گویا چھاپا لگ گیا تھا نہ وہ سنتے تھے اور نہ وہ دیکھتے تھے ان ہی کے حال کی اللہ خبر دیتا ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ (آیت ۱۰۸) وہ وہی ہیں جن کے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر چھاپا لگا دیا ہے اور خود وہی غافل ہیں (برہان ج ۲ ص ۳۸۶، صافی ج ۱ ص ۹۴۲)

www.shiabookspdf.com

ایک گاؤں کی مثال اوران کی برائی

78.....حفص بن سالم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسی قوم تھی اور یہ لوگ روٹیوں سے استنجا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ ہمیں اسی سے آرام ہوتا معلوم ہوتا ہے پس خدا کی اس عظمت کا استخفا کیا اور کفران نعمت کرنے کی وجہ سے خدا نے اس ملک کی ندی خشک کردی اور وہ قحط میں مبتلا ہوگئے اور ان لوگوں کی یہ نوبت پہنچی کی جن روٹیوں سے استنجا کر کے ڈھیر لگا دیا تھا ان ہی کو آپس میں تقسیم کر کے کھا گئے اسی کے متعلق اللہ فرماتا ہے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (آیت ۱۱۲) اللہ نے ایک گاؤں کی مثال بیان کی ہے جو بے خوف و مطمئن تھے اور رزق کا سامان ان کیلئے ہر طرف سے کثرت سے چلا آتا تھا پھر وہاں کے رہنے والوں نے خدا کی نعمتوں کا انکار کیا تو خدا نے ان کے کرتوت کے بدلے سزا میں ان کو بھوک اور خوف کا نمایاں مزا چکھا دیا (برہان ج ۲ ص ۳۸۶، صافی ج ۱ ص ۹۴۲)

79.....زید شحام کہتے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میرے والد رومال سے ہاتھ صاف کرنا ناپسند کرتے تھے جبکہ اس پر کھانا لگا ہوتا تھا جب تک اس کو پہلے چوس نہ لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں دسترخوان سے گرے ہوئے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ریزوں کی تلاش کرتا ہوں تو میرے غلام ہنستے ہیں پھر آپؑ نے فرمایا کہ گذشتہ زمانے میں ایک خوش حال بستی کے بسنے والوں نے طعام کی بے حرمتی کی تھی وہ کہتے تھے کہ ہمارے لئے روٹی کے ٹکڑوں سے استنجا کرنا آسان ہے اور پتھر کے ڈھیلوں کے بجائے اسی سے استنجا کرتے تھے پھر فرمایا پھر اللہ ان کے اس فعل پر ناراض ہوا تو ان کی وبا کی طرف ایک ٹڈی جیسی چھوٹی چیز کو بھیج دیا اور اس نے ان کی فصل سے کوئی چیز نہ چھوڑی اور درختوں کے پتوں تک کو وہ صاف کر گئی اور کوئی اور چیز بھی نہ چھوڑی اور یہ لوگ وہی روٹی کے ٹکڑے کھانے پر مجبور ہوگئے جس سے استنجا کرتے تھے اور اسی قریہ والوں کی اللہ نے مثال دی ہے وہ فرماتا ہے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (آیت ۱۱۲) اللہ نے ایک گاؤں کی مثال بیان کی ہے جو بے خوف و مطمئن تھے اور رزق کا سامان ان کے لئے ہر طرف سے کثرت

سے چلا آتا تھا پھر وہاں کے رہنے والوں نے خدا کی نعمتوں کا انکار کیا تو خدا نے ان کے کرتوت کے بدلے سزا میں ان کو بھوک اور خوف کا نمایاں مزا چکھا دیا (برہان ج ۲ ص ۳۸۷، بحار ج ۱۸ ص ۴۹، صافی ج ۱ ص ۹۴۳)

80.....منصور حازم کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا حرام کیا ہوا اضطرار کی حالت میں شکار جو مر گیا ہو کیا اس کو کھا سکتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا اس شکار سے کھا سکتے ہو میں نے عرض کیا کیا وہ اللہ نے حلال کیا ہے جو مر گیا ہو اضطرار کی حالت میں تو آپؑ نے فرمایا کیوں نہیں اور لیکن مگر وہ یہ دیکھ کر کہ اس کو اپنے مال سے سمجھ کر اس شکار کو کھا لے تو پھر اس پر اس کا فدیہ ادا کرنا ہوگا (برہان ج ۲ ص ۳۸۷)

حضرت ابراہیمؑ خلوص والے فرمانبردار

81.....زرارہ و حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ اور ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيفًا (آیت ۱۲۰) بے شک ابراہیمؑ ایک خلوص دل سے خدا کی فرمانبرداری کرنے والے تھے تو فرمایا یہ وہ چیز ہے جو اللہ کا فضل ہے (برہان ج ۲ ص ۳۸۸، صافی ج ۱ ص ۹۴۴، بحار ج ۵ ص ۱۱۴)

82.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيفًا (آیت ۱۲۰) بے شک ابراہیمؑ ایک خلوص دل سے خدا کی فرمانبرداری کرنے والے تھے تو فرمایا کہ اللہ نے ان کو ایک امت کا نام دیا ہے (برہان ج ۲ ص ۳۸۸، صافی ج ۱ ص ۹۴۴، بحار ج ۵ ص ۱۱۴)

83.....یونس بن ظبیان نے ذکر کیا کہ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا (آیت ۱۲۰) بے شک ابراہیمؑ ایک خلوص دل سے خدا کی فرمانبرداری کرنے والے تھے تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ ایک امت تھے (برہان ج ۲ ص ۳۸۸، صافی ج ۱ ص ۹۴۴، بحار ج ۵ ص ۱۱۴)

84.....سماعہ بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے عبد صالح امام موسیٰ کاظمؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا (حضرت ابراہیمؑ) اس زمانہ میں پوری دنیا میں اور جو کچھ اس میں ہے اس میں وہ واحد تھے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اگر ان کے ساتھ اس وقت کوئی اور ہوتا تو اس کا بھی اس کے ساتھ ذکر ہوتا جیسا کہ اللہ فرماتا ہے اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيفًا (آیت

www.siabookspdf.com

۱۲۰) بے شک ابراہیمؑ ایک خلوص دل سے خدا کی فرمانبرداری کرنے والے تھے وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور مشرکین میں سے نہ تھے پس آپؑ نے ایک عرصہ تک صبر کیا جب تک اللہ نے چاہا پھر بے شک اللہ نے اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور آنسہ تینوں بیٹے عطا کیے (برہان ج۲ص۳۸۸، بحار ج۵ص۱۱۴، صافی ج۱ص۹۴۴)

85..... حسین بن حمزہ کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ جب رسولؐ خدا نے حمزہؓ بن عبدالمطلب کی لاش کو دیکھا تو آپؐ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَاكِيْ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا اَرٰى پروردگارا تمام حمد تیرے لئے ہے اور میں تجھ سے ہی شکوہ کرتا ہوں جو منظر میں دیکھ رہا ہوں اس پر تجھ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں پھر فرمایا اگر میں فتح یاب ہوا تو ان کے ساتھ ایسا ہی کروں گا اور ایسا ہی کروں گا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ (آیت۱۲۶) اور اگر تم اس کا بدلہ لینا چاہو تو اتنا ہی جتنا تم پر زیادتی ہوئی ہے لیکن اگر تم صبر کرو پھر وہ صبر کرنا تمہارے لئے صبر کرنے والوں سے بہتر ہے پھر فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا میں صبر کروں گا میں صبر کروں گا (بحار ج۶ص۵۰۴، برہان ج۲ص۳۸۹، صافی ج۱ص۹۴۷)

سورہ بنی اسرائیلؑ پ15

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے

سورہ بنی اسرائیل کے فضائل

1..... حسین بن علی بن ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ حسین بن ابوعلاؑ نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو سورہ بنی اسرائیل کی تلاوت ہر جمعہ کی رات کرے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ امام قائمؑ کے ظہور کو نہ دیکھ لے اور وہ ان کے اصحاب میں شمار ہوگا (برہان ج۲ص۳۸۹، صافی ج۱ص۱۰۰۰، بحار ج۱۹ص۷)

2..... ہشام بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا سُبْحَانَ (آیت۱)

پاک ہے وہ ذات تو فرمایا یہ اللہ کا تنزیہ ہے یعنی اللہ مخلوق کی صفت سے کہیں بلند و بالا ہے اور ہر طرح کی صفات رذیلہ سے منزہ ہے اور جسمانی صفات سے پاک و پاکیزہ ہے ایک دوسری روایت ہشام سے اسی کی مثل ہے (برہان ج۲ص۳۹۴)

براق کا حلیہ

3..... عبداللہ بن عطا کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا بے شک جبرائیلؑ رسولؐ خدا کی خدمت میں براق لے کر آئے جو قد میں خچر سے چھوٹا تھا اور گدھے سے بڑا تھا (کنوتیاں اس کی چلتی تھیں) اور اس کی نظر اس کے پاؤں کے سموں پر رہتی تھی اور جہاں تک نظر کام کرتی ہے اتنے وقت میں طے کر لیتا ہے (برہان ج۲ص۴۰۰، بحار ج۶ ص۳۷۳، صافی ج۱ص۹۴۹)

4..... ہشام بن سالم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب نبیؐ معراج پر گئے تو ان کے لئے براق لایا گیا اور اس کے ساتھ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ بھی تھے پھر فرمایا ان سے ایک نے رکاب کو پکڑا اور دوسرے نے لجام کو پکڑا اور تیسرے نے آپؐ کے لباس کو ٹھیک کیا اب براق علیلیں کرنے لگا تو جبرائیلؑ نے براق سے کہا اے براق ٹھہر جا کہ ان جیسا نبیؐ تو نہ ان سے پہلے تجھ پر سوا ہوا اور نہ ہی ان کے بعد کوئی سوار ہوگا (برہان ج۲ص۴۰۰)

www.shiabookspdf.com

جبرائیلؑ کا معراج پر نماز کے لئے رسولؐ کو آگے بڑھانا

5..... ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہشام نے کہا کہ آپؑ نے فرمایا جب رسولؐ خدا معراج پر گئے تو نماز کا وقت ہوا تو جبرائیلؑ نے آذان دی پھر جبرائیلؑ نے نماز کے لئے اقامت کہی پھر کہا اے محمدؐ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں تو ان سے رسولؐ خدا نے فرمایا اے جبرائیلؑ آپؑ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں تو جبرائیلؑ نے آپؐ سے کہا کہ میں آدمیوں کے آگے کھڑا نہیں ہوسکتا کیونکہ ہمیں حکم ہوا تھا کہ ہم سب آدمؑ کو سجدہ کریں (اور ہم نے کیا اس لئے آپؐ ہی آگے بڑھیں) (برہان ج۲ ص۴۰۰، بحار ج۶ص۳۹۷)

مسجد کوفہ افضل مسجد

6..... ہارون بن خارجہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ہارون وہ مسجد سب مسجدوں سے

افضل وعظیم ہے (مسجد کوفہ) وہ تمہارے گھر سے کتنی دور ہے میں نے عرض کیا کہ قریب ہی ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ کیا ایک میل ہوگی تو میں نے عرض کیا لیکن اس سے بھی قریب ہے تو آپؑ نے فرمایا کیا تم سب نمازیں وہاں پڑھا کرتے ہو تو میں نے عرض نہیں خدا کی قسم میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں تو وہاں نہیں جاتا تو آپؑ نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو کوئی نماز اس سے باہر نہ پڑھتا پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل اور عبد صالح ایسا نہیں گزرا جس نے مسجد کوفہ میں نماز نہ پڑھی ہو یہاں تک کہ حضرت محمد مصطفےٰ نے بھی یہاں دو رکعت نماز پڑھی ہے جب شب معراج، معراج پر گئے تو انہوں نے اللہ کے اذن سے پڑھی تھی اور جبرائیلؑ نے کہا تھا اے محمدؐ یہ مسجد کوفہ ہے یہاں دو رکعت نماز پڑھو اور وہ یہاں پر تشریف لائے اور نماز ادا کی پھر فرمایا کہ کہا تجھے معلوم نہیں ہے کہ اس کے دائیں طرف جنت کا باغ ہے اور اس کے بائیں طرف بھی جنت کا باغ ہے کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ اس مسجد میں ایک فریضہ نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں کے برابر ہے اس میں نافلہ نماز پڑھنا پانچ رکعتوں کے برابر ہے اس مسجد میں بیٹھنا قرآن کے نہ پڑھنے کے باوجود کہ خاموش بیٹھے تو وہ بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے پھر اپنی انگلی کو گھما کر فرمایا دو مسجدوں کے بعد یہ مسجد افضل مسجد ہے (برہان ج ۲ ص ۴۰۰، بحار ج ۶ ص ۳۹۷)

رسولؐ خدا کا مقام جہاں جبرائیلؑ نہیں جا سکتا

7..... ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا آپؑ نے فرمایا بے شک جبرائیلؑ ایک ایسے مقام پر پہنچے اور رسولؐ خدا بھی ہمراہ تھے جو آسمان میں وہ مقام تھا کہ جبرائیلؑ نے کہا کہ میں آپ کو یہاں چھوڑتا ہوں اور آپؐ سے فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں آپؐ کے علاوہ کوئی نہ پہنچ سکا (برہان ج ۲ ص ۴۰۰، بحار ج ۶ ص ۳۹۷)

رسولؐ خدا کا معراج پر جہنم کو دیکھنا

8..... ابن بکیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا جب معراج پر گئے تو دنیا کے آسمان کی سیر کی تو وہاں پر ایک فرشتہ دیکھا کہ جس کی شکل ڈراؤنی تھی اور وہ فرشتہ جہنم کا داروغہ تھا تو آپؐ نے جبرائیلؑ سے فرمایا کہ اے جبرائیلؑ یہ فرشتہ کون سا ہے کہ جس کی شکل ڈراؤنی ہے تو جبرائیلؑ نے کہا جہنم کا داروغہ ہے پھر اس فرشتے کو

رسولؐ خدا کی آمد سے آگاہ کیا اور متعارف کرایا پھر رسولؐ خدا نے فرمایا اے جبرائیلؑ اس کو ہمارا سلام پہنچا دو اور اس فرشتے سے جبرائیلؑ نے فرمایا اے مالک یہ محمدؐ ہیں پھر اس نے استقبال کیا اور اس فرشتے نے جس کی شکل ڈراؤنی تھی اس نے سلام کیا پھر آپ کو جنت کی خوشخبری دی پھر آپؐ نے ایک دھماکے کی آواز سنی تو پوچھا کہ یہ آواز کیسی ہے تو فرمایا کہ یہ ایک پتھر (ستر سال قبل) میں نے پھینکا تھا وہ اب گرا ہے پھر فرمایا کہ جہنم سے اس کا ڈھکنا اٹھاؤ تو اس نے ڈھکنا اٹھایا تو آپؐ نے اس سے دیو بیکر شعلے دیکھے پھر کہا کہ اسے بند کر دو پھر اس کے بعد آپ کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا (برہان ج ۲ ص ۴۰۱، بحار ج ۶ ص ۳۸۱)

9..... حفص بن بختری کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب رسولؐ خدا معراج پر گئے تو جبرائیلؑ نے آذان دی اور کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تو ملائکہ نے بھی کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے پھر کہا اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو ملائکہ نے بھی یہی شہادت دی پھر کہا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں تو ملائکہ نے بھی کہا کہ نبیؐ مبعوث ہوئے ہیں پھر پڑھا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃَ نماز کی طرف آؤ ملائکہ نے کہا کہ اپنے رب کی عبادت کی طرف آؤ پھر پڑھا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اس کی طرف آنے والے فلاح پا گئے تو ملائکہ نے کہا جو بھی اس کا اتباع کرے گا وہ فلاح پائے گا (برہان ج ۲ ص ۴۰۱، بحار ج ۶ ص ۳۸۱)

رسولؐ خدا کا ابوسفیان کے قافلہ کی اطلاع دینا

10..... ہشام بن حکم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب رسولؐ خدا کی معراج کی خبر کفار مکہ کو پہنچی تو انہوں نے آپس میں کہا کہ چلو ہم شام کے علاقے سے متعلق ان سے پوچھتے ہیں (مدینہ ساحل قلزم مائل بشام ہے اور وہی حجاز کا آخر اور شام کا ابتدائی علاقہ ہے بعض نے کہا کہ وہ مدینۃ القدس ہے) تاکہ ہم ان پر فتح پائیں وہ آئے اور انہوں نے رسولؐ خدا سے اسی علاقے کے متعلق سوال کیا تو آپؐ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہ دیا اتنی دیر میں جبرائیلؑ نازل ہوئے اور فرمایا اے رسولؐ خدا اپنا سر اوپر اٹھائیں اور شام کا علاقہ آپؐ کے سامنے بلند کر دیا اور اللہ کے حکم سے تمام زمین آپؐ کے

www.shiabookspdf.com

سامنے بلند کردی گئی اور اس زمین کو دیکھ سکتے تھے پھر سر کو بلند کیا تو دیکھا کہ شام کا علاقہ آپؐ کے سامنے بلند ہے پھر سب کے سب جو سوال کرتے تھے آپؐ اس کے جواب دیتے رہے پھر انہوں نے سوال کیا کہ ہمارا قافلہ کب آئے گا تو آپؐ نے جواب دیا اور اس ابوسفیان کے قافلے کی علامات بیان کیں اور فرمایا کہ وہ قافلہ کل اس وقت آئے گا جب سورج طلوع کرے گا تو انہوں نے کہا کہ جب قافلہ آئے گا تو پھر معلوم ہوگا کہ کیا یہ سچ ہے یا جھوٹ ہے آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے آگے سرخ رنگ کا اونٹ ہوگا پھر سب قریش مکہ صبح سورج طلوع ہونے سے پہلے ساحل کے قریب جا کر انتظار کرنے لگے کہ وہ قافلہ کب آتا ہے۔ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ پھر مکہ والوں نے اسی طرح دیکھا جس طرح ان کو بتایا گیا اور رسولؐ خدا نے فرمایا تھا کہ ان کے آگے سرخ رنگ کا اونٹ تھا اور قافلہ ساحل پر آ پہنچا تو کہنے لگے اونٹ اور سرخ اونٹ اور اس سے تمام لوگ مطلع ہو گئے (برہان ج۲ص۴۰۱، بحار ج۶ص۳۹۲)

11..... ہشام بن حکم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک رسولؐ خدا نے عشاء کی نماز پڑھی تو وہ معراج پر گئے اور پھر واپس آ کر فجر کی نماز مکہ میں ادا کی (برہان ج۲ص۴۰۱، بحار ج۶ص۳۹۲)

خدیجہؑ کو جبرائیلؑ کا پیغام سلام

12..... زرارہ و حمران بن اعین و محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جب میں معراج سے واپس ہونے لگا تو میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ اے جبرائیلؑ کیا تمہاری کوئی حاجت ہے تو جبرائیلؑ نے کہا کہ میری حاجت یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے اور میری طرف سے خدیجہؑ کو سلام کہنا پھر جب نبیؐ اللہ واپس آئے تو انہوں نے سلام پہنچا دیا تو خدیجہؑ نے جواب میں عرض کیا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَاِلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى جِبْرَائِيْلَ السَّلَامُ بے شک اللہ کا وہ سلام ہے اور ان کا سلام ہے ان پر اور جبرائیلؑ پر سلام (برہان ج۲ص۱۰۴، بحار ج۶ص۳۹۲)

افضل مسجد مسجد الحرام و مسجد نبویؐ

13..... سلام (سالم) حناط کہتے ہیں کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے مسجد کے متعلق سوال کیا کہ

کون سی مسجد افضل ہے تو فرمایا مسجد الحرام اور مسجد رسولؐ اللہ (نبویؐ) تو میں نے عرض کیا اور مسجد اقصیٰ میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں تو فرمایا کہ وہ مسجد آسمان پر ہے اسی کی طرف رسولؐ خدا کو شب معراج لے جایا گیا تھا میں نے عرض کیا بے شک لوگ تو یہی کہتے ہیں کہ وہ بیت المقدس ہے تو فرمایا نہیں بلکہ وہ مسجد کوفہ ہے جو ان سے افضل ہے (برہان ج۲ص۴۰۱، بحار ج۶ص۳۹۲، صافی ج۱ص۹۴۹)

14..... ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا جب رسولؐ خدا معراج پر گئے تو ایک ایسی جگہ جا پہنچے کہ جبرائیلؑ نے آپؐ سے کہا کہ یہاں ٹھہر جائیں اور یہاں اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں تو میں نے آپؑ سے عرض کیا کہ میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں اور ان کی وہ نماز کون سی تھی تو فرمایا کہ ان کا یہ کہنا سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ وہ پاک ہے اور پاکیزہ ہے ملائکہ اور روح کا رب ہے اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت کئے ہے (بحار ج۶ص۳۹۲، برہان ج۲ص۴۰۱)

15..... ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ جب رسولؐ خدا کو معراج پر لے جایا گیا تو جبرائیلؑ نے ہاتھ سے ایک طرف اشارہ کیا یہاں تک کہ اسے دل میں پالیا اور رسولؐ خدا کو اس میں داخل ہونے کے لئے کہا تو آپؐ نے جبرائیلؑ سے پوچھا کیا میں اس جگہ میں داخل ہو جاؤں تو کہا کہ ہاں یہ وہ جگہ ہے جہاں آپؐ سے پہلے کوئی بھی داخل نہیں ہوا اور آپؐ کے بعد بھی اس میں کوئی داخل نہ ہوگا اور اللہ نے اسے اپنی عظمت کے لئے کھولا ہے مسام ابرہ کی مثل اس میں اس کی عظمت دیکھی جو اللہ نے چاہا پھر آپؐ سے جبرائیلؑ نے کہا اے محمدؐ یہاں ٹھہر جائیں باقی حدیث اوپر والی جیسی ہے (برہان ج۲ص۱۰۴، بحار ج۶ص۳۹۲)

16..... حفص بن بختری کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت نوحؑ ہر صبح یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ مَا كَانَ مِنْ نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا فَاِنَّهٗ مِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الشُّكْرُ بِهٖ عَلَيَّ يَا رَبِّ حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضَا پروردگارا بے شک تیری طرف سے جو مجھے نعمت ملی اور عافیت ملی دین میں یا دنیا میں بے شک وہ تیری طرف سے ہے تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے یہ ملک تیرا ہے اور تیرا ہی شکر ہے اس پر اے میرے رب یہاں تک کہ تو راضی ہو اور تیرے راضی ہونے کے بعد بھی (برہان ج۲ص۴۰۵، بحار ج۱۸ص۴۹۱ص۹۸۸)

www.shiabookspdf.com

17.....حفص بن بختری کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک نوحؑ کو شکر کرنے والا بندہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ صبح وشام یہ پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ مَا اَصْبَحَ وَاَمْسٰى لِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْعَافِيَةٍ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ بِهٖ عَلَى يَا رَبِّ حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضَا اے اللہ بے شک جو صبح اور شام مجھے تیری نعمت ملی یا دین میں عافیت دنیا اور جو کچھ اس میں تیرا ہے تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے حمد تیرے ہی لئے ہے اور شکر تیرا ہی ہے اس وقت تک کہ تو راضی ہو جائے اور تیرے راضی ہونے کے بعد بھی اور کہا گیا ہے کہ صبح دس مرتبہ اور شام کو دس مرتبہ پڑھتے تھے (برہان ج۲ص۴۰۵، بحار ج۱۸ص۴۹۱، ۹۸۸)

18.....جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے متعلق اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا (آیت۳) وہ بڑا شکر کرنے والا بندہ تھا تو فرمایا کہ جب شام ہوتی اور جب صبح ہوتی تو نوحؑ یہ پڑھتے تھے اَمْسَيْتُ اُشْهِدُكَ اِنَّهٗ مَا اَمْسَتْ لِيْ نِعْمَةٍ اَوْعَافِيَةٍ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا فَاِنَّهَا مِنَ اللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْحَمْدُ بِهَا وَالشُّكْرُ كَثِيْرًا میں نے شام اس حال میں کی کہ تجھ کو گواہ کرتا ہوں جو نعمت تو نے مجھے دی یا عافیت دین دی یا دنیا کی ملی بے شک وہ اللہ کی طرف سے ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حمد اسی کی ہے تیرا بہت بہت شکر ہے (برہان ج۲ص۴۰۵، بحار ج۱۸ص۴۹۱، ۹۸۸)

19.....ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے میں نے اس قول خدا سے متعلق پوچھا کہ جو نوحؑ کے متعلق ہے کہ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا (آیت۳) وہ بڑا شکر کرنے والا بندہ تھا تو فرمایا کچھ کلمات تھے جن کو نوحؑ بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کہ جب صبح ہوتی یا شام ہوتی تو وہ یہ پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ اِنَّهٗ مَا اَصْبَحَ لِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْعَافِيَةٍ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا فَاِنَّهٗ مِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَلَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَيَّ يَا رَبِّ حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضَا پروردگارا میں نے صبح اس حال میں کی کہ تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ مجھے جو نعمت دی عافیت دین میں دی یا دنیا میں دی وہ تیری طرف سے ملی ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے تو یکتا ہے حمد تیرے ہی لئے ہے اس پر تیرا بہت شکر ہے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور تیرے راضی ہونے کے بعد

بھی ہے اسی وجہ سے ان کا نام عبدالشکور شکر کرنے والا بندہ ہو گیا (برہان ج۲ص۴۰۵، بحار ج۱۸ص۴۹۱)

رجعت کا ذکر

20.....صالح بن سہل کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق فرمایا وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ (آیت۴) اور ہم نے اسی کتاب میں بنی اسرائیل کو یہ خبر دے دی تھی کہ تم ضرور زمین میں دو مرتبہ فساد کرو گے تو فرمایا اس سے مراد ہے کہ حضرت علیؑ کو قتل کرو گے اور امام حسینؑ کو نیزہ مارو گے وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا (آیت۴) اور ضرور تم بڑی سرکشی کرو گے تو فرمایا اس سے مراد یہ ہے امام حسینؑ کو قتل کرو گے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰهُمَا (آیت۵) پھر جب ان دونوں میں سے پہلے وعدہ کا موقع آیا تو فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جب امام حسینؑ کے بدلہ لینے کا موقع آئے گا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ (آیت۵) ہم نے تمہارے برخلاف بڑی قوت والے بندے بھیج دیئے پس وہ شہروں میں گھس گئے تو فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ ایک گروہ کو قیام قائمؑ سے پہلے بھیجے گا وہ کسی ایک کو بھی آل محمدؐ کے دشمنوں میں سے قتل کئے بغیر نہ چھوڑیں گے سب کو قتل کریں گے وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا (آیت۵) اور یہ وعدہ پورا ہو کر رہے گا فرمایا یعنی قائم آل محمدؐ کے قیام کے وقت کا وعدہ ہے ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا (آیت۶) پھر ہم نے تمہیں ان پر دوبارہ غلبہ دیا اور مال سے اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تعداد کے حساب سے تمہیں بہت بڑھا دیا فرمایا اس سے مراد ہے کہ امام حسینؑ اس وقت خروج کریں گے اور ان کے ساتھ ستر آدمی ہوں گے جو ان کے اصحاب ہوں گے وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن کے سروں پر سونے کے خود ہوں گے اور وہ لوگوں کو بتائیں گے کہ یہ امام حسینؑ ہیں اس وقت مؤمنین کو اس میں کوئی شک نہیں ہوگا اور اس وقت یہ نہ دجال ہے اور (معاذ اللہ) نہ شیطان ہے اور اس دن حجت قائمؑ لوگوں کے سامنے ہوں گے جب تمام مؤمنین کے دلوں میں پختہ یقین ہو جائے گا کہ بے شک یہ امام حسینؑ ہیں اور ان کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے اور ان لوگوں کے سامنے حجت قائمؑ کو موت آئے گی پس اس وقت امام حسینؑ ان کو غسل دیں گے اس کو کفن پہنائیں گے اور حنوط کریں گے اور یہاں ان کو قبر میں امام حسینؑ دفن کریں گے اور اس لئے کہ

www.siabooks.pdf.com

وصی کی تجہیز و تکفین وغیرہ وصی ہی کرتا ہے اور ابراہیم کی حدیث میں یہ زیادہ ہے پھر امام حسینؑ کی حکومت ہوگی جدھر بھی نظر کی جائے گی (برھان ج ۲ ص ۴۰۷، بحار ج ۱۳ ص ۱۳، صافی ج ۱ ص ۹۵۹)

21.....حمران کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کی تلاوت کی بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ (آیت ۵) ہم نے تمہارے برخلاف اپنی بڑی قوت والے بندے بھیج دیئے پھر فرمایا اور وہ امام قائمؑ اور ان کے اصحاب ہیں جو بڑی قوت والے ہیں (برھان ج ۲ ص ۴۰۷، بحار ج ۱۳ ص ۱۳، صافی ج ۱ ص ۹۵۹، اثبات الھداہ ج ۷ ص ۱۰۲)

22.....مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد امام محمد باقرؑ سے روایت کیا ہے انہوں نے اپنے جد سے نقل کیا امیر المؤمنینؑ نے ایک دفعہ خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو سَلُونِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُونِي مجھ سے جو پوچھنا چاہتے ہو سوال کرلو اس سے قبل کہ تم مجھے نہ پاسکو اس لئے کہ میرے سینے میں علم کے خزانے موجود ہیں لہٰذا مجھ سے سوال کرو اس سے پہلے کہ مشرق سے ایک فتنہ اٹھے اور خونخوار کتے کی طرح اپنی ہی ٹانگ کو پھاڑ کھائے اور مغرب سے ایک آگ بلند ہو جو بڑی بڑی لکڑیوں کو جلا ڈالے اور تم چیختے ہی رہ جاؤ کہ ہائے وہ (صاحب امر) یا تو مرگئے یا کسی دوسری وادی میں چلے گئے اور اسی دن اس آیت کی تاویل بھی تمہارے سامنے آئے گی ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا (آیت ۶) پھر ہم نے تمہیں ان کے اوپر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھیر دیئے اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تمہیں کثرت اولاد عطا کی جس وقت وہ دولت و مال سے عیش کی زندگی گزار رہا ہوگا اور کوئی شخص بھی اس پر اس دنیا سے خروج نہیں کرے گا یہاں تک کہ اس کی نسل سے ایک ہزار آدمی نہ آجائیں گے اور وہ اس میں سب کے سب بدعتی اور آفت والے ہوں گے اور عالمین کے لئے اللہ کی کتاب اور رسولؐ خدا کی سنت کی خود تاویل کریں گے اور حرام کو حلال کریں اور آفات و شبہات پیدا کریں گے (بحار ج ۱۳ ص ۱۳، برھان ج ۲ ص ۴۰۸)

23.....رفاعہ بن موسیٰ کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بلاشبہ سب سے پہلے زندہ ہو کر جو لوگ دنیا میں آئیں گے وہ امام حسینؑ بن علیؑ اور ان کے اصحاب ہوں گے اور یزید بن معاویہ اور اس کے ساتھی ہوں گے اور جس طرح ان لوگوں

نے ان کو قتل کیا ہوگا بالکل اسی طرح یہ لوگ ان (یزیدیوں) کو قتل کریں گے اس کے بعد ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے یہ آیت تلاوت کی ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا (آیت ۶) پھر ہم نے تمہیں ان کے اوپر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھیر دیئے اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تمہیں کثرت اولاد عطا کی (بحار ج ۱۳ ص ۲۱۹، برھان ج ۲ ص ۴۰۸، صافی ج ۱ ص ۹۵۹)

قرآن کا سیدھے راستے کی ہدایت کرنا

24.....ابواسحاق کہتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ (آیت ۹) بے شک یہ قرآن اس راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ امام کی طرف ہدایت کرتا ہے (برھان ج ۲ ص ۳۰۹، بحار ج ۷ ص ۱۲۰، صافی ج ۱ ص ۹۶۰)

25.....فضیل بن یسار کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ (آیت ۹) بے شک یہ قرآن اس راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے تو فرمایا اس سے مراد ہے کہ یہ ولایت کی طرف ہدایت کرتا ہے (برھان ج ۲ ص ۳۰۹، بحار ج ۷ ص ۱۲۰، صافی ج ۱ ص ۹۶۰)

انسان جلد باز

26.....سلمانؓ فارسی کہتے ہیں کہ بے شک اللہ نے سب سے پہلے آدمؑ کو خلق کیا تو اپنی مخلوق روح اس سے پہلے اس کی آنکھوں میں ڈال دی پھر وہ بدن میں داخل ہوتی گئی اور وہ حرکت کرتے گئے ابھی تک ان کی خلقت پوری نہ ہوئی تھی کہ انہوں نے اس پر اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کی لیکن روح نہ ہونے کی وجہ سے اس پر قادر نہ ہوسکے اور نہ اٹھ سکے اللہ فرماتا ہے كَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا (آیت ۱۱) انسان بڑا جلد باز ہے بے شک اللہ نے آدمؑ کو خلق کیا اور اس میں روح ڈال دی اور اسے استطاعت نہیں ہوتی جب تک کہ وہ کھانا تناول نہ کرے اور پانی نہ پیئے اور دیگر چیز نہ کھائے (بحار ج ۵ ص ۳۲، برھان ج ۲ ص ۴۱۰، صافی ج ۱ ص ۹۶۰)

www.shiabookspdf.com

27.....ہشام بن سالم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب اللہ نے آدمؑ کو خلق کیا اور اس میں روح پھونک دی اس سے پہلے کہ ان کی خلقت پوری ہوتی وہ کھڑا ہونے کے ارادہ سے اچھلے تو گر پڑے اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا (آیت ۱۱) انسان جلد باز ہے (بحار ج۵ ص۳۲، برہان ج۲ ص۴۱۰، صافی ج۱ ص۹۶۰)

رات کی نشانی تاریک

28.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ اس قول خدا کے متعلق فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ (آیت ۱۲) پھر ہم نے رات کی نشانی کو تاریک کر دیا تو آپؑ نے فرمایا وہ اندھیرا ہے کہ جس میں چاند کو رکھا (برہان ج۲ ص۴۱۱، بحار ج۱۴ ص۱۲۸)

29.....نصر بن قابوس کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اندھیرے میں قمر کو رکھا اور محمدؐ رسول اللہ کو رکھا (برہان ج۲ ص۴۱۱، بحار ج۱۴ ص۱۲۸)

30.....ابوطفیل کہتے ہیں کہ میں مسجد کوفہ میں موجود تھا اور میں نے علیؑ سے سنا اور وہ اس وقت منبر پر تھے تو ابن کوا نے آواز دی اور وہ اس وقت مسجد میں آخری کونے میں بیٹھا ہوا تھا تو اس نے کہا اے امیر المؤمنینؑ مجھے خبر دیں کہ یہ اندھیرا جو چاند کی روشنی میں ہوتا ہے کیا ہے تو آپؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ (آیت ۱۲) پھر ہم نے رات کی نشانی کو تاریک کر دیا (برہان ج۲ ص۴۱۱، بحار ج۱۴ ص۱۲۸)

31.....ابوطفیل کہتے ہیں کہ علیؑ بن ابی طالبؑ نے فرمایا پوچھ لو اللہ کی کتاب کے متعلق کیونکہ کوئی ایسی آیت نہیں کہ جس کو میں نہ جانتا ہوں کہ وہ دن کو نازل ہوئی ہے یا رات کو نازل ہوئی ہے وہ صحرا میں نازل ہوئی ہے یا پہاڑ پر نازل ہوئی ہے تو آپؑ سے ابن کوا نے پوچھا کہ آپؑ بتائیں کہ یہ رات کی تاریکی جو چاند کے وقت ہوتی ہے کیوں ہے تو فرمایا اندھے کا سوال اندھوں کی طرح ہی ہوتا ہے پھر اللہ کا قول سن لے وہ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً (آیت ۱۲) اور ہم نے رات کو اور دن کو دو نشانیاں مقرر کیا پھر ہم نے رات کی نشانی کو تاریک کر دیا اور ہم نے دن کی نشانی کو روشن بنا دیا یعنی یہی اسے تاریک کرتا ہے اور فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (سورہ ابراہیم آیت ۲۸) جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا (سورہ ابراہیم آیت ۲۹)

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو جہنم میں لے گئے اس سے ملا دیا فرمایا یہ قریش کے فاجر لوگ تھے جو اپنی قوم کو جہنم میں لے گئے (برہان ج۲ ص۴۱۱، بحار ج۲۱۴ ص۱۲۸)

اعمال گلے کا ہار

32.....زرارہ و حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ و ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ (آیت ۱۳) اور ہر انسان کا عمل ہم نے اس کے گلے کا ہار بنا دیا تو فرمایا کہ اس کا جو بھی عمل ہوگا وہ اس کے ساتھ ہی ہوگا (برہان ج۲ ص۴۱۱، بحار ج۳ ص۲۸۲، صافی ج۱ ص۹۶۱)

33.....خالد بن نجیح کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق اِقْرَاْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا (آیت ۱۴) (ہم اس کو حکم دیں گے) کہ اپنا نوشتہ پڑھ لے آج کے دن حساب لینے کے لئے تو خود ہی کافی ہے تو فرمایا کہ بندے نے جو کچھ عمل کیا ہوگا اور جو کچھ اس کے نامہ اعمال میں لکھا ہوگا اس طرح اس کو یاد آتا جائے گا گویا وہ کام اس نے اسی وقت کیا ہے اسی وجہ سے گھبرا کر وہ لوگ کہیں گے يٰوَيْلَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ہائے خرابی ہماری یہ نوشتہ کیسا ہے اس نے تو کوئی چھوٹی اور بڑی چیز چھوڑی ہی نہیں ہے جس کا احصانہ کر لیا ہو (جب قیامت کا دن ہوگا) تو یہ نوشتہ انسان کو دیا جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ تم اس کو پڑھ لو اور دیکھ لو کہ اس میں کیا ہے تو وہ پڑھ کر کہے گا کہ اس میں تو ایک لحہ کا اور ہر کلمہ جو بھی پہلے والا تھا اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اس میں نہ لکھی ہوئی ہے ساعت ساعت تک کا ذکر ہے اسی کے متعلق یہ قول ہے کہ يٰوَيْلَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ہائے خرابی ہماری یہ نوشتہ کیسا ہے اس نے تو کوئی چھوٹی اور بڑی چیز چھوڑی ہی نہیں ہے جس کا احصانہ کر لیا ہو (برہان ج۲ ص۴۱۱، بحار ج۳ ص۲۸۲، صافی ج۱ ص۹۶۱)

کسی بستی کی ہلاکت کا ایک سبب

34.....حمران کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا

www.shiapdfbooks.com

(آیت ۱۶) اور جب ہم کسی بستی کے ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم اس میں مالدار لوگوں کو زیادہ کر دیتے ہیں تو فرمایا مشدد منصوب ہے اس کی تفسیر یہ ہے ہم ان کو زیادہ کرتے ہیں یہ چیز پوشیدہ نہیں ہوتی (بحار ج ۳ ص ۵۸، برھان ج ۲ ص ۴۱۲، صافی ج ۱ ص ۹۶۲)

35.....حمران کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا (آیت ۱۶) اور جب ہم کسی بستی کے ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم اس میں مالدار لوگوں کو زیادہ کر دیتے ہیں تو فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اس میں ہمارے حکم سے اکابر آجاتے ہیں یعنی تکبر کرنے والے (بحار ج ۳ ص ۵۸، برھان ج ۲ ص ۴۱۲، صافی ج ۱ ص ۹۶۲)

والدین سے احسان نیکی کرنا

36.....ابوبصیر کہتے ہیں دونوں میں سے امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے والدین کے بارے ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ اس کا یہ حکم ہے کہ خدا فرماتا ہے وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (آیت ۲۳) اور تمہارے پروردگار نے یہ قطعی حکم دے دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتے رہو (برھان ج ۲ ص ۴۱۳، بحار ج ۱۵ ص ۲۴، صافی ج ۱ ص ۹۶۳)

37.....جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا (آیت ۲۳) اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہاری موجودگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے سامنے اف بھی نہ کرو اور نہ ان کو جھڑکو تو فرمایا یہ تو ادنیٰ سے ادنیٰ لفظ ہے اور اللہ کی حرمت سے ہے جس طرح وہ بلندی رکھتا ہے (برھان ج ۲ ص ۴۱۴، بحار ج ۱۵ ص ۲۴، صافی ج ۱ ص ۹۶۴)

38.....حریز کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا یہ لفظ اف عاق ہونے کا ادنیٰ درجہ رکھتا ہے اور اگر خدا کے علم میں اف سے زیادہ کوئی لفظ حقیر ہوتا تو اس سے بھی ضرور منع فرما دیتا (برھان ج ۲ ص ۴۱۴، بحار ج ۱۵ ص ۲۴، صافی ج ۱ ص ۹۶۴)

والدین کا احترام

39.....ابوولاد حناط کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (آیت ۲۳) اور اپنے ماں باپ سے نیکی کرو یہ احسان کیا ہے تو آپؑ نے فرمایا ان کی خدمت میں حاضر رہنے کو اچھا سمجھو اور اگر وہ مالدار بھی ہوں تب بھی ان کو کوئی تکلیف نہ ہونے دو کہ وہ تم سے کوئی چیز طلب کریں (بلکہ ان کی تمام ضرورت کی چیز خود بخود مہیا کرو) پھر فرمایا کہ کیا اللہ یہ نہیں فرماتا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (سورہ آل عمران آیت ۹۲) اور تم (ہرگز) نیکی کے درجہ کو نہ پہنچو گے جب تک تم اپنی پیاری چیزوں کو اللہ کے راستہ میں خرچ نہ کرو گے پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اور اللہ فرماتا ہے اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا (آیت ۲۳) اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہاری موجودگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے سامنے اف بھی نہ کرو اور نہ ان کو جھڑکو تو فرمایا یہ تو ادنیٰ سے ادنیٰ لفظ ہے اور اللہ کی حرمت سے ہے جس طرح وہ بلندی رکھتا ہے (برھان ج ۲ ص ۴۱۴، بحار ج ۱۵ ص ۲۴، صافی ج ۱ ص ۹۶۴)

www.shiabooks.pdf.com

اوّابین کی نماز

40.....اصبغ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضرت علیؑ کے ہمراہ گھر سے نکلے یہاں تک کہ مسجد کے درمیان جا پہنچے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تو ہم نے آپؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا یہی

نحر واوّابین کی نماز ہے جو اللہ کے لئے نحر و ہے تو میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنینؑ اوابین کی نماز کیا ہے تو فرمایا دو رکعت نماز پڑھنا ہے (برھان ج۲ص۴۱۴)

41.....عبداللہ بن عطا مکی کہتے ہیں کہ جب ابو جعفر امام محمد باقرؑ ایک سفر پر نکلے تو فرمایا گدھے کو پیشاب کرادو پھر کہا گدھے اور خچر کو میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں میں نے عرض کیا کہ آپؑ گدھے سے محبت کرتے ہیں تو فرمایا میں گدھے سے محبت کرتا ہوں کہ وہ مجھے اٹھاتا ہے میں نے عرض کیا خچر سے محبت ہے کہ آپؑ گدھے پر سوار ہوتے ہیں اور خچر پر سوار ہوتے جبکہ گدھا تکبر اور تبختر والا مشیت میں ہوتا ہے یہاں تک کہ کئی دفعہ ضد کرتا ہے ابو جعفر نے فرمایا یہ لازمی قربوس سرج ہے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں کیا آپؑ اس کے پیٹ کی تشنگی محسوس نہیں کرتے تو فرمایا یہ اسی میں سے ہے بے شک رسولؐ خدا کا ایک گدھا تھا اسے عفیر کہتے تھے آپؐ جب اس پر مشیت کے لئے سوار ہوتے تھے تو رسولؐ خدا مسرور ہوتے تھے یہاں تک کہ اس کی تعریف کرتے تھے یہ لازمی قربوس سرج ہے اور کہتے تھے پروردگار اس میں نہیں ہے لیکن جو عفیر میں ہے اور بے شک میرا گدھا میری خوشی کا باعث ہے مشیت میں تکبر و تبختر والا ہے یہ میرے لئے ہے خدایا وہ میرے گدھے جیسا نہیں اور لیکن یہ میرا گدھا ہے پھر فرمایا اے ابن عطاء کیا سورج ڈھل گیا ہے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان اور آپؑ کو اس کا علم ہے اور میں آپؑ کے ساتھ ہوں تو فرمایا نہیں یہ عمل نہیں اور یا شک ہے پھر ہم چلتے ہی گئے تو فرمایا یہاں نماز نہیں پڑھنی ہے یہ سرخ رنگت کی مٹی کی جگہ ہے یہاں نماز نہیں پڑھنی چاہیے یہ چیونٹیوں کی وادی ہے اور یہاں نماز نہیں پڑھنا ہے پھر ہم آگے بڑھے تو وہاں ایک کلر نما سفید مٹی کی زمین آئی تو فرمایا یہ کلر والی زمین ہے یہاں نماز نہیں پڑھنی چاہیے پھر تھوڑا آگے چلے تو سنگریزوں والی زمین آئی تو اس زمین پر آپؑ سواری سے اتر پڑے اور فرمایا ہمیں یہاں نماز پڑھنی چاہیے پھر فرمایا اے ابن عطا کیا تو کبھی عراق گیا ہے اور وہاں تم نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اس سنگ ریزوں پر نماز پڑھتے ہیں جو سواری سے اتر کر جاتے ہیں تو میں نے عرض کیا ہاں تو فرمایا وہ میرے باپ حضرت علیؑ کے شیعہ ہیں یہ اوّابین کی نماز پڑھتے ہیں بے شک اللہ فرماتا ہے فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا (آیت ۲۵) بے شک وہ اوّابین (توبہ کرنے اور رجوع کرنے والوں) کو بہت بخشنے والا ہے (برھان ج۲ص۴۱۴، بحار ج۱۸ص۱۲۲)

42.....ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ

غَفُوْرًا (آیت ۲۵) بے شک وہ اوّابین (رجوع اور توبہ کرنے والوں) کو بہت بخشنے والا ہے تو فرمایا وہ توبہ کرنے والے اور عبادت کرنے والے مراد ہیں (برھان ج۲ص۴۱۴، بحار ج۳ص۱۰۱)

43.....ابو بصیر کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے ابو محمد تمہیں ورع (پرہیز گاری) میں جدوجہد امانت کا ادا کرنا سچ بولنا اور اپنے ہم نشینوں سے اچھی صحبت کرنا اور طول سجدے کرنا چاہیے اور یہی اوّابین کی سنت کا طریقہ ہے پھر فرمایا ابو بصیر یہ اوّابین وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں (برھان ج۲ص۴۱۴، صافی ج۱ص۹۶۵)

44.....ھشام بن سالم کہتے ہیں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پچاس مرتبہ سورہ توحید پڑھے تو یہی نماز جناب فاطمہؑ ہے اور یہی اوّابین کی نماز ہے (برھان ج۲ص۴۱۴، بحار ج۱۸ص۹۰۹)

45.....محمد بن حفص بن عمر کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو اوّابین کی نماز پڑھے تو وہ پچاس رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک دفعہ سورہ توحید پڑھے (برھان ج۲ص۴۱۴)

ذالقربیٰ کا حق

46.....عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب اللہ نے یہ آیت نازل کی وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ (آیت ۲۶) قرابت داروں کو اور مسکینوں کو ان کا حق دے دو تو فرمایا کہ رسولؐ خدا نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ اے جبرائیلؑ میں مسکین تو سمجھ گیا اس میں ذَاالْقُرْبٰى کون ہیں تو کہا وہ تمہارے قریبی رشتہ دار ہیں اس کے بعد آپؐ نے حسنؑ اور حسینؑ اور جناب فاطمہؑ کو بلایا اور ان سے فرمایا بے شک میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں مال فی میں سے عطا کروں پس میں نے تمہیں فدک عطا کیا (برھان ج۲ص۴۱۵، صافی ج۱ص۹۶۵)

47.....ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا رسولؐ خدا نے فاطمہؑ کو فدک دیا تو فرمایا وہ ان کے لئے وقف کیا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ (آیت ۲۶) اور تم اپنے رشتہ داروں کو اس کا حق دے دو تو رسولؐ خدا نے ان کے حق کو انہیں عطا کر دیا میں نے عرض کیا کیا رسولؐ خدا نے عطا کیا تو فرمایا بلکہ ان کو اللہ نے عطا کیا (برھان ج۲ص۴۱۵، بحار ج۸ص۹۳)

www.shiabooks.pdf

48.....ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کیا رسولؐ خدا نے جناب فاطمہؑ کو فدک عطا کیا تو آپؑ نے فرمایا یہ ان کو اللہ کی طرف سے عطا کیا (برھان ج ۲ ص ۴۱۵، بحار ج ۸ ص ۹۳)

49.....جمیل بن دراج کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جناب فاطمہؑ ابوبکر کے پاس فدک لینے کے لئے گئیں تو اس نے کہا تم کالے یا گورے کو گواہی کے لئے لے آئیں آپؑ نے فرمایا میں ام ایمن کو پیش کرتی ہوں تو ان سے کہا کیا تم اس کی گواہی دیتی ہو تو انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ جبرائیلؑ محمدؐ پر نازل ہوئے اور یہ آیت لائے کہ خدا فرماتا ہے وَآتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ (آیت ۲۶) کہ تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ان کا حق دے دو تو محمدؐ اس کو نہیں جانتے تھے کہ کن کو حق دے دیں تو آپؐ نے فرمایا اے جبرائیلؑ میرے رب کا حکم کن کے لئے ہے تو جبرائیلؑ نے کہا جناب فاطمہؑ کے لئے جو تمہاری قریبی ہے اسے فدک عطا کر دو اور اس تحریر کو ایک نے مٹا دیا تھا جسے ابوبکر نے لکھ کر دیا تھا (برھان ج ۲ ص ۴۱۵، بحار ج ۸ ص ۹۳)

50.....عطیہ عوفی کہتے ہیں کہ جب رسولؐ خدا نے خیبر کو فتح کیا تو اللہ نے مال فی سے فدک دینے کا حکم دیا اور یہ آیت نازل کی وَآتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ (آیت ۲۶) اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ان کا حق دے دو تو فرمایا اے فاطمہؑ تمہارے لئے یہ فدک ہے (برھان ج ۲ ص ۴۱۵، بحار ج ۸ ص ۹۳)

51.....عبدالرحمٰن بن صالح کہتے ہیں کہ مامون نے عبیداللہ بن موسیٰ عبسی (جو علماء شیعہ سے تھے اور اس زمانہ کے محدث تھے اور تیسری صدی ہجری میں ہوگزرے ہیں) کو لکھا اور سوال کیا کہ مجھے فدک کے واقعہ سے آگاہ کریں تو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کی طرف یہ حدیث لکھ کر ارسال کی کہ اس کا راوی فضل بن مرزوق ہے کہ اس نے کہا عطیہ نے بیان کیا اور مامون نے فدک جناب فاطمہؑ کی اولاد کا حق واپس کر دیا (برھان ج ۲ ص ۴۱۶، بحار ج ۸ ص ۹۳)

52.....ابوطفیل کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے شوریٰ کے دن یہ بھی بیان کیا تھا کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کا نور آسمان سے اس آیت کے ذریعہ مکمل ہوا ہو خدا فرماتا ہے وَآتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ (آیت ۲۶) اور اپنے قریبی رشتہ داروں کا حق ان کو دے دو اور مسکینوں کا دے دو تو انہوں نے کہا نہیں ہے (برھان ج ۲ ص ۴۱۶، بحار ج ۸ ص ۹۳)

اللہ کی اطاعت کے بغیر خرچ فضول خرچی

53.....عبدالرحمٰن بن حجاج کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا (آیت ۲۶) اور فضول خرچ نہ کیا کرو تو فرمایا جو بھی کسی چیز کو اللہ کی اطاعت کے علاوہ کسی اور معاملے میں خرچ کرے تو وہ فضول خرچی ہے اور جو کسی چیز کو اللہ کی اطاعت میں خرچ کرے جو خیر کا کام ہو تو وہ میانہ روی ہے (برھان ج ۲ ص ۴۱۶، بحار ج ۱۵ ص ۲۰۰، صافی ج ۱ ص ۹۶۶)

54.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا (آیت ۲۶) اور فضول خرچ نہ کیا کرو تو فرمایا وہ شخص جو اپنے مال سے بہت کم خرچ کرتا ہے تو اسے اس کا مال ہی نہیں کہا جاتا پھر عرض کیا کہ اگر کوئی مال حلال سے خرچ کرے تو کیا اس میں بھی فضول خرچی ہو سکتی ہے تو فرمایا ہاں ہو سکتی ہے (برھان ج ۲ ص ۴۱۶، بحار ج ۱۵ ص ۲۰۰، صافی ج ۱ ص ۹۶۶)

www.shiabookspdf.com

55.....علی بن جذاعہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے اس قول خدا سے متعلق فرمایا وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا (آیت ۲۶) تم فضول خرچ نہ کرو آپؑ کے پاس ایک شخص آیا تو آپؑ نے اس سے فرمایا اے خدا کے بندے اللہ سے ڈرو اور اسراف نہ کرو اور بخل سے پرہیز کرو اور دوسرے لوگوں کی طرح میانہ طریقہ اپناؤ بے شک فضول خرچ اسراف ہے اور اللہ فرماتا ہے وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا (آیت ۲۶) کہ تم فضول خرچ نہ کرو تو فرمایا کہ اللہ فضول خرچ نہ کرنے والے کے لئے عذاب دینے کا قصد نہیں کرتا ہے (برھان ج ۲ ص ۴۱۶، بحار ج ۱۵ ص ۲۰۰، صافی ج ۱ ص ۹۶۶)

56.....جمیل کہتے ہیں کہ اسحاق نے بیان کیا کہ عمار نے عامر بن جذاعہ سے نقل کیا کہ اس نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے ابوعبداللہ کیا آپؑ مجھے کچھ قرض نہیں دیتے تو ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس سے فرمایا کہ تم نے غلہ لینا ہے تو اس نے کہا نہیں خدا کی قسم تو آپؑ نے فرمایا کیا تجارت کرنا چاہتے ہو تو اس نے کہا نہیں خدا کی قسم تو فرمایا کیا فارغ بیٹھ کر اسے کھانا چاہتے ہو تو اس نے کہا نہیں خدا کی قسم تو فرمایا جب تمہارے پاس مال آئے تو اس مال میں اللہ نے حق رکھا ہے پھر ابوعبداللہ نے ایک مٹھی میں کچھ رقم لی اور اسے بند کر دیا پھر پوری مٹھی

کھولی تو تمام درہم نیچے گر گئے پھر فرمایا اس طرح کرنے سے اللہ سے ڈرو اور فضول خرچ نہ کرو اور نہ بخل اختیار کرو دوسرے لوگوں کی طرح میانہ طریقہ اختیار کرو فضول خرچ کرنا اسراف ہے اللہ فرماتا ہے وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا (آیت ۲۶) کہ تم فضول خرچ نہ کرو اور فرمایا کہ بے شک اللہ ایسے شخص کو عذاب دینے کا قصد نہیں کرتا (برہان ج ۲ ص ۴۱۶، بحار ج ۱۵ ص ۲۰۰، صافی ج ۱ ص ۹۶۶)

57.....جمیل کہتے ہیں اسحاق نے کہا کہ عمار نے بیان کیا اس قول خدا کے متعلق وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا (آیت ۲۶) کہ تم فضول خرچ مت کرو تو فرمایا کہ اس سے مراد علیؑ کی ولایت ہے (برہان ج ۲ ص ۴۱۶، صافی ج ۱ ص ۹۶۶)

58.....بشیر بن مروان کہتے ہیں کہ ہم ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے تازہ کھجوریں منگوائیں اور اس وقت موجود آدمیوں میں سے کچھ نے اس کی گھٹلیاں ادھر ادھر پھینک دیں تو آپؑ نے یہ دیکھا پھر ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس طرح نہ کرو کہ یہ فضول خرچی ہے اور بے شک اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا ہے (برہان ج ۲ ص ۴۱۶، بحار ج ۱۵ ص ۲۰۱)

خرچ کرنے میں حد سے نہ بڑھو

59.....عجلان کہتے ہیں کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں موجود تھا اور آپؑ کے پاس کھجور کی ایک ٹوکری (بڑی زنبیل) رکھی ہوئی تھی کہ اس وقت ایک سائل آیا تو آپؑ نے ایک مٹھی بھر کر اسے دے دی پھر اس کے بعد ایک اور سائل آیا تو آپؑ نے ایک مٹھی اسے بھی دے دی پھر ایک اور سائل آیا تو آپؑ نے فرمایا کہ تمہارا اور ہمارا اللہ رازق ہے پھر فرمایا کہ رسولؐ خدا کا یہ معمول تھا کہ وہ کسی سوالی کو واپس نہیں کیا کرتے تھے مگر یہ کہ اسے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے تھے پھر فرمایا کہ ایک دفعہ ایک عورت نے اپنے بیٹے کو آپؐ کے پاس بھیجا کہ ان کے پاس جا کر سوال کر کے کچھ لے آئے اگر وہ کچھ نہ دیں تو ان سے کہنا کہ وہ اپنی قمیص ہی اتار کر دے دیں تو وہ لڑکا آپؐ کے پاس آیا اور اس نے سوال کیا تو رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا کہ میرے پاس تو اب کوئی شئے نہیں ہے تو پھر اس لڑکے نے کہا کہ آپؐ اپنی قمیص ہی اتار کر دے دیں تو آپؐ نے اپنی قمیص اتار کر اس لڑکے کو دے دی جب وہ لڑکا چلا گیا تو پھر اللہ نے اپنے نبیؐ سے اعتدال کے راستہ پر چلنے کے لئے یہ آیت

نازل کی وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا (آیت ۲۹) اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن کے ساتھ باندھ کر رکھو اور نہ ہی اسے کھلا چھوڑ دو ایسا نہ ہو کہ ملامت زدہ اور عاجز ہو کر بیٹھ جاؤ (برہان ج ۲ ص ۴۱۷، بحار ج ۲۰ ص ۴۴، صافی ج ۱ ص ۹۶۷)

60.....ابن سنان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ (آیت ۲۹) اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن کے ساتھ باندھ کر رکھو تو فرمایا ہاتھ اس طرح بند نہ کرو پھر فرمایا اس طرح خدا فرماتا ہے وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ (آیت ۲۹) اور نہ ہی اسے کھلا چھوڑ دو فرمایا اس طرح کھلا نہ کرو اور اسی طرح فرمایا (برہان ج ۲ ص ۴۱۷، بحار ج ۲۰ ص ۴۴، صافی ج ۱ ص ۹۶۷)

61.....محمد بن یزید کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے اس آیت کے متعلق وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا (آیت ۲۹) اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن کے ساتھ باندھ کر رکھو اور نہ ہی اسے کھلا چھوڑ دو ایسا نہ ہو کہ ملامت زدہ اور عاجز ہو کر بیٹھ جاؤ تو فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ تم فاقہ کش لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ (برہان ج ۲ ص ۴۱۷، بحار ج ۲۰ ص ۴۴، صافی ج ۱ ص ۹۶۷)

اللہ کا فقر و فاقہ کے سبب اولاد کے قتل سے روکنا

62.....اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ ابوابراہیم امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا حاجی کو املاق کبھی نہیں کرنا چاہیے تو میں نے عرض کیا کہ املاق کیا ہے تو فرمایا خدا فرماتا ہے وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ (آیت ۳۱) اور فقر و فاقہ کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو (برہان ج ۲ ص ۴۱۷، وسائل ج ۱۲ ابواب وجوب حج باب ۲۷، صافی ج ۱ ص ۹۶۸)

63.....اسحاق بن عمار کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حاجی کو املاق کبھی نہیں کرنا چاہیے تو میں نے عرض کیا املاق کیا ہے تو فرمایا وہ افلاس ہے اور فرمایا خدا فرماتا ہے وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ (آیت ۳۱) اور فقر و فاقہ کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اور ہم ہی ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی

www.shiabookspdf.com

رزق دیتے ہیں (برھان ج۲ص۴۱۸، وسائل ج۱۲ابواب وجوب حج باب۳۷، صافی ج۱ص۹۶۸)

64..... معلّٰی بن خنیس کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا آپؑ نے فرمایا جو قتل ہے اَلنَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ (آیت۳۳) جس نفس کو اللہ نے حرام کیا ہے بے شک امام حسینؑ کا اہلبیتؑ میں سے قتل ہے (برھان ج۲ص۴۱۸، بحار ج۱۰ص۴۰، صافی ج۱ص۹۶۸)

مظلوم کے وارث کو اختیار

65..... جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا یہ آیت امام حسینؑ کے متعلق نازل ہوئی وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطَانًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ (آیت۳۳) اور جو شخص مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم ضرور اس کے وارث کو غلبہ دیں گے پس وہ قتل میں زیادتی نہ کرے اس سے مراد قاتل امام حسینؑ پر زیادتی نہ کرے اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا (آیت۳۳) بے شک وہ امداد کیا گیا ہے فرمایا کہ اس سے مراد امام حسینؑ ہیں (برھان ج۲ص۴۱۸، بحار ج۱۰ص۴۰، صافی ج۱ص۹۶۸)

66..... ابوعباس کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب قتل کرنے والے بہت سے ہوں تو وہ ان میں سے جسے چاہے قتل کرے لیکن وہ ان میں سے زیادہ نہ کرے صرف ایک کو قتل کرے بے شک اللہ اسی کے متعلق فرماتا ہے وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطَانًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا (آیت۳۳) اور جو شخص مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم ضرور اس کے وارث کو غلبہ دیں گے پس وہ قتل میں زیادتی نہ کرے بے شک وہ امداد کیا گیا ہے اور جب قتل کرنے والے تین ہوں تو ان میں سے ایک کو قتل کرے یہ ولی کے لئے بہتر ہے ان تین سے جسے چاہے قتل کرے اور اس کے ضمن میں یہ بھی ہے کہ تینوں مقتول کے وارث کو دیت دیں تو قتل نہ ہوگا (برھان ج۲ص۴۱۸، بحار ج۲۴ص۴۰، صافی ج۱ص۹۶۸)

67..... سلام بن مستنیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطَانًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا (آیت۳۳) اور جو شخص مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم ضرور

اس کے وارث کو غلبہ دیں گے پس وہ قتل میں اسراف نہ کرے بے شک وہ امداد کیا گیا ہے تو فرمایا وہ امام حسینؑ بن علیؑ ہیں جو مظلوم قتل ہوئے اور ہم اس کے وارث ہیں اور قائمؑ ہم میں سے ہیں جب وہ قیام کریں گے تو وہ امام حسینؑ کے خون کا بدلہ لیں گے اور ان کے قاتلوں کو قتل کریں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ انہوں نے قتل کرنے میں اسراف کیا ہے اور فرمایا مقتول امام حسینؑ ہیں اور ان کے وارث قائمؑ ہیں اور اسراف قتل میں یہ ہے کہ غیر قاتل کو قتل کریں اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا (آیت۳۳) بے شک وہ امداد کیا گیا ہے بے شک اس دنیا میں سے نہیں ہے یہاں تک کہ مدد کی جائے گی اس شخص کی جو آل رسولؐ میں سے ہوگا اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح پہلے زمین ظلم وجور سے بھری ہوگی (برھان ج۲ص۴۱۹، بحار ج۱۰ص۱۵۰، اثبات الھداۃ ج۷ص۱۰۲)

قتل کی دیت لینے میں وارث کو اختیار

68..... ابوالعباس کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ دو شخص ایک شخص کو قتل کریں تو اس کا حکم کیا ہے تو فرمایا اس کے وارث سے کہا جائے کہ ان میں سے جسے وہ قتل کرنا چاہے قتل کرے اور دوسرے سے نصف دیت لے لے اگر وہ قبول کرلے تو اس کے وارثوں (اولاد) کو دی جائے اور اگر مرد کسی عورت کو قتل کرے تو عورت کے وارث اس کا خون بہالینا چاہتیں تو انہیں اس کا اختیار ہے اور اگر وہ قاتل مرد کے قتل پر اصرار کریں تو انہیں مرد کی نصف دیت دینا ہوگی اس کے بعد وہ اس کے قاتل کو قتل کرسکتے ہیں اور اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطَانًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ (آیت۳۳) اور جو شخص مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم ضرور اس کے وارث کو غلبہ دیں گے وہ قتل میں اسراف نہ کرے (برھان ج۲ص۴۱۹، بحار ج۲۴ص۴۰، وسائل ج۱۳ابواب قصاص باب۳۱)

69..... حمران کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے میں نے عرض کیا اے ابن رسولؐ اللہ اولاد امام حسنؑ کا خیال ہے کہ بے شک قائمؑ ہم میں سے ہوگا اور ان ہی سے صاحب الامرؑ کے اصحاب ہوں گے اور ابن حنیفہ کی اولاد کا خیال ہے کہ وہ بھی اسی طرح کہتے ہیں تو فرمایا اللہ رحم کرے میرے امام حسنؑ پر بے شک امام حسنؑ کے ساتھ چالیس ہزار تلواریں ہوں گی یہاں تک کہ وہ امیرالمؤمنینؑ کے ساتھ ہوں گے اور پھر معاویہ کی طرف جائیں گے اور محمد بن علیؑ کے ساتھ ستر ہزار تلواریں ہوں گی اور ان کو

www.shiabookspdf.com

قتل کریں اگر ان کو خطرہ ہوگا جوان سے خروج کریں گے یہاں تک کہ ایک گروہ کو موت آجائے گی اور امام حسینؑ خروج کریں گے تو وہ اپنے نفس کو اللہ کے سامنے پیش کریں گے اور ان کے ساتھ ستر آدمی ہوں گے جو خون کا بدلہ لیں گے ہم ہوں گے اور اللہ مدد کرے گا اور وہ اصحاب امر ہوں گے اور ان ہی سے قائمؑ ہے اور ان میں سفاح اور منصور ہوگا اس کے متعلق اللہ فرماتا ہے وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا (آیت ۳۳) اور جو مظلوم قتل ہو جائے تو بے شک ہم اس کے وارث کو غلبہ دیں گے اور ہم امام حسینؑ بن علیؑ اور ان کے دین کے وارث ہیں (برہان ج ۲ ص ۴۱۹، بحار ج ۸ ص ۱۵۲)

یتیمی کی حد

70.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کہتے ہیں کہ بے شک نجدہ حروری (وہی نجدہ بن عامر خوارج ہے اور حروری گروہ کا سردار ہے) نے ابن عباس کو تحریر کیا اور اس میں یہ چیز لکھی اور پوچھا کہ یتیم کب یتیمی سے ختم ہوتا ہے تو ابن عباس نے اس کی طرف لکھا پھر یتیم اپنی یتیمی کی حد سے اس وقت ختم ہوتا ہے جب وہ بالغ ہو جاتا ہے اور وہ اس کے لئے محتلم ہونا ہے (برہان ج ۲ ص ۴۱۹، بحار ج ۲۳ ص ۴۰، ج ۱۵ ص ۱۲۱)

71.....اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن سنان نے اس طرح امام سے نقل کیا کہ میرے والد نے آپؑ سے پوچھا اور میں بھی موجود تھا کہ یتیم سے یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو فرمایا یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے میں نے عرض کیا اور وہ کب بالغ ہوگا تو فرمایا جب وہ محتلم ہو میں نے عرض کیا آدمی اٹھارہ سال سے پہلے محتلم نہیں ہوتا نہ کم اور نہ ہی زیادہ تو آپؑ نے فرمایا جب کہ بالغ تیراں سال کا ہوتا ہے تو یہ حسن کو لکھا اور یہ اس کا جواب لکھا یہ اس کے لئے حکم ہے مگر جب وہ سفیہ ہو یا کمزور ہو (برہان ج ۲ ص ۴۱۹، بحار ج ۲۳ ص ۴۰)

72.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب یتیم تیراں سال کا ہو تو بے شک وہ بالغ ہوگا اور جوان رہنے کی حد چالیس سال تک ہے اور بالغ ہونے کے بعد جب چالیس سے اکتالیسواں سال ہو تو وہ نقصان والا ہے اور نفع جمعرات والے کے لئے ہے اگر اس طرح ہو تو وہی نزع ہوگا (برہان ج ۲ ص ۴۲۹)

73.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب وہ بالغ ہوگا تو اسے احتلام ہوگا اور اس کی یتیمی کی حد تیراں سال ہے (برہان ج ۲ ص ۴۲۹)

کان آنکھ اور دل جواب دہ

74.....حسن کہتے ہیں کہ میرے ہمسائے میں گانے والی بہت ہیں میں کبھی کبھی گانے سننے کے لئے بیت الخلاء میں بیٹھ جاتا ہوں اس بات کے لئے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس گیا اور بتایا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا اے حسن اللہ فرماتا ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا (آیت ۳۶) بے شک کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک کے متعلق جواب طلب کیا جائے گا تو فرمایا کان سے کہ تم نے کیا سنا اور آنکھ سے کہ تم نے کیا دیکھا اور دل سے کہ تم نے کیا عقیدہ رکھا (برہان ج ۲ ص ۴۲۱، صافی ج ۱ ص ۹۶۹)

75.....حسن بن ہارون کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا (آیت ۳۶) بے شک کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک کے متعلق جواب طلب کیا جائے گا تو فرمایا کان سے سوال ہوگا کیا سنا تھا اور آنکھ سے کہ تم کس طرف اٹھی تھی اور دل سے کہ کس طرح اس پر عقیدہ رکھتے تھے (برہان ج ۲ ص ۴۲۱، صافی ج ۱ ص ۹۶۹)

امام جعفر صادقؑ کا ایک شخص کو گانا سننے سے منع کرنا

76.....ابوجعفر کہتے ہیں کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے آپؑ سے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں میرے پڑوس میں گانے والی عورتیں رہتی ہیں جو طبل سازی کے ساتھ گاتی ہیں بعض دفعہ میں طہارت خانہ میں جا کر زیادہ دیر ان کو سننے کے لئے بیٹھا رہتا ہوں تو آپؑ نے فرمایا کہ تم اس طرح نہ کیا کرو اس نے عرض کیا خدا کی قسم میں اتفاقیہ طور پر طہارت خانہ میں جا کر سننے کے لئے بیٹھ جاتا ہوں (وہ کیا چیز ہے میری کوئی نیت نہیں ہوتی) میں جان بوجھ کر تو ایسا نہیں کرتا ہوں تو آپؑ نے فرمایا کہ تم نے اللہ کا یہ کلام نہیں سنا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا (آیت ۳۶) بے شک کان سے آنکھ سے اور دل سے ان میں سے ہر ایک سے جواب طلب کیا جائے گا تو اس نے کہا کیوں نہیں خدا کی قسم کہ مجھے تو ایسا لگا کہ یہ آیت اللہ کی کتاب سے کسی

www.shiabookspdf.com

عربی یا عجمی سے میں نے سنی ہی نہیں اور اس نے کہا آئندہ میں ایسا نہ کروں گا انشاء اللہ اور میں اپنے گذشتہ اس عمل سے متعلق اللہ سے استغفار کرتا ہوں پھر آپؑ نے اس سے فرمایا کہ اٹھ کھڑا ہو اور غسل کر اور نمازیں پڑھ کہ تو نے ایک بڑا گناہ کیا ہے اگر تو اسی حالت میں مرجاتا تو معلوم نہیں کہ تمہاری کیا بری حالت ہوتی اللہ کی حمد کر اور اللہ سے اپنے گناہ کی معافی مانگ اور اپنے ہر ناپسند عمل سے توبہ کر اللہ ہر قبیح عمل کو ناپسند کرتا ہے اور قبیح کاموں کو ان کے اہل کے لئے چھوڑ دو کیونکہ ہر کام کے لئے اہل ہوا کرتا ہے (برہان ج۲ص۴۲۱، بحار ج۳ص۱۰۱)

77.....ابوعمر وزبیری کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے بنی آدمؑ کے اعضاء وجوارح پر کچھ فرائض مقرر کئے ہیں اور ان کو تقسیم کیا ہے اور ہر اعضاء پر الگ فرض قرار دیا ہے جو کسی دوسرے سے الگ ہے اور اس پر اسے قرار نہیں دیا اور ان میں سے ہی آنکھ ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور دونوں پاؤں ہیں کہ جن سے وہ چلتا ہے اور آنکھ پر یہ فرض ہے کہ وہ اللہ کی حرام کردہ چیز کی طرف نہ دیکھے اور جو چیز اس پر اللہ نے حرام کی ہے اس سے آنکھیں بند رکھے جو اس کے لئے حلال نہیں ہے اور وہی اس کا عمل ہے اور وہ ایمان سے ہے اور اس پر فرض ہے بے شک اللہ فرماتا ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (آیت۳۶) اور اس چیز کے پیچھے نہ چلو جس کا تمہیں علم نہیں ہے اور بے شک کان اور آنکھ اور دل سے ان میں سے ہر ایک سے جواب طلب کیا جائے گا اور جو چیز اللہ نے آنکھ پر فرض کی ہے وہ اس کا اللہ کی حرام چیز کی طرف نہ دیکھنا ہے اور وہی اس کا عمل ہے اور وہی ایمان سے ہے اور یہی اس پر فرض ہے اور اللہ نے جو پاؤں پر فرض کیا کہ تم ان پر چل کر اس طرف نہ جاؤ اور تجھے گناہ کرنے میں شامل کرے اور اللہ کی نافرمانی ہو اور اس طرف جائیں جس پر جانے کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اور اللہ فرماتا ہے وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (آیت۳۷) اور زمین پر اتراتے ہوئے نہ چلو بے شک نہ تو تم زمین کو ہی پھاڑ ڈالو گے اور نہ ہی بڑھ کر پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکو گے اور فرماتا ہے وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ اور جب تم اس پر چلنے کا قصد کرتے ہو تو تمہاری آواز جو ہوتی ہے بے شک وہ ناپسندیدہ آواز ہوتی ہے جیسے گدھے کی آواز ہوتی ہے (برہان ج۲ص۴۲۱، بحار ج۲۱ص۱۱۷)

78.....علی بن ابوحمزہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے متعلق وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا (آیت۴۱) اور ہم نے بے شک قرآن میں بار بار دلیلیں بیان کی ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں تو فرمایا یعنی بے شک یہ علیؑ کا ذکر ہے جو قرآن میں ہے اور وہی ذکر ہیں اور اس میں اضافہ ہی ہے اور ان کی نفرت ہی بڑھائی (برہان ج۲ص۴۲۲) (اور اللہ فرماتا ہے وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا (آیت۴۱) حالانکہ اس بیان نے ان کی نفرت ہی بڑھائی فرمایا کہ جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو ان کی نفرت میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اسے جھٹلاتے ہیں)

ہر چیز کا خدا کی تسبیح کرنا

79.....ابوصباح کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے عرض کیا اللہ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ (آیت۴۴) اور کوئی چیز ایسی نہیں جو حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو تو فرمایا کہ ہر چیز اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے اور دیواروں کے گرنے سے جو آواز نکلتی ہے وہ بھی اس کی تسبیح ہے (برہان ج۲ص۴۲۲، صافی ج۱ ص۹۷۱، بحار ج۱۴ص۳۲۹)

80.....روایت ہے کہ حسین بن سعید نے ذکر کیا کہ آپؑ سے پوچھا گیا وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ (آیت۴۴) اور کوئی چیز ایسی نہیں جو حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو اور لیکن تم ان کی تسبیح کو دیکھتے نہیں ہو تو فرمایا ہر چیز اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے اور فرمایا کہ دیوار کے گرنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ اس کی تسبیح ہے (برہان ج۲ص۴۲۲، صافی ا ج ص۹۷۱، بحار ج۱۴ص۳۲۹)

81.....زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا کے متعلق سوال کیا اللہ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ (آیت۴۴) اور کوئی چیز ایسی نہیں جو حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو تو فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ جب مکان کی چھت گرتی ہے تو اس کی آواز اس کی تسبیح ہے (بحار ج۱۴ص۳۲۹)

82.....حسن کہتے ہیں کہ نوفلی نے کہا کہ سکونی نے بیان کیا کہ امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے اپنے آباء سے نقل کیا کہ

www.shiabooks.pdf.com

رسولؐ خدا نے منع کیا ہے کہ کسی جانور کے منہ پر نہ مارو اگر تم اس کے منہ پر مارتے ہو تو سنو یہ اسی سے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتا ہے (برھان ج ۲ ص ۴۲۲، ۴۲۳، بحار ج ۱۴ ص ۷۰۵ و ۶۵۵ و ۳۳۹)

83.....اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ کوئی بھی پرندہ شکار نہیں ہوتا چاہے وہ خشکی میں ہو یا دریا میں ہو اور کوئی بھی جانور شکار نہیں ہوتا چاہے خشکی میں ہو یا دریا وغیرہ میں ہو مگر یہ کہ وہ اللہ کی تسبیح سے غافل ہو جاتا ہے اور وہی اس کے شکار کا سبب ہوتا ہے (برھان ج ۲ ص ۸۲۳، بحار ج ۱۴ ص ۳۳۹، ۶۵۸، ۷۰۵)

84.....مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے آباء سے نقل کیا کہ ایک شخص آپؑ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میرے ماں باپ آپؑ پر فدا ہوں میں قرآن میں اللہ کا یہ قول پاتا ہوں کہ وہ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ (آیت ۴۴) اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو اور لیکن تم ان کی تسبیح کو دیکھتے نہیں ہو تو آپؑ نے فرمایا وہی اس کا کمال ہے تو اس شخص نے عرض کیا کہ کیا خشک درخت بھی اس کی تسبیح کرتے ہیں تو فرمایا ہاں کیا تم نے گھر کی کھڑکیوں کو چٹختے ہوئے نہیں سنا کہ ان کی یہ آواز کیا ہے یہ ہی ان کی تسبیح ہے اللہ کی ذات پاک ہے اور ہر حال میں اس کی تسبیح کی جائے (برھان ج ۲ ص ۴۲۳، بحار ج ۱۴ ص ۷۰۵) علامہ فیض لکھتے ہیں کہ مخلوق کا نقص خالق کے کمال کی دلیل ہے اور مخلوق کی کثرت خالق کی واحدانیت کی برھان ہے (گویا یہی مخلوق کی تسبیح قہری ہے) کائنات کے ذرہ ذرہ اور موجودات عالم کا فرد فرد اپنے خالق بے مثال کی تسبیح و تقدیس میں اپنی زبان فطری اور لہجہ ملکوتی سے سرشار ہے عکرمہ نے کہا کہ درخت تسبیح کرتا ہے ستون بھی تسبیح کرتا ہے دسترخوان بھی تسبیح کرتا ہے مٹی بھی تسبیح کرتی ہے پانی بھی تسبیح کرتا ہے درخت بھی تسبیح کرتا ہے پتہ بھی تسبیح کرتا ہے وھب بن منبہ نے بیان کیا کہ کوئی ایسا مکان نہیں ہوتا کہ جس کو مسجد میں داخل کر دیں مگر یہ کہ وہ مکان تین سو سال تک اللہ کی تسبیح کرتا ہے رسولؐ خدا نے فرمایا اللہ کی مخلوق ہے اللہ اسے اس کی تسبیح کرنے کے سبب ان کو رزق فراہم کرتا ہے اور رسولؐ خدا نے فرمایا کانٹے دار درخت اس وقت تک نہیں کاٹا جاتا جب تک وہ تسبیح کرتا ہے جب تسبیح چھوڑ دیتا ہے تو اسے کاٹ دیا جاتا ہے (مجمع البرھان ج ۱۵ ص ۵۱) یہ بات تو کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ رسولؐ اللہ سے درختوں نے کلام کیا سنگریزوں نے کلام کیا حیوانات نے کلام کیا ستون کی خشک لکڑی کا رسولؐ خدا کے فراق میں گریہ کرنا پہلے تو یہ خیال کیا جاتا تھا کہ درخت کیا باتیں کرتے ہوں گے لیکن ڈاکٹر بوس

(بنگالی) کی تحقیقات نے ثابت کر دیا کہ درخت بھی بولتے ہیں اور ان میں بھی دیگر مخلوقات کی طرح جذبات و حسیات ہیں چنانچہ ان کی باتیں بھی سمجھ میں آنے لگی ہیں اس لئے قرآن مجید جو کچھ بیان فرماتا ہے آئمہ معصومینؑ نے اس کی تصدیق کی ہے اور تشریح بھی فرمائی ہے وہ موجودہ تحقیقات سے درست ثابت ہو رہی ہیں اور یہ قرآن کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کا واضح ثبوت ہے اسی طرح حضرت علیؑ نے فرمایا تھا کہ عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ لوگ ہوا میں باتیں کریں گے آج کے دور میں لوگ ہوا میں باتیں کر رہے ہیں (قرآن مبین ص ۳۷۱)

بِسْمِ اللّٰهِ سے بھاگنے والے

85.....زید بن علی کہتے ہیں کہ میں ابوجعفر امام محمد باقرؑ کے پاس گیا اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے کا ذکر کیا تو فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سہارا للہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے اس میں کیا نازل ہوا ہے تو میں نے عرض کیا کہ مجھے معلوم نہیں تو آپؑ نے فرمایا کہ بے شک رسولؐ خدا بڑی خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتے تھے اور کعبہ کے پاس لوگوں کو نماز پڑھاتے تو آواز بلند کرتے تھے تو عتبہ بن ربیعہ وشیبہ بن ربیعہ اور ابوجہل بن ہشام اور ان کی جماعت آپؐ کی قرأت سننے کے لئے آجاتے تھے تو آپؐ بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے تو وہ کہتے تھے کہ محمدؐ بار بار اپنے رب کا نام لیتا ہے کہ اسے اپنے رب سے بڑی محبت ہے اور وہ اپنی قوم کو کہتے تھے کہ تم یہاں آجاؤ پھر جب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے کی آواز سنتے اور سمجھتے تو یہاں تک کہ یہ سب کے سب بھاگ جاتے اسی کے متعلق اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی وَاِذَا ذَکَرْتَ رَبَّکَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ (آیت ۴۶) اور جب تم اپنے یکتا رب کے قرآن کو یاد کرتے ہو یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہو وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا (آیت ۴۶) تو وہ نفرت کھا کر پچھلے پاؤں پلٹ جاتے ہیں (بھاگ جاتے ہیں) (برھان ج ۲ ص ۴۲۳، بحار ج ۱۸ ص ۳۴۹، صافی ج ۱ ص ۹۷۲)

www.shiabookspdf.com

86.....زرارہ کہتے ہیں کہ دونوں امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سہاراللہ کے نام کا جوسب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے اس میں کیا ہے تو فرمایا کہ وہ حق ہے کہ اسے بلند آواز سے پڑھا جائے پس بلند آواز سے پڑھو اور وہ اسی آیت سے ہے کہ خدا فرماتا ہے وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ (آیت ۴۶) اور جس وقت تم اپنے یکتا رب کے قرآن کا ذکر کرتے ہو یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سہاراللہ کے نام کا جوسب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے وَّلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا (آیت ۴۶) تو وہ نفرت کھا کر پچھلے پاؤں پلٹ جاتے ہیں (بھاگ جاتے ہیں) تو فرمایا کہ مشرکین رسولؐ خدا کی آواز سننے کے لئے آجاتے تھے اور گھیر لیتے تھے پھر جب آپؐ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تو وہ نفرت کرتے اور بھاگ جاتے تھے پھر جب آپؐ اس سے فارغ ہوتے تو تب وہ دوبارا آتے تھے (برہان ج۲ص۴۲۳، بحار ج۱۸ص۳۴۹، صافی ج۱ص۹۷۲)

87.....منصور بن حازم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب رسولؐ خدا لوگوں کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے تو آپؐ کے پیچھے جو منافق نماز پڑھنے کے لئے موجود ہوتے تو وہ صفوں سے نکل کر بھاگ جاتے تھے پھر جب سورہ شروع ہوتی تو پھر اپنی اپنی جگہ پر آجاتے تھے اور بعض بعض سے کہتے کہ یہ تو بار بار اپنے رب کا نام لیتا ہے یوں لگتا ہے کہ اسے اپنے رب سے بہت محبت ہے تو اسی کے متعلق اللہ نے یہ آیت نازل کی وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا (آیت ۴۶) اور جس وقت تو اپنے یکتا رب کے قرآن کا ذکر کرتا ہے تو وہ نفرت کھا کر پچھلے پاؤں پلٹ جاتے ہیں (بھاگ جاتے ہیں) (برہان ج۲ص۴۲۳، بحار ج۱۸ ص۳۴۹، صافی ج۱ص۹۷۲)

88.....ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے مجھ سے فرمایا اے ثمالی بے شک جب شیطان کسی پیش نماز کی آواز سنتا ہے تو سوال کرتا ہے یہ اپنے رب کا ذکر کیا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے وہی ہے جس نے اس کی اجازت دی ہے تو وہ اس سے دور ہو جاتا ہے اور اگر نماز پڑھانے والا اس کا ذکر نہ کرے تو وہ شیطان اس کے کندھوں پر سوار ہو جاتا ہے اور وہی اس قوم و گروہ کا امام ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ان کو الگ کر دیتا ہے تو میں نے عرض کیا میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں اور اس قول ذِكْرَ

رَبَّهٗ اپنے رب کے ذکر سے مراد کیا ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا مراد ہے (برہان ج۲ص۴۲۳، بحار ج۱۸ص۳۴۹) (ایک حدیث میں ہے کہ جب آپؐ تہجد کی نماز پڑھتے تو رات کو آپؐ کی آ سننے کے لئے قریش کے لوگ جمع ہو جاتے تو آپؐ بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بلند آواز سے پڑھتے تو وہ بھاگ جاتے تھے)

ابی بن خلف کا رسولؐ خدا کو کہنا کہ دوبارہ زندہ ہونا نہیں

89.....حلبی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ابی بن خلف (مکہ کا مشہور مشرک) ایک بوسیدہ ہڈی لے کر رسولؐ خدا کے پاس آیا اور اس نے اس ہڈی کو چورا چورا کر دیا پھر اس نے کہا اے محمدؐ اِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا (آیت ۴۹) جب ہم ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے تو اللہ نے یہ آیت نازل کی مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ تو وہ ہڈی کو زندہ کرے گا اور وہ پتھر کو بھی زندہ کرے گا (اے قیامت کا انکار کرنے والو تم پتھر ہو جاؤ پہاڑ ہو جاؤ سخت لوہا بن جاؤ اس سے سخت چیز بن جاؤ تب بھی زندہ ہو کر رہو گے) قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ (آیت ۴۹) کہہ دو کہ وہی اس کو زندہ کرے گا اسی طرح کہ جیسے اس نے پہلی مرتبہ زندہ کیا ہے وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ اور وہ ہر چیز کے خلق کرنے کا علم رکھتا ہے (برہان ج۲ص۴۲۴، صافی ج۱ص۹۷۳) ابی بن خلف مکہ کا مشہور مشرک اور رسولؐ خدا کا سخت دشمن تھا اور رسولؐ خدا سے جب بھی مکہ میں ملتا تو کہتا کہ میں نے ایک گھوڑا پال رکھا ہے تو جس دن جنگ ہوگی تو میں آپ کو ضرور قتل کروں گا تو رسولؐ خدا اس سے فرماتے تھے کہ میں انشاء اللہ تجھے جب تو اس گھوڑے پر سوار ہوگا جو تم نے پال رکھا ہے ضرور قتل کروں گا اس کا واقعہ اس طرح ہے کہ وہ مدینہ سے نکلے اور رسولؐ خدا سے جنگ کی اور یہ جنگ احد تھی جب مسلمان گھاٹی سے شکست کھا کر بھاگ گئے تھے اور رسولؐ خدا کے ساتھ بہت کم اصحاب رہ گئے تھے تو ابی بن خلف نے یہ دیکھا تو کہا کہ محمد کہاں ہیں آج وہ بچ نہیں سکتے میرے ہاتھوں بچ نہیں سکتے جس وقت آپؐ گھاٹی کے قریب تھے تو اس نے یہ آواز دی تھی اور آیا تو صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ ہم میں سے ایک شخص اس کے

www.maktabah.org

مقابلے کے لئے جاتا ہے اور وہی کافی ہے تو آپؐ نے فرمایا اسے میرے سامنے آنے دو پھر جب وہ رسولؐ خدا کے قریب آیا تو آپؐ نے حرث بن صمہ سے ہتھیار لے کر اس کو ایسے زور سے بلایا کہ ہم سب لوگ آپؐ کے پاس سے اس طرح ہٹ گئے جیسے اونٹ کی پشت پر سے مکھیاں اڑ جاتی ہیں اور ابی بن خلف کی گردن پر آپؐ نے مارا اور وہ اس ضرب کھانے سے لرز گیا اور گھوڑے پر سے لڑکھڑانے لگا پھر یہ خبیث رسولؐ خدا سے زخم کھانے کے بعد اسی گھوڑے پر گرتا پڑتا بھاگا اور سیدھا قریش کے پاس جا پہنچا اور وہ خور کی کی طرح ہو گیا جیسے خورثور ہوتا ہے اور کہا کہ مجھے محمدؐ نے قتل کر دیا قریش نے کہا تو نے ہمت ہار دی ہے زخم تو کچھ ایسا زیادہ گہرا نہیں ہے اس نے کہا خدا کی قسم مکہ میں محمدؐ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تجھے ضرور قتل کروں گا خدا کی قسم میرا دل یہی کہتا ہے خدا کی قسم جو انہوں نے کہا اس میں کوئی شک نہیں ہے اگر وہ مجھ پر تھوک بھی دیتے تو میں ضرور قتل ہو جاتا ربیعہ و معذ کو انہوں نے قتل کیا ہے اب تو انہوں نے مجھے زخمی کیا ہے اب میں ہرگز نہیں بچ سکتا اب میں مکہ واپس نہیں پہنچ سکوں گا انہوں نے مجھے قتل کر دیا ہے پھر قریش مکہ کی طرف واپس ہوئے تو یہ دشمن رسولؐ اس زخم کی تکلیف سے جو اسے لگا تھا جب مقام سرف میں پہنچا تو وہیں پر مر گیا اور یہ مقام مکہ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسی کے متعلق شاعر نبیؐ حسان نے یہ شعر کہے تھے

لَقَدْ وَارَتِ الضَّلَالَةَ عَنْ رَبِيْعَهٗ اَبِیْ حِيْنَ بَارَزَهُ الرَّسُوْلُ

بے شک باپ کی گمراہی کے وارث ربیعہ ابی یہاں تک کہ تم نے رسولؐ خدا کو مبارز میں بلایا

اَتَيْتَ اِلَيْهِ تَحْمِلُ مِنْهُ عُضْوًا وَالْوَعْدَهٗ وَاَنْتَ بِهٖ جُهُوْلُ

ان کی طرف سے تجھے اپنے زخمی عضو ملے جس کا انہوں نے تم سے وعدہ کیا اور تو اس سے واقف نہ تھا

اَجِئْتَ مُحَمَّدًا عِظَمًا رَمِيْمًا لِتَكْذِبَهٗ وَاَنْتَ بِهٖ جُهُوْلُ

تم محمدؐ سے کہتے تھے کہ اللہ ان ہڈیوں کو کیسے زندہ کرے گا یہ تمہارا جھوٹ ہے اور تم اس سے واقف نہیں

وَقَدْ نَالَتْ بَنُو النَّجَّارِ مِنْكُمْ اُمَيَّةَ اِذْ يَغُوْثُ يَا عَقِيْلُ

اور بے شک بنو نجار تم پر روتے ہیں امیہ نے جب یغوث پکارا اے عقیل (دیوان حسان ص ۳۴۰)

ہر بستی کے لئے موت و ہلاکت

90.....محمد بن مسلم کہتے ہیں میں نے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے پوچھا خدا فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا (آیت ۵۸) اور یک بستی بھی ایسی نہیں ہے جس کو ہم قیامت سے پہلے (پہلے) ہلاک نہ کر دیں یا ان کو سخت عذاب نہ دیں تو آپؑ نے فرمایا کہ امت محمد بھی دوسری امتوں میں سے ایک امت ہے پس جو مر گیا وہ ہلاک ہو گیا (برہان ج ۲ ص ۴۲۴، صافی ج ۱ ص ۹۷۵)

91.....ابن سنان کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا (آیت ۵۸) اور ایک بستی بھی ایسی نہیں ہے جس کو ہم قیامت کے دن سے پہلے (پہلے) ہلاک نہ کر دیں یا اس کو سخت عذاب نہ دیں تو فرمایا وہ موت کے ذریعہ فنا ہونا ہے یا اس کے علاوہ سے ہونا ہے (برہان ج ۲ ص ۴۲۴، بحار ج ۸ ص ۳۸۰، صافی ج ۱ ص ۹۷۵)

92.....اور دوسری روایت میں ہے وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ (آیت ۵۸) اور ایک بستی بھی ایسی نہیں ہے جس کو ہم قیامت کے دن سے پہلے (پہلے) ہلاک نہ کر دیں تو آپؑ نے فرمایا قتل کرنا اور موت دینا یا اس کے علاوہ کسی طریقہ سے ہو سکتا ہے (برہان ج ۲ ص ۴۲۵، بحار ج ۸ ص ۳۸۰، صافی ج ۱ ص ۹۷۵)

قرآن میں شجر ملعونہ سے مراد

93.....حریز کہتے ہیں سمع نے ذکر کیا کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً (آیت ۶۰) اور جو خواب ہم نے تمہیں دیکھایا ہے اس کو ہم نے مفروضہ بنایا ہے مگر آزمائش کیلئے فرمایا یعنی ان کیلئے اس میں اندھیرا ہے اور ان کیلئے وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ (آیت ۶۰) اور قرآن میں ایک لعنتی درخت (نسل) کا ذکر ہے تو فرمایا اس سے بنی امیہ مراد ہیں (برہان ج ۲ ص ۴۲۵، بحار ج ۸ ص ۳۸۰، صافی ج ۱ ص ۹۷۵)

94.....علی بن سعید کہتے ہیں کہ میں مکہ میں گیا تو پہلے خربوز بن معروف کے پاس گیا تو ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے مجھ

www.shiabooks.pdf.com

سے فرمایا بے شک علیؑ نے عمر سے فرمایا اے ابوحفص کیا تجھے معلوم ہے کہ قرآن میں کون سی آیت بنی امیہ کے متعلق نازل ہوئی ہے تو اس نے کہا کہ نہیں تو فرمایا بے شک ان کے متعلق یہ نازل ہوا وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ (آیت ۶۰) اور ملعون درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی یہ سن کر عمر سخت غضب ناک ہوئے اور کہا جھوٹ ہے بنوامیہ اس سے مراد ہو ان میں خیر ہے اور وہ صلہ رحم کرنے والے ہیں (برہان ج۲ ص۴۲۴، صافی ج۱ ص۹۷۵)

95..... حلبی کہتے ہیں کہ زرارہ وحمران ومحمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ہم نے امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق سوال کیا وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ (آیت ۶۰) ہم نے آپ کو جو خواب دیکھایا ہے تو آپؑ نے فرمایا بے شک رسولؐ خدا نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ آپؐ کے منبر پر لوگوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں وہ رزیق اور زفر ہیں اور اللہ فرماتا ہے وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ (آیت ۶۰) اور درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے وہ بنو امیہ ہے (برہان ج۲ ص۴۲۵، بحار ج۸ ص۳۸۰، صافی ج۱ ص۹۷۵)

96..... اور دوسری روایت میں ہے کہ بے شک رسولؐ خدا نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ آگ کے بنے ہوئے ہیں اور آگ کے منبروں پر بیٹھے ہیں اور لوگوں کو الٹے پاؤں پھیر رہے ہیں ہم کسی کا بھی نام نہیں لیتے (برہان ج۲ ص۴۲۴، بحار ج۸ ص۳۸۰، صافی ج۱ ص۹۷۵)

97..... اور روایت میں ہے سلام جعفی نے ذکر کیا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ہم کسی ایک کا بھی نام نہیں لیتے جو بھی ان کے نام ہیں اور لیکن رسولؐ خدا نے منبر پر ایک گروہ دیکھا جو لوگوں کو گمراہی کی طرف بلا رہا ہے اور لوگوں کو اس راستہ سے الٹے پاؤں پھیر رہا ہے (برہان ج۲ ص۴۲۵، بحار ج۸ ص۳۸۰، صافی ج۱ ص۹۷۶)

98..... قاسم بن سلیمان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک دن صبح کے وقت رسولؐ خدا بہت پریشان اور غمگین تھے تو آپؐ سے ایک فرشتے نے کہا کہ اے رسولؐ اللہ کیا بات ہے آپؐ پریشان کیوں ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے آج رات خواب دیکھا ہے کہ بنی امیہ کے لڑکے منبر پر چڑھے ہوئے ہیں میں نے اپنے رب سے عرض کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے تو اللہ نے فرمایا نہیں تیری زندگی میں نہیں لیکن یہ تیرے بعد تیرے منبر پر چڑھیں گے (برہان ج۲ ص۴۲۵، بحار ج۸ ص۳۸۱، صافی ج۱ ص۹۷۶)

99..... ابی طفیل کہتے ہیں کہ میں مسجد کوفہ میں تھا کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا آپؑ اس وقت منبر پر تھے تو ابن کوا نے جو اس وقت مسجد کے آخر میں بیٹھا ہوا تھا اس نے پکارا اے امیر المؤمنینؑ مجھے اللہ کے اس فرمان سے آگاہ کریں کہ وہ فرماتا ہے وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ (آیت ۶۰) اور وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے تو آپؑ نے فرمایا وہ قریش کے دو فاجر اور بنی امیہ کے حکمران ہیں (برہان ج۲ ص۴۲۵، بحار ج۸ ص۳۸۱، صافی ج۱ ص۹۷۶) (صاحب صافی کہتے ہیں کہ آپؑ نے جو یہ ارشاد فرمایا کہ میں لوگوں کو اسلام سے مرتد دیکھتا ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اسلام کا اظہار کرتے تھے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے باوجود اس کے تھوڑا تھوڑا کر کے اسلام سے نکلتے جاتے تھے گویا ان کی حالت اس شخص جیسی تھی جو راہ راست پر تو ہو اور اس کا منہ بھی حق کی طرف ہو یعنی منزل مقصود کی طرف ہو مگر آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹتا چلا جائے یہاں تک کہ جب اپنا چلنے کا کام پورا کر چکے تو اپنے آپ کو جہنم میں پائے)

100..... عبدالرحیم قیصر کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ (آیت ۶۰) اور جو خواب ہم نے تمہیں دیکھایا ہے تو فرمایا کہ آپؐ نے بنی تیم وبنی عدی کے آدمیوں کو منبر پر دیکھا جو لوگوں کو سیدھے راستے سے پچھلی طرف بلا رہے ہیں میں نے عرض کیا وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ (آیت ۶۰) اور وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے تو فرمایا وہ بنی امیہ ہیں اور اللہ فرماتا ہے وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا (آیت ۶۰) ہم ان کو خوف دلاتے رہتے ہیں لیکن ان کی سرکشی بڑھتی ہی جاتی ہے (برہان ج۲ ص۴۲۴، بحار ج۸ ص۳۸۱، صافی ج۱ ص۹۷۶)

101..... یونس بن عبدالرحمٰن اشل کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ (آیت ۶۰) اور ہم نے جو خواب آپ کو دیکھایا ہے مگر وہ لوگوں کے لئے آزمائش ہے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے جو خواب دیکھا وہ بنی امیہ کے لوگ ہوں گے جو آپؐ کے منبر پر اچھل اور کود رہے ہیں ان کو ہی رسولؐ خدا نے دیکھا تو اس کے بعد آپؐ بالکل خاموش رہے اور کسی نے بھی پھر آپ کو مسکراتے ہوئے نہ دیکھا اور جن کو آپؐ نے خواب میں دیکھا تھا وہ بنی امیہ کے بارہ آدمی تھے اس کے متعلق جبرائیلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے پھر جبرائیلؑ نے آپؐ سے فرمایا

www.shiabooks.net

بے شک بنی امیہ کے لوگ حکومت پر متمکن ہوں گے اس سے دگنے افراد آپؑ کے اہلبیتؑ سے حکومت پر متمکن ہوں گے (برہان ج۲ص۴۲۵، بحار ج۸ص۳۸۱، صافی ج۱ص۹۷۶)

مال واولاد میں شیطان کی شراکت

102..... محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سوال کیا شیطان کی شراکت کے متعلق کہ اللہ فرماتا ہے وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ (آیت ۶۴) اوران کے مال اور اولاد میں شرکت کرتو فرمایا جو حرام کا مال حاصل کرتا ہے تو وہی شیطان کی اس کے ساتھ شراکت ہے فرمایا پھر جب کوئی شخص کسی عورت سے جماع کرتا ہے اور نطفہ ٹھہر جائے تو اس شخص کا نطفہ حرام کا ہو جاتا ہے اور یہی اس میں شیطان کی شراکت ہے (برہان ج۲ص۴۲۶، صافی ج۱ص۹۷۹)

103..... زرارہ کہتے ہیں کہ یوسف ابوحجاج علی بن حسینؑ کا دوست تھا ایک دفعہ وہ اپنی عورت کے پاس گیا اور وہ حجاج کی ماں تھی تو اس سے مباشرت کرنا چاہی تو اس نے اس سے کہا کہ ابھی ایک گھنٹہ قبل تو تم نے مجھ سے مباشرت کی ہے ابھی کیوں تنگ کرتا ہے اس کی یہ بات سن کر وہ امام علی بن امام حسینؑ کے پاس آیا اور اس واقعہ کی اطلاع دی تو آپؑ نے فرمایا کہ اب تم اس سے مباشرت نہ کرو پھر وہ حاملہ ہوئی اور اس نے حجاج کو جنا اور وہ ابن شیطان ہے ذی ردھہ (اسی کا نطفے پھل) (برہان ج۲ص۴۲۶، صافی ج۱ص۹۷۹، بحار ج۸ص۳۸۱) جزری کہتے ہیں کہ ذوالثدیہ کا ذکر بھی حدیث میں ہے اور وہ خوارج کا رئیس تھا اور یہ کہتا کہ وہ شیطان کا نطفہ تھا ردعہ کا مفہوم ہے کہ پہاڑ میں ایک مقام جس سے پانی نکلتا ہے اگر پانی ہو تو رابیہ کہتے ہیں ذوالثدیہ کا ذکر بخاری و مسلم مسند احمد بن حنبل میں موجود ہے یہ وہ شخص تھا جس کا دعویٰ تھا کہ میں انبیاء سے افضل ہوں اور رسولؐ خدا سے واضح کہا تھا کہ تم کہتے ہو کہ میں انبیاء سے افضل ہوں تو اس نے جواب دیا کہ اس میں کوئی شک نہیں پھر وہ وہاں سے چلا گیا کچھ آگے جا کر نماز شروع کی تو رسولؐ خدا نے اس کے قتل کے لئے حکم دیا ایک دو گئے مگر قتل نہ کیا پھر علیؑ گئے تو وہ بھاگ گیا تو رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اگر آج یہ شخص قتل ہو جاتا تو میری امت کے دو آدمی بھی کبھی اختلاف نہ کرتے بہر حال وقت گزرتا گیا اور حضرت علیؑ سے خوارج کی جنگ نہروان میں یہ حضرت علیؑ کے ہاتھوں قتل ہوا یہ نطفہ حرام نطفہ شیطان تھا)

104..... عبدالملک بن اعین کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا جب کوئی مرد و عورت

زنا کرتے ہیں تو اس عمل میں شیطان بھی شامل ہو جاتا ہے پھر ان دونوں کے اس عمل سے پھر جب دونوں کے نطفے مخلوط ہوتے ہیں پس جب اللہ اس سے بچہ خلق کرتا ہے تو یہی شیطان کی اس میں شراکت ہوتی ہے (برہان ج۲ ص۴۲۷، صافی ج۱ص۹۷۹)

105..... سلیم بن قیس ہلالی کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ بے شک ایسے شخص کے لئے جنت حرام کی ہے جو ہر قسم کے بے ہودہ فحش گالیاں دینے والے بے حیا پر جو اس کی پرواہ نہ کرتا ہو کہ وہ خود کیا کہتا ہے اگر تم اس کی تحقیق کرو گے تو اسے اس کے سوا کچھ نہ پاؤ گے کہ وہ ولد الزنا ہے اور یا اس کے باپ کا نطفہ جس وقت قرار پایا تو اس میں شیطان نے شرکت کی ہے کسی نے آپؐ سے عرض کیا اے رسولؐ خدا کیا لوگوں میں شیطان کی شرکت ہے تو فرمایا کیا تم اللہ کا یہ فرمان نہیں پڑھتے ہو وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ (آیت ۶۴) اوران کے اموال واولاد میں شرکت کر (برہان ج۲ص۴۲۷، صافی ج۱ص۹۷۸)

106..... یونس کہتے ہیں کہ ابوربیع شام (وہ خالد ہے یا خلید ہے بن عنزی شام ہے اور وہ اصحاب امام محمد باقرؑ سے تھا) کہ میں نے آپؑ کے پاس ایک رات گزاری تو آپؑ نے شیطان کی شرکت کی بات کی کہ وہ اس میں شرکت کرتا ہے تو میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں کیا ہم اس سے کسی طریقے سے بچ بھی سکتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا کہ جب تم مجامعت کا ارادہ کرو تو اس وقت یہ دعا پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اَللّٰهُمَّ اِنْ قَصَدْتَ تَصَبْ قَضَيْتَ مِنِّيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ خَلِيْفَةً (وَلَدًا) فَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْهِ نَصِيْبًا وَلَا شَرِكًا وَلَا حَظًّا وَاجْعَلْهُ عَبْدًا صَالِحًا (خَالِصًا مُخْلِصًا) مَصْفِيًا وَذُرِّيَّتِهٖ جَلَّ ثَنَائُكَ سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے اے اللہ اگر تو نے اس رات میں میرا وارث (اولاد) میرے نطفہ سے پیدا کرنا تجویز کیا ہے تو اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو بلکہ اس کو صالح (خالص مخلص) قرار دے جو شیطان اور پہلی بدیوں سے پاک ہو تیری تعریف ہماری وسعت سے بہت زیادہ ہے (برہان ج۲ص۴۲۷، بحار ج۲۳ص۶۹)

107..... سلیمان بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا اس قول خدا کا کیا مطلب ہے

www.shiabooks.pdf.com

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ (آیت ۶۴) اوران کے مال اور اولاد میں شرکت کر تو فرمایا اس سے شیطان کی شرکت مراد ہے اور فرمایا اگر تم اس سے بچنا چاہو تو یہ پڑھو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ میں سننے والے اور جاننے والے اللہ کی شیطان رجیم (دھتکارے ہوئے) سے پناہ مانگتا ہوں (برھان ج ۲ ص ۴۲۷، بحار ج ۲۳ ص ۶۹)

108.....علاء بن رزین کہتے ہیں کہ محمد نے کہا کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو بھی مال حرام ہوتا ہے تو اس میں شیطان بھی لازمی شامل ہوتا ہے اور جب بھی کوئی مرد کسی عورت سے مجامعت کرتا ہے تو اس کا نطفہ بھی اس نطفہ کے ساتھ ہوتا ہے جو فعل حرام ہوتا ہے پھر ان دونوں کا نطفہ مخلوط ہو جاتا ہے پھر جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو ان دونوں کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے (برھان ج ۲ ص ۴۲۷، بحار ج ۲۳ ص ۶۹)

109.....صفوان جمال کہتے ہیں کہ میں ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس گیا تو عیسیٰ بن منصور سے فرمایا جب مرد عورت سے مجامعت کرتا ہے تو اس کے ساتھ فلاں بھی شامل ہوتا ہے اے عیسیٰ بے شک وہ جو ہم سے محبت نہیں کرتا میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں جس طرح آپؑ نے فرمایا جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ محفوظ ہوتا ہے اور جو محبت نہیں کرتا اس سے اس طرح ہوتا ہے آپؑ نے فرمایا بے شک اس میں ابلیس کی شرکت ہے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں کیا ابلیس نے یہ نہیں کہا تھا خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (سورہ اعراف آیت ۱۲) کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے پیدا کیا ہے تو ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ (آیت ۶۴) اوران کے مال اور اولاد میں شرکت کر پس شیطان ابن آدمؑ میں اسی طرح سے شامل ہوا اور قرن کے درمیان اس طرح ہی ہے (برھان ج ۲ ص ۴۲۷، بحار ج ۲۳ ص ۶۹)

110.....زرارہ کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے میں نے سنا آپؑ نے فرمایا حجاج ابن شیطان تھا اور وہ اسی کے نطفہ سے ہوا ہے پھر فرمایا بے شک یوسف حجاج کی ماں کے پاس گیا تا کہ اس سے مجامعت کرے تو اس نے کہا ابھی تنگ نہ کرو ابھی ایک گھنٹہ پہلے تو تم نے مجھ سے مجامعت کی ہے اسی نطفہ سے حمل ہوا اور حجاج پیدا ہوا (برھان ج ۲ ص ۴۲۷، بحار ج ۸ ص ۳۸۱)

مومن کا ثابت قدم رہنا

111.....جعفر بن محمد خزاعی کہتے ہیں میرے والد نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے حدیث غدیر خم کا ذکر کیا کہ بے شک جب رسولؐ خدا نے علیؑ کے لئے جو کہنا تھا کہ دیا اور لوگ کھڑے ہو گئے تو ابلیس نے ایک بلند آواز سے پکارا تو اس کی آواز سن کر عفاریت جمع ہو گئے پس انہوں نے کہا کہ ہمارے آقا یہ آواز کیوں دی تو اس نے کہا کہ تم پر ویل ہو یہ دن عیسیٰؑ کے دن جیسا دن ہے خدا کی قسم میں اس میں مخلوق کو گمراہ نہیں کر سکتا اسی کے متعلق قرآن میں نازل ہوا وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور بے شک ابلیس نے یہ سچ کہا اس کا خیال تھا اس کے ساتھی تو اس کا اتباع کریں گے لیکن مؤمنین اس کا اتباع نہ کریں گے پھر جب وہ چلے گئے تو پھر ابلیس نے بلند آواز سے پکارا تو پھر وہ عفاریت واپس آئے پس انہوں نے کہا اے ہمارے آقا یہ آپ نے پھر دوبارہ کیوں بلایا ہے اس نے کہا تم پر افسوس یہ اللہ کا حق ہے خدا کی قسم اس کا کلام قرآن میں ہے اور اسی کے متعلق نازل ہوا ہے وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور بے شک ابلیس نے سچ کہا اس کا خیال تھا اس کے ساتھی تو اس کا اتباع کریں گے لیکن مؤمنین اس کا اتباع نہ کریں گے پھر اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کیا پھر کہا اور تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم میرا ان سب پر کوئی حق نہیں آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے خدا فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ (آیت ۶۵) بے شک میرے بندوں پر تجھے غلبہ حاصل نہ ہوگا پھر آپؑ نے فرمایا پھر ابلیس نے بلند آواز سے پکارا اس کی آواز سن کر عفاریت واپس آئے اور انہوں نے کہا کہ اب تم نے یہ تیسری دفعہ کیوں آواز دی ہے تو اس نے کہا خدا کی قسم وہ علیؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور لیکن مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم اے میرے رب یہ زینت ان کے لئے گناہ کا سبب نہ بنے گی یہاں تک کہ وہ اس سے سخت نفرت کریں گے اور غضب ناک ہوں گے پس ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا مجھے اس اللہ کی قسم جس نے محمدؐ کو برحق نبیؐ بنا کر بھیجا ہے ابلیسیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے جو مومن کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان میں اکثر زنازادے ہوتے ہیں ان کی تعداد گوشت پر بھڑوں سے بھی کہیں زیادہ ہوتی ہے اور

www.maktabah.org

مومن پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط رہتا ہے اور کیونکہ پہاڑ کاٹنے سے کاٹا جاسکتا ہے (یعنی وہ آلات جن سے پہاڑ کو کاٹا جاتا ہے ہتھوڑے چھینٹریاں گینتی اور دیگر اس قسم کے آلات) اور مومن کا قدم اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ وہ ذرا بھر اپنے دین صراط حق سے نہیں ہٹ سکتا ہے (برھان ج ۲ ص ۴۲۷، بحار ج ۱۴ ص ۶۲۸) (مساجد، امام بارگاہ، جلوس عزاء وغیرہ میں دھماکوں سے آل اولاد رشتہ داروں یا خود سخت زخمی ہونے کے باوجود کوئی بھی مومن اپنے دین سے ہٹنے کی طرف مائل نہیں ہوتا بلکہ اس کے باوجود ثابت قدم اور اپنے دین حق پر قائم رہتا ہے)

112.....عبدالرحمٰن بن سالم کہتے ہیں کہ آپؑ سے اس قول خدا کے متعلق اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ وَّکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا (آیت ۶۵) بے شک میرے بندوں پر تجھے غلبہ حاصل نہ ہوگا اور تیرا رب ان کا کارساز ہونے کے لئے کافی ہے تو آپؑ نے فرمایا یہ آیت حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کے حق میں نازل ہوئی اور ہمیں امید ہے کہ اللہ اپنے مسلمان بندوں میں سے جن جن کو دوست رکھتا ہوگا ان کے حق میں بھی اس حکم کو جاری فرمادے گا (بحار ج ۱۴ ص ۶۲۸، برھان ج ۲ ص ۴۲۷، صافی ج ۱ ص ۹۷۹)

تمام مخلوق پر انسان کی فضیلت

113.....جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا (آیت ۷۰) اور بہت سی مخلوق پر ان کو ایسی فضیلت دی جیسا کہ فضیلت دینے کا حق ہے تو فرمایا کہ تمام مخلوق جو خلق ہوئی ہے ان سب کے منہ نیچے کی طرف لٹکائے ہیں جبکہ ان کے منہ کو سیدھا رکھا ہے (برھان ج ۲ ص ۴۳۰، بحار ج ۱۴ ص ۲۹۲، صافی ج ۱ ص ۹۸۱)

قیامت کے دن ہر ایک اپنے امام کے ساتھ

114.....فضیل کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے متعلق یَوْمَ نَدْعُوْ کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (آیت ۷۱) جس دن ہم سب لوگوں کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو فرمایا کہ رسولؐ خدا اپنی قوم میں اور علیؑ اپنی قوم صحابہ میں

اور امام حسنؑ اپنے ساتھیوں میں اور امام حسینؑ اپنے جان نثاروں (قوم) میں تشریف لائیں گے اور جو امام جس قوم میں مرے گا وہ امام اسی گروہ کے ساتھ قیامت کے دن اٹھے گا (برھان ج ۲ ص ۴۳۰، صافی ج ۱ ص ۹۸۱، بحار ج ۱۴ ص ۲۹۲)

115.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا جس کے ساتھ اس نے عمر گزاری ہوگی پس بے شک ثابت ہے کہ ان کو کتاب (نامہ اعمال) دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا خدا فرماتا ہے یَوْمَ نَدْعُوْ کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ یَقْرَءُوْنَ کِتَابَهُمْ (آیت ۷۱) جس دن ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا اور اسے کتاب (نامہ اعمال) اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور وہ اپنے نامہ اعمال (کتاب) کو پڑھیں گے اور دائیں ہاتھ والوں کے لئے امام ثابت ہے بے شک وہ نامہ اعمال پڑھیں گے بے شک اللہ فرماتا ہے فَمَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ (آیت ۷۱) اور اسے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تم اس کتاب کو پڑھو اِنِّیْ ظَنَنْتُ تمہارا یہ خیال تھا اِنِّیْ مُلَاقٍ حِسَابِیَهْ اس میں تمہارا حساب ہے اور کتاب سے مراد امام ہے جو اس میں پوشیدہ ہے اور جو ظاہر ہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ یہ خبر ہے جو تمہارے لئے ظاہر ہے اور بائیں والے لوگ اسے ناپسند کریں گے ان ہی کے بارے خدا فرماتا ہے مَا اَصْحَابُ الشِّمَالِ فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ جو بائیں والے لوگ ہوں گے وہ سموم اور حمیم میں ہوں گے اور یحموم ان کا سایہ ہوگا (برھان ج ۲ ص ۴۳۰، صافی ج ۱ ص ۹۸۱، بحار ج ۱۴ ص ۲۹۲) (اس آیت کی ایک باطنی تاویل ہے اور اس کتاب سے مراد امام ہے اسی سے وہ جو گزرا ہے اور وہ جو ہونے والا ہے جان لیتے ہیں اور وہ دنیا میں ولایت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں اور آخرت میں اسی کے ساتھ ہوں گے جس کی انہوں نے اس دنیا میں اتباع کی ہوگی اور دائیں والوں سے مراد ان کا ان کی بیعت کرنا ہے تب وہ دائیں والے ہوئے ان کو امام آخرت میں ملے گا اسی سبب سے کہ جس کی انہوں نے دنیا میں بیعت کی ہوگی)

116.....محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا یَوْمَ نَدْعُوْ کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (آیت ۷۱) اس دن ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا تو فرمایا وہ اسی کے ساتھ ہوگا جو اس

www.shiabookspdf.com

نے دنیا میں کیا ہوگا اور شمس وقمر کے ماننے والا ان کے ساتھ ہوگا اور یہ دونوں جہنم میں جائیں گے جوان دونوں کی عبادت کرتے تھے (برہان ج۲ص۴۳۰، بحارج ۳ص۲۹۲)

117.....جعفر بن احمد نے فضل بن شاذان سے بیان کیا کہ میں نے اسی حدیث کو اپنے والد کے ہاتھ سے لکھا ہوا دیکھا ہے اوپر والی حدیث (برہان ج۲ص۴۳۰، بحارج ۳ص۲۹۲)

118.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا میں نے امیر المؤمنینؑ کے اس قول کے متعلق پوچھا کہ اسلام کی ابتداء غریبوں سے ہوئی اور عنقریب ان ہی کی طرف پلٹے گا جیسا کہ طوبیٰ کی طرف تو فرمایا اے ابومحمد (کنیت ابوبصیر) دعوت دینے والا جب بھی اس کی طرف دعوت دیتا ہے تو اس کی یہ دعوت رسولؐ خدا کی طرح ہے اور اسلام ان ہی سے اخذ کیا گیا ہے میں نے عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپؑ امام ہیں پھر آپؑ نے فرمایا کہ ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا سورج کی پوجا کرنے والے سورج کے ساتھ اور چاند کی پوجا کرنے والے چاند کے ساتھ آگ کی پوجا کرنے والے آگ کے ساتھ اور پتھر کی پوجا کرنے والے پتھر کے ساتھ بلائے جائیں گے (برہان ج۲ ص۴۳۰، بحارج ۳ص۲۹۲، صافی ج۱ص۹۸۱)

زمین میں امام کا ہمیشہ رہنا

119.....عمار ساباطی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یہ زمین کبھی بھی امام کے بغیر خالی نہیں رہ سکتی جو اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو حلال کہے اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حرام کہے اور اللہ فرماتا ہے یَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (آیت ۷۱) اس دن ہم ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے پھر فرمایا رسولؐ خدا نے فرمایا مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ اِمَامٍ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً جو شخص امام کی معرفت کے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا اور یہی چیز اس کی گردن میں ہوگی تم اس سے اپنی آنکھوں کو کھول لو پس ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ایسے ہی جاہلیت کے زمانہ کے جاہل ہیں جب وہ اس سے نکلیں گے جوان کے پاس تھا پس ہم سے سلیمان نے کہا کہ وہ خدا کی قسم جاہلیت کے جاہلوں میں سے ہوئے ہیں اور لیکن کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا کہ ان کی مدد کی گئی تمہاری گردن ہے اور تمہارے لئے تمہاری آنکھوں کو کھول

دیا ہے فرمایا تمہارے لئے بھی اسی طرح ہوگا (برہان ج۲ص۴۳۰، بحارج ۳ص۲۹۲، اثبات الھداہ ج۱ص۲۶۵)

120.....بشیر دھان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم تم اللہ کے دین پر ہو پھر یہ آیت پڑھی یَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (آیت ۷۱) اس دن ہم ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے پھر فرمایا حضرت علیؑ ہمارے امام ہیں اور رسولؐ خدا ہمارے امام ہیں کتنے ہی ایسے امام ہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھی وہاں آئیں گے تو اس کے ساتھی اس پر لعنت کریں گے اور وہ ان پر لعنت کرے گا اور ہم محمدؐ کی ذریت ہیں اور ہماری ماں فاطمہؑ ہے (برہان ج۲ص۴۳۰، بحارج ۳ص۲۹۳)

اماموں پر ظلم کرنے والے

121.....جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی یَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (آیت ۷۱) اس دن ہم ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو مسلمانوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کیا آپؐ تمام مسلمانوں کے امام نہیں ہیں تو فرمایا میں تمام لوگوں اور مسلمانوں کا رسولؐ ہوں اور لیکن عنقریب میرے بعد لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے میری اہلبیتؑ میں سے لوگوں کے امام مقرر کئے جائیں گے جو لوگوں پر اپنے امام ہونے کو ثابت کر دیں گے پھر بھی ان کو جھٹلایا جائے گا اور ان پر ظلم کیا جائے گا مگر جو لوگ ان سے تولا رکھیں گے اور محبت کریں گے پس وہ ان ہی سے ہوں گے اور ان کے ساتھ ہوں گے اور عنقریب وہ تجھ سے ملے گا جو ان کا دشمن ہوگا اور ان اماموں پر ظلم کرے گا ان پر ظلم کرنے والوں کی اعانت کرے گا اور ان کو جھٹلائیں گے پس اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہ ہوگا اور نہ ہی وہ میرے ساتھ ہوگا اور میں ان سے بری ہوں گا میرا ان سے کوئی واسطہ نہ ہوگا اور ایک دوسری روایت میں ہے اس کے آخر پر ہے کہ کفر وضلالت کے امام اور ان کے پیروکار ان حق کے آئمہؑ پر ظلم کریں گے (برہان ج۲ص۴۳۱، بحارج ۳ص۲۹۳)

122.....عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا حکم کا سننا اور اطاعت کرنا ابواب جنت کا دروازہ ہے اور جو حکم کو سنے اور مطیع نہ ہو تو اس کے لئے کوئی حجت ودلیل نہیں ہے اور مسلمانوں کے امام کے لئے مکمل حجت ہوگی اور اس کا احتجاج اللہ سے ملاقات کے دن ہوگا جیسا کہ اللہ فرماتا ہے یَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

www.shiabookspdf.com

(آیت ۷۱) اس دن ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا (برہان ج ۲ ص ۴۳۱، بحار ج ۳ ص ۲۹۳)

123.....بشیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک کہا جاتا ہے کہ ہمارے درمیان تم میں سے ایک بھی ہے اور وہ تمہارے درمیان ہے مگر یہ کہ تم اپنے نفس کو قابو کرو اور اپنے ہاتھ کی انگلی سے اشارہ گلے کی طرف کیا پھر فرمایا یہ قرآن کی اس آیت کی تاویل ہے کہ خدا فرماتا ہے اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (سورہ نساء آیت ۵۹) اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور صاحب امر کی جو تم میں سے ہے (نساء آیت ۵۹) خدا فرماتا ہے وَمَنْ يُّطِيْعُ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (سورہ نساء آیت ۸۰) جو رسول کی اطاعت کرتا ہے اس نے اللہ کی اطاعت کی اور فرماتا ہے اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پس تم میرا اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا پھر فرمایا خدا فرماتا ہے يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ (آیت ۷۱) اس دن ہم ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے پس رسول تمہارے امام ہیں اور لوگوں وہ کیسے امام ہیں کہ قیامت کے دن اس کے ساتھ آنے والے اس پر لعنت کریں گے اور یہ ان آنے والوں پر لعنت کرے گا (برہان ج ۲ ص ۴۳۱، بحار ج ۳ ص ۲۹۳)

124.....محمد کہتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ (آیت ۷۱) اس دن ہم ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو فرمایا جو اس دنیا میں جس کے ساتھ ہوگا اسی کے ساتھ آئے گا سورج والا سورج کے ساتھ چاند والا چاند کے ساتھ اور وہ جہنم میں جائیں گے جنہوں نے ان دونوں کی عبادت کی ہوگی (برہان ج ۲ ص ۴۳۱، بحار ج ۳ ص ۲۹۳)

125.....اسماعیل بن ہمام (امام علی رضا کے اصحاب میں سے تھے اس کی روایت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے بلاواسطہ نہیں ہے) کہ امام علی رضا نے اس قول خدا سے متعلق يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ (آیت ۷۱) اس دن ہم ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو تمہارے رب کا فیصلہ عدل کا ہوگا جو جس سے محبت رکھتا ہوگا وہ اسی محبت رکھنے والے کے ساتھ ہوگا تو کہا کیوں نہیں پھر فرمایا کہا جائے گا کہ ان کو آپس میں سے پہچان کر الگ الگ کردو (ان نیک و بد کو) اور الگ کر دیا جائے گا (برہان ج ۲ ص ۴۳۱، بحار ج ۳ ص ۲۹۳)

126.....محمد بن حمران کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اگر تم ہمارے ساتھ رہنا چاہتے ہو کہ قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہو تو تم ایک دوسرے پر لعنت نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اور اطاعت کرو بے شک اللہ فرماتا ہے يَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ (آیت ۷۱) اس دن ہر ایک کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا (برہان ج ۲ ص ۴۳۱، بحار ج ۳ ص ۲۹۳)

دنیا و آخرت کا اندھا

127.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (آیت ۷۲) اور جو اس دنیا میں (دل کا) اندھا ہوگا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا اور راستہ سے بھٹکا ہوا ہوگا تو فرمایا اس سے مراد وہ ہے جو حج یعنی حجۃ الاسلام کو چھوڑے اور کہے اگلے سال حج کروں گا اگلے سال حج کروں گا یہاں تک کہ اسے اسی حالت میں موت آجائے (بحار ج ۲۱ ص ۳، برہان ج ۲ ص ۴۳۳، صافی ج ۱ ص ۹۸۲)

128.....محمد بن فضیل کہتے ہیں کہ ابوالحسن امام علی رضا نے اس کی مثل حدیث بیان کی (بحار ج ۲۱ ص ۳، برہان ج ۲ ص ۴۳۳، صافی ج ۱ ص ۹۸۲)

129.....ابوطفیل عامر بن واثلہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ایک شخص میرے والد کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ابن عباس کا یہ خیال ہے کہ بے شک وہ جانتا ہے تمام آیات کے متعلق کہ جو قرآن میں ہے کہ یہ آیت کہاں نازل ہوئی ہے کس دن نازل ہوئی ہے یہ کس کے متعلق نازل ہوئی ہے تو میرے والد نے فرمایا کہ تم اس کے پاس جاؤ اور اس سے اس آیت کے متعلق پوچھو وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (آیت ۷۲) اور جو اس دنیا میں (دل کا) اندھا ہوگا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا راستہ سے بھٹکا ہوا ہوگا اور اس آیت کے بارے پوچھو وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ (سورہ ھود آیت ۳۴) میری نصیحت تمہیں فائدہ نہیں دے گی اگرچہ میں نے ارادہ کر لیا تھا جبکہ اللہ کو یہ منظور ہے کہ وہ تمہیں گمراہی پر سزا دے اور اس آیت کے متعلق پوچھو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا (سورہ آل عمران آیت ۲۰۰) اے وہ

www.shiabookspdf.com

لوگوں جوایمان لا چکے ہوصبر کرواور ایک دوسرے کوصبر کی تلقین کرو وہ شخص یہ سن کرابن عباس کے پاس گیا اور غصے میں تھا اور کہاان آیتوں کے متعلق مجھے جواب دوتوابن عباس نے اس سے کہا کہ اسے چھوڑ و میں چاہتا ہوں کہ جس نے تمہیں میرے پاس بھیجا ہے اس کے سامنے جا کر بات کروں اوراس سے پوچھوں کہ عرش کو کب بنایا گیا اس کو کس چیز سے خلق کیا گیا اور اس کی کیفیت کیا ہے یہ سن کر وہ شخص میرے والد کے پاس آیا تو میرے والد نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ کیا ان آیات کے متعلق جواب لائے ہوتو اس نے کہانہیں آپؑ نے فرمایا لیکن میں تمہیں اس کا جواب بتاتا ہوں اس نوراور علم سے جو کسی غیر کا مدعی نہیں ہے نہ کسی سے حاصل کیا ہے اور ہمارا قول سچا ہے پھر فرمایا پہلی دونوں آیات اس کے باپ کے متعلق نازل ہوئی ہیں اور آخری آیت بھی اس کے والد کے متعلق نازل ہوئی اور ہم بھی اس میں شامل ہیں اور لیکن انہوں نے اس میں ہم سے رابطہ نہیں کیا جس کا انہیں حکم تھا اس کے بعد عنقریب اس کی نسل میں سے رابطہ کرنے والا آئے گا اور ہماری نسل سے بھی پیدا ہوگا جس سے رابطہ رکھا جائے گا (برھان ج۲ص۴۳۳، بحارج۷ص۱۷۳)

130.....کلیب کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے ابوبصیر نے اور میں نے سوال کیا کہ ہم نے یہ سنا ہے کہ ہم سے ایک شخص نے ایک لاکھ مرتبہ کہا کہ میں حج اگلے سال کروں گا حج اگلے سال کروں گا یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے اور وہ حج نہیں کرتا جو حجۃ الاسلام ہے تو آپؑ نے فرمایا اے ابوبصیر کیا تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (آیت۷۲) اور جو اس دنیا میں (دل کا) اندھا ہوگا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا راستہ سے بھٹکا ہوا ہوگا تو فرمایا کہ وہ اللہ کے فرائض سے اندھا ہے جو اس پر اللہ نے فرض کیا (برھان ج۲ ص۴۳۳، بحارج۲۱ص۳)

131.....علی بن حلبی کہتے ہیں کہ ابوبصیر نے کہا کہ امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (آیت۷۲) اور جو اس دنیا میں (دل کا) اندھا ہوگا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا راستہ سے بھٹکا ہوا ہوگا فرمایا رجعت میں اندھا ہوگا (بحارج۱۳ص۲۱۶)

132.....ابی یعقوب (ابن ابی یعفور) کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا وَلَوْلَآ

اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا (آیت۷۴) اگر ہم نے آپ کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو قریب تھا کہ تم بھی کچھ نہ کچھ ان کی طرف مائل ہو جاتے تو فرمایا کہ فتح مکہ کے دن جناب رسولؐ خدا نے کعبہ اور مسجد الحرام سے بتوں کو نکلوا دیا اور ان ہی بتوں سے ایک مروہ پہاڑ پر تھا تو قریش نے درخواست کی کہ اسے یہاں رہنے دیں پھر آپؐ نے اسے بھی توڑنے کا حکم دیا اور اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (برھان ج۲ص۴۳۴، بحارج۶ص۶۰۲، صافی ج۱ص۹۸۲)

133.....عبداللہ بن عثمان بجلی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ رسولؐ خدا کے پاس کچھ روٴسا جمع ہوئے اور انہوں نے حضرت علیؑ سے متعلق بات چیت کی اور رسولؐ خدا نے ان کی بعض باتوں کو سنا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا (آیت۷۴) اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا (آیت۷۵) تو یقیناً آپؐ ان کی طرف کچھ نہ کچھ مائل ہو جاتے البتہ اس صورت میں ہم تمہیں زندگی کا دگنا اور موت کے بعد کا دگنا (عذاب) چکھاتے تم ہمارے خلاف کسی کو مددگار نہ پاتے یعنی پھر اس کے بعد علی ولی کی مثل جیسا نہ پاتے (برھان ج۲ص۴۳۴، بحارج۸ص۲۲۰)

اللہ کی سنت کا تبدیل نہ ہونا

134.....بعض اصحاب نے بیان کیا کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اللہ جب خلق کے اختلاف کے درمیان فیصلہ کرتا ہے تو بے شک وہ اپنے حکم سے اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اسی طرح کہ جس طرح پہلی امتوں میں اس نے فیصلے کئے ہیں اور یہی اس کی سنت اور مثالیں ہیں اور لوگوں میں جاری ہوئی ہیں اس پر بھی جاری ہوں گی جس طرح اس سے پہلے والوں پر جاری ہو چکی ہیں اور اس کا قول ہے اور اللہ اپنے نبی محمدؐ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا (آیت۷۷) میری یہ سنت ہے کہ بے شک ہم نے تم سے پہلے بھی رسول بھیجے ہیں اور ہماری یہ سنت تحویل نہیں ہوتی اور فرمایا فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّةَ الْاَوَّلِيْنَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا (سورہ فاطر آیت۴۳) پس کیا تم انتظار کرتے ہو مگر یہ کہ یہ پہلوں

www.shiabookspdf.com

کا طریقہ ہے پس ہرگز اللہ کی یہ سنت تبدیل نہ ہوگی اور ہرگز اللہ کی یہ سنت تحویل نہ ہوگا اور فرماتا ہے فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ پس کیا تم انتظار کرتے ہو مگر ان ہی دنوں کی طرح جو تم سے پہلے والوں کے گزرے ہیں کہہ دو پس انتظار کرو میں تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں اور فرماتا ہے لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ اللہ کی مخلوق تبدیل نہیں ہوتی اور بے شک اللہ نے موسیٰ اور اس کی قوم کے متعلق فیصلہ کیا خواب میں آیات دیکھائیں پھر ان کی قوم نے بتوں کی پوجا شروع کر دی قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ تو کہا اے موسیٰ انہوں نے اللہ بنایا کہ جیسا وہ معبود ہے تو کہا بے شک تو جانتا ہے کہ یہ قوم اسے نہیں جانتی پس موسیٰ نے ہارون کو خلیفہ بنایا اور اسے موت آ گئی اور اس کا جسد خوار کیا انہوں نے کہا ان کا حکم ہے اور موسیٰ کا خدا ہے اور ہارون کو چھوڑ دیا ہے تو کہا يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى اے قوم بے شک یہ تمہاری طرف فتنہ ہے اور بے شک تمہارا رب رحم کرنے والا ہے پس میں اسی کا اتباع کرتا ہوں اور اسی کے حکم کی اطاعت کرتا ہوں کہا ہم ہرگز اس پر نہ ہوں گے یہاں تک کہ موسیٰ تم ہماری طرف پلٹ کر آؤ گے پس یہ تمہارے لئے اس نے دوسری مثالوں کی طرح مثال دی اور جو تمہارے درمیان ہیں کہ ان کو کس کیفیت سے بنایا ہے اور فرمایا بے شک اللہ کے نبیؐ کی روح اس وقت تک قبض نہیں ہوئی یہاں تک کہ لوگوں کے لئے علیؑ کے امر کو پورا نہیں کر دیا پس فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ جس کا میں آقا ہوں پس اس کا علیؑ آقا ہے اور فرمایا اَنَّهٗ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ اِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ بے شک اس کی میرے ساتھ منزلت و مقام اسی طرح ہے جس طرح ہارونؑ کا موسیٰؑ کے ساتھ اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور وہ رسولؐ خدا کے ساتھ ہر موقع پر علم اٹھانے والے تھے اور وہ ان کے ساتھ مسجد میں داخل ہوتے چاہے حالات کچھ بھی ہوتے اور وہ آپؐ پر سب سے پہلے ایمان لائے تھے جب نبیؐ اللہ کی روح قبض ہوئی اور ان کی موت پر اختلاف ہو گیا اور جان بوجھ کر رمع نے زفر کی بیعت کر لی اور رسولؐ خدا کے دفن میں شامل نہ ہوئے جب علیؑ نے لوگوں کی رائے کو اس طرح دیکھا تو انہوں نے کہا زفر کی بیعت کر لیں تو ان حالات کے وقت کہا کہ میں اس وقت

تک لوگوں کو نہ ملوں گا جب تک کہ میں اللہ کی کتاب کو ایک مصحف کی شکل میں جمع نہ کر لوں تو زفر نے ان کے پاس اپنا آدمی بھیجا کہ وہ آ کر میری بیعت کریں تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہ نکلوں گا جب تک قرآن کو جمع نہ کر لوں پھر دوبارہ ایک آدمی کو آپؑ کے پاس بھیجا تو آپؑ نے فرمایا جب تک میں قرآن جمع نہ کر لوں باہر نہ نکلوں گا پھر تیسری دفعہ آدمی آیا جو ان کا ابن عم (زفر) تھا اسے قنفذ کہتے تھے آیا اور اس نے جھگڑا کیا تو جناب فاطمہؑ بنت رسولؐ اللہ اٹھیں اور اس کے اور حضرت علیؑ کے درمیان آ گئیں تو جناب فاطمہؑ کو قنفذ کے دروازہ توڑنے اور گرانے سے ایک سخت ضرب لگی اور حضرت علیؑ کے ساتھ نہ رہ سکیں اور گر پڑھیں اور حضرت علیؑ کے دروازے پر بہت لوگ جمع ہو گئے اور حکم دیا کہ اس دروازے پر لکڑیں لے آؤ پھر (رمع) نے اس دروازے کو توڑا اور حضرت علیؑ کے اس گھر کو آگ سے جلانے کا ارادہ کیا اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ نے جب یہ دیکھا تو حضرت علیؑ باہر نکلے اور کراہت کرتے ہوئے بغیر رضامندی کے لوگوں کو دکھانے کے لئے بیعت ظاہر کی جبکہ آپؑ نے حقیقت میں ہرگز بیعت نہیں کی (بحار ج ۸ ص ۴۷، برھان ج ۲ ص ۴۳۴)

135.....ابوعباس کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا (آیت ۷۷) اور یہ طریقہ ہمارا ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بھی رسولوں کو بھیجا ہے تو فرمایا یہی محمدؐ کے لئے بھی سنت ہے اور ان سے پہلے رسولوں کا بھی یہی طریقہ تھا اور وہ اسلام ہے (برھان ج ۲ ص ۴۳۷)

اوقات نماز کا ذکر

136.....زرارہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ (امام جعفر صادقؑ) سے سوال کیا کہ اللہ نے کتنی نمازیں فرض کی ہیں تو آپؑ نے فرمایا رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں میں نے عرض کیا کہ اللہ نے ان نمازوں کا نام اپنی کتاب میں نماز لیا ہے جو اپنی نبیؐ پر نازل کی ہیں تو فرمایا ہاں بے شک اللہ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ (آیت ۷۸) سورج ڈھلنے سے لے کر رات کے اندھیرے تک نمازیں قائم کیا کرو تو فرمایا دُلُوْكِ زوال آفتاب ہے اور غَسَقِ الَّيْلِ آدھی رات تک پس زوال سے لے کر نصف شب تک چار نمازیں ہیں جن کا اللہ نے نام لیا ہے اور ان کو بیان بھی فرمایا ہے اور ان کا وقت بھی بتایا ہے نصف رات تک اس کی حد ہے اور فرماتا ہے قُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ

www.shiabookspdf.com

قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (آیت ۷۸) اور صبح کا قرآن (نماز) یقیناً صبح کی (نماز) قرآن خوانی پر گواہی دی جائے گی تو فرمایا یہ پانچویں نماز ہے (برہان ج ۲ ص ۴۳۷، بحار ج ۱۸ ص ۴۱، صافی ج ۱ ص ۹۸۴)

137.....زرارہ کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا اس آیت کے متعلق أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ (آیت ۷۸) نماز قائم کرو سورج کے زوال ہونے سے لے کر نصف رات تک تو فرمایا زوال کے ڈھلنے سے لے کر سورج کے ڈھلنے تک (یہ وہ وقت ہے جو ہر چیز کے لئے وسط ہے جب سورج وسط میں ہو تو وہ آسمان کے درمیان ہوگا اور وہی زوال کا وقت ہے) نصف رات تک یہ رات کا آخری حصہ ہے اللہ نے اس کے درمیان چار نمازیں فرض کی ہیں ظہر و عصر و مغرب و عشاء وَقُرْآنَ الْفَجْرِ (آیت ۷۸) اور فجر کے وقت (نماز) قرآن پڑھنا یعنی قرأت کرنا إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (آیت ۷۸) بے شک صبح کا قرآن (نماز) پڑھنا اس پر گواہی دی جائے گی فرمایا اس نماز پر صبح اور رات کے دونوں وقت کے ملائکہ جمع ہوتے ہیں تو فرمایا جب سورج زوال پر آتا ہے تو اس موقع پر دو نمازوں کا وقت ہے اس پر کوئی عمل نہیں مگر اسی طرح کہ یہ سنت کے طریقہ سے امام کے ساتھ جاری ہے وَقُرْآنَ الْفَجْرِ (آیت ۷۸) اور فجر کے وقت قرآن پڑھنا تو فرمایا کہ فجر کی دو رکعت نماز ہے جو رسولؐ خدا نے واضح کی اور یہی لوگوں کے لئے ان نمازوں کے اوقات ہیں (برہان ج ۲ ص ۴۳۷، بحار ج ۱۸ ص ۴۱، صافی ج ۱ ص ۹۸۴)

138.....زرارہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ (آیت ۷۸) نماز قائم کرو زوال سورج سے لے کر نصف رات تک فرمایا زوال کے وقت سے لے کر آدھی رات تک یہ چار نمازیں ہیں جو رسولؐ خدا کی طرف سے ہیں اور لوگوں کے لئے اس کے وقت مقرر ہیں اور قُرْآنَ الْفَجْرِ (آیت ۷۸) صبح قرآن پڑھنا یہ صبح کی نماز ہے (برہان ج ۲ ص ۴۳۷، بحار ج ۱۸ ص ۴۱، صافی ج ۱ ص ۹۸۴)

139.....محمد حلبی کہتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق وَغَسَقِ اللَّيْلِ (آیت ۷۸) آدھی رات بلکہ یہ زوال سے ہے اور فرمایا صبح کا وقت وَقُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (آیت ۷۸) اور فجر کا قرآن پڑھنا بے شک فجر کے وقت (نماز) قرآن پڑھنے کے وقت گواہی دی جاتی ہے تو فرمایا یہ فجر کی نماز کی رکعتیں

ہیں اس وقت ملائکہ موجود ہوتے ہیں رات کے فرشتے بھی اور دن کے فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۴۳۷، بحار ج ۱۸ ص ۴۲، صافی ج ۱ ص ۹۸۴)

140.....سعید اعرج کہتے ہیں کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس گیا اور وہ غصہ میں تھے اور آپؑ کے پاس کچھ اصحاب موجود تھے اور انہوں نے کہا کہ کیا نماز سورج کے زوال سے پہلے پڑھ سکتے ہیں تو آپؑ خاموش رہے پھر میں نے عرض کیا اللہ آپؑ کی حفاظت کرے کیا نماز اس وقت پڑھ سکتے ہیں یہاں تک کہ مکہ کا مؤذن آواز دے تو آپؑ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے پھر یہ کہ جب آذان ہو وہ زوال سورج کا وقت ہے پھر فرمایا بے شک اللہ فرماتا ہے أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ (آیت ۷۸) نماز قائم کرو زوال سورج سے لے کر آدھی رات تک بے شک اس میں چار نمازیں ہیں اور یہ ان کے وقت ہیں اور پھر فجر کی نماز تو فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (آیت ۷۸) اور فجر کو قرآن پڑھو بے شک فجر کو (نماز) قرآن پڑھنے پر گواہی دی جاتی ہے اور پس جو زوال سورج سے پہلے نماز پڑھے گا تو اس کی یہ نماز نماز نہیں ہے (برہان ج ۲ ص ۴۳۷، بحار ج ۱۸ ص ۴۲، صافی ج ۱ ص ۹۸۴)

141.....زرارہ و حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ و ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ (آیت ۷۸) نماز قائم کرو زوال سورج سے لے کر آدھی رات تک فرمایا تو اس میں سب کی سب نمازیں آگئی ہیں زوال سورج اور آدھی رات کے وقت میں اور بے شک ایک منادی آسمان سے ہر رات میں ندا دیتا ہے اس وقت تک کہ رات تمام ہو جاتی ہے اور یہ عشاء کے وقت سے شروع ہوتی ہے اور اس وقت تک رہتی ہے اور یہ عین اس وقت تک ہوتی ہے وَقُرْآنَ الْفَجْرِ (آیت ۷۸) اور فجر (نماز) قرآن پڑھنے تک فرمایا یہ صبح کی نماز ہے اور اللہ فرماتا ہے كَانَ مَشْهُودًا (آیت ۷۸) اس وقت گواہی دی جاتی ہے فرمایا اس وقت رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۴۳۷، بحار ج ۱۸ ص ۴۲، صافی ج ۱ ص ۹۸۴)

نمازیں کب فرض ہوئیں

142.....سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ بن حسینؑ سے عرض کیا نمازیں کب مسلمانوں پر فرض ہوئی ہیں جسے ہم

www.shiabooks.com

آج کے اس زمانہ میں ادا کرتے ہیں تو فرمایا یہ مدینہ میں اس وقت فرض ہوئی تھیں جب اسلام کی دعوت سے اسلام کو قوت مل چکی تھی اور اللہ نے مسلمانوں پر جہاد بھی فرض کیا تھا اور رسولؐ خدا نے ان نمازوں میں سات رکعتوں کا اضافہ کیا تھا ظہر کی نماز میں دو رکعت کا اضافہ اور عصر کی نماز میں دو رکعت کا اضافہ اور مغرب کی نماز میں ایک رکعت کا اضافہ اور عشاء کی نماز میں دو رکعت کا اضافہ کیا اور آپؐ نے فجر کی نماز کو دو رکعت ہی رہنے دیا جس حالت میں وہ مکہ میں تھی اس لئے کہ وہ ایسا وقت ہے کہ اس میں فرشتوں کو واپس آسمان پر جانے میں جلدی ہوتی ہے اور اس وقت رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے رسولؐ خدا کے ساتھ فجر کے وقت گواہ ہوتے ہیں اور اللہ فرماتا ہے وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (آیت ۷۸) اور فجر کو (نماز) قرآن پڑھنا اور بے شک فجر کو (نماز) قرآن پڑھنے کے وقت گواہی دی جاتی ہے مسلمانوں کی گواہی دی جاتی ہے اور رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے گواہ ہوتے ہیں (بحار ج ۱۸ ص ۲۰، برھان ج ۲ ص ۴۳۷)

143.....عبید بن زرارہ کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ (آیت ۷۸) نماز قائم کرو زوال سورج سے لے کر آدھی رات تک فرمایا بے شک اللہ نے یہ چار نمازیں فرض کی ہیں ان کا پہلا وقت زوال سورج سے شروع ہوتا ہے اور آدھی رات تک ہے اور اسی میں دو نمازیں ہیں ان کا پہلا وقت زوال سورج سے لے کر غروب سورج تک کا ہے مگر یہ اس وقت سے اس وقت کے آنے سے پہلے تک یعنی غروب سے قبل ہے اور پھر اسی میں دو نمازیں ہیں کہ ان کا وقت سورج کے غروب ہونے سے لے کر آدھی رات تک ہے مگر یہ اس وقت سے اس وقت کے آنے سے پہلے تک یعنی غروب آفتاب سے لے کر آدھی رات تک کا یہ وقت ہے (برھان ج ۲ ص ۴۳۸، بحار ج ۱۸ ص ۴۲)

144.....ابو ہاشم خادم کہتے ہیں کہ ابوالحسنؑ ماضی نے فرمایا سورج کے غروب کے درمیان ایک قرص کے بعد رات کا آغاز ہوتا ہے (سورج کے غروب ہوتے ہی ایک خاص ستارہ ظاہر ہو جاتا ہے جو اس کے وقت میں معاون ہے کبھی اس پر غور کر کے دیکھ لیا جائے تو تسلی ہو جائے گی) (برھان ج ۲ ص ۴۳۸، بحار ج ۱۸ ص ۴۳)

میدان محشر میں حالت اور مقام محمود

145.....خیثمہ جعفی کہتے ہیں کہ ایک رات میں اور مفضل بن عمر امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں تھے اور ہم دونوں کے علاوہ وہاں کوئی اور تیسرا آدمی نہ تھا تو آپؑ سے مفضل وجعفی نے عرض کیا ہم آپؑ پر فدا ہوں ہم سے کوئی ایسی چیز بیان کریں جس سے ہمارے دل خوش ہو جائیں تو فرمایا ہاں بیان کرتا ہوں اب سنو جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تمام مخلوق (اولین وآخرین) کو ایک بلند زمین پر جمع کرے گا (اسی زمین کو وسیع کر دے گا) اور سب کے سب ننگ دھڑنگ ہوں گے یعنی پاؤں اور جسم سب ننگے ہوں گے اور بال تک بدن پر نہ ہوں گے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں یہ کون سی حالت ہوگی تو فرمایا کہ یہ وہی حالت ہے جو پہلی دفعہ پیدا ہونے پر ہوتی ہے (اور پسینہ ان کے بدن سے جاری ہوگا اور ان کی شکل اس طرح ہوگی جیسے کسی کے منہ میں لگام دے دی گئی ہو اور یہ حالت محشر میں ہوگی) جب ان لوگوں کو کھڑے کھڑے اتنا عرصہ گزر جائے گا کہ ان کا پسینہ ٹھوڑیوں تک آجائے گا تو وہ گھبرا کر کہیں گے کہ کاش اللہ ہمارا فیصلہ فرما دے اور اگرچہ ہمیں جہنم میں ہی بھیج دے اس لئے کہ جس تکلیف میں وہ ہوں گے اس کے مقابلہ میں جہنم میں ہونے کو راحت سمجھیں گے پھر آدمؑ وہاں حاضر ہوں گے اور یہ ان سے عرض کریں گے کہ تم ہمارے باپ ہو اور ہم آپؑ کی صلب سے ہیں پس اللہ سے عرض کریں کہ وہ ہمارا فیصلہ فرما دے چاہے وہ ہمیں جہنم میں ہی بھیجے تو آپؑ ان سے کہیں گے کہ اے بیٹو میں اس قابل نہیں ہوں کیوں کہ خدا نے مجھے پیدا کیا اور مجھے اپنے عرش پر جگہ دی اور اپنے تمام فرشتوں سے مجھے سجدہ کرایا پھر مجھے ایک حکم دیا جس کی تعمیل میں مجھ سے ایک ترک اولیٰ ہو گیا لیکن میں تمہیں اپنے ایک سچے بیٹے کے متعلق بتاتا ہوں کہ جو اپنی قوم میں نو سو پچاس سال تک دین کی دعوت دیتے رہے جتنا جتنا وہ اسے جھٹلاتے تھے تو اللہ اس کی سچائی کی گواہی دیتا تھا وہ حضرت نوحؑ ہیں پھر یہ لوگ حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے کہ آپؑ اللہ سے عرض کریں کہ وہ ہمارا فیصلہ فرما دے چاہے ہمیں جہنم میں ہی بھیج دے تو وہ فرمائیں گے کہ اے صاحبو میں اس قابل نہیں ہوں کیوں کہ میں نے یہ کہا تھا إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي بے شک یہ میرا بیٹا میرے اہل سے ہے (تو اللہ نے عاق کہا تھا) لیکن میں تمہیں ایک ایسے شخص کا پتہ بتاتا ہوں جسے دنیا میں اللہ نے خلیل اللہ کا لقب دیا تھا تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ آپؑ نے فرمایا کہ پھر وہ لوگ حضرت ابراہیمؑ کے

www.maktabah.org

پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ اے لوگو میں اس کام کا اہل نہیں ہوں میں نے تو خود ہی کہا تھا اِنِّیْ سَقِیْمٌ میں بیمار ہوں (حالانکہ میں اس وقت بیمار نہ تھا) لیکن میں تمہیں ایک ایسے شخص کا پتہ بتاتا ہوں جس سے خدا نے خود کلام کیا اور اسے کلیم ہونے کا شرف بخشا وہ حضرت موسیٰؑ ہیں چنانچہ وہ سب حضرت موسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ آپؑ ہماری اللہ سے درخواست کریں کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمادے تو حضرت موسیٰؑ ان سے کہیں گے اے صاحبو میں اس قابل کہاں ہوں کیوں کہ میں نے تو ایک شخص کو قتل کر دیا تھا ہاں میں تمہیں ایک شخص کا پتہ بتائے دیتا ہوں جو حکم خدا سے (جدید) مخلوق بھی پیدا کرتا تھا اور اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھوں اور کوڑھوں کو شفا بھی دیتا تھا وہ حضرت عیسیٰؑ ہیں چنانچہ وہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ اے صاحبو میں تمہاری دست گیری نہیں کر سکتا لیکن میں تمہیں ایک ایسے شخص کا پتہ بتائے دیتا ہوں جس کے دنیا میں آنے کی میں خود تمہیں خبر دے کر آیا تھا وہ احمدؐ (مجتبیٰ محمد مصطفےٰ) ہیں پھر ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ آدمؑ سے لے کر حضرت محمدؐ سے پہلے تک جو نبی بھی اولاد آدمؑ میں سے ہوئے وہ اس وقت لوائے محمدؐ کے سایہ میں کھڑے ہوں گے پھر وہ سب لوگ بھی (گھبرائے ہوئے) آپؐ کے پاس آئیں گے پھر آپؐ نے فرمایا پھر وہ لوگ سوال کریں گے کہ اے رسولؐ خدا اے محمدؐ آپؐ اپنے رب سے درخواست کریں کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمادے چاہے ہمیں جہنم میں ہی بھیج دے آپؐ فرمائیں گے کہ ٹھیک ہے میں تم سب کی دست گیری کے لئے موجود ہوں پھر آپؐ دار رحمان میں آئیں گے اور یہی عدن ہے اور اس کے دروازے کی وسعت اتنی ہے جتنا مشرق سے مغرب کا فاصلہ ہے رسولؐ خدا اس دروازے کی زنجیروں میں سے ایک زنجیر کو حرکت دیں گے تو آواز دی جائے گی کہ کون ہو حالانکہ اللہ آپؐ سے واقف ہوگا آپؐ جواب دیں گے کہ میں محمدؐ ہوں جواب آئے گا کہ ان کے لئے (دروازہ) کھول دو پھر آپؐ نے فرمایا پھر آپؐ کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا آپؐ جب اپنے رب کی عظمت وجلالت دیکھیں گے تو اس کی بزرگی وشان ایسی بیان کریں گے کہ آپؐ سے پہلے کسی نے بیان نہ کی ہوگی (آپؐ عرش کی بائیں طرف جائیں گے یا اللہ کے کرم کی طرف یا اس نور کی طرف جو اس کی عظمت کے انوار میں سے ایک ہے) اور نہ ہی آپؐ کے بعد کوئی اس کی بزرگی بیان کر سکے گا پھر آپؐ سجدے میں گر پڑیں گے پھر اللہ فرمائے گا کہ اے محمدؐ اپنا سر اٹھاؤ جو تمہارا دل چاہے بیان کرو کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور جس کی مناسب جانو سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی پس جو چاہو مانگو وہ تمہیں ملے گا آپؐ نے فرمایا کہ اس وقت جب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے

رب کی عظمت وجلالت دیکھ کر پہلے سے کہیں زیادہ اس کی بزرگی بیان کروں گا پھر سجدہ میں گر پڑوں گا پھر اللہ فرمائے گا اے محمدؐ تم اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہنا ہے کہو کہ تمہارا قول سنا جائے گا اور جس کی مناسب سمجھو شفاعت کروں گا کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور جو تمہیں مانگنا ہے وہ تمہیں دیا جائے گا اس وقت میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا کہ اے میرے رب تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے چاہے تو ان کو جہنم میں ہی بھیج دے اس وقت اللہ فرمائے گا کہ اچھا ٹھیک ہے اے محمدؐ آپؐ نے فرمایا اس وقت ایک سانڈنی لائی جائے گی جو یاقوت سرخ کی ہوگی اور اس کی نکیل (مہار) سبز زبرجد کی ہوگی میں اس پر سوار ہو کر مقام محمود پر آؤں گا اور وہاں آ کر ٹھہر جاؤں گا یہ مقام محمود عرش الٰہی کے مقابل بڑی تیز خوشبودار مشک کا ایک ٹیلہ ہوگا آپؐ نے فرمایا کہ پھر حضرت ابراہیمؑ بلائے جائیں گے وہ بھی ویسی ہی اونٹنی پر سوار ہوں گے اور مقام محمود پر پہنچ کر جناب رسولؐ خدا کے دائیں طرف کھڑے ہو جائیں گے پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت رسولؐ خدا نے اپنا ہاتھ مبارک اٹھا کر امیر المومنینؑ حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کے کندھے پر رکھ کر فرمایا تھا کہ اے علیؑ خدا کی قسم ایک ایسی اونٹنی تمہارے لئے بھی لائی جائے گی تمہیں اس پر سوار کیا جائے گا پھر تم آ کر اپنے باپ ابراہیمؑ کے اور میرے درمیان کھڑے ہو جاؤ گے اس وقت ایک منادی خدا کی طرف سے پکار کر کہے گا اے اللہ کی مخلوق کیا یہ تمہارے رب کی طرف سے انصاف نہیں ہے کہ ہر ہر گروہ کو اسی شخص کے ساتھ کر دے جس کو دنیا میں وہ اپنا سردار مانتا تھا سب لوگ جواب دیں گے بے شک بے شک ٹھیک ہے اور اس کے سوا کیا انصاف ہو سکتا ہے پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہاں شیطان کھڑا ہو جائے گا جس نے لوگوں کے ایک فرقہ کو گمراہ کیا تھا یہاں تک کہ انہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ خود خدا ہیں اور خدا کے بیٹے ہیں چنانچہ ایسا سمجھنے والے سب اس کے پیچھے پیچھے جہنم میں چلے جائیں گے پھر وہ شیطان کھڑا ہوگا جس نے لوگوں کے ایک فرقہ کو گمراہ کیا تھا یہاں تک کہ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ عزیرؑ خدا کے بیٹے ہیں پس ایسا عقیدہ رکھنے والے سب اس کے ساتھ ہو کر جہنم میں جائیں گے اسی طرح ہر امت میں سے ایک شیطان جس نے کسی گروہ کو گمراہ کیا ہوگا کھڑا ہوتا جائے گا اور اس کے ماننے والے اس کے پیچھے پیچھے جہنم میں پہنچ جائیں گے تو اس کے بعد یہ امت باقی رہ جائے گی پھر آپؐ نے فرمایا کہ پھر ایک منادی اللہ کی طرف سے پکارے گا کہ اے خدا کی مخلوق کیا یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے انصاف نہیں ہے کہ ہر گروہ کو اسی شخص کے ساتھ کر دے جسے تم نے دنیا کی زندگی میں اپنا سرپرست مانا تھا تو سب کہیں گے درست ہے اس کے سوا اور انصاف کیا ہو سکتا ہے پھر ایک شیطان کھڑا ہوگا اور جتنے اس کے ماننے والے ہوں گے وہ سب اس کے ساتھ ہو جائیں گے

www.shiabooks.pdf.com

پھر ایک اور گمراہ امام بُلایا جائے گا۔ پھر جب وہ آئے گا تو اس کے ماننے والے اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔ پھر دوسرا گمراہ امام ، پھر تیسرا گمراہ امام بُلایا جائے گا۔ تو جب وہ کھڑا ہوگا تو اس کو امام ماننے والے اس کے ساتھ کھڑے ہو جائیں گے۔ وہ اس کا پیچھا کریں گے۔ پھر پہلا اُموی حاکم کھڑا ہوگا اور اس سے دوستی رکھنے والے اس کے پیچھے ہو جائیں گے۔ پھر حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کھڑے ہوں گے اور جو لوگ آپؑ سے تولا رکھنے والے ہوں گے وہ آپؑ کے ساتھ ہو جائیں گے پھر یزید بن معاویہ کھڑا ہوگا اور اس کو جن لوگوں نے اپنا والی بنایا ہوگا وہ سب اس کے ساتھ ہو جائیں گے پھر ادھر امام حسنؑ کھڑے ہوں گے تو انکو آقا ماننے والے ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے اسی طرح پھر ادھر سید الشہداء امام حسینؑ کھڑے ہوں گے تو ان سے محبت کرنے والے ان کے ساتھ ہوں گے پھر مروان بن حکم اور اس کا بیٹا عبدالملک کھڑا ہوگا تو ان کے ماننے والے ان کے ساتھ ہوں گے پھر امام علی بن حسینؑ کھڑے ہوں گے آپؑ سے تولا رکھنے والے آپؑ کے ساتھ ہوں گے پھر ولید بن عبدالملک کھڑا ہوگا اور اس کے ماننے والے اس کے ساتھ کھڑے ہوں گے ادھر امام محمد باقرؑ کھڑے ہوں گے اور ان کے ماننے والے ان کے ساتھ ہوں گے (پھر امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) پھر میں کھڑا ہوں گا اور میرے ماننے والے میرے ساتھ شامل ہو جائیں گے اور میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ تم دونوں میرے ساتھ ہوگے پھر ہم لائے جائیں گے اور ہم اپنے پروردگار کے عرش پر بیٹھ جائیں گے اور پھر لوگوں کے اعمال نامے پیش کئے جائیں گے اور ہم اپنے دشمنوں کے خلاف گواہی دیں گے ہم نے عرض کیا کہ ہم آپؑ پر قربان ہوں پھر کیا ہوگا فرمایا اور ہمارے شیعوں میں سے جو گناہگار ہوں گے ہم ان کی شفاعت کریں گے اور ہمارے شیعوں سے وہ لوگ جو متقی و پرہیزگار ہوں گے ان کو بامراد بنا کر خدا خود ہی نجات دے گا ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ ہی ان کو کوئی غم و حزن ہوگا پھر جب حدیث یہاں تک پہنچی تو ایک کنیز آئی اور اس نے آکر کہا کہ فلاں قریشی دروازے پر آیا ہوا ہے پھر آپؑ نے فرمایا کہ اسے آنے دو پھر ہم سے فرمایا کہ اب خاموش ہو جاؤ (اب حدیث کے متعلق کچھ نہ پوچھنا) (برھان ج ۲ ص ۴۳۹، بحار ج ۳ ص ۳۰۲)

146..... محمد بن حکیم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جب میں مقام محمود پر کھڑا ہوں گا تو میں اپنے والد اپنی والدہ اُپنے چچا اور اپنے بھائی کی (جو میری بعثت سے پہلے گزرا ہے جو میرا رضائی بھائی تھا) جو زمانہ جاہلیت میں تھا شفاعت کروں گا (برھان ج ۲ ص ۴۴۰، بحار ج ۲ ص ۳۰۳)

147..... عیص بن قاسم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ چند بنی ہاشم کے افراد رسولؐ خدا کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور انہوں نے آپؐ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ ہمیں چوپاؤں کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر کر دیں ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں جو حصہ عاملین کو ملتا ہے وہ ہمیں مل جایا کرے گا اور ہم اس کے دوسروں سے زیادہ مستحق ہیں تو آپؐ نے جواب دیا کہ اے بنی عبدالمطلب صدقہ نہ میرے لئے حلال ہے اور نہ تمہارے لئے حلال ہے لیکن مجھ سے خدا نے شفاعت کا وعدہ کیا ہے پھر فرمایا خدا کی قسم خدا نے اپنے وعدہ پر گواہی بھی دی ہے اے بنی عبدالمطلب اب تم بتاؤ کہ جب میں جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر خدا سے شفاعت کی درخواست کروں گا تو کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم پر میں دوسروں کو ترجیح دوں گا پھر فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ جب قیامت کے دن تمام جن وانس ایک جگہ جمع ہوں گے اور ان کو وہاں کھڑے ہوئے ایک عرصہ گزر جائے گا تو وہ سب کے سب شفاعت کے خواہاں ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم کس کے پاس جائیں کس کو شفیع بنائیں پس وہ لوگ حضرت نوحؑ کے پاس جائیں گے اور ان سے شفاعت کی درخواست کریں گے وہ جواب دیں گے کہ افسوس میں خود ضرورت مند ہوں اپنی درخواست اللہ کے سامنے پیش کر چکا ہوں (میں کسی کی حاجت کے لئے شفاعت کی استطاعت نہیں رکھتا میں تو خود امید کرتا ہوں اور اپنی حاجت چاہتا ہوں کہ میں نے ایک ترک اولیٰ کیا تھا) پھر وہ آپس میں کہیں گے کہ پھر اب ہم کس کے پاس جائیں تو کوئی جواب دے گا کہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ وہ سب حضرت ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے اور ان سے شفاعت کے لئے درخواست کریں گے تو وہ فرمائیں گے کہ افسوس میں خود ضرورت مند ہوں اپنی حاجت بارگاہ خدا میں پیش کر چکا ہوں وہ آپس میں کہیں گے کہ اب ہم کس کے پاس جائیں تو کوئی کہے گا کہ اب تم حضرت موسیٰؑ کے پاس جاؤ اب وہ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں کہ ہم آپؑ سے چاہتے ہیں کہ آپؑ ہماری شفاعت کی درخواست کریں حضرت موسیٰؑ فرمائیں گے کہ افسوس میں خود ضرورت مند ہوں اور اپنی درخواست بارگاہ خدا میں پیش کر چکا ہوں وہ آپس میں کہیں گے کہ اب کس کے پاس جائیں تو جواب آئے گا کہ حضرت عیسیٰؑ کے پاس جائیں پھر وہ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور ان سے اپنی شفاعت کی درخواست کریں گے تو حضرت عیسیٰؑ جواب دیں گے کہ میں خود ضرورت مند ہوں اور اپنی درخواست بارگاہ خدا میں پیش کر چکا ہوں اس وقت وہ کہیں گے کہ اب کس کے پاس جائیں تو کہنے والا کہے گا کہ اب حضرت محمد مصطفےٰؐ کے پاس جائیں وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے میں خدا پر توکل کر کے کھڑا ہو جاؤں گا اور بغیر خوف کے جنت کے دروازے پر آؤں گا اور زنجیر پکڑ کر ہلاؤں گا تو آواز آئے گی کہ کون ہو میں جواب دوں گا کہ احمدؐ ہوں یہ سن کر جنت کے خادم آئیں گے اور دروازہ کھول دیں گے جس

www.shiabookspdf.com

وقت میں وہاں جنت کی نعمتیں دیکھوں گا تو خدا کی عظمت وجلالت کو یاد کر کے سجدہ میں گر پڑوں گا پھر ایک فرشتہ میرے پاس آئے گا اور کہے گا اے اللہ کے رسولؐ سجدے سے سر اٹھائیں اور خدا سے سوال کریں کہ آپؐ جو کچھ مانگیں گے وہ آپ کو عطا کیا جائے گا جس کی مناسب سمجھیں شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول ہوگی پس میں سر اٹھا کر جنت کے دروازے میں سے داخل ہوں گا پھر سجدے میں گر کر اپنے پروردگار کی عظمت وبزرگی کا ذکر کروں گا پھر ایک فرشتہ آ کر ذکر کرے گا کہ اے اللہ کے رسولؐ اپنا سر مبارک اٹھائیں اور جو دل چاہے سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا اور جس کی چاہیں شفاعت کریں وہ قبول ہوگی پھر آپ کچھ دیر تک جنت میں چلتے پھرتے رہیں گے پھر سجدے میں گر کر اپنے پروردگار کی عظمت وبرزگی بیان کریں گے پھر ایک فرشتہ آ کر کہے گا اے اللہ کے رسولؐ اپنا سر مبارک اٹھائیں جو آپ کا دل چاہے مانگیں وہ ملے گا اور جس کی چاہیں شفاعت کریں وہ قبول ہوگی اور اس کے بعد اٹھ کر جو بھی سوال کریں گے خدا ضرور اسے پورا کرے گا اور سب آپ کو عطا فرمائے گا (برھان ج۲ص۴۴۰، بحارج۲ص۳۰۳)

148.....بعض اصحاب نے کہا کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (آیت ۷۹) کچھ عجب نہیں کہ اللہ تمہیں مقام محمود پر پہنچا دے فرمایا اللہ ان کو پہنچا دے گا (برھان ج۲ ص۴۴۰، بحارج۲ص۳۰۳)

149.....صفوان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا میں اپنے رب سے چار آدمیوں کی شفاعت کروں گا آمنہ بنت وھب وعبداللہ بن عبدالمطلب وابوطالبؑ اور اس شخص کی جو میرا رضائی بھائی تھا اس میں اور مجھ میں اخوت جاری تھی ان کے لئے میں شفاعت طلب کروں گا اور میرا رب ان کے متعلق میری شفاعت قبول کرے گا (برھان ج۲ص۴۴۰، بحارج۲ص۳۰۳)

رسولؐ خدا کے لئے قیامت کے دن مقام محمود

150.....عبید بن زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ کیا مومن بھی شفاعت کا آرزومند ہوگا تو فرمایا ہاں تو ایک شخص نے جو میری قوم سے تھا اس نے کہا کیا محمدؐ کی شفاعت کا اس دن محتاج ہوگا تو فرمایا ہاں ہوگا وہ مؤمنین جنہوں نے خطا کی ہوگی اور گناہ گار ہوں گے ان میں سے ہر ایک اس کا محتاج ہوگا کہ محمدؐ اس دن ان کی شفاعت

کریں گے تو اس شخص نے اس قول رسولؐ اللہ کے متعلق سوال کیا میں اولاد آدمؑ کا سردار ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے تو فرمایا ہاں ٹھیک ہے کہ آپؐ کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور آپؐ ایک طویل سجدہ کریں گے تو اللہ فرمائے گا کہ آپؐ اپنا سر اٹھائیں جس کی شفاعت چاہیں کریں اور جو طلب کرنا چاہیں طلب کریں آپ کو دیا جائے گا پھر آپؐ سر اٹھائیں گے اور پھر سجدہ کریں گے تو اللہ پھر فرمائے گا کہ آپؐ اپنا سر اٹھائیں اور جس کی شفاعت کرنا چاہیں طلب کریں آپ کو عطا ہوگی پھر آپؐ سر اٹھائیں گے اور پھر سجدہ کریں گے تو اللہ پھر فرمائے گا کہ آپؐ اپنا سر اٹھائیں اور جس کی شفاعت کرنا چاہیں طلب کریں آپ کو عطا ہوگی پھر آپؐ سر اٹھائیں گے اور شفاعت طلب کریں گے اور وہ آپ کی قبول ہوگی (برھان ج۲ ص۴۴۰، بحارج۳ص۳۰۳)

151.....سماعہ بن مہران کہتے ہیں کہ ابوابراہیمؑ امام موسیٰ کاظمؑ نے اس قول خدا کے متعلق عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (آیت ۷۹) کچھ عجب نہیں کہ اللہ آپ کو مقام محمود پر پہنچا دے تو آپؐ نے فرمایا جب سب لوگ قیامت کے دن جمع ہوں گے تو وہ ایک دن یہاں کے چالیس سال کے برابر ہوگا اور اس دن سورج کی گرمی اتنی تیز ہوگی کہ ان کے چہروں سے متواتر سخت پسینہ بہہ رہا ہوگا جو زمین پر گر رہا ہوگا اور اسے صاف کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوگی وہ آدمؑ کے پاس جائیں گے پھر ان کو نوحؑ کے پاس بھیجا جائے گا پھر نوحؑ کے پاس سے ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے پھر ابراہیمؑ کے پاس سے موسیٰؑ کے پاس جائیں گے پھر موسیٰؑ کے پاس سے عیسیٰؑ کے پاس جائیں گے پھر عیسیٰؑ کے پاس سے محمدؐ کے پاس جائیں گے اور محمدؐ خاتم النبیین سے کہیں گے کہ آپؐ ہماری شفاعت کریں محمدؐ کہیں گے ہاں میں کرتا ہوں پھر آپؐ وہاں سے جنت کے دروازے پر جائیں گے اور دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو کہا جائے گا کون ہو تو وہ کہیں گے میں محمدؐ ہوں تو ان کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا جب آپؐ اپنے رب کی عظمت دیکھیں گے تو سجدے میں گر جائیں گے اور اپنے سر کو نہ اٹھائیں گے پھر آپ کو آواز دی جائے گی کہ آپؐ جس کی شفاعت کرنا چاہیں شفاعت کریں وہ قبول ہوگی پھر آپؐ اپنا سر اٹھائیں گے پھر اپنے رب کی عظمت دیکھ کر سر سجدہ میں رکھ دیں گے پھر پہلے کی طرح آپ کو آواز دی جائے گی کہ آپؐ اپنا سر اٹھائیں پھر آپؐ سر کو اٹھائیں گے یہاں تک کہ آپ جہنم کی آگ سے شفاعت کریں گے اس دن کسی بھی امت سے کوئی ایک بھی ایسا نہ ہوگا جو قیامت کے دن محمدؐ کی شفاعت کا طالب نہ ہوگا اور اسی

www.shiabookspdf.com

کے متعلق اللہ فرماتا ہے عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (آیت ۷۹) عجب نہیں ہے کہ اللہ تجھے مقام محمود پر پہنچادے (بحار ج ۳ ص ۳۰۳، برہان ج ۲ ص ۴۴۰)

152.....ابوجارود کہتے ہیں کہ زید بن علی نے اس قول خدا کے متعلق وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا (آیت ۸۰) اپنی طرف سے میرے لئے مددگار مقرر فرما تو فرمایا اس سے مراد تلوار ہے (برہان ج ۲ ص ۴۴۲)

153.....حمدویہ کہتے ہیں کہ یعقوب بن یزید نے کہا کہ بعض اصحاب نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے شطرنج کے کھیل کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا کہ شطرنج باطل کھیل ہے (برہان ج ۲ ص ۴۴۲، بحار ج ۱۶ ص ۳۴)

قرآن شفاورحمت

154.....مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک قرآن میں اس کے اہل کے لئے شفا ہے مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (آیت ۸۲) ہم قرآن میں وہ نازل کرتے ہیں جو مؤمنین کے لئے شفا اور رحمت ہے فرمایا اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ اس کے اہل ہم آئمہؑ ہدیٰ ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (سورہ فاطر آیت ۳۲) پھر ہم نے کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے لوگوں سے چن لیا ہے (برہان ج ۲ ص ۴۴۲، صافی ج ۱ ص ۹۸۷)

155.....محمد بن ابوحمزہ نے مرفوع بیان کیا ہے کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ رسولؐ خدا پر نازل ہوئے اور یہ آیت لائے وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (آیت ۸۲) اور ظالمین کے لئے اضافہ نہیں ہوتا مگر خسارے کا ہوتا ہے فرمایا جو آل محمدؐ کا حق ادا نہیں کرتا اسے خسارا ہوتا ہے (برہان ج ۲ ص ۴۴۲، صافی ج ۱ ص ۹۸۷)

ہرایک کااپناعمل

156.....صالح بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سوال کیا میں ان کے نزدیک ہوتا ہوں جو مسلمان نہیں ہیں تو فرمایا اس میں نماز پڑھو میں نے کہا جب کہ میں ان کو دیکھتا ہوں اور وہ میرے نزدیک ہوتے ہیں تو فرمایا تم اس میں نماز پڑھو اور وہ بھی

اس میں نماز پڑھیں میں نے کہا کیا میں اس میں نماز پڑھوں تو آپؑ نے فرمایا تم نماز اپنے قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھو اور وہ اپنے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں پھر اس آیت کی تلاوت کی قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا (آیت ۸۴) تم یہ کہہ دو کہ ہر شخص اپنے اپنے طور پر عمل کرتا ہے پس تمہارا پروردگار اس سے بہتر واقف ہے اور وہ راہ راست پر ہے (برہان ج ۲ ص ۴۴۴، بحار ج ۱۸ ص ۱۲۳، صافی ج ۱ ص ۹۸۷)

157.....حماد کہتے ہیں صالح بن حکم نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا جب کہ آپؑ سے نماز کے متعلق پوچھا کہ ہم کناسی میں پڑھ سکتے ہیں تو فرمایا اس میں نماز پڑھو جبکہ میں اس میں دیکھتا ہوں اور وہ ہوتے ہیں میں نے عرض کیا کیا میں اس میں نماز پڑھوں جبکہ وہ بھی اس میں نماز پڑھتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا تم اس میں نماز پڑھو اور وہ بھی اس میں نماز پڑھتے ہیں کیا تم نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا (آیت ۸۴) تم یہ کہہ دو کہ ہر شخص اپنے اپنے طور پر عمل کرتا ہے پس تمہارا پروردگار اس سے بہتر واقف ہے اور وہ راہ راست پر ہے پھر فرمایا تم اپنے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو (برہان ج ۲ ص ۴۴۴، بحار ج ۱۸ ص ۱۲۳، صافی ج ۱ ص ۹۸۷)

نیت پرعمل کادارومدار

158.....ابوہاشم کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ وہ جنت اور دوزخ میں رہیں گے تو آپؑ نے فرمایا کہ جہنمی جہنم میں اس لئے ہمیشہ رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت سے ثابت ہو گیا کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ رہتے تو ہمیشہ خدا کی نافرمانی ہی کرتے اور جنتی جنت میں اس لئے ہمیشہ رہیں گے کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ رہتے تو ہمیشہ اللہ کی اطاعت کرتے وہ اپنی نیتوں کے سبب جنت میں ہمیشہ ہی رہیں گے پھر یہ آیت تلاوت کی قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا (آیت ۸۴) تم یہ کہہ دو کہ ہر شخص اپنے اپنے طور پر عمل کرتا ہے پس تمہارا پروردگار اس سے بہتر واقف ہے اور وہ راہ راست پر ہے پھر فرمایا عمل کا تعلق نیت سے ہے (برہان ج ۲ ص ۴۴۴، صافی ج ۱ ص ۹۸۷)

www.shiabooks.pdf.com

روح کیا ہے

159.....زرارہ کہتے ہیں کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کے متعلق پوچھا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ (آیت ۸۵) لوگ تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں تم کہہ دو کہ روح میرے پروردگار کا حکم ہے تو آپؑ نے فرمایا وہ اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے خدا کی قسم اس مخلوق میں اضافہ ہوتا ہے جو وہ چاہتا ہے (برہان ج ۲ ص ۴۴۴، بحار ج ۱۴ ص ۳۹۸)

160.....زرارہ وحمران کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ وابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ (آیت ۸۵) لوگ تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ احد اور صمد ہے اور صمد کے لئے کوئی چیز نہیں ہے کہ اس میں وہ سما سکے اور روح اس کی دوسری مخلوق کی طرح مخلوق ہے جس کو بصیرت بھی دی گئی ہے قوت بھی دی تائید بھی کی اور اللہ اپنے رسولوں اور مؤمنین کے دلوں میں اسے جگہ دیتا ہے (برہان ج ۲ ص ۴۴۵، بحار ج ۲ ص ۱۰۸)

161.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے اس آیت کے متعلق یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ (آیت ۸۵) لوگ تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا عظیم خلق جو جبرائیلؑ ومیکائیلؑ سے اعظم ہے وہ کسی ایک کے ساتھ بھی نہیں اور وہ محمدؐ کے ساتھ ہے اور آئمہؑ کے ساتھ رہتی ہے ایسا نہیں ہے کہ جیسا طلب کیا جاتا ہے اور پایا جاتا ہے (برہان ج ۲ ص ۴۴۵، صافی ج ۱ ص ۹۸۸)

162.....ایک اور روایت میں ہے ابوایوب خراز کہتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا وہ اعظم مخلوق ہے جو جبرائیلؑ ومیکائیلؑ سے بہتر ہے اور ایسا نہیں ہے جیسا خیال کیا جاتا ہے (برہان ج ۲ ص ۴۴۵، صافی ج ۱ ص ۹۸۸)

163.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ (آیت ۸۵) لوگ تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں تو تم کہہ دو کہ روح میرے

رب کا حکم ہے کہ یہ روح کیا ہے تو فرمایا جو جانداروں اور انسانوں میں ہوتی ہے وہی ہے میں نے عرض کیا اور اس کی کیفیت کیا ہے تو فرمایا وہ ملکوت سے اس کی قدرت میں سے ہے (برہان ج ۲ ص ۴۴۵، صافی ج ۱ ص ۹۸۸) (جس طرح انسان کا بدن چار عناصر سے مل کر بنا ہے 1.....آگ 2.....ہوا 3.....مٹی 4.....پانی اسی طرح روح بھی چار عناصر ہی سے بنی ہے 1.....نور 2.....خوشبو 3.....بقاء 4.....علم جب تک روح بدن میں رہتی ہے جسم نورانی رہتا ہے اور آنکھوں سے دیکھتا ہے اور کانوں سے سنتا ہے 2.....روح جب تک بدن میں رہتی ہے انسان کا بدن خوشبودار رہتا ہے جب روح نکل جاتی ہے تو بدبودار ہو جاتا ہے 3.....جب تک روح بدن میں رہتی ہے تو انسان کی بقاء رہتی ہے اور وہ زندہ رہتا ہے جب روح نکل جاتی ہے تو بدن کی بقاء اور زندگی ختم ہو جاتی ہے اور وہ مردہ ہو جاتا ہے اس کا چلنا پھرنا ختم ہو جاتا ہے 4.....جب تک روح انسان کے بدن میں رہتی ہے تو انسان ہر قسم کا علم حاصل کرتا ہے جب روح بدن سے نکل جاتی ہے تو علم حاصل کرنا ختم ہو جاتا ہے)

164.....عمرو بن شمر کہتے ہیں جابر نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا سے متعلق وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا (آیت ۸۵) تمہیں بہت کم علم دیا گیا ہے تو فرمایا کہ اس کی باطنی تفسیر بھی ہے کہ اس کا لوگوں کو کم علم دیا گیا ہے کہ خدا فرماتا ہے وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا (آیت ۸۵) اور تمہیں بہت کم علم دیا گیا ہے یعنی اس علم میں سے (برہان ج ۲ ص ۴۴۵، صافی ج ۱ ص ۹۸۸)

165.....اسباط بن سالم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ روح جبرائیلؑ اور میکائیلؑ سے بھی ایک اعظم مخلوق ہے جو آئمہؑ کے ساتھ رہتی ہے اور وہ ملکوت میں سے ہے (برہان ج ۲ ص ۴۴۵)

166.....ابوحمزہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے فَاَبٰٓی اَکْثَرُ النَّاسِ اِلَّا کُفُوْرًا (آیت ۸۹) پھر بھی اکثر لوگ ناشکری کئے بغیر نہ رہے تو فرمایا اس سے مراد حضرت علیؑ کی ولایت ہے جس سے یہ انکار کرتے ہیں (برہان ج ۲ ص ۴۴۵، بحار ج ۹ ص ۱۰۲، صافی ج ۱ ص ۹۸۹)

www.shiabooks.pdf.com

رسول فرشتہ کیوں نہیں

167.....عبدالحمید بن ابوبلیم کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس آیت سے متعلق قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا (آیت ۹۴) انہوں نے کہا کہ اللہ نے انسان کو رسول کیوں بنایا تو فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ بے شک پہلے زمین میں جن رہتے تھے تو اللہ نے ان میں ایک فرشتے کو مبعوث کیا تھا پس اگر اللہ کا یہ ارادہ ہی تھا کہ وہ ہماری طرف کسی کو مبعوث کرے تو اس نے ملائکہ میں سے ایک فرشتے کو رسول بنا کر کیوں نہ بھیجا اور وہ اللہ کا قول ہے وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا (آیت ۹۴) اور ہدایت کے آجانے کے بعد لوگوں کو ایمان لانے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی مگر یہ کہ انہوں نے کہا کہ اللہ نے انسان کو رسول کیوں بنایا (برہان ج۲ ص۴۵۱)

168.....ابراہیم بن عمر نے مرفوع بیان کیا کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ (آیت ۹۷) اور قیامت کے دن ہم ان کو اس حالت میں اوندھے منہ محشور کریں گے تو فرمایا کہ ان کو منہ کے بل محشور کریں گے (برہان ج۲ ص۴۵۱، صافی ج۱ ص۹۹۶، بحار ج۳ ص۳۵۶)

169.....بکر بن بکر نے حدیث بیان کی کہ امام علی بن حسینؑ نے فرمایا کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام سعیر ہے جس وقت جہنم کی آگ ذرا بھی کم ہوتی ہے تو وادی سعیر کا منہ کھول دیا جاتا ہے اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا (آیت ۹۷) اس کی آگ جب ذرا بجھنے لگے گی ہم ان کی خاطر سے اور بھڑکا دیں گے (برہان ج۲ ص۴۵۱، صافی ج۱ ص۹۹۶، بحار ج۳ ص۳۷۵)

170.....سلام کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ (آیت ۱۰۱) اور بے شک ہم نے موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں دیں تھیں آپؑ نے فرمایا وہ نو نشانیاں یہ تھی 1.....طوفان 2.....ٹڈیاں 3.....جوئیں 4.....مینڈک 5.....خون 6.....پتھر سے پانی نکلنا 7.....سمندر 8.....عصاء 9.....ید بیضا (برہان ج۲ ص۴۵۲، صافی ج۱ ص۹۹۷، بحار ج۵ ص۲۵۵)

171.....عباس بن معروف کہتے ہیں کہ ابوالحسن امام علی رضاؑ نے اوپر والے قول خدا کا ذکر کیا اور کہا اے فرعون اے گناہ کرنے والے (بحار ج۵ ص۲۵۵، برہان ج۲ ص۴۵۲)

نماز میں آواز بلند یا آہستہ

172.....مفضل کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے سنا اور آپؑ سے سوال کیا گیا کہ کیا پیش نماز کے ذمہ یہ لازم ہے کہ جتنے لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں چاہے کتنے ہی زیادہ ہوں وہ سب کو اپنی آواز سنائے تو آپؑ نے فرمایا کہ اس کے ذمہ تو اتنا ہی ہے کہ اوسط درجے کی آواز سے پڑھے اللہ فرماتا ہے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا (آیت ۱۱۰) اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز کو نہ بلند کرو اور نہ ہی چپکے سے پڑھا کرو (بحار ج۱۸ ص۳۴۹، برہان ج۲ ص۴۵۳، صافی ج۱ ص۹۹۹)

173.....سماعہ بن مہران کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا (آیت ۱۱۰) اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز کو نہ بلند کرو اور نہ ہی چپکے سے پڑھا کرو تو فرمایا آہستہ آواز یہ ہے کہ تم خود نہ سنو اور بلند آواز یہ ہے کہ تم اپنی آواز بہت زیادہ بلند کرو (بحار ج۱۸ ص۳۴۹، برہان ج۲ ص۴۵۳، صافی ج۱ ص۹۹۹)

174.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ کیا پیش نماز کے ذمہ یہ لازم ہے کہ جتنے لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں چاہے کتنے ہی ہوں وہ سب کو اپنی آواز سنائے تو آپؑ نے فرمایا کہ اس کے ذمہ تو اتنا ہی ہے کہ اوسط درجے کی آواز سے پڑھے کیونکہ اسی کے متعلق اللہ فرماتا ہے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا (آیت ۱۱۰) اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز کو نہ بلند کرو اور نہ ہی آہستہ آواز سے پڑھو (بحار ج۱۸ ص۳۴۹، برہان ج۲ ص۴۵۳، صافی ج۱ ص۹۹۹)

175.....زرارہ و حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ و ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا (آیت ۱۱۰) اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز کو نہ بلند کرو اور نہ ہی آہستہ آواز سے پڑھو ان دونوں کے درمیان اوسط درجہ کا راستہ اختیار کرو تو فرمایا کہ جب رسولؐ خدا مکہ میں تھے تو بلند آواز سے نماز پڑھتے تھے تو مشرکین کو آپؐ کی جگہ معلوم ہو جاتی تھی وہ آپؐ کو اذیت

www.maktabah.org

دیتے تھے اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (بحار ج۱۸ص۳۴۹، برھان ج۲ص۴۵۳، صافی ج۱ص۹۹۹)

176.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا (آیت۱۱۰) اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز کو نہ بلند کرو اور نہ ہی آہستہ آواز سے پڑھو تو فرمایا یہ اس کی نسخ ہے فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (برھان ج۲ص۴۵۳، بحار ج۱۸ص۳۴۹، صافی ج۱ص۹۹۹)

177.....سلیمان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا (آیت۱۱۰) اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز کو نہ بلند کرو اور نہ ہی آہستہ آواز سے پڑھو بلند آواز وہی ہے جو تم خود سنو اور آہستہ آواز وہ ہے تم نہ سن سکو اس لئے دونوں کے درمیان والا راستہ اختیار کرو جو آپ کے کان معمولی سنیں (بحار ج۱۸ ص۳۴۹، برھان ج۲ص۴۵۳، صافی ج۱ص۹۹۹)

178.....ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيلًا (آیت۱۱۰) اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز کو نہ بلند کرو اور نہ ہی آہستہ آواز سے پڑھو ان دونوں کے درمیان اوسط درجہ کا راستہ اختیار کرو تو فرمایا اس کی ایک تفسیر یہ ہے کہ حضرت علیؑ کی ولایت کو بھی بلند آواز سے نہ بیان کرو اور نہ ہی اس طرح یہاں تک کہ آواز بالکل ہی آہستہ ہو جائے یعنی اور کوئی چیز تم اس سے نہ چھپاؤ جس فضیلت حضرت علیؑ کا تمہیں علم ہے (برھان ج۲ص۴۵۳، صافی ج۱ص۹۹۹، بحار ج۹ص۱۰۲)

نیکی کا ایک طریقہ

179.....حلبی کہتے ہیں بعض اصحاب نے بیان کیا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے فرمایا اے میرے بیٹے دو بدیوں کے درمیان نیکی اختیار کرنا چاہیے اس لئے کہ وہ دونوں بدیوں کو مٹا دیتی ہے آپؑ نے عرض کیا والد محترم وہ کس طرح تو آپؑ نے فرمایا اس کی مثال اللہ کا یہ قول ہے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا (آیت ۱۱۰) اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز کو نہ بلند کرو اور نہ ہی آہستہ آواز سے پڑھو تو فرمایا کہ نماز کو بہت زیادہ اونچی آواز سے

پڑھنا سیئہ ہے اور بہت ہی آہستہ پڑھنا سیئہ ہے وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيلًا (آیت۱۱۰) بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کرو اور ایک مثال یہ ہے کہ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ (آیت۲۹) اور نہ تو تم اپنے ہاتھ اپنی گردن کے ساتھ باندھ کر رکھو (کنجوسی نہ کرو) اور نہ ہی اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو اور اللہ فرماتا ہے وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا اور وہ جس وقت اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں نہ حد سے زیادہ اور نہ ضرورت سے کم فرمایا فضول خرچ کرنا بھی بدی ہے اور بہت زیادہ کم خرچ کرنا بھی بدی ہے اور دونوں کے درمیان کا راستہ نیکی ہے پس تمہارے لئے ضروری ہے کہ تمہارا یہ عمل دو بدیوں کے درمیان نیکی ہو (اس تعلیم سے مقصد یہ ہے کہ ہمیشہ درمیانی راستہ اختیار کیا جائے) (برھان ج۲ص۴۵۳، صافی ا ص۹۹۹، بحار ج۱۸ص۳۴۹)

ولایت علیؑ کے اظہار کا اعلان

180.....جابر کہتے ہیں میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر کے متعلق سوال کیا کہ اللہ فرماتا ہے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيلًا (آیت۱۱۰) اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز کو نہ بلند کرو اور نہ ہی آہستہ آواز سے پڑھو ان دونوں کے درمیان اوسط درجہ کا راستہ اختیار کرو تو فرمایا حضرت علیؑ کی ولایت کا اور جو کچھ میں نے ان کو عطا کیا ہے اس کا اظہار اس وقت تک نہ کرو جب تک میں تمہیں اس کا حکم نہ دے دوں اور وَلَا تُخَافِتْ (آیت۱۱۰) کا مطلب یہ ہے کہ تم خود حضرت علیؑ سے اس کو نہ چھپاؤ جو ان کی منزلت ہے وہ خود ان کو جتلا دو وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيلًا (آیت۱۱۰) کا مطلب یہ ہے کہ تم مجھ سے ولایت علیؑ کے امر کا سوال کرتے رہو کہ میں تمہیں اجازت دے دوں چنانچہ آپؐ اللہ سے اس اظہار کا سوال کرتے رہے اور غدیر خم کے دن اس کے اظہار کا حکم مل گیا اور اس دن یہ فرمایا اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ پروردگارا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے پروردگارا جو اس سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ اور جو اسے دشمن رکھے تو اسے دشمن رکھ (صافی ج۱ ص۹۹۹، بحار ج۹ص۱۰۲، برھان ج۲ص۴۵۴)

www.shiabooks.pdf.com

بیماری وفقر سے نجات کی دعا

181.....نوفلی کہتے ہیں کہ سکونی نے کہا امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد امام محمد باقرؑ سے روایت کیا ہے کہ رسولؐ خدا کے پاس ایک شخص آیا جو کافی دنوں کے بعد آیا تو آپؐ نے اس سے کہا کہ تم کافی دنوں کے بعد کیوں آئے ہو تو اس نے کہا کہ مجھے لمبی بیماری نے گھیر لیا اور غربت نے بھی تو آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ کلام تعلیم نہ دے دوں کہ جب بھی تو اسے پڑھے گا تو تیری بیماری اور تیرا فقر ختم ہو جائے گا اس نے کہا ضرور تعلیم کر دیں تو آپؐ نے فرمایا یہ پڑھا کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ لَا يَمُوْتُ اور کسی کے لئے کوئی قوت نہیں مگر اللہ کے لئے ہے میں اسی پر توکل کرتا ہوں جو زندہ ہے اور اس کے لئے موت نہیں ہے پھر یہ آیت پڑھو وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا (آیت ۱۱۱) اور یہ کہو کہ سب تعریف ہی اللہ کے لئے ہے جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کوئی ذلت سے اس کا مددگار ہے اور تم اس کی بڑائی کبریائی کا اظہار کرتے رہو (اس انصاری نے تین دن یہ دعا پڑھی اور اس کی بیماری ختم ہوگئی اور غربت بھی کم ہوگئی اور فقر جاتا رہا) (برھان ج۲ص۴۵۴)

182.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے شکایت کی کہ میرے حالات بہت خراب ہیں ہلاک ہونے کا خطرہ ہے تو آپؑ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی دعا تعلیم نہ کروں کہ جس کے سبب تمہارے حالات ٹھیک ہو جائیں اور تمہارا قرض بھی ادا ہو جائے تو میں نے عرض کیا کہ ضرور مجھے وہ دعا تعلیم دیں کہ مجھے اس عمل کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ تم روزانہ فجر کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ میرا توکل اسی پر ہے جو زندہ ہے اور جسے موت نہیں ہے وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا (آیت ۱۱۱) اور یہ کہو کہ سب تعریف ہی اللہ کے لئے ہے جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کوئی ذلت سے اس کا مددگار ہے اور تم اس کی بڑائی کبریائی

کا اظہار کرتے رہو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَالسُّقْمِ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُعِيْنَنِيْ عَلٰى اَدَاءِ حَقِّكَ وَاِلَى النَّاسِ پروردگارا میں تیری پناہ مانگتا ہوں کمزوری سے فقر سے قرض کے ادا کرنے سے اور بیماری سے اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے عطا کر دے تا کہ میں تیرا حق ادا کروں جو لوگوں پر تیرا ہے (اس دعا کے پڑھنے سے حالات ٹھیک ہو گئے) (برھان ج۲ص۴۵۴، بحار ج۱۹ص۲۶۹)

سورہ کہف.....پ15

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے

سورہ کہف کے فضائل

1.....حسن بن علی بن ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص سورہ کہف کی تلاوت ہر جمعہ کی رات کو کرے گا تو وہ شہید مبعوث ہوگا اور شہداء کے ساتھ ہوگا اور قیامت کے دن مؤقف میں شہداء کے ساتھ کھڑا ہوگا (برھان ج۲ص۴۵۵، بحار ج۱۹ص۷۰، مجمع البیان ج۳ص۴۴۷، وسائل ج۱۱ابواب جمعہ باب۵۳)

سخت عذاب سے ڈرانے والا

2.....برقی نے مرفوع ایک روایت بیان کی ہے کہ ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے متعلق لِيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ (آیت۲) تا کہ وہ آنے والے سخت عذاب سے ڈرائے تو فرمایا سخت عذاب سے مراد حضرت علیؑ ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ان کو قتل کرتے تھے جو ان کے دشمن تھے اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی لِيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ (آیت۲) تا کہ وہ آنے والے سخت عذاب سے ڈرائے (برھان ج۲ص۴۵۵، صافی ج۲ص۲)

3.....حسن بن صالح کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے مجھ سے فرمایا کہ بشر کو بشر نہیں کہتے مگر اس لئے کہ وہ ادیم بشر سے پیدا

www.shiabooks.com

ہوا ہے پھر اس کے بعد آپؑ نے نماز پڑھائی تو حسن آپؑ کے پیچھے تھے تو آپؑ نے یہی آیت بشر پڑھی (برھان ج۲ص۴۵۵)

4.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اصحاب کہف اپنے ایمان کو چھپاتے تھے اور کفر ظاہر کرتے تھے پس اللہ نے ان کو دوگنا اجر دیا (برھان ج۲ص۴۵۵، بحار ج۵ص۴۳۴)

اصحاب کہف کا ذکر

5.....محمد کہتے ہیں کہ احمد بن علی نے کہا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا (آیت۹) کیا تم نے یہ گمان کرلیا ہے کہ غار والے اور کتبہ والے ہماری نشانیوں سے کچھ زیادہ عجیب تھے تو فرمایا کہ وہ ایک قوم سے فرار ہوگئے اور اس زمانہ کے بادشاہ نے ان کے نام اور ان کے باپ اور دادا کے نام اور عزیز واقارب کے نام سیسے کی تختیوں پر نقش کرا کر غار کے سرے پر لگا دیئے اسی کے متعلق اللہ فرماتا ہے اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ (آیت۹) غار والے اور کتبے والے (برھان ج۲ص۴۵۶، بحار ج۵ص۴۳۴، صافی ج۲ص۴)

6.....ابوبکر حضرمی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اصحاب کہف جب نکلے تو وہ نہیں جانتے تھے اور نہ ہی ان کو معیاد کا علم تھا وہ مشورہ کے بغیر ہی اکیلے اکیلے شہر سے نکلے تھے اور ایک صحرا میں اکٹھے ہوئے اور ایک نے دوسرے سے ملاقات کی پھر ہر ایک نے دوسرے سے عہد و پیمان کئے اور حلف وقسم اٹھائی پھر ایک دوسرے سے اپنے دل کے راز بیان کئے کہ اس طرح اور اس طرح اس وقت یہ ظاہر ہوا کہ وہ سب مومن تھے ایک اللہ کی واحدانیت کے قائل تھے (برھان ج۲ص۴۵۶، بحار ج۵ص۴۳۴)

صراف کا پیشہ

7.....درست کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے ہاں اصحاب کہف کا ذکر کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ کلام کرنے کے صراف تھے درہموں کے صراف نہ تھے (برھان ج۲ص۴۵۶، بحار ج۵ص۴۳۴، صافی ج۲ص۷) صراف نقدی کا بیع کرنا جیسے سونے اور چاندی کا بیع کرنا یا دینار و درہم کا سودا کرنا صیارف صیرف کی جمع ہے اور وہی نقدی جو اس کی معیشت کا

ذریعہ ہو پھر یہ مشہور ہے کہ سونے کے بیچنے میں کراہت ہے اس سے حاصل کردہ مال حرام ہے یا مکروہ ہے جبکہ اس کے متعلق ہے کہ اصحاب کہف بھی یہی کاروبار کرتے تھے اور پھر کلینی نے کافی میں روایت کی ہے کہ سدیر صیرفی کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ ہم تک حسن بصری کی بیان کی ہوئی ایک بات پہنچی ہے کہ اگر وہ واقعاً درست ہے تو پھر میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ بے شک ہم اللہ کی طرف سے آئے اور اسی کی طرف پلٹ جائیں گے ہی پڑھ سکتا ہوں آپؑ نے فرمایا کہ اس نے کیا کہا ہے میں نے عرض کیا اس کی یہ بات ہم تک پہنچی ہے کہ کہ وہ کہتا ہے کہ اگر سورج کی سخت دھوپ کی وجہ سے میرا دماغ کھول رہا ہو تب بھی میں کسی صراف (زرگر) کے گھر کی دیوار کے سائے میں نہ بیٹھوں گا اور اگر مجھے سخت پیاس لگی ہو اور میرا جگر اس پیاس سے کباب کیوں نہ ہو رہا ہو تو پھر بھی میں کسی صراف کے گھر کا پانی نہ پیئوں گا اور اگر یہ بات اس کا عمل کے طور پر کہنا اور یہ میری تجارت جو میں کرتا ہوں اور میرا ذریعہ معاش بھی ہے تو میں ہلاک ہو جاؤں گا اور اسی رقم سے کھانے کی چیزیں خریدتا ہوں اور اسی سے میرا گوشت بنتا ہے اور اسی سے میری رگوں میں خون دوڑتا ہے اور میں نے اسی کاروبار سے حاصل کردہ رقم سے ہی حج اور عمرہ بھی کیا ہے پھر آپؑ پہلے لیٹے ہوئے تھے اور پھر اٹھ کر بیٹھ گئے پھر آپؑ نے فرمایا حسن نے جھوٹ کہا ہے پوری جنس لو اور پوری قیمت دو اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو کاروبار چھوڑ کر نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اصحاب کہف بھی صراف تھے اس سے آپؑ نے اصحاب کہف کے صراف ہونے کو کلام کے صراف لئے تھے نہ کہ درہم کو پہچاننے والے مراد لئے تھے یہی حدیث شیخ صدوق نے فقیہ میں درج کی ہے پھر بعض شارحین حدیث نے اس حدیث کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ آپؑ نے سدیر صیرفی سے حقیقت میں یہ کہا تھا کہ تمہیں حسن بصری کی بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں حق و باطل کے کام کا صراف ہونا چاہیے جس طرح ایک صراف کھوٹے اور کھرے کو پہچان لیتا ہے تمہیں بھی اس طرح سے کھری اور کھوٹی بات کی پہچان ہونا چاہیے اصحاب کہف بھی کھری اور کھوٹی حق اور باطل کلام کے صراف تھے

اصحاب کہف کا ایمان پوشیدہ رکھنا

8.....عبیداللہ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کے پاس اصحاب کہف کا ذکر کیا تو آپؑ نے فرمایا اگر تمہاری قوم تمہارے ساتھ وہی معاملہ طے کرے جو ان کی قوم نے ان کے ساتھ کیا تھا تب تمہیں ان کی مجبوریوں کا پتہ چلے کسی نے

www.shiabooks.pdf.com

عرض کیا اے ابن رسولؐ اللہ ان کی قوم نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا تو فرمایا کہ ان کو شرک کرنے پر مجبور کرتے تھے اور وہ ان کے لئے شرک کرتے تھے لیکن یہ شرک ان کا ظاہری تھا اور پوشیدہ طور پر ایمان رکھتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے ان کو نجات دی (بحار ج۵ ص۴۳۴، برہان ج۲ ص۴۵۷، صافی ج۲ ص۶)

9.....درست کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کے برابر نہیں ہوسکتا کیونکہ انہوں نے زنار باندھا اور ان لوگوں کے ساتھ عیدگاہ میں حاضر ہوتے تھے اللہ نے ان کو دوگنا ثواب عطا کیا (بحار ج۵ ص۴۳۴، برہان ج۲ ص۴۵۷، صافی ج۲ ص۷)

10.....کابلی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اصحاب کہف اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتے تھے اور کفر کو ظاہر کرتے تھے اور ان پر کفر کا ظاہر زبردستی تھا ان کو اس پر اجر ملے گا اور ایمان کے پوشیدہ رکھنے پر بھی اجر ملا (بحار ج۵ ص۴۳۴، برہان ج۲ ص۴۵۷، صافی ج۱ ص۷)

فتیٰ (نوجوان) کون

11.....سلیمان بن جعفر نہدی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے مجھ سے فرمایا اے سلیمان تمہیں معلوم ہے کہ فتیٰ کس کو کہتے ہیں تو میں نے آپؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں فتیٰ ہمارے نزدیک نوجوان کو کہتے ہیں تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اصحاب کہف سب کے سب بوڑھے تھے اور پھر اللہ نے ان کو فِتْیَۃٌ نوجوان کا نام دیا اس لئے کہ وہ صاحب ایمان مومن تھے اے سلیمان جو اللہ پر ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کرے تو وہ فتیٰ (نوجوان) کہلاتا ہے (بحار ج۵ ص۴۳۴، برہان ج۲ ص۴۵۷، صافی ج۲ ص۷) (حضرت علیؑ کے لئے جبرائیلؑ نے منادی کی تھی اور ندا دی تھی لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ علیؑ جیسا کوئی نوجوان نہیں اور ذوالفقار جیسی کوئی تلوار نہیں)

ایمان میں کمی واضافہ کا سبب

12.....ابوعمرو زبیری کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے عرض کیا کہ بے شک کہ ایمان میں کمی بھی ہوتی ہے اور مکمل بھی ہوتا ہے اور کسی مقام پر وہ زیادہ بھی ہوتا ہے اور اس میں حجت کیا ہے تو آپؑ نے فرمایا خدا فرماتا ہے وَاِذَا مَا

اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ اَیُّکُمْ زَادَتْہُ ھٰذِہٖٓ اِیْمَانًا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ O وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْھُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِھِمْ (سورہ توبہ آیت ۱۲۴، ۱۲۵)
اور جب کوئی سورہ نازل ہوتی ہے تو ان میں سے کچھ یہ کہتے ہیں کہ اس نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ جو خوش ہوتے ہیں اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے تو ان کی ناپاکی میں مزید ناپاکی کا اضافہ ہو جاتا ہے اور اللہ فرماتا ہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ نَبَاَھُمْ بِالْحَقِّ اِنَّھُمْ فِتْیَۃٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّھِمْ وَزِدْنٰھُمْ ھُدًی (آیت ۱۳) ہم آپ کو ان کا قصہ سناتے ہیں جو حق ہے کہ وہ کچھ نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا اور اگر ایمان سب کا سب ایک ہی حالت میں ہوتا تو اس میں اضافہ نہ ہوتا اور اس میں کمی نہ ہوتی تو پھر کسی ایک کو بھی کسی دوسرے پر فضیلت نہ ہوتی اور سب نعمت میں ایک جیسے ہوتے اور تمام لوگ ایک ہی طرح کے ہوتے اور تفضیل باطل ہو جاتی اور لیکن ایمان میں کامل ہونے کے سبب مؤمنین جنت میں جائیں گے اور ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے مؤمنین کے تفضل میں درجات اللہ کے نزدیک بلند ہوتے ہیں اور جن کے ایمان میں کمی ہوتی ہے وہ لوگ جہنم میں جائیں گے (برہان ج۲ ص۴۵۶)

13.....محمد بن سنان کہتے ہیں بلخی نے کہا کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے متعلق لَوِاطَّلَعْتَ عَلَیْھِمْ لَوَلَّیْتَ مِنْھُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْھُمْ رُعْبًا (آیت ۱۸) اگر تم انہی جھانک کر دیکھتے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور تم پر ان کے دیکھنے سے دہشت طاری ہو جاتی تو فرمایا یہ خطاب نبیؐ کو نہیں ہے بلکہ یہ خطاب امت کو ہے جو بعض بعض سے بیان کرتے ہیں لیکن ان کی یہ حالت اُن کی حالت کی طرح ہے (بحار ج۵ ص۴۳۴، برہان ج۲ ص۴۵۷)

کل سے متعلق انشاءاللہ کہنا

14.....عبداللہ بن میمون کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ نے فرمایا ایک دفعہ ایک پیچھے کے آدمی نے کہا خدا کی قسم انشاءاللہ نہ کہا تو اسے چالیس دن گزر گئے اور بے شک یہود کی قوم نے رسولؐ خدا سے ان کے بارے میں سوال کیا تو نبیؐ نے فرمایا کہ میں کل اس کے متعلق بتاؤں گا تو کل آیندتو آپؐ نے کوئی

www.shiabookspdf.com

بات نہ کی یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کا مذاق اڑایا یہاں تک کہ اس کے بعد جبرائیلؑ چالیس دن کے بعد نازل ہوئے اور یہ آیت لائے وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذَالِكَ غَدًا (آیت ۲۳) اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ (آیت ۲۴) اور آپ کسی چیز کے متعلق یہ نہ کہا کریں کہ میں یہ کام کل کرنے والا ہوں مگر یہ کہ انشاء اللہ کہا کرو اور اپنے رب کا ذکر کرو جب تم بھول جاؤ (بحار ج ۱۶ ص ۸۴، ج ۲۴ ص ۱۴۷، برہان ج ۲ ص ۴۶۴، صافی ج ۲ ص ۱۰)

15.....ابوحمزہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے ذکر کیا کہ جب آدمؑ کو جنت میں ٹھہرایا گیا تو ان سے کہا گیا کہ اے آدمؑ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ (سورہ بقرہ) کہ تم اس درخت کے نزدیک مت جانا تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے اے میرے رب اور اسی لئے اللہ نے اپنے نبی کو اس امر کے متعلق آگاہ کیا وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ (آیت ۲۳) کسی چیز کے بارے نہ کہا کرو کہ اس میں فَاعِلٌ ذَالِكَ غَدًا (آیت ۲۳) کل میں یہ کام کروں گا اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ (آیت ۲۴) مگر یہ کہ اللہ نے چاہا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ (آیت ۲۴) اور اپنے رب کا ذکر کرو جب تم اسے بھول جاؤ اور اگر بعد میں بھی اسے کہہ دے (بحار ج ۱۶ ص ۸۵، ج ۲۴ ص ۱۴۷، برہان ج ۲ ص ۴۶۴، صافی ج ۲ ص ۱۰)

16.....اور روایت ہے عبداللہ بن میمون کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذَالِكَ غَدًا (آیت ۲۳) اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ (آیت ۲۴) اور آپ کسی چیز کے متعلق یہ نہ کہا کریں کہ میں یہ کام کل کرنے والا ہوں مگر یہ کہ انشاء اللہ کہا کرو اور اپنے رب کا ذکر کرو جب تم بھول جاؤ تو فرمایا یہ کہنے کے بعد چالیس دن گزر گئے اور یہ یاد نہ آیا پھر یاد آیا (بحار ج ۱۶ ص ۸۴، ج ۲۴ ص ۱۴۷، برہان ج ۲ ص ۴۶۶، صافی ج ۲ ص ۱۰)

17.....سلام بن مستنیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذَالِكَ غَدًا (آیت ۲۳) اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ (آیت ۲۴) اور نہ کہا کرو کسی چیز کے بارے میں کہ میں یہ کام کل کروں گا مگر یہ کہ اللہ نے چاہا تو فرمایا مگر یہ کہ اس کام پر اللہ کی مشیت سبقت کئے ہے اگر اس کام کو نہ کیا جائے تو اس پر اسے تردد نہیں

ہے کہ وہ اس فعل کو انجام دے پھر فرمایا اس کے متعلق اللہ فرماتا ہے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ (آیت ۲۴) اور اپنے رب کا ذکر کرو جب تم بھول جاؤ تمہارے اس فعل میں اس کی مشیت شامل ہے (بحار ج ۱۶ ص ۸۴، ۸۵، ج ۲۴ ص ۱۴۷، برہان ج ۲ ص ۴۶۶، صافی ج ۲ ص ۱۰)

18.....زرارہ و محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ و ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ (آیت ۲۴) اور اپنے رب کا ذکر کرو جب تم بھول جاؤ تو فرمایا جب بھی اسے یہ بھولی ہوئی بات یاد آجائے تو وہ اس کا ذکر کرے یعنی اللہ کا ذکر کرے (بحار ج ۱۶ ص ۸۴، ۸۵، ج ۲۴ ص ۱۴۷، برہان ج ۲ ص ۴۶۶، صافی ج ۲ ص ۱۱)

19.....حمزہ بن حمران کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ (آیت ۲۴) اور تم اپنے رب کا ذکر کرو جب تم بھول جاؤ تو فرمایا جب تم بھول جاؤ پھر جب تمہیں یاد آئے تو اس کا ذکر کرو یاد آنے پر ذکر کر دینا کافی ہے (بحار ج ۱۶ ص ۸۵، ج ۲۴ ص ۱۴۷، برہان ج ۲ ص ۴۶۶، صافی ج ۲ ص ۱۱)

20.....عبداللہ بن سلیمان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ (آیت ۲۴) اور اپنے رب کا ذکر کرو جب تم بھول جاؤ تو فرمایا وہ اس شخص کا قول ہے کہ جو قسم کھاتا ہے اور بھول جاتا ہے تو وہ کہے اگر اللہ نے چاہا پھر جب اسے یاد آئے تو وہ اس کا ذکر کرے (بحار ج ۱۶ ص ۸۵، ج ۲۴ ص ۱۴۷، برہان ج ۲ ص ۴۶۶، صافی ج ۲ ص ۱۱)

21.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذَالِكَ غَدًا (آیت ۲۳) اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ (آیت ۲۴) اور یہ نہ کہا کرو کہ کسی چیز کے بارے میں کہ کل میں یہ کام کروں گا مگر یہ کہ اگر اللہ نے چاہا تو فرمایا کہ وہ اس شخص کا قسم کھانا ہے کہ جو کسی چیز کے لئے قسم کھائے اور وہ بھول جائے اور اس کے بھول جانے پر اس کا یہ کہنا اس کام کے لئے نہیں ہے اسی طرح اور اسی طرح کل یا کل کے بعد اسی کے متعلق اللہ فرماتا ہے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ (آیت ۲۴) اور اپنے رب کا ذکر کرو جب تم بھول جاؤ (بحار ج ۱۶ ص ۸۵، ج ۲۴ ص ۱۴۷، برہان ج ۲ ص ۴۶۶، صافی ج ۲ ص ۱۱)

www.shiabooks.pdf.com

22.....حمزہ بن حمران کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے اس قول خدا کے متعلق سوال کیا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (آیت ۲۴) اور اپنے رب کا ذکر کرو جب تم بھول جاؤ تو فرمایا کہ جب قسم کھائے اور اسے بھول جائے تو پھر بعد میں جب یاد آئے تو اس کا ذکر کردے (بحار ج۱۶ص۸۵، ج۲۴ص۱۴۷، برھان ج۲ص۴۶۶، صافی ج۲ص۱۱)

23.....قداح کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جب کوئی قسم کھائے اور جب بھی یاد آئے تو اللہ کا ذکر کرے اور اس کے بعد چالیس صبح ہو جائیں تو اس وقت تک ذکر کر سکتا ہے پھر اس آیت کی تلاوت کی وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (آیت ۲۴) اور اپنے رب کا ذکر کرو جب تم بھول جاؤ (بحار ج۱۶ص۸۴، ج۲۴ص۱۴۷، برھان ج۲ص۴۶۴، صافی ج۲ص۱۱)

قائم آلؑ محمد منتصر وسفاح کا ذکر

24.....جابر کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا خدا کی قسم قائمؑ آلؑ محمد کی موت کے بعد ہم اہلبیتؑ میں سے ایک شخص اس زمین پر تین سو سال اور اس کے زیادہ ۹ سال (یعنی ۳۰۹ سال) تک حکومت کرے گا میں نے عرض کیا کہ یہ کب ہوگا تو آپؑ نے فرمایا قائمؑ آلؑ محمد کی موت کے بعد ہوگا میں نے عرض کیا امام قائمؑ کے ظہور کے بعد کتنا عرصہ دنیا میں رہیں گے اور اس کے بعد ان کو موت آئے گی تو آپؑ نے فرمایا کہ قیام کے وقت سے موت کے وقت تک ۱۹ سال رہیں گے پھر میں نے عرض کیا کہ ان کی موت کے بعد تو پھر بڑا افراتفری کا عالم ہوگا آپؑ نے فرمایا ہاں پچاس سال تک ہوگا پھر فرمایا کہ ان کے بعد منصور دنیا میں آئے گا اور وہ اپنے اور اپنے اصحاب کے خون کا بدلہ لے گا اور وہ اتنے قتل کرے گا اور لوگوں کو قیدی بنائے گا کہ لوگ کہیں گے کہ اگر یہ ذریت انبیاء سے ہوتا تو اس بے دردی سے اتنے لوگوں کو قتل نہ کرتا پھر تمام سفید (گورے) اور سیاہ (کالے) جمع ہو کر ان پر یلغار (حملہ) کریں گے اور اسے حرم خدا (خانہ کعبہ) میں پناہ لینا پڑے گی اور اس پر ہر طرف سے مصیبت ٹوٹ پڑے گی اور منتصر کی موت واقع ہو جائے گی تو پھر دنیا میں سفاح غضبناک ہو کر آئے گا اور وہ منتصر کے قاتلوں اور ہمارے دشمنوں کو قتل کرے گا اور جابروں کو قتل کرے گا اور پوری روئے زمین پر اپنی حکومت قائم کرے گا اور اللہ اس کے تمام امور کو درست کر دے گا پھر تین سو نو سال حکومت کرے گا ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا اے جابر تم جانتے ہو کہ وہ منتصر اور سفاح کون ہیں اے جابر

وہ منتصر امام حسینؑ ہیں اور سفاح حضرت امیر المومنینؑ علیؑ ہیں (برھان ج۲ص۴۶۵، بحار ج۱۳ص۲۳۶)

25.....زرارہ وحمران کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ وابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ (آیت ۲۸) اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ صبر پر آمادہ کرو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں تو فرمایا کہ اس سے مراد نماز ہے (برھان ج۲ص۴۶۵، بحار ج۱۳ص۲۳۶)

26.....عاصم کوری کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا آپؑ نے اس قول خدا سے متعلق فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (آیت ۲۹) پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختیار کرے تو فرمایا اس سے مراد وعید ہے (برھان ج۲ص۴۶۵، صافی ج۲ص۲۲)

ظلم کی قسمیں

27.....سعد بن ظریف کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا ظلم تین قسم کے ہیں 1.....وہ ظلم ہے جسے اللہ معاف نہیں کرے گا 2.....وہ ظلم ہے جسے اللہ معاف کردے 3.....وہ ظلم ہے جسے اللہ نہیں چھوڑے گا پھر وہ ظلم جسے اللہ معاف نہیں کرے گا اللہ سے شرک کرنا ہے پھر وہ ظلم جسے اللہ معاف کردے وہ انسان کا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے اور پھر وہ ظلم جو اللہ چاہے معاف کردے چاہے معاف نہ کرے وہ ظلم ہے جو آدمی دوسرے لوگوں پر کرتا ہے (برھان ج۲ص۴۶۵، ۴۶۶)

28.....ابوحمزہ کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا جبرائیلؑ یہ آیت لے کر رسولؐ خدا پر نازل ہوئے وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا (آیت ۲۹) اور آپ کہہ دیں کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختیار کرے بے شک ہم نے نافرمان کے لئے ایسی آگ تیار کی ہے تو فرمایا اس سے مراد آلؑ محمد کا حق ہے جو اس سے انکار کرے (برھان ج۲ص۴۶۵، ۴۶۶)

29.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ابن آدمؑ میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جسے کھانے پینے کی طلب نہ ہو اور ان کے لئے کھانا پینا وہ ہوگا جو روغن زیت میں سے صاف کرنے کے بعد نیچے بیٹھ جائے اسی کے متعلق اللہ فرماتا ہے وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ (آیت ۲۹) اور اگر وہ (پیاس سے فریاد کریں

www.shiabookspdf.com

گے تو ان کو ایسا پانی پلایا جائے گا جیسے پگھلا ہوا تانبا جو چہروں کو جھلس دے گا (برہان ج ۲ ص ۴۶۶، بحار ج ۳ ص ۲۲۱)

30.....روایت میں اسی سے متعلق ہے خدا فرماتا ہے یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ (سورہ حجر آیت ۴۸) اس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی تو فرمایا کہ روٹی کی شکل میں بدل دی جائے گی اور لوگ اسی سے کھائیں گے یہاں تک کہ حساب سے فارغ ہوں تو آپؑ سے سوال کیا گیا کہ وہ اس دن بھی کھانے اور پینے میں مشغول ہوں تو اس سے فرمایا ابن آدم میں سے کوئی ایسا خلق نہیں ہوا ہے جسے کھانے پینے کی طلب نہ ہو جہنم تو اس سے زیادہ سخت ہے تو وہاں بھی وہ کھانے میں مشغول ہوں گے اور وہ فریاد کریں گے اسی کے متعلق اللہ فرماتا ہے وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُهْلِ (آیت ۲۹) اور اگر وہ (پیاس سے) فریاد کریں گے تو ان کو ایسا پانی پلایا جائے گا جیسے پگھلا ہوا تانبا (برہان ج ۲ ص ۴۶۶، بحار ج ۳ ص ۲۲۱)

31.....اور یس تمی کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا باقیات صالحات سے مراد کیا ہے تو فرمایا اس سے یہی نماز مراد ہے پس تم اس کی حفاظت کرو اور ظہر کی نماز نہیں ہوتی مگر اس وقت جب سورج زوال پر آجائے (برہان ج ۲ ص ۴۷۰، بحار ج ۱۵ ص ۵۷، صافی ج ۲ ص ۱۵)

32.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا رسولؐ خدا نے اصحاب سے فرمایا اپنے لئے ڈھالیں تیار کرلو تو انہوں نے عرض کیا اے رسولؐ خدا کیا کوئی دشمن حملہ کرنا چاہتا ہے تو آپؐ نے فرمایا نہیں اور لیکن تم جہنم سے بچنے کے لئے ڈھالیں تیار کرلو تو انہوں نے کہا کہ اے رسولؐ خدا جہنم سے بچانے والی کون سی ڈھال ہے تو آپؐ نے فرمایا یہ ہے اسے پڑھو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ پاک ہے اور حمد اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور یہ قیامت میں اس طرح آئے گی کہ اس کے آگے فرشتے ہوں گے اور پیچھے بھی فرشتے ہوں گے اور یہی نجات کے لئے ہوں گے اور باقی رہنے والے ہوں گے اور وہی باقیات صالحات ہیں پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور یہ ذکر اللہ بڑا ہے تو فرمایا اللہ کا ذکر جو ہمیں حلال یا حرام اور شبہ میں ڈالتا ہے اور وہی پیچھے ہوتا ہے (برہان ج ۲ ص ۴۷۰، بحار ج ۱۹ ص ۶، ج ۱۸ ص ۵۵۷، صافی ج ۲ ص ۱۵)

33.....محمد بن عمرو نے بیان کیا ہے کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (آیت ۴۶) مال اور اولاد دنیا کی زینت ہیں تو فرمایا کہ اسی طرح آٹھ رکعت نماز پڑھنا ہے ایک آدمی رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو وہ آخرت کی زینت ہے (یعنی نماز تہجد) (برہان ج ۲ ص ۴۷۰، بحار ج ۱۹ ص ۶، ج ۱۸ ص ۵۵۷، صافی ج ۲ ص ۱۵)

قیامت کے دن اعمال نامے کا ملنا

34.....خالد بن نجیح کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو انسان کو ایک کتاب (نامہ اعمال) دی جائے گی پھر اس سے کہا جائے گا کہ تم اسے پڑھو تو وہ کہے گا کہ ہم تو نہیں جانتے کہ اس میں کیا ہے تو ان کو کہا جائے گا اسے دیکھو جب وہ اسے دیکھے گا تو کوئی لحظہ اور کوئی بات اور کوئی قدم جو اس نے اٹھایا ہوگا اور کوئی چیز اور اس کا کوئی فعل ایسا نہ ہوگا جو اس میں درج نہ ہو سب درج ہوگا اور اسی طرح اسے یاد آتا جائے گا کہ گویا وہ فعل اس نے ابھی اسی وقت کیا ہے اس وجہ سے وہ گھبرا کر کہیں گے یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا (آیت ۴۹) ہائے ہماری بربادی یہ کیسی کتاب (نوشتہ اعمال نامہ) ہے کہ اس نے تو کوئی ایسی چیز چھوڑی ہی نہیں چاہے وہ چھوٹی ہے یا بڑی ہے مگر یہ کہ وہ اس میں درج ہے (برہان ج ۲ ص ۴۷۱، بحار ج ۳ ص ۲۸۲، صافی ج ۲ ص ۱۶)

35.....خالد بن نجیح کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب وہ اس کتاب کو پڑھیں گے تو اس دن وہ ان کے حساب کے لئے کافی ہوگی اس میں آدمی پڑھے گا کہ وہ سب کچھ جو اس نے عمل کیا ہوگا اور وہ اس میں لکھا ہوا ہوگا اور ایک ایک ساعت کا اس میں ذکر ہوگا یعنی دیکھ کر وہ کہیں گے یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا (آیت ۴۹) ہائے ہماری بربادی یہ کیسی کتاب (نوشتہ اعمال نامہ) ہے کہ اس نے تو کوئی ایسی چیز چھوڑی ہی نہیں چاہے وہ چھوٹی ہے یا بڑی ہے مگر یہ کہ وہ اس میں درج ہے (برہان ج ۲ ص ۴۷۱، بحار ج ۳ ص ۲۸۲، صافی ج ۲ ص ۱۶)

www.shiabookspdf.com

ابلیس جنّوں سے یا ملائکہ سے

36.....جمیل بن دراج کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ کیا ابلیس ملائکہ میں سے تھا یا آسمان کی کسی چیز پر متعین تھا تو آپؑ نے فرمایا وہ ملائکہ میں سے نہ تھا اور نہ ہی وہ آسمان میں کسی چیز پر متعین تھا وہ جنّوں میں سے تھا اور ملائکہ کے ساتھ رہتا تھا اور ملائکہ اسے اپنے میں سے سمجھتے تھے خدا کو اس کے متعلق علم تھا اور ملائکہ کو اس کا علم نہ تھا پھر جب اسے آدمؑ کے سجدے کا حکم ہوا تو اس وقت اس کی حقیقت کھل کر سامنے آگئی (برھان ج ۲ ص ۴۷۱، بحار ج ۵ ص ۳۴، ج ۱۴ ص ۶۱۹)

37.....ہشام بن سالم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ نے ابلیس کو حکم دیا کہ وہ آدمؑ کو سجدہ کرے تو اس نے کہا تیری عزت کی قسم تو مجھے اس سے معاف رکھ میں آدمؑ کو سجدہ کروں میں تیرا بندہ نہیں ہوں میں تیری ایسی عبادت کروں گا کہ تیرے بندوں میں سے تیری عبادت کسی نے نہ کی ہوگی جو تو نے اپنی مخلوق سے خلق کیا ہے (برھان ج ۲ ص ۴۷۱، بحار ج ۵ ص ۳۴، ج ۱۴ ص ۶۱۹)

38.....اور دوسری روایت میں ہے ہشام کہتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اس سے پہلے کہ اللہ نے آدمؑ کو خلق کیا اس سے پہلے کہ اس میں روح پھونکتا ابلیس جب ان کے پاس سے گزرتا تو ان کو ضرب مارتا اور آگے چلا جاتا اور کہتا کہ تجھے کس امر کے لئے خلق کیا گیا ہے (برھان ج ۲ ص ۴۷۱، بحار ج ۵ ص ۳۲) -

39.....محمد بن مروان کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق مَا أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا (آیت ۵۱) میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کو گواہ نہیں بنایا ہے اور نہ کسی پیدائش کا گواہ بنایا اور میں گمراہ کرنے والوں کو قوت بازو نہیں بناتا تو فرمایا کہ بے شک رسولؐ خدا نے فرمایا اے اللہ تو ابن خطاب اور ابوجہل بن ہشام کے ذریعہ اس کو عزت دے تو اللہ نے یہ آیت نازل کی وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا (آیت ۵۱) اور میں گمراہ کرنے والوں کو قوت بازو نہیں بناتا (برھان ج ۲ ص ۴۷۱، بحار ج ۸ ص ۲۲، صافی ج ۲ ص ۱۷)

40.....محمد بن مروان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں کیا رسولؐ خدا

نے اللہ سے یہ کہا تھا کہ اسلام کی عزت ابوجہل بن ہشام یا ابن خطاب کے ذریعہ سے کردے تو فرمایا کہ اے محمد بے شک خدا کی قسم یہ کہا کہ یہ اسی طرح کی بات ہے اور علیؑ ان کی گردنوں کو کاٹنے کے لئے موجود ہیں پھر علیؑ کو آگے کر دیا آپؑ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اے محمد کہ اس کے بارے اللہ نے کون سی آیت نازل کی تو میں نے عرض کیا آپؑ بہتر جانتے ہیں میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں تو آپؑ نے فرمایا کہ بے شک رسولؐ خدا دار ارقم میں تھے تو آپؐ نے فرمایا تھا اے اللہ تو اسلام کی عزت ابوجہل بن ہشام یا ابن خطاب کے ذریعہ کر دے تو اللہ نے یہ آیت نازل کی مَا أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا (آیت ۵۱) میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کو گواہ نہیں بنایا ہے اور نہ کسی پیدائش کا اور میں گمراہ کرنے والوں کو قوت بازو نہیں بناتا (برھان ج ۲ ص ۴۷۲، بحار ج ۸ ص ۲۲، صافی ج ۲ ص ۱۷)

حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ کی ملاقات

41.....زرارہ و حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ و ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک جس وقت حضرت موسیٰؑ (حضرت خضرؑ) کی ملاقات پر مامور ہوئے تو اللہ نے ان کے لئے ایک زنبیل بھیجی جس میں نمک تلی ہوئی مچھلی تھی اور ان کو وحی کی کہ یہ مچھلی تمہیں ایک ایسے چشمہ پر لے جائے گی (جس کے قریب حضرت خضرؑ کو بتائے گی) جس کا پانی اگر مردہ اس پر پہنچ جاتا ہے تو وہ زندہ ہو جاتا ہے اور اس چشمہ کا نام حیات ہے اور پھر آپؑ روانہ ہوئے اور اس چشمہ پر اور پتھر تک پہنچے پھر چشمے کے کنارے پر لے آئے پھر مچھلی کو پانی میں داخل کیا اور اس کو دھویا تو وہ مچھلی زندہ ہو گئی اور ان کے ہاتھ میں حرکت کرنے لگی اور اس قدر تڑپی کہ ان کے ہاتھ زخمی کر کے نکل گئی اور دریا میں داخل ہو گئی وہ یہ حال موسیٰؑ کو بتانا بھول گئے (یوشع) اور روانہ ہو گئے فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا (آیت ۶۲) پھر جب وہ دونوں آگے بڑھ گئے اس (موسیٰؑ) نے اس جوان سے کہا کہ ہمارا دن کا کھانا لے آ و بے شک ہمیں اپنے اس سفر سے تکلیف پہنچی ہے قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا (آیت ۶۳) اس نے کہا کیا آپؑ نے

www.shiabookspdf.com

یکھا کہ جب ہم اس پتھر کے قریب ٹھہرے تھے تو میں نے وہ مچھلی چھوڑ دی تھی اور مجھ سے نہیں چھڑایا مگر شیطان نے کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے دریا میں ایک عجیب طور پر اپنا راستہ بنالیا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا (آیت ۶۴) اس (موسیٰ) نے کہا یہی تو وہ جگہ ہے جسے ہم ڈھونڈھتے پھرتے ہیں پس وہ دونوں اپنے پاؤں کے نشان کو دیکھتے ہوئے واپس پلٹ گئے پھر جب اس پتھر کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ مچھلی کے جانے کی جگہ پانی میں بنی ہوئی ہے پھر دونوں نے دریا کے ایک جزیرہ میں حضرت خضرؑ کو دیکھا کہ وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے بیٹھے ہیں حضرت موسیٰ نے ان کو سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور (حضرت خضرؑ) اس سلام سے بڑے متعجب ہوئے اس لئے کہ وہ اس سرزمین میں تھے جہاں سلام کا رواج نہ تھا انہوں نے پوچھا تم کون ہو تو موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں تو انہوں نے کہا تم موسیٰ بن عمران ہو جس کے ساتھ اللہ نے کلام کیا ہے تو کہا ہاں میں وہی ہوں تو انہوں نے کہا تمہاری کیا حاجت ہے تو موسیٰ نے کہا میں اس لئے آیا ہوں کہ آپؑ سے علم کے بارے میں کچھ سیکھوں تو انہوں نے کہا کہ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا (آیت ۶۷) میں ایسے امر پر مامور ہوا ہوں جس کی تم میں برداشت کرنے کی قوت نہیں ہے وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا (آیت ۶۸) جس کی تمہیں آگاہی نہ ہو اس پر تم کیسے صبر کر سکتے ہو قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْشَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا (آیت ۶۹) (موسیٰ نے) کہا اللہ نے چاہا تو آپؑ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے اور کسی امر میں آپؑ کی نافرمانی نہیں کروں گا پھر حضرت خضرؑ نے ان سے محمدؐ و آلؑ محمدؐ کے حالات اور ان پر آنے والی مصیبتوں اور بلاؤں کا موسیٰ سے تذکرہ کیا اور دونوں بزرگوار بہت روئے اور رسولؐ خدا و حضرت علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کی بزرگی اور ان کے فضائل کا ذکر کیا کہ یہ سن کر حضرت موسیٰ کہتے کہ کاش کہ میں ان کی امت میں سے ہوتا پھر آپؑ نے رسولؐ خدا کا ان کی قوم پر مبعوث ہونا اور ان کی قوم کی تکذیب کرنے اور تکلیفیں دینے کا حال بیان کیا اور اس آیت کی تاویل اس سے وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ ہم نے ان لوگوں کے دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیں گے جو پہلی مرتبہ ایمان نہیں لائے آپؑ نے فرمایا کہ پہلی مرتبہ سے مراد میثاق کا دن ہے (جبکہ اللہ نے ارواح سے ان کے جسم کے خلق کرنے سے پہلے عہد لیا یہ بھی لکھا ہے کہ رسولؐ خدا کا ہجرت

کرنے کے بعد پھر مکہ میں آنا یہ بھی درج ہے کہ رسولؐ خدا کا تین سال شعب ابی طالبؑ کے بعد واپس آنا ہے) برہان ج۲ ص۴۷۵، بحار ج۵ ص۲۹۷)

42.....ابوحمزہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا حضرت موسیٰؑ بن عمران کے وصی یوشع بن نون تھے اور وہی جوان تھے جس کا ذکر اللہ کی کتاب میں کیا گیا ہے (برہان ج۲ ص۴۷۶، بحار ج۵ ص۲۰۶)

43.....ھشام بن سالم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ حضرت خضرؑ سے زیادہ عالم تھے (برہان ج۲ ص۴۷۶، بحار ج۵ ص۲۰۶)

44.....حفص بن بختری کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس قول موسیٰؑ کے متعلق لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا (آیت ۶۲) اپنے جوان ساتھی سے کہا ہمارا ناشتہ لے آؤ اور یہ قول رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ میرے رب میرے لئے نازل فرمایا جو خیر سے ہو فقیر کے لئے تو فرمایا کہ وہ کھانا تھا پھر ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک موسیٰؑ نے وہ کھانا کھایا (برہان ج۲ ص۴۷۶، بحار ج۵ ص۲۰۶)

45..... برید کہتے ہیں امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے میں نے عرض کیا آپؑ کی منزلت گذشتہ لوگوں میں کس طرح کی ہے اور ان میں سے کس کے مشابہ ہے تو آپؑ نے فرمایا حضرت خضرؑ اور ذوالقرنین کے مشابہ ہے وہ دو عالم تھے اور وہ دونوں نبی نہ تھے (اس کی شاید یہ وجہ ہو کہ جب حضرت خضرؑ نبوت پر فائز نہ ہوئے تھے اس وقت کا ذکر ہو اور اس کے بعد حضرت خضرؑ نبوت پر فائز ہوئے ہوں) (برہان ج۲ ص۴۷۶، بحار ج۵ ص۲۹۶)

آلؑ محمدؐ۔ علم کے وارث

46.....اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک علیؑ کی مثال اور ہماری مثال ان کے بعد اس امت میں حضرت موسیٰؑ نبی کے ساتھ حضرت خضرؑ جیسی ہے جس وقت حضرت موسیٰؑ نے ان سے ملاقات کی جس کا ان کو حکم ملا تھا اور وہ قصہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اللہ نے موسیٰؑ کو وحی کی اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِيْ وَبِكَلَامِيْ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ میں نے تمہیں لوگوں پر اپنی رسالت اور اپنی ہم

www.shiabookspdf.com

کلامی کے ساتھ برگزیدہ کیا لہٰذا جو کچھ میں نے تمہیں عطا کیا ہے اس کو لو اور شکر کرتے رہو پھر فرمایا وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَمَوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ اور ہم نے الواح موسیٰ میں ہر چیز کا بیان اور ہر ایک شے کی تفصیل اور موعظے لکھ دیئے اور بے شک حضرت خضرؑ کے پاس وہ علم تھا جو موسیٰ کے لئے الواح میں نہیں لکھا گیا تھا اور حضرت موسیٰ کو یہ گمان تھا کہ تمام چیزیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے توریت میں موجود ہے اور الواح میں سب کچھ لکھ دیا گیا ہے جس طرح اس جماعت کا دعویٰ ہے کہ وہ خود ہی اس امت کے علماء اور فقہا ہیں اور ہر علم و دانائی جس کی دین میں ضرورت اور امت کو احتیاج ہے وہ لوگ جانتے ہیں اور پیغمبر سے ان تک یہ علم پہنچا ہے اور ان لوگوں نے سمجھ لیا ہے حالانکہ یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں جو کچھ پیغمبر جانتے تھے ان کو معلوم نہیں اور نہ ہی ان لوگوں نے سمجھا بہت سے حلال و حرام اور احکام کے مسئلے ان کے پاس آتے ہیں جن کو وہ لوگ نہیں جانتے اور اس سے کراہت رکھتے ہیں کہ لوگ ان سے سوال کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ لوگ ان کو جہالت سے نسبت دیں کیونکہ وہ علم کو اس کے خزانہ سے طلب نہیں کرتے اور اپنی باطل رائے اور قیاس کو خدا کے دین میں دخل دیتے ہیں اور آثار پیغمبر سے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں اور خدا کی عبادت اپنی اختراحوں کے مطابق کرتے ہیں حالانکہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ ہر بدعت ضلالت اور گمراہی ہے رَدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ (سورہ نساء آیت ۸۳) وہ اسے اللہ کی طرف پلٹائیں اور اس کے رسول کی طرف اور صاحب امر کی طرف جو ان میں ہے لَعَلَّهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ (سورہ نساء آیت ۸۳) تاکہ وہ ان کے لئے استنباط کریں جو ان میں ہیں یعنی آل محمدؐ سے ہیں اور ہماری عداوت و حسد نے ان کو اس سے منع کیا ہے کہ وہ ہم سے طلب کریں خدا کی قسم موسیٰ نے اس بزرگی اور رفعت کے باوجود حسد نہیں کیا جیسا کہ ہم سے اس امت نے رسولؐ خدا کے بعد کیا جو ہمارے پاس علم تھا اور ہم اس علم رسولؐ خدا کے وارث ہیں اور ہماری طرف علم کے لئے رجوع نہیں کیا جیسا کہ علم و دانش کا وہ مرتبہ جو ان کو حاصل تھا حضرت خضرؑ سے سوال کرنے میں مانع نہ ہوئے کہ وہ ہم سے سوال کرتے اور ہم ان کو علم سے سکھاتے اور جب حضرت موسیٰ نے حضرت خضرؑ سے خواہش کی کہ ان کو علم سکھائیں اور حضرت خضرؑ جانتے تھے کہ موسیٰ ان کی رفاقت کی طاقت نہیں رکھتے اور ان کے افعال کا مشاہدہ نہیں کر سکتے اس لئے کہ حضرت خضرؑ نے کہا اور قرآن بیان کرتا ہے وَكَيْفَ تَصْبِرُ

عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا (آیت ۶۸) کہ تم ان امور کے دیکھنے کی تاب نہیں رکھتے جو تمہارے احاطہ علم میں نہ ہو اس پر تم صبر کیسے کر سکتے ہو تو موسیٰ نے بہت عجز و انکساری کے ساتھ کوشش کی کہ وہ ان کو اپنے اوپر مہربان کریں اور اپنی ہمراہی قبول کر لیں اس لئے موسیٰ نے کہا سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا (آیت ۶۹) اللہ نے چاہا تو آپؑ مجھے صبر کرنے والوں سے پاؤ گے اور کسی امر میں آپؑ کی نافرمانی نہیں کروں گا پھر حضرت خضرؑ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ ان کے علم پر صبر نہ کر سکیں گے پس اسی طرح کا حال ہے کہ اے اسحاق بن عمار اس امت کے فیصلوں کا کہ وہ ان کے فقہا ہیں اور وہ جماعت آج اس عمل کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھی خدا کی قسم یہ ہمارا علم ہے جسے انہوں نے قبول نہیں کیا اور نہ ہی ان میں طاقت ہے اور نہ ہی انہوں نے اسے حاصل کیا اور نہ ہی اس پر صبر کیا جیسا کہ موسیٰ نے حضرت خضرؑ کے علم پر صبر نہ کیا جس وقت ان کے ساتھ تھے انہوں نے وہ دیکھا جو ان کے علم میں نہ تھا اور موسیٰ ان کو مکروہ سمجھتے تھے حالانکہ وہ خدا کو پسند تھے اور وہ اللہ کی رضا کے مطابق تھے وہ حق تھا اور اسی طرح ہمارا علم جہلوں پر مکروہ ہے اسے حاصل نہیں کرتے اور وہ اللہ کے نزدیک حق ہے (برہان ج۲ ص۴۷۶، بحار ج۵ ص۲۹۷)

www.shiabooks.pdf.com

47.....عبدالرحمٰن بن سیابہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک ایک دن موسیٰ منبر پر گئے اور آپؑ کا منبر تین پایہ کا تھا اس وقت ان کے دل میں خیال آیا کہ اللہ نے مخلوق میں سے کسی کو خلق نہیں فرمایا کہ جو مجھ سے زیادہ عالم ہو لہٰذا جبرائیلؑ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا بے شک تم اس وجہ سے اس چیز میں مبتلا ہوئے ہو اور اس امتحان میں داخل ہوئے ہو اور منبر سے اتر آؤ کہ اس زمین میں تم سے زیادہ جاننے والا موجود ہے اور اس کی تلاش کرو تو حضرت موسیٰ نے یوشع کو پیغام بھیجا کہ اللہ نے مجھے امتحان میں مبتلا کیا ہے اور ممتحن کیا ہے کہ میرے لئے توشہ مہیا کرو اور آؤ ہم دونوں اس عالم کی تلاش میں نکلیں جس کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے یوشع نے مچھلی خریدی اور اس کو بریان کیا اور زنبیل میں رکھا اور لے کر آذر بائیجان کی طرف روانہ ہو گئے اور اس طرح سے دریا کے کنارے پر پہنچے تو اچانک اس جگہ ایک بوڑھے مرد کے مکان کو دیکھا ابھی تک اس تک پہنچنے کا وقت نہیں آیا تھا کہ وہاں دیکھا کہ ایک بوڑھا مرد جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا ہے اپنے عصاء کو اپنے پہلو میں رکھے ہوئے اور چادر منہ پر ڈالے ہوئے ہے جب چادر کو سر کی طرف کھینچتا ہے تو پاؤں کھل جاتے ہیں اور جب پاؤں کو کھینچتا ہے تو سر کھل جاتا ہے پھر حضرت موسیٰ نماز میں مشغول ہو گئے اور یوشع سے کہا کہ ہمارے توشہ کی نگرانی کرنا اچانک

آسمان سے ایک قطرہ پانی زنبیل پر گرا تو مچھلی حرکت میں آ گئی اور زنبیل کو پانی میں کھینچ لے گئی پھر یوشع نے بتایا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا (آیت ۶۱) پس مچھلی نے دریا کا راستہ لیا اور پانی میں چلی گئی کہا کہ پھر ایک پرندہ آیا جو دریا کے ساحل پر بیٹھا اور اپنی چونچ پانی میں لے گیا اور کہا اے موسیٰ اپنے رب کے علم سے تم نے اتنا بھی حاصل نہیں کیا جتنا کہ میری چونچ نے اس تمام دریا سے حاصل کیا پھر موسیٰ اٹھے اور یوشع کی طرف روانہ ہوئے پھر تھوڑا سا راستہ چلے تھے کہ تھک گئے حالانکہ اس سے پہلے زیادہ سفر کر چکے تھے اور نہیں تھکے تھے اس لئے کہ جب کوئی نبی اس مقام تک چلتا ہے تو نہیں تھکتا جہاں تک کے لئے مامور ہوتا ہے پھر جب یہاں سے گزر گئے تو ساتھی سے کہا آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا (آیت ۶۲) ہمارے لئے ہمارا ناشتہ لے آؤ یقیناً اس سفر میں ہمیں بہت تکلیف اور پریشانی ہوئی اور تھک گئے قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا (آیت ۶۳) (یوشع نے) کہا کیا آپ نے دیکھا جس وقت ہم لوگ اس پتھر کے پاس مقیم ہوئے کیا ہوا میں تو مچھلی کا قصہ آپ سے کہنا بھول گیا یا میں نے ترک کر دیا اور نہیں کہا اور فراموشی یا اس کے ترک کرنے کا باعث شیطان کے سوا کوئی نہیں ہوا وہ مچھلی زندہ ہو کر عجب طرح سے دریا میں چلی گئی پھر وہاں سے واپس ہوئے اور اپنے قدموں کے نشان دیکھ کر واپس اسی جگہ پہنچے تو دیکھا کہ وہ بوڑھا مرد اسی حال میں سویا ہوا ہے پھر موسیٰ نے اس سے کہا السَّلَامُ عَلَيْكَ آپ پر سلامتی ہو تو خضرؑ نے جواب دیا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ تم پر بھی سلامتی ہو اے بنی اسرائیل کے عالم پھر اٹھ کر بیٹھے اور اپنے عصاء کو اپنے ہاتھ میں لیا کہ چلے جائیں تو موسیٰ نے ان سے کہا کہ میں اللہ کی طرف سے اس پر مامور ہوا ہوں کہ آپ کے ساتھ رہوں تا کہ وہ علم جو آپ نے سیکھا ہے مجھے سکھا دیں پھر قول قرار ہوا جیسا کہ ان کا قصہ ہے اللہ فرماتا ہے إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا (آیت ۶۷) حضرت خضرؑ نے کہا کہ آپ کو میرے ساتھ رہنے کی قوت نہیں کہ تم صبر کر سکو جو مشاہدہ کرو گے پھر فرمایا پھر موسیٰ و خضرؑ وہاں سے چلے یہاں تک کہ کشتی تک پہنچے کشتی والوں نے ان کو نیک سمجھ کر اس دن کشتی میں اجرت کے بغیر ہی داخل کر کے بٹھا لیا پھر جب وہ کشتی دریا کے درمیان میں پہنچی تو حضرت خضرؑ نے اس کشتی میں سوراخ کر دیا تو موسیٰ نے خضرؑ سے کہا یہ کیا خبر ہے پھر خضرؑ نے کہا أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ

صَبْرًا (آیت ۷۲) قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا (آیت ۷۳) کہ یقیناً میں نے تمہیں پہلے ہی یہ نہ کہہ دیا تھا کہ آپ اس کی قوت و طاقت نہیں رکھتے کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر کر سکیں اس نے کہا جو فروگذشت مجھ سے ہو گئی ہے اس پر مجھے گرفت نہ کرو اور نہ میرے کام میں مجھ پر سختی کرو پھر دونوں کشتی سے اتر آئے پھر دریا کے کنارے پر ایک لڑکے کو دیکھا کہ وہ دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے اور سبز ریشمی لباس پہنے ہوئے ہے اور اس کے کانوں میں دو مروارید لٹک رہے ہیں حضرت خضرؑ نے اس لڑکے کو پکڑا اور پاؤں سے دبایا اور اس کا سر جدا کر لیا تو موسیٰ نے کہا أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا (آیت ۷۴) کیا آپ نے ایک معصوم کو مار ڈالا اس کے بغیر کہ اس نے کسی کا خون کیا ہو یقیناً آپ نے یہ برا کام کیا ہے فرمایا پھر دونوں وہاں سے چلے یہاں تک کہ ایک قریہ (ناصرہ) میں پہنچے اس کے رہنے والوں نے آپ کی مہمان نوازی نہ کی وہ اس وقت بھوکے تھے فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ (آیت ۷۷) پھر روانہ ہوئے اور ایک قریہ میں پہنچے غرض وہاں کے لوگوں سے کھانا طلب کیا ان لوگوں نے کھانا دینے سے انکار کر دیا اس قریہ میں ایک دیوار نظر آئی جو بوسیدہ ہو چکی تھی اور گرنے والی ہی تھی حضرت خضرؑ اس دیوار کو درست کرنے لگے اور اس دیوار کو سیدھا کر دیا تو موسیٰ نے کہا قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا (آیت ۷۷) موسیٰ نے کہا کاش اگر دیوار بنانے (سیدھا کرنے) کی اجرت چاہتے تو لے سکتے تھے یعنی روٹی ہی لے لیتے تو فرمایا کہ یہ قریہ دریا کے کنارے آباد تھا اور اسے ناصرہ کہتے تھے اور نصرانی اسے نصاریٰ کہتے تھے انہوں نے ضیافت نہ کی تھی اس کے بعد کچھ نہ ہوا یہاں تک کہ اس کے بعد دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور فرمایا تم میں اس سفیہ کی مثال موجود ہے کہ امام حسینؑ نے معاویہ کی بیعت ترک کر دی تھی اور اس میں اس غلام کی مثال موجود ہے امام حسینؑ بن علیؑ کا فرمان عبداللہ بن علی کے نام اللہ تم پر لعنت کرے اس کفر کرنے پر پھر ان سے کہا تمہارے لئے ان کا قتل موجود ہے اے ابو محمد اور تمہارے لئے اس دیوار کو سیدھا کرنے کی مثال حسنؑ و حسینؑ ہیں (برہان ج ۲ ص ۴۷۶، بحار ج ۵ ص ۲۹۷) (اس کی مزید تفصیل کے لئے کتاب الارشاد شیخ مفید اور کتب مقاتل میں ملاحظہ کر سکتے ہیں)

48.....عبداللہ بن میمون کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن

www.sibtabooks.pdf.com

حضرت موسیٰؑ اشراف بنی اسرائیل کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہی ایک آدمی نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی آپؑ سے زیادہ اللہ کو جاننے والا نہ ہوگا تو حضرت موسیٰؑ نے کہا میں بھی یہی سمجھتا ہوں تو اللہ نے موسیٰؑ کو وحی بھیجی کہ حضرت خضرؑ تم سے زیادہ عالم ہیں اور تم ان کی تلاش میں نکلو اور ان کو ڈھونڈو اور جس جگہ پر یہ مچھلی غائب ہو جائے تو ان کو اسی مقام پر پاؤ گے باقی اللہ نے اسی قصہ کو بیان فرمایا (برھان ج۲ ص۴۷۷، بحار ج۵ ص۲۹۸)

49.....ھشام بن سالم کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت سلیمانؑ آصف سے زیادہ علم رکھنے والے تھے اور حضرت موسیٰؑ ان سے زیادہ علم رکھنے والے تھے جو ان کا اتباع کرتے تھے (برھان ج۲ ص۴۷۷، بحار ج۵ ص۲۹۸)

حضرت موسیٰؑ کا تین مقام پر کھانا طلب کرنا

50.....لیث بن سلیم کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ یا ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا حضرت موسیٰؑ نے اپنے رب سے تین مرتبہ بھوک کی شکایت کی تھی 1..... آتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا (آیت ۶۲) ہمارے لئے ہمارا ناشتہ لاؤ ہم اس سفر میں تھک گئے ہیں 2..... لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا (آیت ۷۷) اس کی مزدوری لینا چاہتے تو لے سکتے تھے 3..... رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ میرے رب میرے لئے خیر میں سے نازل فرما کمزور ہو گیا ہوں (برھان ج۲ ص۴۷۷، بحار ج۵ ص۲۹۸، صافی ج۲ ص۲۳)

51.....اسماعیل بن ابی زیاد کوفی کہتے ہیں، امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد امام محمد باقرؑ سے اور انہوں نے اپنے جد سے روایت کیا ہے کہ ابن عباس نے بیان کیا میں لوگوں میں سے علیؑ بن ابی طالبؑ کے سوا لوگوں میں موسیٰؑ کے اور صاحب سفینہ کے درمیان مشابہ نہیں پاتا موسیٰؑ بعض کلام سے واقف نہ تھے اور صاحب سفینہ علم رکھتے تھے اور لوگ علم سے جاہل تھے اور حضرت علیؑ علم رکھتے تھے (برھان ج۲ ص۴۷۸، بحار ج۵ ص۲۹۸، صافی ج۲ ص۲۳)

52.....عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک نجدہ کے حروری (حروریہ) نے ابن عباس کو لکھا اور ان سے سوال کیا نابالغ بچوں کے قتل کے متعلق تو انہوں نے اس کے جواب میں لکھا کہ رسولؐ اللہ تو نابالغ بچوں کو قتل نہ کرتے تھے اور بے شک خضرؑ نے اس کافر کو قتل کیا تھا اور اس دوسرے مومن کو چھوڑ دیا تھا اگر تمہیں

حضرت خضرؑ جیسا علم ہو تو ان کو قتل کرو ورنہ نہیں (برھان ج۲ ص۴۷۸، بحار ج۵ ص۲۹۸، صافی ج۲ ص۲۴)

حضرت خضرؑ کا لڑکے کے کافر ہونے کو دیکھنا

53.....اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا آپؑ نے فرمایا جب حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ دونوں چل کر جب اس لڑکے کے پاس پہنچے جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو حضرت خضرؑ نے اس لڑکے کو پکڑ کر مارا تو وہ مر گیا تو موسیٰؑ نے کہا اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا (آیت ۷۴) کیا آپ نے ایک بچے کو مار ڈالا اس کے بغیر کہ اس نے کسی کا خون نہیں کیا تو حضرت خضرؑ نے اس کے جسم پر ہاتھ رکھ کر اس کا شانہ جدا کر دیا اور حضرت موسیٰؑ کو دیکھلایا کہ اس پر لکھا ہوا ہے یہ کافر ہے اس کی خمیر کفر سے ہوئی (برھان ج۲ ص۴۸۷، بحار ج۵ ص۲۹۸، صافی ج۲ ص۲۴)

54.....حریز کہتے ہیں ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کی تلاوت کی وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا (آیت ۷۹) آگے ایک بادشاہ تھا جو کشتی کو زبردستی چھین لیا کرتا تھا پھر فرمایا کہ بادشاہ ان کے آگے کی طرف یا سامنے کی طرف تھا (برھان ج۲ ص۴۷۸، بحار ج۵ ص۲۹۸)

55.....حریز نے ذکر کیا کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق فَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ (آیت ۸۰) اور اس کے ماں باپ مومن تھے تو فرمایا کہ یہ طبع کافر تھا (برھان ج۲ ص۴۷۸، بحار ج۵ ص۲۹۸، صافی ج۲ ص۲۴)

لڑکے کے قتل کا سبب

56.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق فَخَشِيْنَآ (آیت ۸۰) پس ہمیں یہ اندیشہ ہوا تو فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں یہ اندیشہ ہوا یعنی اللہ اس بات کو جانتا تھا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہ گیا تو یہ اپنے ماں باپ کو کفر کی طرف بلائے گا اور وہ محبت پدری کی وجہ سے کافر ہو جائیں گے (برھان ج۲ ص۴۷۸، بحار ج۵ ص۲۹۸، صافی ج۲ ص۲۴)

www.siabooks.pdf.com

57.....عبداللہ بن خالد (عبداللہ بن حبیب) نے مرفوع بیان کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا حضرت خضرؑ نے اس لڑکے کا بازو پکڑ کر شانے پر لکھا ہوا حضرت موسیٰؑ کو دیکھایا کہ اس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ کافر ہے (برھان ج ۲ ص ۴۷۸، بحار ج ۸۵ ص ۲۹، صافی ج ۲ ص ۲۵)

58.....محمد بن عمر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اللہ مومن کی اولاد کی ہزار سال تک حفاظت کرتا ہے اور بے شک ان کی اولاد ان کی جوان کے اور ان کے والدین کے درمیان فاصلہ تھا وہ سات سو سال کا تھا جنہوں نے خزانہ رکھا تھا (برھان ج ۲ ص ۴۷۸، بحار ج ۸۵ ص ۲۹، صافی ج ۲ ص ۲۵)

حضرت خضرؑ کے ایک بچے کے قتل کے بدلے اولاد

59.....عثمان کہتے ہیں ایک شخص نے کہا ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا سے متعلق فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا (آیت ۸۱) پس ہم نے یہ چاہا کہ ان کا پروردگار ان کو اس کے بدلہ میں ایک (ایسا بچہ) دے دے جو اس سے پاک نفسی میں بہتر ہو اور رحمت و مہربانی میں بھی تو فرمایا کہ ان کو اللہ نے اس کے بدلہ میں ایک لڑکی عطا کی اور اس کی اولاد میں بہت نبی ہوئے تھے (برھان ج ۲ ص ۴۷۸، بحار ج ۸۵ ص ۲۹، صافی ج ۲ ص ۲۵)

60.....حسن بن سعید لخمی (لخمی) کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص جس کی لڑکی تھی امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا آپؑ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ پریشان تھا تو ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اس سے فرمایا کہ کیا تو نے دیکھا کہ اگرچہ اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ میں تیرے لئے اسے اختیار کروں یا تیرے لئے نفس کو اختیار کروں تو اس بارے میں کیا کہتے ہو تو اس نے کہا میں کہتا ہوں اے میرے رب جو تو نے اختیار کیا تو فرمایا بے شک اللہ نے اس کے لئے اختیار کیا پھر فرمایا بے شک بچے کو عالم (خضرؑ) نے قتل کیا جب ان کے ساتھ موسیٰؑ تھے اس بارے اللہ فرماتا ہے فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا (آیت ۸۱) پس ہم نے یہ چاہا کہ ان کا پروردگار ان کو اس کے بدلہ میں ایک (ایسا بچہ) دے دے جو اس سے پاک نفسی میں بہتر ہو اور رحمت و مہربانی میں بھی زیادہ تو فرمایا کہ اس کے بدلے میں اللہ نے ان کو ایک لڑکی دی جس کی اولاد سے ستر نبی ہوئے (برھان ج ۲ ص ۴۷۸، بحار ج ۵ ص ۲۹۸)

www.shiabooks.pdf.com

61.....ابی یحییٰ واسطی نے مرفوع بیان کیا کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے اس قول خدا کے متعلق وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ (آیت ۸۰) اور پھر اس لڑکے کے (والدین) ماں باپ مومن تھے فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا (آیت ۸۰) پس ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ وہ (لڑکا) سرکشی اور کفر کر کے ان دونوں پر غالب نہ آجائے فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا (آیت ۸۱) پس ہم نے یہ چاہا کہ ان کا پروردگار ان کو اس کے بدلہ میں ایک (ایسا بچہ) دے دے جو اس سے پاک نفسی میں بہتر ہو اور رحمت و مہربانی میں بھی زیادہ تو فرمایا کہ اللہ نے اس کے بدلے میں اسے ایک لڑکی عطا کی اور اس کی اولاد سے ستر نبی ہوئے ہیں (برھان ج ۲ ص ۴۷۸، بحار ج ۵ ص ۲۹۸)

62.....ابوبصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ (ابوجعفر امام محمد باقرؑ) نے فرمایا کتنے انسان ہیں جو ان کے لئے حق ہوا سے نہیں جانتے میں نے عرض کیا وہ کیسے اللہ آپؑ کی حفاظت کرے تو فرمایا بے شک اس دیوار کے مالک کا اس کے نیچے خزانہ تھا اور وہ خزانہ سونے یا چاندی کا نہ تھا میں نے عرض کیا کیا یہ ان دونوں کا حق تھا فرمایا ہاں اسی طرح جیسے تم نے کہا (برھان ج ۲ ص ۴۷۸، بحار ج ۵ ص ۲۹۸)

حضرت خضرؑ کا یتیم بچوں کی دیوار سیدھا کرنے کا سبب

63.....اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا بے شک اللہ نیکی کی وجہ سے نجات دیتا ہے اور مومن آدمی کی اولاد کی اور ان کی اولاد اور اس کے گھر والوں کی اس مومن کی بزرگی کی وجہ سے حفاظت فرماتا ہے پھر ان دونوں بچوں کا ذکر کیا اور فرمایا خدا فرماتا ہے وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (آیت ۸۲) اور ان دونوں کا باپ نیک و صالح آدمی تھا (بحار ج ۵ ص ۲۹۸، ج ۱۵ ص ۱۸۷، برھان ج ۲ ص ۴۸۷، صافی ج ۲ ص ۲۵)

امام حسینؑ کا ابن ارزق سے اللہ کا ذکر کرنا

64.....یزید بن روبان کہتے ہیں آپؑ نے فرمایا نافع بن ارزق مسجد الحرام میں داخل ہوا اور امام حسینؑ بن علی عبداللہ بن

عباس کے ساتھ حجر اسود کے پاس بیٹھے تھے تو یہ بھی اس کے پاس بیٹھ گیا اور پھر کہا اے ابن عباس اس کی صفت بیان کرو جو تمہارا معبود ہے جس کی تم عبادت کرتے ہو ابن عباس نے اللہ کی عظمت کی بنا پر سر جھکا لیا پھر اسے امام حسینؑ نے اپنی طرف متوجہ کیا پھر امام حسینؑ نے اس سے فرمایا کہ اے ابن ارزق جس شخص نے اپنے دین کو قیاس کی بنیاد پر قائم کیا اس نے دھر کو ہمیشہ کے لئے غرق کر دیا وہ صحیح راستہ سے تجاوز کرنے والا ہے صحیح راستہ سے بھٹکا ہوا ہے ناپسندیدہ بات کا قائل ہے مجھ سے اس کا سوال کرو تو اس نے کہا میں آپؑ سے سوال نہیں کرنا چاہتا تو ابن عباس نے اس سے کہا ان سے سوال کرو کہ یہ اہل بیتؑ نبوت ہیں اور ان کے ساتھ معدن حکمت ہے (ان کے وارث ہیں) اس نے آپؑ سے کہا اس کا وصف کیا ہے تو آپؑ نے اس سے فرمایا میں اس کا وصف اس طرح بیان کروں گا جیسا اس نے خود اپنے لئے بیان کیا میں اس کی اس طرح پہچان کراؤں گا جس طرح خود اس نے اپنی ذات کی پہچان کرائی ہے اس کا ادراک حواس کے ذریعہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ لوگوں کے ساتھ اس کا قیاس کیا جا سکتا ہے وہ بغیر چپکے اور چمٹے ہوئے قریب ہے اور بغیر کٹے ہوئے وہ بعید ہے وہ یکتا کہا جاتا ہے اس کے جزو نہیں کئے جا سکتے وہ نشانیوں سے پہچانا ہوا ہے علامتوں سے وصف کیا ہوا ہے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِيْ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ کبریائی والا بلند مرتبہ ہے یہ سن کر ابن ارزق نے گریہ کیا اور گریہ بہت ہی شدید تھا تو امام حسینؑ نے اس سے فرمایا کہ تم کس لئے اس طرح گریہ کرتے ہو تو اس نے کہا میں اس کی حسن صف پر گریہ کرتا ہوں تو فرمایا اے ابن ارزق میری اس خبر پر تم نے اس طرح کیا بے شک تم نے کفر کیا میرے باپ اور میرے بھائی سے اور کیا تم کفر کرتے ہو تو آپؑ سے نافع نے کہا اگر اس طرح ہے جیسے آپؑ نے کہا تو بے شک آپؑ حکام ہیں اور اسلام کے معالم ہیں تو آپؑ نے جبکہ اس کو بدل دیا اور اس کا بدلنا آپؑ بیان کریں تو امام حسینؑ نے کہا اے ابن ارزق میں تم سے اس قول کے بارے سوال کرتا ہوں کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ کوئی معبود نہیں مگر وہ ہے اور خدا فرماتا ہے وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا (آیت ۸۲) اور اب رہی وہ دیوار وہ اس بستی کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان دونوں کا ایک خزانہ تھا اور ان دونوں کا باپ ایک نیک آدمی تھا پس تمہارے پروردگار نے فقط اپنی رحمت کی وجہ سے یہ چاہا کہ وہ دونوں بالغ و عاقل ہو کر اپنا خزانہ خود نکال لیں تو اللہ نے اس میں اس کی کیا حفاظت نہیں کی فرمایا اس میں کیا ان کا باپ افضل ہے یا

اللہ کا رسولؐ اور جناب فاطمہؑ بن محمدؐ تو اس نے کہا اللہ کا رسولؐ اور فاطمہؑ بنت محمدؐ ہیں پھر فرمایا اس میں اس کی اس وقت تک حفاظت کی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے اور اس کے درمیان کفر واقع ہو جائے پس یہی اس کیلئے سبب بنتا ہے پھر فرمایا بے شک اللہ نے اس کی تمہیں خبر دی کہ قریش کے لوگ تمہاری قوم میں ایسا کریں گے (برہان ج۲ ص۴۷۸)

65.....زرارہ و حمران کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ اور ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک اللہ بچوں کی ان کے آباؤ اجداد کے اچھے و نیک اعمال کی وجہ سے حفاظت فرماتا ہے جیسا کہ اللہ نے ان دو بچوں کی ان کے نیک باپ کی وجہ سے حفاظت فرمائی ہے (بحار ج۱۵ ص۱۷۸، برہان ج۲ ص۴۷۹)

یتیموں کے خزانے کی تحریر

66.....صفوان جمال کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق پوچھا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا (آیت ۸۲) اور اب رہی وہ دیوار وہ اس بستی کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان دونوں کا ایک خزانہ تھا تو فرمایا اور بے شک وہ خزانہ سونے یا چاندی کا نہ تھا بلکہ یہ چار کلمات تھے 1.....اِنَّنِيْ اَنَا اللّٰهُ میں اللہ ہوں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا کوئی معبود نہیں مگر میں ہوں 2.....مَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ لَمْ تَضْحَكْ سِنَّهٗ جس کو موت کا یقین ہو وہ نہیں ہنستا یہ اس کا طریقہ نہیں ہے 3.....وَمَنْ اَقَرَّ بِالْحِسَابِ لَمْ يَفْرَحْ قَلْبُهٗ جو حساب کا اقرار کرتا ہو اس کا دل خوش نہیں ہوتا 4.....وَمَنْ اٰمَنَ بِالْقَدَرِ لَمْ يَخْشَ اِلَّا رَبَّهٗ جو قدر پر ایمان رکھتا ہو وہ سوائے رب کے کسی سے خوف نہیں کھاتا صافی میں چوتھا جملہ اس طرح ہے وَمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدَرِ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ اور جس کو قدر کا یقین ہو وہ سوائے اللہ کے کسی سے خوف نہیں کھاتا

(برہان ج۲ ص۴۷۹، بحار ج۵ ص۲۹۸، صافی ج۲ ص۲۵)

67.....ابن اسباط کہتے ہیں ابوالحسن امام علی رضاؑ نے فرمایا یہ وہ خزانہ تھا جس کے متعلق اللہ فرماتا ہے وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا (آیت ۸۲) اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا تو فرمایا کہ وہ ایک سونے کی تختی تھی جس پر یہ تحریر تھا 1.....بِسْمِ اللّٰهِ

www.shiabooks.net

الرَّحْمَانِ الرَّحِيْمِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں 2..... عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ تعجب ہے اس پر جو موت کا یقین رکھتا ہو کیسے خوش ہوتا ہے 3..... وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدَرِ كَيْفَ يَحْزَنُ اور تعجب ہے اس پر جو قدر کا یقین رکھتا ہے کیسے غمگین ہوتا ہے 4..... وَعَجِبْتُ لِمَنْ رَأَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا بِأَهْلِهَا كَيْفَ يَرْكَنُ إِلَيْهَا اور تعجب ہے اس پر جو دنیا اور اس کے انقلابات کو دیکھتا ہے کیسے اس کی طرف سے پرسکون ہے وَيَنْبَغِي لِمَنْ غَفَلَ عَنِ اللّٰهِ وہ جو گمان کرے کہ اللہ غافل ہے أَنْ لِإِيتَهُمُ اللّٰهِ فِي قَضَاءٍ کہ وہ اس کی ضرورت کے لئے عطا میں دیر ہوئی ہے وَلَا يَسْتَبْطِئُهُ فِي رِزْقِهِ اعتراض نہ کرے اس کے رزق میں دیر ہوئی ہے (برھان ج۲ص۴۷۹، بحار ج۵ص۲۹۵، ج۱۵ص۱۷۸)

68..... مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا بے شک اللہ اس کے بعد اس کی اولاد کی جو صالح بندہ ہو اس کی موت کے بعد حفاظت کرتا ہے اور اس کے اہل کی اور اس کے مال کی اور بے شک جو بھی اس کے خاندان سے ہوں چاہے وہ برے ہوں پھر اس آیت کو آخر تک پڑھا وَكَانَ أَبُوْهُمَا صَالِحًا (آیت ۸۲) اور ان دونوں کا باپ ایک صالح آدمی تھا (برھان ج۲ص۴۷۹، بحار ج۵ص۲۹۵، ج۱۵ص۱۷۸)

69..... احمد بن محمد بن ابی نصر کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات امام علی رضاؑ سے سنی عَجِبْتُ لِمَنْ غَفَلَ اللّٰهُ كَيْفَ يَسْتَنْبِطِي اللّٰهُ فِي رِزْقِهِ تعجب ہے اس پر جو اللہ سے غافل ہو کیسے اس سے رزق کے ملنے کی طلب میں ہوتا ہے وَكَيْفَ أَصْطَبَرَ عَلَى قَضَائِهِ اور کیسے صبر کرتا ہے جو اس نے اس کے لئے مقدر کیا ہے (برھان ج۲ص۴۷۹، بحار ج۵ص۲۹۵، ج۱۵ص۱۷۸)

70..... محمد بن عمرو کوفی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک اللہ مومن کی اولاد کی اس کے باپ کی وجہ سے ہزار سال حفاظت کرتا ہے اور بے شک ان دو یتیموں کے درمیان اور ان کے والدین و آباؤ اجداد کے درمیان سات سو سال کا فاصلہ تھا (برھان ج۲ص۴۷۹، بحار ج۵ص۲۹۵، ج۱۵ص۱۷۸)

ذی القرنین کے نام کی وجہ تسمیہ

71..... اصبغ کہتے ہیں کہ ابن کوا کھڑا ہوا اور امیر المؤمنینؑ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے امیر المؤمنینؑ علی مجھے بتائیں گے ذی القرنین ملک تھے یا نبی اور مجھے بتائیں کہ اس کی شاخیں سونے کی تھیں یا چاندی کی تھیں تو آپؑ نے فرمایا نہ وہ نبی تھے اور نہ وہ فرشتے تھے نہ ان کی شاخیں سونے کی تھیں نہ چاندی کی تھیں اور لیکن وہ ایک بندہ تھا جو اللہ کو دوست رکھتے تھے اللہ بھی ان کو دوست رکھتا تھا انہوں نے اللہ کے لئے کام کئے اللہ نے ان کی مدد کی ان کو اس لئے ذی القرنین کہتے ہیں انہوں نے اپنی قوم کو خدا کی طرف بلایا لوگوں نے ان کے سر پر دائیں طرف ایک ضرب ماری جس کی وجہ سے وہ شہید ہو گئے پھر خدا نے ان کو زندہ کر کے ایک اور قوم میں بھیجا وہ ان کو خدا کی طرف بلاتے تھے انہوں نے ان کی بائیں طرف تلوار سے ضرب ماری اس وجہ سے ان کا نام ذی القرنین ہو گیا اور تم میں اس کی مثال موجود ہے (گویا آپؑ اپنی طرف اشارہ کر رہے تھے کہ میں اس قوم کا ذی القرنین ہوں تم میں اس کی مثل موجود ہے ایک ضرب مجھے خندق کے دن لگی تھی اور پھر آئندہ ایک ضرب مجھے مسجد کوفہ میں ابن ملجم کی لگے گی) (صافی ج۲ص۲۷، بحار ج۵ص۱۶۱)

72..... ابو بصیر کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ذی القرنین بے شک نبی نہ تھے لیکن وہ اللہ کے نیک بندے تھے وہ اللہ سے محبت کرتے تھے اور اللہ ان سے محبت کرتا تھا وہ اللہ کے لئے کام کرتے تھے اور انسانوں کی مدد کرتا تھا اور قوم کو کہتے تھے کہ تم اللہ سے ڈرو پس اس قوم نے ان کو ایک ضرب لگائی پھر ایک طویل زمانہ (صدی) کے بعد ان کو دوبارہ زندہ کیا پھر ایک قوم میں گئے تو انہوں نے بھی ان کو ایک ضرب لگائی اور تم میں بھی یہ سنت جاری ہوئی اور ان کے لئے سخت بادل اور نرم بادل و ہموار پر اختیار دیا تھا انہوں نے نرم بادل کو اختیار کیا اور اس پر سوائے ہوئے وہ جس گروہ کے پاس جاتے تھے اپنے آپؑ کو ان تک پہنچاتے تھے تا کہ ایسا نہ ہو کہ ان کے پیغام پہنچانے والے جھوٹ کہیں (برھان ج۲ص۴۸۲، بحار ج۵ ص۱۶۱، صافی ج۲ص۲۷)

73..... ابو طفیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا آپؑ نے فرمایا کہ بے شک ذی القرنین نہ نبی تھے اور نہ رسول تھے اور لیکن وہ ایک ایسا بندہ تھا جو اللہ کو دوست رکھتا تھا اور اللہ اسے دوست رکھتا تھا وہ اللہ کے لئے کام کرتے تھے اور اللہ ان کی مدد کرتا تھا وہ قوم کو اللہ کی طرف بلاتے تھے تو ایک قوم نے ان کو ایک صدی کے بعد ضرب ماری اور ان کو قتل کر دیا پھر اللہ نے

www.shiabookspdf.com

ان کو زندہ کر کے ایک دوسری قوم کی طرف بھیجا انہوں نے بھی ان کو ایک صدی کے بعد ضرب ماری اور قتل کر دیا (برہان ج۲ص۴۸۲، بحار ج۵ص۱۶۱، صافی ج۲ص۲۷)

74..... برید بن معاویہ کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ و ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس میں آپؑ کی کیا منزلت ہے اور اس کے ساتھ آپؑ کی کون سی تشبیہ ہے تو فرمایا صاحب موسیٰؑ اور ذی القرنین کی منزلت ہے وہ دونوں عالم تھے اور نبی نہ تھے (برہان ج۲ص۴۸۲، بحار ج۵ص۱۶۴، صافی ج۲ص۲۷)

زمین پر چار پیغمبر بادشاہ

75..... ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا بے شک اللہ نے کسی نبیؑ کو زمین میں بادشاہ نہیں بنایا مگر نوحؑ کے بعد چار آدمیوں کو ان سے پہلے ذوالقرنین ہیں اور ان کا نام عیاش تھا اور حضرت داؤدؑ و حضرت سلیمانؑ اور حضرت یوسفؑ پھر عیاش تو وہ مشرق و مغرب تک حکمران تھے اور پھر داؤدؑ شامات کے درمیان کے علاقے کے مالک تھے جو اصطخر کے ملک تک پھیلا ہوا تھا اور اسی طرح حضرت سلیمانؑ کی اس علاقے پر حکومت تھی پھر حضرت یوسفؑ مصر اور اس کے صحرا کے علاقے کے حکمران تھے اور اس سے آگے نہ بڑھے تھے (ذوالقرنین کا پیغمبر ہونا شاید مجاز کے طور پر ہو کیونکہ وہ پیغمبر ہونے کے قریب قریب مرتبہ رکھتے تھے اور پیغمبروں کی تعداد میں بھی مذکور ہوئے ہیں اور ممکن ہے کہ عبداللہ اور عیاش دونوں ان کے نام رہے ہوں کیونکہ سب کو اللہ کی طرف بلاتے تھے اللہ کے کام ہی کرتے تھے اور اسی تبلیغ کی وجہ سے دو مرتبہ قتل کیے گئے) (برہان ج۲ص۴۸۲، بحار ج۵ص۱۶۵، صافی ج۲ص۲۷)

76..... ابو ورقا کہتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنینؑ سے سوال کیا کہ ذوالقرنین انکے یہ قرن کیا ہیں تو آپؑ نے فرمایا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ قرن سونے یا چاندی کے تھے ایسا نہیں ہے وہ ایک نبی تھے جو لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے تھے وہ ان کو اللہ کی طرف دعوت دیتے تھے اور خیر کی طرف بلاتے تھے تو ان ہی میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے آپؑ کے دائیں طرف سر میں ضرب ماری پس اس سے آپؑ کی موت واقع ہو گئی پھر دوبارہ اللہ نے ان کو زندہ کیا اور لوگوں کی طرف بھیجا پھر ایک شخص اٹھا اور اس نے آپؑ کو بائیں طرف سر پر ضرب ماری اور آپؑ کی موت واقعہ ہو گئی اس وجہ سے اللہ نے ان کا نام ذوالقرنین رکھا (برہان ج۲ص۴۸۲، بحار ج۵ص۱۶۵، صافی ج۱ص۲۷)

ذوالقرنین کا چشمہ آبِ حیات کو تلاش کرنا

77..... ابن ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد نے حدیث بیان کی کہ بعض آل محمدؐ نے فرمایا بے شک ذوالقرنین ایک صالح آدمی تھے ان کے لئے تمام اسباب مہیا تھے وہ ملکوں میں حکمران تھے اور ان سے چشمہ حیات کی تعریف اور توصیف بیان کی گئی اور ان سے بیان کیا گیا کہ جو شخص اس چشمہ کا پانی پیتا ہے وہ نہیں مرتا یہاں تک کہ موت کی آواز سنا دی جائے یعنی صور پھونکے جانے تک نہیں مرتا تو اس چشمہ کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اس کے مقام تک پہنچے اس جگہ تین سو ساٹھ چشمے تھے حضرت خضرؑ اس لشکر کے سردار تھے اور ہراول تھے ان کو ذوالقرنینؑ نے اپنے اصحاب میں سے منتخب کیا تھا اور ان کو بہت دوست رکھتے تھے ان کو اپنے تمام اصحاب کے گروہ کے ساتھ طلب کیا اور ہر ایک کو نمک آلود خشک مچھلی دی اور کہا ان چشموں پر جاؤ اور ہر ایک اپنی مچھلی کو ایک ایک چشمہ میں دھوئے کوئی دوسرا اس کے چشمہ میں نہ دھوئے یہ سن کر سب کے سب چل پڑے اور ہر ایک نے اپنی مچھلی کو ان چشموں میں سے ایک چشمہ الگ میں دھویا حضرت خضرؑ بھی ایک چشمہ پر پہنچے جب اپنی مچھلی کو اس پانی میں ڈالا تو وہ زندہ ہو کر پانی میں چلی گئی جب حضرت خضرؑ نے اس مچھلی کو مشاہدہ کیا تو اپنے کپڑے پانی میں دھوئے اور غسل کیا پھر وہ پانی پیا اور چاہا کہ اس مچھلی کو پکڑ لیں لیکن نہ پکڑ سکے پھر اپنے اصحاب کے ساتھ ذوالقرنین کے پاس آئے ذوالقرنین نے حکم دیا کہ سب کی مچھلیاں واپس لے لی جائیں غرض مچھلیاں جمع کی گئیں تو حضرت خضرؑ کی مچھلی کم تھی تو ان کو طلب کیا اور مچھلی کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مچھلی پانی میں زندہ ہو کر میرے ہاتھ سے نکل گئی تو ان سے پوچھا تم نے کیا کیا تو کہا میں پانی میں داخل ہو گیا اور کئی بار ڈوب کر چاہا کہ اس کو پکڑ لوں لیکن وہ میرے ہاتھ نہ آئی پھر پوچھا کہ کیا تم نے اس سے پانی پیا ہے تو کہا ہاں میں نے پانی پیا ہے پھر ذوالقرنینؑ نے ہر ممکن کوشش کی کہ اس چشمہ کو تلاش کرے لیکن اسے نہ پا سکا تو حضرت خضرؑ سے کہا کہ وہ چشمہ تمہاری قسمت میں تھا ہماری قسمت میں نہ تھا تم ہی اس کے صاحب ہو (برہان ج۲ص۴۸۳، بحار ج۵ص۱۶۵)

78..... حارث بن حبیب کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علیؑ کے پاس آیا اور اس نے آپؑ سے کہا اے امیر المؤمنینؑ مجھے ذوالقرنین کے متعلق بتائیں تو آپؑ نے اس سے فرمایا کہ اللہ نے ان کے لئے ایک بادل کو مسخر کیا تھا اور ان کے اسباب کو ان کے لئے نزدیک کیا تھا اور نور کو ان کے لئے کشادہ کیا تھا تو اس شخص نے آپؑ سے عرض کیا وہ کشادہ نور کس کیفیت کا تھا تو

www.shiabookspdf.com

حضرت علیؑ نے اس سے فرمایا کہ وہ رات کو اندھیرے میں بھی اس طرح دیکھتے تھے کہ جس طرح دن کو دیکھتے تھے یہ سن کر وہ خاموش ہوگیا (برھان ج۲ص۴۸۳، بحارج۵ص۱۶۵)

ذوالقرنین کا سفرنامہ

79.....اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنینؑ حضرت علیؑ سے ان کے اصحاب نے ذوالقرنین کے حالات کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ ایک صالح بندے تھے ان کا نام عیاش تھا خدا نے ان کو چنا اور ان کو مغرب کے اطراف میں قرون گذشتہ میں مبعوث فرمایا نوحؑ کے طوفان کے بعد لوگوں نے ان کے سر کے دائیں طرف ضرب ماری جس کے سبب وہ شہید ہوگئے پھر سو سال کے بعد خدا نے ان کو زندہ کیا اور پھر دوسرے گذشتہ قرن میں مشرق کے اطراف کے علاقہ میں مبعوث کیا پھر لوگوں نے ان کے سر کے بائیں طرف ضرب ماری جس سے وہ شہید ہوگئے پھر سو سال کے بعد اللہ نے ان کو زندہ کیا اور ان دونوں ضربتوں کی جگہ دو شاخیں عطا کیں جن کے درمیان خلا تھا اور ان دونوں شاخوں کے درمیان اللہ نے بادشاہی عزت اور پیغمبر جیسا معجزہ قرار دیا پھر ان کو آسمان اول پر لے گئے اور حجابات اٹھا دیئے تو مشرق و مغرب کے درمیان پہاڑ اور صحرا کی مثل اور راستے اور جو کچھ زمین میں تھا ذوالقرنین نے دیکھا اور اللہ نے ان کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا جس سے وہ حق اور باطل کو پہچانتے تھے اور ان کو ان کی شاخوں میں آسمان کے ایک قطعہ بادل کے ساتھ تقویت دی تھی جس میں تاریکیاں اور رعد و بجلی تھی اور پھر ان کو زمین میں بھیجا اور ان کو وحی کی اطراف مشرق و مغرب کی زمین میں سیر کرو کیونکہ میں نے تمہارے لئے شہروں کا طے کرنا آسان کیا ہے اور لوگوں کو تمہارا مطیع بنا دیا اور تمہارا خوف ان کے دلوں میں پیدا کر دیا اور ذوالقرنین ناحیہ مغرب کی طرف روانہ ہوئے اور وہ جس شہر میں سے گزرتے تھے شیر غضبناک کی آواز کی طرح صدا دیتے تھے کہ ان کی دونوں شاخوں سے چند تاریکی رعد و برق اور صاعقہ ظاہر ہوتی تھیں جو ان کی مخالفت کرتا اور دشمنی پر آمادہ ہوتا وہ اس کو ہلاک کرتی تھیں ایک ہی دن میں جبکہ آفتاب مغرب تک نہیں پہنچا تھا کہ اہل مشرق و مغرب سب کے سب ان کے مطیع و فرمانبردار ہوگئے تھے اللہ فرماتا ہے اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا (آیت۸۴) بے شک ہم نے اسے اس زمین میں حکومت بھی دی تھی اور ہم نے اسے ہر چیز کے متعلق ایک سبب بھی عطا کیا تھا فَاَتْبَعَ سَبَبًا (آیت۸۵) تو اس نے

ایک سبب کا راستہ لے لیا حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا (آیت۸۶) یہاں تک کہ جب وہ سورج کے ڈوبنے کی جگہ پہنچا تو اس کو کالی دلدل کے چشمہ میں ڈوبتا ہوا پایا اور اس چشمہ کے قریب کچھ (کافر) لوگوں کو پایا قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا (آیت ۸۶) ہم نے (اس سے) کہا کہ اے ذوالقرنین (تمہیں اختیار ہے) خواہ تم ان کو عذاب دو خواہ ان کے بارے میں نیکی اختیار کرو قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ (آیت۸۷) (ذوالقرنین نے) عرض کیا کہ جو ان میں سے نافرمانی کرے گا اور اپنے رب پر ایمان نہ لائے گا فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ (آیت۸۷) تو اسے ہم عذاب دیں گے دنیا میں دنیا کا عذاب ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ (آیت۸۷) پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا رجوع کرے گا فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا (آیت۸۷) اور اس کو (عذاب بھی) انوکھا عذاب دے گا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨالْحُسْنٰى وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا (آیت۸۸) ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا (آیت۸۹) اور جو ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا تو اس کے بدلہ میں نیکی ہے اور ہم اس کے متعلق اپنا حکم بھی آسان ہی دیں گے اس کے بعد اس نے ایک اور سبب اختیار کیا یعنی ذوالقرنین نے شمس کے سبب کو اختیار کیا

www.shiabooks.net

ذوالقرنین کا یاجوج و ماجوج کے آگے دیوار بنانا

O.....پھر امیر المؤمنینؑ نے فرمایا بے شک ذوالقرنین جب اس جگہ پہنچے جہاں سورج غروب ہو رہا تھا تو دیکھا کہ وہ ایک گرم چشمہ میں غروب ہو رہا ہے اور ستر ہزار فرشتے سورج کو آہنی زنجیروں اور قلابوں سے دریا کی تہہ سے دائیں زمین کی طرف کھینچتے ہیں جس طرح کشتی پانی میں کھینچی جاتی ہے وہ آفتاب کے قریب گئے اور اس مقام تک پہنچے کہ جہاں سے آفتاب طالع ہوا اور مشرق کے سامنے کے لوگوں پر چمکنے لگا خدا فرماتا ہے وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا (آیت۹۰) تو اسے ایسے لوگوں پر طلوع ہوتے پایا جن کے لئے ہم نے اس (سورج) سے بچانے کی کوئی اوٹ مقرر نہیں کی تھی كَذٰلِكَ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا (آیت۹۱) اور اس کے اختیار میں جو کچھ تھا اس سے ہم یقیناً

خبردار تھے پھر امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ اس جگہ وہ ایک قوم کے پاس داخل ہوئے جن کو آفتاب نے جلا دیا تھا جس نے ان کے جسموں اور رنگوں کو تبدیل کر دیا تھا پھر اس جگہ سے تاریکی اور ظلمت میں گئے ثُمَّ اَتْبَعَ (آیت ۹۲) پھر اس (ذوالقرنین) نے سَبَبًا ایک اور سبب لیا اور علاقہ ظلمات میں پہنچے خدا فرماتا ہے حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا (آیت ۹۳) قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ (آیت ۹۴) یہاں تک کہ جب وہ (قدرتی) آڑوں (پہاڑوں) کے درمیان پہنچا تو ان سے اس طرف ایسے لوگوں کو پایا جو قریب قریب ایسے تھے کہ کوئی بات ہی نہیں سمجھتے تھے انہوں نے عرض کیا کہ اے ذوالقرنین یاجوج وماجوج ان دو پہاڑوں کے پیچھے ہیں مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ (آیت ۹۴) اس زمین میں فساد پھیلا رہے ہیں جب ہماری کھیتی اور میوہ جات کی تیاری کا وقت آتا ہے ان دونوں دیواروں سے باہر آجاتے ہیں اور غلے اور میوہ کچھ نہیں چھوڑتے سب کھا جاتے ہیں اور ہمارے لئے اس سے کوئی چیز باقی نہیں رہتی فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا (آیت ۹۴) تو کیا ہم آپؑ کے لئے کچھ خرچ اس شرط پر مقرر کر دیں جسے ہم ہر سال دیتے رہیں گے عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا (آیت ۹۵) کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا (آیت ۹۵) اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ (آیت ۹۶) (ذوالقرنین نے کہا کہ جس چیز کا اختیار میرے پروردگار نے مجھے دیا ہے وہ تمہارے خرچ سے (کہیں) بہتر ہے پس تم جسمانی قوت سے میری مدد کرو کہ میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دوں تم مجھے لوہے کی چادریں دو ان لوگوں نے ایک پہاڑ کھودا اور اس میں سے لوہے کے ٹکڑے اینٹ کی مانند الگ کئے اور ایک دوسرے پر ان دونوں پہاڑوں کے درمیان چن دیئے اور ذوالقرنین پہلے شخص تھے جنہوں نے زمین پر دیوار کی تعمیر کی پھر لکڑیاں جمع کیں اور ان لوگوں کے ٹکڑوں پر پھیلا کر آگ لگا دی اور چھوڑ دیا پھر دھونکنا شروع کیا جب وہ لوہے پگھل کر پانی ہو گئے تو ذوالقرنینؑ نے کہا سرخ تانبا لاؤ تو لوگوں نے تانبے کا پہاڑ کھود کر تانبا نکالا اور اس لوہے پر پھیلا دیا جو اس کے ساتھ پانی کی طرح پگھل کر باہم مخلوط ہو گیا اور دیوار تیار ہو گئی فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا (آیت ۹۷) پس ان سے یہ نہ ہو سکا کہ اس دیوار پر چڑھ کر آتے اور یہ نہ ہو سکا اس

کو نھل لگا دیتے یعنی یاجوج وماجوج مگر وہ نہ کر سکے قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا (آیت ۹۸) (ذوالقرنین نے) کہا کہ یہ (کارگزاری) میرے پروردگار کی ایک رحمت ہے پھر جس وقت میرے پروردگار کے وعدہ کا وقت آجائے گا تو وہ اس (دیوار) کو گرا کر زمین کے برابر کر دے گا یہاں سے آگے روایت امام علیؑ بن حسینؑ کی ہے اور روایت محمد بن نصیر کی ہے اور یہ زیادہ ہے

رفائیل فرشتہ اور ذوالقرنین

O..... جبرائیل بن احمد کی روایت میں اسی سند سے کہ اصبغ بن نباتہ نے حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے کہ خدا فرماتا ہے وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ بَعْضٍ (آیت ۹۹) اور اس دن ہم اس طرح چھوڑ دیں گے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ گڈمڈ ہو جائیں گے یعنی قیامت کے دن اور ذوالقرنین ایک صالح آدمی تھے وہ اللہ کے لئے کام کرتے تھے اور اللہ ان کی مدد کرتا تھا اور وہ اللہ سے محبت کرتے تھے اور اللہ ان سے محبت کرتا تھا ان کے لئے شہروں میں آنے جانے کے ذرائع پیدا کئے اور ان میں ان کو حکمران بنایا یہاں تک کہ ان کی حکومت مشرق سے لے کر مغرب تک تمام ملکوں پر تھی ان کا ایک خلیل ملائکہ سے تھا اس کا نام رفائیل (رفات ئیل) (رقائیل) تھا وہ ان کے پاس آتا جاتا رہتا تھا ان سے گفتگو کرتا اور آپس میں ایک دوسرے سے اپنے راز بیان کرتے تھے ایک دن اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے تو ذوالقرنین نے اس سے کہا اے رفائیل اہل آسمان کی عبادت کی کیا کیفیت ہے اور اہل زمین کی عبادت سے کیا مناسبت رکھتی ہے تو رفائیل نے کہا اے ذوالقرنین اہل زمین کی عبادت کو اس سے کیا نسبت ہے (ان کی عبادت کی ہماری عبادت سے کیا نسبت ہے) پھر کہا کہ اہل آسمان کی عبادت تو آسمان میں ایک قدم کی جگہ بھی خالی نہیں ہے مگر یہ کہ اس پر ایک فرشتہ جو کھڑا ہے اور وہ کبھی نہیں بیٹھتا یا کوئی فرشتہ رکوع میں ہے اور کبھی سجدہ میں نہیں جاتا یا سجدے میں ہے جو ہرگز سر نہیں اٹھاتا یہ سن کر ذوالقرنین نے گریہ کیا جو سخت گریہ تھا اور کہا اے رفائیل میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں اس قدر زندہ رہوں کہ دنیا میں پروردگار کی عبادت کو انتہا تک پہنچا دوں اور اس کی اطاعت عبادت کو جو حق ہے وہ بجا لاؤں تو رفائیل نے کہا اے ذوالقرنین بے شک اللہ نے زمین میں ایک چشمہ جاری کیا ہے جسے عین الحیات (چشمہ حیات) کہتے ہیں اور اللہ نے

www.siabooks.pdf.com

اپنے اوپر لازم قرار دے لیا ہے کہ جو شخص اس چشمہ سے پانی پیئے گا تو ہرگز اسے موت نہ آئے گی جب تک وہ خود اس کا سوال نہ کرے اگر اس چشمہ تک تم پہنچ جاؤ اور اس کا پانی پی لو تو جس قدر چاہو زندہ رہ سکتے ہو تو ذوالقرنین نے پوچھا وہ چشمہ کہاں ہے رفائیل نے کہا کہ میں نہیں جانتا لیکن میں نے آسمان میں سنا ہے کہ بے شک اللہ نے ایک وادی ظلمات پیدا کی ہے جس کو جن وانس میں سے کسی نے طے نہیں کیا (ہمیں تو یہی خیال ہے کہ وہ چشمہ اسی ظلمات کی وادی میں ہے) پس ذوالقرنین نے کہا کہ یہ وادی ظلمات کہاں ہے فرشتے نے کہا کہ میں نہیں جانتا اور پھر آسمان پر چلا گیا پھر ذوالقرنین بہت غمگین ہوئے اور ان پر کافی دیر تک حزن طاری رہا اس لئے کہ رفائیل نے چشمہ اور وادی ظلمات کی خبر تو دی لیکن اس علم سے آگاہ نہ کیا کہ جس کے ذریعہ سے وہ چشمہ سے پانی پی سکتے

ذوالقرنین اور علماء وفقہاء

O.....پھر ذوالقرنین نے اپنے ملک کے علماء اور فقہاء کو جمع کیا جو آسمانی کتابوں کو پڑھ چکے تھے اور پیغمبروں کے آثار وغیرہ کو دیکھے ہوئے تھے ان سے کہا کیا تم لوگوں نے اگلے بادشاہوں کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ خدا نے زمین میں ایک چشمہ پیدا کیا ہے جس کو چشمہ حیات کہتے ہیں اور اس نے قسم کھائی ہے کہ جو شخص اس چشمہ کا پانی پیئے گا جب تک وہ خود موت کو طلب نہیں کرتا نہ مرے گا ان لوگوں نے کہا اے بادشاہ ہمیں اس کا علم نہیں ہے تو پوچھا کہ کیا تم نے خدا کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ خدا نے کہیں ظلمات پیدا کی ہے جسے جن وانس نے عبور نہیں کیا ہے تو ان علماء نے کہا نہیں پھر یہ سن کر ذوالقرنین بادشاہ بہت غمگین اور رنجیدہ ہوئے اور گریہ کیا اس لئے جو خبر وہ وادی ظلمات کی معلوم کرنا چاہتے تھے وہ معلوم نہ ہو سکی ان علماء کے درمیان انبیاء کے اوصیاء سے کسی کا ایک فرزند بھی موجود تھا جب ذوالقرنین مایوس ہو گئے

ذوالقرنین اور آدمؑ کی کتاب کا ذکر

O.....اس لڑکے نے کہا اے بادشاہ آپ اس گروہ سے اس امر کا سوال کرتے ہیں جس کا ان کو علم نہیں ہے بلکہ جو علم آپ چاہتے ہیں وہ میرے پاس ہے یہ سن کر ذوالقرنین اس قدر خوش ہوئے کہ اپنے تخت سے اچھل پڑے اور اس لڑکے کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ مجھے اس سے آگاہ کرو جو تم جانتے ہو اس نے کہا ہاں اے بادشاہ میں نے آدمؑ کی کتاب میں دیکھا ہے جو

اس دن لکھی گئی جس دن کہ درخت چشمہ وغیرہ زمین کی تمام چیزوں کے نام رکھے گئے اس میں لکھا ہے کہ ایک چشمہ ہے جس کو آب حیات کہتے ہیں جس کا تعلق اللہ کے حتمی ارادہ سے ہے وہ یہ کہ جو شخص اس کا پانی پیئے گا اسے اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک وہ اللہ سے موت کا طالب نہ ہوگا اور وہ چشمہ تاریکی (ظلمات) میں ہے جس میں انس وجن میں سے کوئی نہیں گیا ہے ذوالقرنین یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور کہا اے صاحبزادے اور قریب آؤ کیا تم جانتے ہو کہ وہ وادی ظلمات کہاں ہے اس نے کہا آدمؑ کی ایک کتاب میں میں نے دیکھا ہے کہ وہ چشمہ مشرق کی طرف ہے یہ سن کر ذوالقرنین بہت خوش ہوئے اور اپنی سلطنت کے لوگوں کے پاس حکم بھیجا اور فقہاء وعلماء اور حکماء کو طلب کیا یہاں تک کہ ہزار حکیم وفقیہہ اور عالم جمع ہو گئے ذوالقرنین کافی سامان واسباب کے ساتھ سب کو لے کر سفر کے لئے تیار ہو گئے اور سورج کے طلوع ہونے کی طرف (مشرق کی طرف) رخ کر کے روانہ ہو گئے اور دریاؤں کو طے کرتے ہوئے شہروں اور پہاڑوں سے گزرتے اور بیابانوں کو قطع کرتے ہوئے بارہ سال تک مراحل ومنازل طے ہوئے تو پہلی وادی ظلمت تک پہنچے ایسی ظلمت وتاریکی جو رات کی تاریکی اور دھوئیں کے اندھیرے سے بالاتر تھی وہ افق کے دونوں کناروں کو گھیرے ہوئے تھی ذوالقرنین اس ظلمت کے کنارے اترے اور اپنے لشکر سے اہل فضل وکمال وفقہاء وعقلاء کو طلب کیا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ اس ظلمات کو طے کروں یہ سن کر سب تعظیم کیلئے جھک گئے اور کہا اے بادشاہ آپ وہ بات چاہتے ہیں جو کسی نے نہیں چاہا اور اس راستہ پر چلتے ہیں جس پر کوئی نہیں گیا اور نہ ہی اللہ کے پیغمبروں اور رسولوں میں سے اور نہ ہی دنیا کے بادشاہوں اور حکمرانوں میں سے چلا ہے ذوالقرنین نے کہا مجھے اسی پر چلنا ہے اور اپنی منزل کو تلاش کرنا ہے ان لوگوں نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر آپ اس ظلمت کو طے کر لیں گے تو اپنے مقصد تک پہنچ جائیں گے لیکن ہمیں خوف ہے کہ کہیں ظلمات میں آپ کو کوئی ایسا امر درپیش نہ آجائے جو آپ کی بادشاہی کو ختم کر دے اور وہ آپ کی ہلاکت کا سبب ہو پھر اس زمین کے رہنے والے بلاؤں میں گرفتار ہو جائیں ذوالقرنین نے کہا مجھے اس راستہ کے بغیر کوئی اور چارہ نہیں پھر وہ لوگ تعظیم کے لئے جھک گئے اور کہا خدایا ہم تیری طرف سے اس ارادہ سے علیحدگی چاہتے ہیں جو ذوالقرنین کا ہے

ذوالقرنین وغیرہ کا وادی ظلمات میں داخل ہونا

O.....پھر ذوالقرنین نے کہا اے گروہ علماء تم یہ بتاؤ کہ کس حیوان کی آنکھوں کی روشنی سب سے زیادہ ہے تو ان لوگوں نے کہا

www.maktabah.org
www.maktabah.org

باکرہ گھوڑی کی ہے تو ذوالقرنین نے اپنے لشکر سے چھ ہزار باکرہ گھوڑیاں منتخب کیں اور اہل علم وفضل وحکمت سے چھ ہزار اشخاص چنے اور ہر ایک کو سواری کے لئے ایک ایک باکرہ گھوڑی دے دی اور حضرت خضرؑ کو دو ہزار اشخاص کا سردار بنایا اور ان کو اپنے لشکر کا مقدمہ قرار دیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ وادی ظلمات میں داخل ہو جائیں اور خود چار ہزار اشخاص کے ساتھ ان کے پیچھے روانہ ہوئے اور بقیہ لشکر کو حکم دیا کہ بارہ سال تک اسی مقام پر ٹھہرے رہیں اور ان کے واپس آنے کا انتظار کریں اگر بارہ سال میں وہ واپس نہ آئیں تو سب اپنے اپنے شہروں کا یا جہاں چاہیں چلے جائیں حضرت خضرؑ نے کہا کہ اے بادشاہ ہم وادی ظلمات میں تو چل رہے ہیں جہاں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے اگر ہم میں سے کچھ لوگ گم ہو جائیں تو ان کو کس طرح پائیں گے تو ذوالقرنین نے ان کو ایک لعل دیا جو ضیاء اور روشنی میں ایک مشعل کی طرح تھا اور کہا جب تم میں سے کوئی گم ہو جائے تو اس لعل کو زمین پر پھینک دینا اس میں سے ایک آواز پیدا ہوگی تو گمشدہ شخص اس کی آواز سن کر اس کے سہارے آ کر مل جائے گا حضرت خضرؑ نے اس لعل کو لے لیا اور وادی ظلمات میں داخل ہو گئے آگے آگے حضرت خضرؑ چل رہے تھے وہ جس منزل سے روانہ ہوتے تھے ذوالقرنین اس منزل پر پہنچ کر قیام کرتے تھے ایک دن حضرت خضرؑ وادی ظلمات میں ایک دھوئیں کے اندر سے گزرے تو اپنے ساتھیوں سے کہا اس جگہ ٹھہر جاؤ اور اپنی جگہ سے حرکت نہ کرو پھر اپنے مرکب سے اتر کر اس لعل کو اس دھوئیں میں ڈال دیا کیونکہ وہ پانی میں گرا اور تہہ میں گزرتا رہا اس لئے اس میں سے آواز پیدا نہ ہوئی حضرت خضرؑ کو خوف ہوا کہ کہیں اس سے آواز ظاہر نہ ہو جب وہ پانی کی تہہ میں پہنچ گیا تو اس کی آواز ظاہر ہوئی حضرت خضرؑ اس کی روشنی میں چلنے لگے تو ناگاہ ایک چشمہ نظر آیا جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور یاقوت سے زیادہ صاف اور شہد سے زیادہ شیرین تھا حضرت خضرؑ نے اس کا پانی پیا اس میں اپنے کپڑے دھوئے اور غسل کیا پھر اپنا لباس پہن کر اس لعل کو اپنے ساتھیوں کی طرف پھینکا اس سے آواز ظاہر ہوئی اسی آواز پر آپ چلے اور اپنے اصحاب تک پہنچ گئے اور سوار ہو کر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہو گئے ذوالقرنین ان کے بعد اس مقام سے گزرے لیکن اس چشمہ سے آگاہ نہ ہو سکے چالیس رات ودن اس وادی ظلمات میں چلتے رہے آخر کار ایک روشنی میں پہنچے جو دن اور سورج اور چاند کی روشنی کی طرح نہ تھی لیکن خدا کے انوار میں سے ایک نور تھا پھر ایک سرخ زمین کے ریگستانوں میں پہنچے جس کے بالو نرم تھے اور سنگریزے گویا مروارید تھے ناگاہ ایک قصر نظر آیا جس کا طول ایک فرسخ تھا ذوالقرنین نے اپنے لشکر کو اس قصر کے قریب ٹھہرایا اور خود اکیلے اس قصر میں داخل ہوئے

ایک پرندے سے ذوالقرنین کی گفتگو

O.....اس جگہ ایک لمبا سا لوہا نظر آیا جس کے دونوں کنارے قصر کے دونوں گوشوں کو چھپائے ہوئے تھے اور ایک سیاہ پرندہ آسمان وزمین کے درمیان ابابیل کی طرح کا اس لوہے میں لٹکا ہوا تھا جب اس نے ذوالقرنین کے پاؤں کی آواز سنی تو کہا کہ تم کون ہو تو کہا کہ میں ذوالقرنین ہوں اس پرندے نے کہا کہ وہ زمین جس کو تم اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو اس وسعت کے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کافی نہ تھی کہ میرے قصر کے دروازے تک پہنچ گئے ذوالقرنین کو اس حال کے مشاہدہ اور اس بات کے سننے سے بہت خوف ہوا اور پریشان ہوئے تو اس نے کہا کہ تم خوف نہ کھاؤ اور جو میں پوچھوں اس کا جواب دو ذوالقرنین نے کہا کہ پوچھو اس نے پوچھا کہ کیا دنیا میں اینٹیں اور کچ بہت زیادہ ہو گئے ہیں تو جواب دیا کہ ہاں یہ سن کر وہ پرندہ خود بخود کانپا اور اس لوہے کی تہائی حصے کے برابر بڑا ہو گیا یہاں تک کہ اس لوہے کا دو تہائی حصہ اس سے پُر ہو گیا اور ذوالقرنین کا خوف اور زیادہ ہو گیا اس نے کہا خوف نہ کرو اور مجھے اطلاع دو کہا کہ پوچھو کہا کیا ناحق کی گواہی کی عادت لوگوں میں زیادہ ہو گئی ہے تو ذوالقرنین نے کہا ہاں پھر اس کو لرزہ ہوا اور اس قدر بڑا ہو گیا کہ تمام لوہا اس سے بھر گیا یہ دیکھ کر ذوالقرنین کو بہت زیادہ سخت سے سخت خوف ہوا اس نے کہا نہ ڈرو اور مجھے آگاہ کرو کہا پوچھو تو کہا کیا لوگوں نے اللہ کی واحدنیت کی گواہی ترک کر دی ہے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہنا چھوڑ دیا ہے تو کہا نہیں تو ایک تہائی وہ پرندہ کم ہو گیا پھر ذوالقرنین کو خوف ہوا اس نے کہا نہ ڈرو اور مجھے بتلاؤ کہا پوچھو اس نے کہا کیا لوگوں نے نماز چھوڑ دی ہے تو کہا کہ نہیں پھر وہ پرندہ ایک ثلث کم ہو گیا اور کہا اے ذوالقرنین خوف نہ کرو اور مجھے بتاؤ کہا پوچھو اس نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے غسل جنابت کرنا چھوڑ دیا ہے تو کہا کہ نہیں یہ سن کر وہ پرندہ چھوٹا ہو کر اپنی اصلی حالت پر آ گیا پھر ذوالقرنین نے دیکھا کہ قصر کے اوپر جانے کے لئے ایک زینہ ہے اس پرندے نے کہا اے ذوالقرنین اس زینہ سے اوپر جاؤ وہ بہت خوف زدہ ہوئے اور اس زینہ سے قصر کے اوپر پہنچے وہاں ایک چھت دیکھی جو اس قدر لمبی تھی کہ جہاں تک نظر کام کر سکتی ہے کہ ناگاہ اس جگہ ان کی نظر ایک خوش رو نورانی نوجوان پر پڑی جو سفید لباس پہنے ہوئے تھا وہ ایک مرد انسان کی شکل کا تھا اور اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کئے آسمان کو دیکھ رہا تھا اپنے ہاتھ کو ذھن پر رکھے ہوئے تھا جب ذوالقرنین کے پاؤں کی آواز سنی تو اس نے پوچھا کہ تم کون ہو کہا کہ میں ذوالقرنین ہوں تو اس نے کہا کہ اے ذوالقرنین کیا وہ کشادہ دنیا جسے تم چھوڑ کر یہاں

www.shiabookspdf.com

آئے ہو وہ تمہارے لئے کافی نہیں تھی کہ تم اس جگہ پہنچے پھر ذوالقرنین نے پوچھا کہ تم کیوں دھن پر ہاتھ رکھے ہوئے ہو اس نے کہا اے ذوالقرنین میں ہی صور پھونکوں گا اور قیامت نزدیک ہے میں انتظار کر رہا ہوں کہ خدا حکم دے اور میں صور پھونکوں پھر ہاتھ بڑھا کر ایک پتھر یا کوئی چیز پتھر جیسی ذوالقرنین کی طرف پھینکی اور کہا اے ذوالقرنین اس کو لے لو جب اس کو بھوک لگے گی تو تمہیں بھی بھوک لگے گی جب یہ سیر ہوگا تم بھی سیر ہو گے بس اب واپس جاؤ ذوالقرنین نے اس پتھر کو اٹھا لیا اور اپنے اصحاب کی طرف واپس آئے

ذوالقرنین اور ایک پتھر کا واقعہ

O.....اور جو کچھ مشاہدہ کیا تھا ان لوگوں سے بیان کیا اور پتھر بھی دکھلایا اور کہا کہ اس کے وزن سے مجھے آگاہ کرو وہ لوگ ترازو لائے اور ایک پلڑے میں اس پتھر کو رکھا اور اسی کی مثل ایک پتھر دوسرے پلڑے میں رکھا اور پھر اسے اٹھایا تو وہ پتھر وزنی رہا اور اس کا پلڑا جھک گیا پھر دوسرا پتھر اضافہ کیا گیا پھر بھی وہی ایک پتھر وزن میں زیادہ رہا یہاں تک کہ ہزار پتھر اس کے برابر ایک پلڑے میں رکھے اور وہ ایک پتھر ایک پلڑے میں رکھا گیا پھر بھی وہی ایک پتھر زیادہ وزنی رہا ان لوگوں نے بادشاہ سے کہا اس پتھر کا معاملہ ہماری سمجھ سے باہر ہے حضرت خضرؑ نے کہا اے بادشاہ آپ اس گروہ سے وہ چیز پوچھتے ہیں کہ جس کا ان کو علم نہیں ہے اس پتھر کا علم میرے پاس ہے ذوالقرنین نے کہا کہ مجھے آگاہ کرو اور اس کی کیفیت بیان کرو حضرت خضرؑ نے ترازو اور پتھر اٹھایا جو ذوالقرنین لائے تھے اس کو ایک پلڑے میں رکھا اور دوسرا پتھر اس پتھر جیسا دوسرے پلڑے میں رکھا اور ایک مٹھی خاک لے کر اس پتھر پر ڈال دی جو ذوالقرنین لائے تھے جس سے اس میں وزن کا اور اضافہ ہو گیا اور ترازو اٹھائی تو دونوں پلڑے برابر ہو گئے یہ دیکھ کر سب کو تعجب ہوا اور تعظیم میں سر جھکا لئے اور عرض کیا اے بادشاہ یہ ایسا امر ہے کہ جس کا ہمیں کوئی علم نہیں اور ہم جانتے ہیں کہ حضرت خضرؑ ساحر نہیں ہیں پھر یہ کیا بات ہے کہ ہم نے ہزار پتھر ایک پلڑے میں رکھے اور انہوں نے ایک پلڑے میں یہ ایک پتھر رکھا پھر بھی وہی وزنی ہوا اور حضرت خضرؑ نے ایک مٹھی خاک اس پر اور زیادہ ڈالی اور اس کے برابر ایک پتھر سے تولا تو وہ برابر ہو گیا ذوالقرنین نے کہا اے خضرؑ اس پتھر کی کیا حقیقت ہے اسے بیان کرو حضرت خضرؑ نے کہا اے بادشاہ خدا کا حکم یقیناً اس کے بندوں پر جاری ہے اور اس کی سلطنت اور بادشاہی بندوں کے لئے قہر کرنے والی ہے اور اس کا حکم حق و باطل کا جدا کرنے والا ہے اور یقیناً اللہ نے آزمائش اور امتحان

بعض بندوں کا بعض سے کیا ہے اور عالم کا امتحان عالم سے کیا ہے اور جاہل کا جاہل سے اور عالم کا جاہل سے اور جاہل کا عالم سے اور یقیناً میرا امتحان آپ کے ذریعہ سے ہے اور آپ کا امتحان میرے ذریعہ سے لیا ہے یہ سن کر ذوالقرنین نے کہا اے خضرؑ خدا تم پر رحمت کرے تم کہتے ہو کہ خدا نے مجھے مبتلا ممتحن تمہارے ذریعہ سے کیا ہے اور کیونکہ تمہیں مجھ سے زیادہ عقلمند بنایا اور میرا زیردست قرار دیا ہے اور اللہ تم پر رحمت کرے مجھے اس پتھر کی حقیقت سے آگاہ کرو تو حضرت خضرؑ نے کہا اے بادشاہ اس پتھر کی صاحب صور نے تمہارے لئے مثال قرار دی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اولاد آدمؑ کی مثال اس پتھر جیسی ہے کہ ہزار پتھر اس کے مقابلہ میں لائے گئے اور پھر بھی ضرورت باقی رہی جب اس پر خاک ڈال دی گئی تو وہ کافی ہو گئی اور وہ پتھر دوسرے پتھر کے وزن کے برابر ہو گیا اے بادشاہ آپ کی مثال بھی ایسی ہی ہے اللہ نے بادشاہی جو آپ کو عطا کی ہے وہ ظاہر ہے لیکن آپ اس پر راضی نہ ہوئے بلکہ وہ خواہش کی کہ ویسی خواہش کسی نے نہیں کی اور اس جگہ داخل ہوئے جہاں انسانوں اور جنات میں سے کوئی داخل نہیں ہوا تھا انسان کی یہی حالت ہے کہ وہ سیر نہیں ہوتا جب تک قبر میں اس پر خاک نہیں ڈالی جاتی یہ سن کر ذوالقرنین نے بہت گریہ کیا اور کہا اے خضرؑ تم نے سچ کہا یہ مثال میرے لئے ہی دی گئی ہے اور جب اس سفر سے واپس ہوں گا تو پھر کسی شہر کا ارادہ نہ کروں گا پھر وادی ظلمات میں داخل ہو کر واپس ہوئے اور راستہ میں سفر کے دوران گھوڑوں کے سموں کی آواز آئی جیسے دانوں پر چل رہے ہوں لوگوں نے پوچھا اے بادشاہ یہ کیا ہے تو کہا اسے اٹھا لو جو شخص اٹھائے گا پشیمان ہوگا اور جو نہ اٹھائے گا وہ بھی پشیمان ہوگا یہ سن کر بعض لوگوں نے لے لیا اور بعض نے نہ لیا جب وادی ظلمات سے باہر نکل آئے تو دیکھا کہ وہ پتھر زبرجد ہیں لہٰذا جن لوگوں نے لیا تھا اس سبب سے پشیمان ہوئے کہ کیوں نہ زیادہ لیا اور جنہوں نے نہ لیا تھا وہ اس وجہ سے پشیمان ہوئے کہ ہم نے کیوں نہ اٹھا پھر ذوالقرنین دومۃ الجندل کی طرف روانہ ہوئے اور واپس ہوئے ان کی منزل اسی جگہ تھی وہ وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ واصل رحمت الٰہی ہوئے (سات مراحل دمشق میں سے اس کے اور مدینۃ الرسول کے درمیان یہ موضع واقع ہے اور علاقہ تبوک کے نزدیک ہے اور یہی احد اور فدک کی حدود ہے کہا جاتا ہے کہ اسے اس نام سے اس لئے پکارتے ہیں کہ بدوم بن اسماعیل نے یہاں قیام کیا اور اسی وجہ سے دومۃ الجندل اس کا نام ہوا اور آج بھی جندل کے نام سے معروف ہے)

O.....پھر امیر المؤمنینؑ نے فرمایا اس قصہ کے بیان کرنے کے دوران کہ اللہ میرے بھائی ذوالقرنین پر رحم کرے کہ انہوں نے اس راستہ میں غلطی نہیں کی تھی جو اختیار کیا جس میں انہوں نے طلب کیا اگر جانے کے وقت زبرجد کی وادی میں پہنچتے تو جو

www.shiabooks.pdf.com

کچھ وہاں تھا لوگوں کے لئے سب نکال لاتے کیونکہ جاتے وقت دنیا کی طرف راغب تھے اور کیونکہ واپسی میں دنیا کی رغبت ختم ہوگئی تھی لہٰذا اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور زہد اختیار کیا (برہان ج۲ ص۴۸۳ تا ۴۸۶، بحار ج۵ ص۱۶۵ تا ۱۶۸)

ذوالقرنین کا دریائی سیر کے لئے جانا

80..... جبرائیل بن احمد کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر صادقؑ نے مرفوع بیان کیا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک ذوالقرنین نے ایک صندوق بطور کا بنایا اور اپنے ساتھ بہت سا سامان اور کھانے کی چیزیں لے کر ایک کشتی میں سوار ہوئے اور دریا میں ایک مقام پر پہنچ کر اس صندوق میں بیٹھے اور اس پر ایک رسی باندھی اور کہا صندوق کو دریا میں ڈال دو جب میں اس رسی کو حرکت دوں تو مجھے باہر نکال لینا اور اگر حرکت نہ دوں تو جس قدر رسی ہے دریا میں جانے دینا اس طرح دریا میں چالیس دن تک نیچے گئے ناگاہ دیکھا کہ کوئی شخص اس صندوق کے ایک پہلو پر ہاتھ مارتا ہے اور کہتا ہے اے ذوالقرنین کہاں کا ارادہ رکھتے ہو تو کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ دریا میں اپنے پروردگار کی سلطنت کی سیر کروں جس طرح میں نے صحرا پر سیر کی ہے اور اس کی حکومت دیکھی ہے اس نے کہا اس جگہ سے جہاں تم موجود ہو طوفان کے زمانہ میں حضرت نوحؑ گزرے تھے اور یہاں ان کا شیشہ گر پڑا تھا اور آج تک وہ قصر دریا میں نیچے چلا جاتا ہے ابھی تک اس کی تہہ میں نہیں پہنچا جب ذوالقرنین نے یہ سنا تو رسی کو ہلایا اور ان کو باہر نکال لیا گیا اور وہ باہر آ گئے (برہان ج۲ ص۴۸۶، بحار ج۵ ص۱۶۸)

81..... ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا ذوالقرنین کا نام عیاش تھا اور وہ پہلے انبیاء میں سے بادشاہ تھے جو حضرت نوحؑ کے بعد ہوئے اور ذوالقرنین کی بادشاہی مشرق اور مغرب کے درمیان تھی (برہان ج۲ ص۴۸۶)

ذوالقرنین اور ایک فرشتہ اور زلزلہ

82..... جمیل بن دراج کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے زلزلہ کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ میرے والد نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کیا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جب ذوالقرنین دیوار کو تعمیر کرنے کے بعد وادی ظلمات میں داخل ہوئے تو وہاں ایک فرشتہ کو دیکھا کہ وہ ایک پہاڑ پر کھڑا ہے اور اس کا قد پانچ سو ہاتھ ہے اس فرشتہ نے ذوالقرنین سے کہا کہ کیا پیچھے کوئی راستہ نہ تھا تو ذوالقرنین نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو تو اس نے کہا میں خدا کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں

اور اس پہاڑ پر مؤکل ہوں اور تمام پہاڑوں کی بنیاد جن کو اللہ نے خلق فرمایا ہے اسی پہاڑ میں ہے جب اللہ کسی شہر کو زلزلہ میں لانا چاہتا ہے تو مجھے وحی کرتا ہے میں اس شہر کو حرکت دیتا ہوں تو وہ ہل جاتا ہے (برہان ج۲ ص۴۸۶، بحار ج۵ ص۱۶۱)

83..... جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ وہ مقام جس کو ذوالقرنین نے دیکھا جہاں سورج چشمہ گرم میں غروب ہوتا ہے وہ شہر جابلقا کے قریب ہے (برہان ج۲ ص۴۸۶، بحار ج۵ ص۱۶۸)

84..... ابوبصیر کہتے ہیں کہ ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے اس قول خدا سے متعلق لَمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا (آیت ۹۰) كَذٰلِكَ (آیت ۹۱) اس (سورج) سے بچانے کی کوئی آڑ مقرر نہیں کی تھی تو فرمایا کہ ان کو مکان بنانا نہیں سکھایا گیا تھا (برہان ج۲ ص۴۸۶، بحار ج۵ ص۱۶۸، صافی ج۲ ص۲۹)

تقیہ ایک ڈھال

85..... جابر کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ (ابوجعفر امام محمد باقرؑ) نے اس قول خدا سے متعلق اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا میں تمہارے درمیان اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دوں تو فرمایا اس سے مراد تقیہ ہے خدا فرماتا ہے فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا (آیت ۹۷) ان سے (یاجوج وماجوج) سے یہ نہ ہو سکا کہ اس (دیوار پر) چڑھ آتے اور یہ نہ ہو سکا کہ اس میں نقب لگا دیتے تو آپؑ نے فرمایا اس سے مراد تقیہ ہے (برہان ج۲ ص۴۸۶، بحار ج۵ ص۱۶۸)

86..... مفضل کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اس قول خدا سے متعلق سوال کیا اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا (آیت ۹۵) میں تمہارے درمیان اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دوں تو فرمایا اس سے مراد تقیہ ہے اور خدا فرماتا ہے فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا (آیت ۹۷) اس سے (یاجوج وماجوج) سے یہ نہ ہو سکا کہ اس (دیوار) پر چڑھ آتے اور یہ نہ ہو سکا کہ اس میں نقب لگا دیتے تو آپؑ نے فرمایا پس ایسی زبردست آڑ ہے کہ تمہارے دشمن تمہارے برخلاف کوئی چال چل ہی نہیں سکتے تقیہ تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان ایک مستحکم قلعہ

www.sirat-e-mustaqeem.net

ہے جس کو وہ توڑ نہیں سکتے پھر اس قول خدا سے متعلق پوچھا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ (آیت ۹۸) پھر جس وقت میرے پروردگار کے وعدہ کا وقت آجائے گا تو فرمایا اس سے مراد ہے کہ ظہور قائمؑ کے وقت تقیہ اٹھ جائے گا اور اس وقت خدا کے دشمنوں سے انتقام لیا جائے گا (برھان ج۲ ص۴۸۶، بحار ج۵ ص۱۶۸) (یہ تمثیل اور شبیہ ہے کہ اللہ نے تقیہ اس دیوار کی مانند قرار دیا کہ اس کے ذریعہ سے دشمن سے محفوظ رہ سکیں ظہور قائمؑ کے وقت تقیہ ختم ہوجائے گا اسی طرح کہ جیسے ذوالقرنین نے یاجوج وماجوج کے درمیان دیوار بنادی تا کہ ان کے شر سے یہ لوگ محفوظ رہیں جس وقت تک اللہ نے چاہا)

87..... اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنینؑ نے اس قول خدا سے متعلق وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ (آیت ۹۹) اور اس دن ہم اس طرح چھوڑ دیں گے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ گڈمڈ ہوجائیں گے تو فرمایا اس سے مراد قیامت کا دن ہے (برھان ج۲ ص۴۸۷، صافی ج۲ ص۳۲)

88..... محمد بن حکیم (حکم) کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کو خط لکھا اور پوچھا کہ اس میں نفس کی اطاعت کے مطابق معرفت کیا ہے تو فرمایا کچھ نہیں تو میں نے عرض کیا اللہ فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا (آیت ۱۰۱) اور وہ دونوں کانوں سے ہماری (ہدایت) سن ہی نہ سکتے تھے جہنم کو ہم ایسا ظاہر کریں گے جیسا کہ ظاہر کرنے کا حق ہے تو فرمایا وہ اسی طرح کا قول ہے خدا فرماتا ہے وَمَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ (سورہ ھود آیت ۲۰) جو اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ وہ سنیں اور نہ اس کو آنکھوں سے دیکھ سکیں میں نے عرض کیا جو اس کی اتباع نہیں کرتے تو فرمایا اس کا اتباع نہیں کرتے جو ان کے لئے بنایا گیا اور ان کے دل اور لیکن اس کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے لئے نہیں بنایا گیا اور اگر چہ اس میں ان کو تکلیف نہ تھی اور ان کے لئے کوئی چیز نہ تھی (برھان ج۲ ص۴۹۴، بحار ج۳ ص۸۵، صافی ج۲ ص۳۲)

89..... امام بن ربعی کہتے ہیں کہ ابن کوا اٹھا اور اس نے امیر المؤمنینؑ سے کہا کہ مجھے اس قول خدا سے آگاہ کریں قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا (آیت ۱۰۳) (اے رسولؐ) تم یہ کہہ دو کہ کیا میں تمہیں ان لوگوں کے اعمال سے آگاہ کروں جو اعمال کی رو سے سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔ اس نے کہا: یہ اہل کتاب کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کا کفر کیا اور ان کے اعمال محبوط ہوجائیں گے۔ بعید نہیں ہے کہ وہ نہر والوں کا ان میں سے ہونا بعید نہیں ہے۔

90..... جناب ابوالطفیل نے بیان کیا ہے کہ نہر والے بھی ان میں سے ہیں۔

اور روایت میں ہے کہ اہل حروراء میں سے ہیں۔ [1]

91..... جناب عکرمہ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے، آپ نے فرمایا: ''قرآن میں جو یہ آیت ہے کہ جس میں اللہ فرماتا ہے: اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ آگاہ ہوجاؤ حضرت علیؑ ان ایمان والوں کے سردار ہیں اور ان سب سے زیادہ شرف والے ہیں۔ اور حضرت رسول خداﷺ کے اصحاب میں سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سرزنش کی ہے سوائے علی علیہ السلام کے جن کا ہمیشہ خیر وخوبی کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔ جناب عکرمہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں جناب علی علیہ السلام کی ایک ایسی منقبت جانتا ہوں اگر میں اس کو بیان کردوں تو منقبت آسمانوں اور زمین کے اطراف سے باہر چلی جائے۔ [2]

92..... جناب علاء بن الفضل نے ذکر کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔ ''جو اپنے ربّ کی ملاقات کی اُمید رکھتا ہے پس اس کو چاہئے، وہ نیک عمل کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک قرار نہ دے۔'' کے بارے میں سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جو بندہ نماز ادا کرے، روزہ رکھے، غلام کو آزاد کرے یا حج ادا کرے۔ اس کا ارادہ لوگوں کی تعریف اور مدحت ہو۔ پس یہ وہ بندہ ہے جس نے اپنے عمل میں غیر کو شریک کیا ہے۔ یہ شرک ہے اس کو بخش دیا جائے گا۔ [3]

---

[1] : البرھان، ج۲، ص۳۳۔

[2] : البرھان ج۲، ص۴۹۵۔

[3] : البرھان، ج۲، ص۴۹۵۔ البحار، ج۱۵، ۳، ص۵۴۔ الصافی، ج۲، ص۳۵۔ و قال الفیض ﷺ یعنی انّه لیس من الشرك الّذی قال الله تعالیٰ: ان الله یشرك به و ذلك لان المراد بذلك الشرك الخفی. و هذا هو الشرك الخفی.

www.shiabooks.net

93.... جناب جراحؒ نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔ کے ذیل میں فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جو کوئی نیکی انجام دے اور اس سے قرب خدا طلب نہ کرے۔ اس سے مراد فقط یہ ہے، وہ اس نیکی سے چاہتا ہے لوگ اس نیکی کے بارے سنیں اور لوگ خوش ہوں۔ پس وہ یہ وہ بندہ ہے کہ جس نے اپنے عبادت میں شرک میں کسی کو شریک کیا ہے۔ ۲؎

94.... جناب علی بن سالم نے حضرت ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بہترین شریک ہوں جو بندہ اپنے عمل میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کرے گا، میں اس کے عمل کو قبول نہیں کروں گا۔ میں قبول نہیں کرتا مگر اس عمل کو جو خالص میرے لئے ہو۔ ۳؎

95.... ایک دوسری روایت میں ذکر ہوا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بہترین شریک ہوں جو بندہ میرے اور میرے غیر کے لئے عمل کو انجام دے گا۔ پس وہ عمل اس کیلئے ہوگا جو میرے علاوہ ہے۔ (میں اس کو قبول نہیں کروں گا) ۴؎

96.... جناب زرارہ اور جناب حمران دونوں نے حضرت ابوجعفر علیہ السلام یا امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے اگر کوئی بندہ عمل صالح انجام دے اور اسی سے اللہ کی رحمت اور آخرت کے گھر (جنت) کا طلب گار ہو۔ پھر اس میں لوگوں میں سے کسی کی خوشی اور رضا کو شامل کردے، وہ مشرک ہے۔ ۵؎

97.... جناب سماعہ بن مہران سے نقل ہوا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس قول: فلیعمل عملًا صالحًا ولا یشرك بعبادة ربّه احدًا۔ کے بارے میں سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا عمل صالح سے مراد آئمہ ھدیٰ کی معرفت ہے۔ اور لا یشرك بعبادة ربّه احدًا۔ سے مراد حضرت علی علیہ السلام کے سامنے تسلیم ہونا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ خلافت میں اس کو شریک نہ قرار دے جو خلافت کا اہل نہیں ہے۔ ۶؎

۱، ۲، ۳؎ : البحار، ج ۱۵، (ج ۳) ص ۵۴۔ البرھان، ج ۲، ص ۴۹۶، ۴۹۷۔ الصافی، ج ۲، ص ۳۶۔

۴؎ : وفی نسخة وجہ اللہ۔

۵، ۶؎ : البحار، ج ۱۵، (ج ۳) ص ۵۴۔ البرھان، ج ۲، ص ۴۹۶، ۴۹۷۔ الصافی، ج ۲، ص ۳۶۔

www.shiabooks.pdf.com

تصنیفات آیۃ اللہ ڈاکٹر سندرالوی

سخاوت القرآن فی وضاحت القرآن	درس تفسیر قرآن قیمت فی جلد ۳۰۰ روپے	صلوٰۃ الرسولؐ نماز کے تمام مسائل پر مشتمل قیمت ۴۰۰	کتاب رمضان ماہ رمضان کے اعمال کی مکمل کتاب
کتاب الحج قیمت ۶۰۰ روپے	سیرت امام حسینؑ قیمت ۲۵۰ روپے	زیارت الحسینؑ (زیر طبع)	بلاغت الحسینؑ
سخاوت الحسینؑ (زیر طبع)	وکالت الحسین قیمت ۳۵۰ روپے	اخبار ماتم (زیر طبع)	بحور الغمہ جلد ۱ قیمت ۶۰۰ روپے
سیرت امام مہدی علیہ السلام	سیرت امام جعفرؑ صادق قیمت	سکھلوں سندرال قیمت ۱۲۰۰ روپے	مصائب تا مدآل محمدؐ (زیر طبع)
سیر امام زین العابدینؑ قیمت	سخاوت اللہ قیمت ۱۲۰۰ روپے	فوائد و برکات درود قیمت ۳۵۰	برکات اسم اعظم قیمت ۶۰۰ روپے
تحفہ درویش قیمت ۱۲۰۰	بزرگان دین مقتل ابن نما قیمت ۲۰۰ روپے	جادو کا توڑ قیمت ۳۰۰ روپے	
اعمال عاشورا قیمت ۲۲۵ روپے			

تحفۃ الاسلام قیمت			
شہادت الحسینؑ قیمت			
بیان المصائب قیمت ۶۰۰ روپے			
سیرت امام علی النقیؑ قیمت ۲۵۰ روپے			
برکات اسماء النبیؐ (زیر طبع)			
برکات آیت الکرسی قیمت ۲۲۵			

فہرست کتب حق برادرز

نوٹ: کتاب کی اصل قیمت وہی ہوگی جو آرڈر کے وقت مارکیٹ میں ہوگی۔

قرآن پاک (مولانا فرمان علی نجفی)
قرآن مبین (سید امداد حسین کاظمی)
تفسیر البیان (آقا خوئی قیمت ۶۵۰
تفسیر المیزان اوّل تا ہشتم فی جلد ۱۲۰۰
تفسیر عیاشی اوّل قیمت ۵۰۰ روپے
تفسیر عیاشی جلد دوئم قیمت
تفسیر المعین قیمت ۹۰۰ روپے
تحفہ درویش قیمت ۱۲۰۰ روپے
سخاوت اللہ قیمت ۱۲۰۰ روپے
کشکول سندرال قیمت ۱۲۰۰ روپے
برکات اسم اعظم قیمت ۶۰۰ روپے
جادو کا توڑ قیمت ۳۰۰ روپے
مجربات سخاوت قیمت ۵۰۰ روپے
روحانی علاج قیمت ۶۰۰ روپے
قرآنی سورتوں کا ثواب قیمت ۳۵۰
برکات سورہ فاتحہ قیمت ۵۰۰ روپے
اعمال عاشورہ قیمت ۲۲۵ روپے
برکات آیت الکرسی قیمت ۲۲۵ روپے

بیان المصائب قیمت ۶۰۰ روپے
سخاوت المجالس قیمت ۵۰۰ روپے
سیرت امام زین العابدینؑ قیمت ۳۵۰
سیرت امام جعفر صادقؑ قیمت ۵۰۰
وکالت الحسین قیمت ۴۰۰ روپے
صلوٰۃ الرسولؐ قیمت ۴۰۰ روپے
مقتل ابن نما قیمت ۲۰۰ روپے
حیات بعد الموت قیمت ۵۰۰ روپے
ایمان ابوطالبؑ قیمت
کتاب الحج قیمت ۶۰۰ روپے
کتاب رمضان قیمت ۶۰۰ روپے

مولانا شوکت حسین سندرالوی کی کتب

تفسیر عیاشی جلد اوّل قیمت ۵۰۰
تفسیر عیاشی جلد دوئم قیمت ۶۰۰ روپے
روضۃ الکافی قیمت ۶۰۰ روپے
معجزات چہاردہ معصومینؑ قیمت ۶۰۰

مولانا اولاد حیدر رفوق بلگرامی کی کتب

اُسوۃ الرسولؐ ۴ جلدیں قیمت ۲۱۰۰
سراج المبین قیمت ۷۶۰ روپے
ذبح عظیم قیمت ۶۰۰ روپے
الزہراؑ قیمت ۲۵۰ روپے
آثار جعفریہ قیمت ۲۵۰ روپے

مولانا محمد علی فاضل کی کتب

سیرت طیبہ چہاردہ معصومینؑ قیمت ۱۰۵۰
مدینہ سے مدینہ تک قیمت ۷۰۰ روپے
انقلابی خطبے قیمت ۴۵۰ روپے
خزینہ علم وحکمت قیمت ۵۰۰
شرح دعائے مکارم الاخلاق ۱۷۵
منہاج البراعہ ۴ جلد قیمت فی ۹۰۰
نور ولایت قیمت ۳۵۰

متفرق کتب

تحفۃ العوام از مولانا بوعلی شاہ زیدی
اقبال در مدح محمدؐ و آل محمدؐ قیمت ۳۵۰
افضیلت سادات قیمت ۷۰۰ روپے
تاریخ احمدی قیمت ۶۰۰ روپے
تاریخ اعثم کوفی قیمت ۸۰۰ روپے
شہید انسانیت قیمت ۴۵۰ روپے
عیون المعجزات قیمت ۲۰۰ روپے

www.shiabookspdf.com

www.shiabookspdf.com